

قادیانیوں کے مکمل بایکاٹ پر متفقہ فتویٰ

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

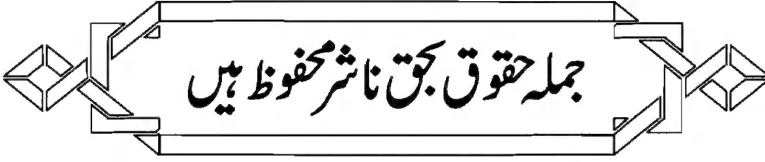
اس کتاب میں قادیانیوں سے مکمل بایکاٹ کے بارے میں اندرون پاکستان اور بیرون ممالک سے مختلف مکاتب فکر کے تقریباً 1000 سے زائد علماء کرام اور مفتیان عظام اور 100 سے زائد بڑے بڑے دینی مدارس کی مندرجہ ذیل دو باتوں پر متفقہ رائے ہے۔

(1) قادیانی / امرزائی کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ وہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے، جو اسے مانتا ہے وہ مسلمان ہے جو اسے نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیوں / امرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ انہیں قتل کی سزا دے۔ علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ وہ عوام الناس کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں اور قادیانیوں کا مکمل بایکاٹ کروائیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان زندیقوں کا اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بایکاٹ کریں۔

(2) قادیانیوں / امرزائیوں سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ قادیانیوں کا مکمل بایکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بایکاٹ ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

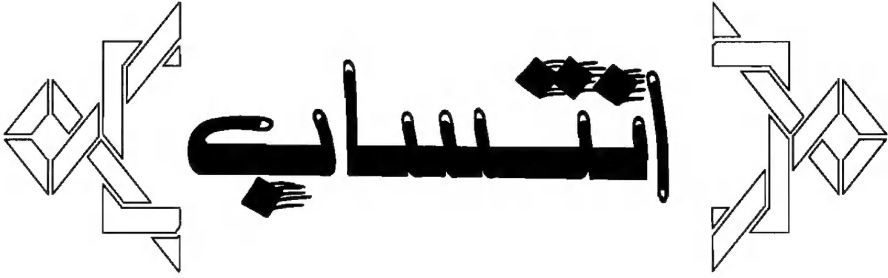
مَرْتَبُ: مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

مرکزِ سیراجیہ
پہاڑی



| | |
|---------------------|--|
| نام کتاب | قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ |
| مرتب | مولانا خواجہ رشید احمد صاحب |
| ناشر | مرکز سراجیہ ٹرسٹ |
| قانونی مشیران | ختم نبوت لائبریری فورم |
| سن اشاعت | 1432ھ بمطابق نومبر 2011ء |

مرکز سراجیہ
 گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور، پاکستان
 Tel: 0092 42 35877456
 www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com



شَيْخُ الْمُشَافِحِ إِمَامِ وَقْتِ حَضْرَتِ مَوْلَانَا

خَوَاجَهٗ خَانَ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

کے نام

جن کی سرپرستی، راہنمائی اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مفتیان کرام، مشائخ عظام، ممتاز اسکالرز، بڑے بڑے مدارس و جامعات اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر فتاویٰ جات اور تحریریں اکٹھی کر کے اس جامع دستاویز کی شکل میں شائع ہوئی اور جو تحفظ ختم نبوت کے محاذ کے آج بھی تکوینی طور پر انچارج ہیں

فِرْسَانِيَّة

صفحہ نمبر

تزییب عنوانات

- 37 * عرض ناشر
- 41 * شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
امیر مرکزہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 42 * قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر دیوبندی مکتبہ فکر کا موقف
- 57 * قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر بریلوی مکتبہ فکر کا موقف
- 72 * قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر اہلحدیث مکتبہ فکر کا موقف
- 77 * قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر جماعت اسلامی کا موقف
- 79 * قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر تنظیم اسلامی کا موقف
- 81 * حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ میانوالی
- 87 * حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ
مدیر مرکز سراجیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ دائرہ بالا شریف ساہیوال

- 93 * حضرت مولانا عبدالحمید لدھیانوی صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 95 * حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 96 * حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 97 * خصوصی شکریہ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ
ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 97 * خصوصی تعاون حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 98 * حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 101 * حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب مدظلہ
مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 103 * حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
- 106 * حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

دیوبندی مکتبہ فکر کا متوقف

111

112

□ استفتاء

114

□ فتویٰ حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

130

□ دارالعلوم دیوبند ہندوستان

130

□ فتویٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مفتی سعید احمد جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ

131

□ دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
✽ مولانا مفتی محمد عبدالجید دین پوری صاحب نائب رئیس دارالافتاء

132

□ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی
✽ مولانا عبدالحمید ربانی صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء
✽ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب
✽ ڈاکٹر عبدالمتقیم صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم

133

□ دارالافتاء جامعہ الرشید ناظم آباد کراچی
✽ حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب ، مولانا مفتی محمد صاحب

- 134 □ دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی
✽ حضرت مولانا مفتی عبداللہ شوکت صاحب رئیس دارالافتاء
- 135 □ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی
✽ مفتی عبدالباری صاحب
✽ مفتی محمد یوسف افشاری صاحب
✽ مفتی سمیع اللہ صاحب
✽ مفتی احمد خان صاحب دارالافتاء
✽ مولانا منظور احمد مینگل صاحب استاذ الحدیث
- 136 □ الجامعۃ العربیہ احسن العلوم کراچی
✽ مفتی محمد زرولی خان صاحب رئیس دارالافتاء
- 138 □ جامعہ اشرفیہ لاہور
✽ مفتی احمد علی صاحب
✽ مفتی حمید اللہ جان صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء
✽ مفتی شیر محمد صاحب
✽ مفتی محمد زکریا صاحب
✽ مولانا عبدالرحیم چترالی صاحب
✽ مفتی داؤد احمد صاحب
✽ مفتی محمد معاذ صاحب
✽ مفتی غلام مصطفیٰ صاحب
✽ مولانا یوسف خان صاحب استاذ الحدیث
- 139 □ جامعہ حقانیہ سہیلوال سرگودھا
✽ حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء

141

- حضرت مولانا طارق جمیل صاحب (تبلیغی جماعت والے)
- دارالافتاء مدرسۃ الحسنین فیصل آباد
- ✽ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہ
- ✽ حضرت مفتی احمد علی صاحب مدظلہ
- ✽ مفتی عثمان یاسر صاحب
- ✽ مولانا زبیر احمد شاہ صاحب، حضرت شیخ رمزی الحیب صاحب
- ✽ مولانا شبیر احمد مدنی صاحب، مولانا عارف صاحب
- ✽ مولانا شاہد جاوید صاحب، حضرت شیخ ابوبکر صاحب

142

- دارالافتاء جامعہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور
- ✽ مفتی طاہر احمد جالندھری صاحب رئیس دارالافتاء
- ✽ مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ

142

- ✽ مولانا عدنان کا کاخیل صاحب

143

- دارالافتاء مرکز یہ دعوت و ارشاد چنیوٹ
- ✽ مولانا محمد الیاس چنیوٹی جانشین مولانا منظور احمد چنیوٹی
- ✽ مولانا محمد ایوب چنیوٹی صاحب
- ✽ مولانا محمد ادریس صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹی
- ✽ مولانا محمد ثناء اللہ صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹی
- ✽ مولانا محمد بدر عالم صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹی
- ✽ مولانا مشتاق احمد صاحب (استاد تخصص ردقادیانیت)
- ✽ مولانا محمد اسماعیل صاحب
- ✽ مولانا خالد محمود صاحب، مولانا مفتی انوار الحق صاحب
- ✽ مولانا مفتی ابوسفیان صاحب، مولانا بلال احمد صاحب
- ✽ مولانا محمد ابوبکر صدیق صاحب

- 145 □ مفتیان جھنگ کا متفقہ فتویٰ
 * مفتی ابو عبید اللہ محمد رمضان (رئیس المدرسین جامعہ العلوم الشرعیہ جھنگ)
 * مفتی عبدالغنی صاحب (دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ)
 * شیخ الحدیث مفتی عبدالرحیم صاحب (دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ)
 * مفتی محمد ارشاد صاحب (معهد الفقیر الاسلامی جھنگ)
 * مفتی ریاض احمد (دارالافتاء جامعہ حدیقتہ العلوم جھنگ)
- 146 □ دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان
 * حضرت مولانا مفتی اسحاق صاحب
 * حضرت مولانا مفتی عبدالکیم صاحب نائب مفتی
 * حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب معین مفتی دارالافتاء
 * حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب رئیس دارالافتاء
- 148 □ دارالافتاء دارالعلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال
 * مفتی حامد حسن صاحب مدظلہ
 * مولانا حفیظ اللہ ڈیروی صاحب
- 149 □ مدرسہ نھرۃ العلوم گوجرانوالہ
 * امام اہل سنت استاذ العلماء شیخ التفسیر و الحدیث
 * حضرت مولانا محمد سر فراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
 * شیخ الحدیث مولانا اللہ یار رحمۃ اللہ علیہ
 * شیخ الحدیث مولانا عبدالقدوس قارن صاحب
 * مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب
 * مولانا مفتی محمود الحسن طیب صاحب رئیس دارالافتاء
 * مولانا منہاج الحق صاحب، مولانا ظفر فیاض صاحب
 * مولانا ابو عرباض محمد اقبال خان سواتی صاحب
 * مولانا نعمت اللہ صاحب، مولانا شاہ نواز فاروقی صاحب

- * مولانا محمد شہزاد صاحب، مولانا صہیب صاحب
 * مولانا محمد سعید صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب
 * علامہ زاہد الراشدی صاحب
- 150 □ دارالافتاء جامعہ عربیہ انوار العلوم نوشہرہ فیروز
 * مولانا مفتی محمد ادریس سومرو صاحب
 * مولانا مفتی خیر محمد حنفی صاحب
- 151 * مفتی امداد اللہ انور صاحب جامعہ قاسم العلوم ملتان
- 152 * شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی المدنی اکوڑہ خٹک
- 152 □ دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
 * مفتی قیصر محمود صاحب کوہاٹی، مفتی صلاح الدین صاحب کوہاٹی
 * مفتی ابو عمر اسفندیار صاحب چارسدوی
 * مفتی ابو حسان نعمان بدر صاحب بٹ خیلہ
 * مفتی حافظ محمد عثمان صاحب چارسدوی
- 153 □ دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
 * مفتی محمد یوسف الحسنی صاحب، مفتی احمد سفیان صاحب
- 154 □ دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور
 * مفتی غلام الرحمن صاحب (رئیس دارالافتاء)
 * مولانا تحمید اللہ صاحب
 * مفتی نجم الرحمن صاحب، مولانا حمید اللہ صاحب
 * مولانا حسین احمد صاحب، مولانا ریاض محمد صاحب

- 155 * مفتی غلام الرحمن صاحب جامعہ عثمانیہ پشاور
- 156 □ دارالافتاء جامعہ امداد العلوم پشاور
 * مفتی سبحان اللہ جان صاحب (رئیس دارالافتاء)
 * مولانا نعیم اللہ صاحب
 * مولانا الطاف الرحمن صاحب
 * مفتی شیر محمد حقانی صاحب
 * مولانا عزیز الحسن صاحب (ابن مولانا محمد حسن جان شہید)
 * مفتی عبداللہ امین صاحب
 * مفتی حذیفہ صاحب
- 157 □ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا
 * شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجبار لدھیانوی صاحب مدظلہ
 * مفتی ابوظلم ظفر اقبال صاحب
- 158 □ جامعہ امدادیہ فیصل آباد
 * مفتی منظور احمد صاحب
- 159 * مفتی محمد طیب صاحب
 * مولانا محمد زاہد صاحب
- 159 * مفتی حبیب اللہ صاحب
- 160 * حافظ محبوب الحسن صاحب
 * مولانا عبدالنعیم صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
- 163 □ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
 * مولانا سیف اللہ خالد صاحب ناظم جامعہ اسلامیہ امدادیہ
 * مفتی عبدالباسط صاحب، مفتی محمد اشفاق صاحب
 * مفتی محمد رفیق صاحب
 * مولانا محمد فاروق صاحب

- 163 □ دارالافتاء جامعہ قاسم العلوم ملتان
- 165 □ دارالافتاء دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ غازی خان
✽ شیخ الحدیث مولانا علاؤ الدین صاحب مدظلہ
- 165 □ دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ سیالکوٹ
✽ حضرت مولانا فیروز خان رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند
✽ مولانا محمد اسحاق صاحب صاحب
✽ حضرت مولانا غلام مرتضیٰ صاحب
✽ مولانا طیب صاحب
- 166 □ دارالافتاء مرکز اہلسنت والجماعت سرگودھا
✽ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب
✽ مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب
✽ مولانا مقصود احمد صاحب پانچتلی
✽ مولانا عبدالغفار فاروقی صاحب
✽ مفتی مظہر اقبال صاحب
✽ مولانا ضعیب احمد گھمن صاحب
✽ حافظ مہر محمد صاحب
✽ مولانا مہر اللہ دتہ بہاولپوری صاحب
- 167 □ دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال
✽ حضرت مولانا فضل احمد صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند)
✽ شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید صاحب
✽ مفتی ظہور احمد صاحب
✽ مولانا شاہد عمران عارفی صاحب
✽ مولانا کلیم اللہ رشیدی صاحب

- 168 □ دارالافتاء جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا
✽ ابو سعید مفتی عبد المعید صاحب
- 169 □ دارالافتاء مفتاح العلوم سرگودھا
✽ مفتی محمد طاہر مسعود صاحب
✽ مولانا ابو حسان مشتاق صاحب
✽ مولانا عصمت اللہ صاحب
✽ مولانا محمد ابراہیم صاحب
✽ مولانا شفیق احمد صاحب
- 170 □ دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان
✽ مولانا مفتی قاضی خالد محمود صاحب
✽ مفتی توقیر احمد صاحب
✽ مفتی ثناء اللہ صاحب
✽ مفتی محمد عمر فاروق محمود کوٹی
- 171 □ دارالافتاء دار القرآن والحديث للدراسات راولپنڈی
✽ مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب
- 172 □ دارالافتاء اظہار الاسلام چکوال
- 173 □ دارالافتاء والقضاء الشرعی مرکزی مسجد کوسید
- 174 □ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ
✽ مولانا محمد عالم صاحب
✽ مولانا محمد طاہر صاحب
- 175 □ دارالافتاء مدرسہ عربیہ قاسم العلوم مانسہرہ
✽ مفتی داؤد صاحب مدظلہ
- 175 ✽ مفتی بلال احمد صاحب شانی مسجد پرورد

- 176 □ دارالافتاء جامعہ حمیر اللینات رحیم یار خان
 ✽ مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی صاحب
 ✽ مفتی عطاء المعتم صاحب
- 177 □ دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینہ کلورکوٹ
 ✽ مولانا سعید الرحمن البازی صاحب
- 178 □ دارالافتاء جامعہ عثمانیہ شورکوٹ
 ✽ مفتی محمد عمر خالد صاحب
 ✽ مولانا زاہد محمود صاحب
 ✽ مفتی محمد حسن الفقیر صاحب
- 179 □ دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس اوکاڑہ
 ✽ مفتی غلام مصطفیٰ صاحب
- 180 □ دارالافتاء دارالعلوم زکریا اسلام آباد
 ✽ مفتی فیض الدین صاحب
 ✽ مفتی حفیظ الرحمن صاحب
- 181 □ دارالقضاء والافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم کوسہ
 ✽ مفتی عبدالباری صاحب
- 182 □ دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہ راولپنڈی
 ✽ مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب
 ✽ مفتی رحمت اللہ صاحب
 ✽ مولانا محمد عبدالملک صاحب

- 183 □ دارالافتاء جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی
 * مفتی محمد معین الدین صاحب
 * مفتی محمد ارشاد الحق صاحب
- 184 □ دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد
 * مفتی محمد صدیق صاحب
 * شیخ الحدیث مولانا عبدالکریم احمد صاحب
 * مولانا عبید اللہ صاحب
- 185 □ دارالافتاء جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور
 * مولانا محمد اسد اللہ فاروق صاحب
 * مفتی عزیز الرحمن صاحب
 * پیر سیف اللہ خالد صاحب
 * مولانا عبید الرحمن صاحب
- 185 □ دارالافتاء جامعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رائیونڈ روڈ لاہور
 * مفتی محمد رئیس سرومی صاحب رئیس دارالافتاء
 * مفتی ریحان محمود صاحب
- 186 □ دارالافتاء آزاد کشمیر میرپور
 * قاضی روئیس خان ایوبی صاحب
- 187 □ دارالافتاء الجامعہ الاسلامیہ (ماتحقہ جامعہ اشرفیہ لاہور) امبورہ مظفر آباد
 * مفتی الطاف حسین صاحب

- 188 □ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور
✽ مولانا خالد محمود صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب
- 190 □ دارالافتاء جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بہاولپور
- 192 □ دارالافتاء مدرسہ علمیۃ العلوم سرگودھا
✽ مفتی محمد طیب صاحب، مولانا محمد حبیب اللہ صاحب
✽ مولانا محمد امجد صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب
- 192 □ دارالافتاء مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ
✽ مفتی اسامہ بن عبدالجید صاحب
✽ مفتی فخر الدین صاحب، مولانا عبدالوہاب صاحب
- 193 □ دارالافتاء جامعہ سراج العلوم مانسہرہ
✽ مولانا سید غلام نبی شاہ صاحب
- 194 □ دارالافتاء جامعہ محمدیہ تونسہ شریف
✽ مولانا حبیب الرحمن صاحب، استاذ الحدیث محمد عباس صاحب
- 195 □ دارالافتاء مدرسہ امدادیہ مانسہرہ
✽ مفتی مسعود الرحمن صاحب، مفتی ادریس ضیاء صاحب
✽ مولانا محمد فرید صاحب، مولانا وقار صاحب، مولانا عابد صاحب
✽ مولانا محمد قاسم طیب نقشبندی صاحب جامعہ عمر خطاب شکیاری
- 196 □ دارالافتاء مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ
✽ استاذ الحدیث مفتی محمد یعقوب خانپوری صاحب

- ✽ استاذ الحدیث مولانا عبدالرب تونسوی صاحب
- ✽ مفتی محمد بلال صاحب، مولانا محمد عثمان صاحب
- ✽ مفتی محمد آصف رشید صاحب، مولانا محمد اعظم صاحب
- 197 □ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ چنیوٹ
- ✽ مفتی شفیق احمد صاحب
- 198 ✽ مفتی محمد ساجد لاہوری صاحب جامعہ حنفیہ سراج العلوم لاہور
- 199 □ دارالافتاء دارالعلوم مری
- ✽ مفتی عطا اللہ عباسی صاحب، مفتی خالد حسین عباسی صاحب
- 199 ✽ مفتی عبدالقیوم صاحب جامعہ قاسمیہ اوکاڑہ
- 200 ✽ مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
- 204 □ دارالافتاء مدرسہ قاسم العلوم لاہور
- ✽ شیخ الشفیر مولانا محمد اجمل قادری صاحب
- ✽ مفتی سید احمد صاحب
- ✽ مولانا ابو عثمان معین الدین دثو صاحب
- 205 ✽ مفتی عبدالرزاق صاحب خطیب تبلیغی مرکز پاکپتن
- 206 □ دارالافتاء جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ
- ✽ مولانا محمد عبداللہ، مفتی عبدالرحیم صاحب
- 206 ✽ مفتی حافظ غلام یاسین صاحب جامع مسجد مدنیہ لاہور

- 207 □ جامعہ اشرفیہ لاہور
 ❀ مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 ❀ مولانا فضل الرحیم صاحب
 ❀ مولانا عبید اللہ انور صاحب
 ❀ پروفیسر محمد سعد صدیقی صاحب، اسلامک سٹڈیز پنجاب یونیورسٹی لاہور
- 208 □ جامعہ مدنیہ جدیدہ و خانقاہ حامدیہ رانیوٹڈ روڈ لاہور
 ❀ مولانا محمود میاں صاحب
- 208 □ مدرسہ عربیہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان
 ❀ مولانا عبدالکریم صاحب
- 209 ❀ مولانا امیر حسین شاہ گیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 ❀ نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
- 210 ❀ حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم دیوبند
- 210 ❀ مولانا امجد خان صاحب مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان
- 211 ❀ مولانا محمد عبداللہ صاحب جامعہ قادریہ بھکر مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان
- 212 ❀ مولانا سیف الدین صاحب مدرسہ مخزن العلوم غالب مارکیٹ گلبرگ لاہور
- 212 ❀ مولانا عبدالملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ
- 213 ❀ مفتی محمد عیسیٰ صاحب جامعہ مفتاح العلوم گوجرانوالہ

- 213 ❁ مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب مدرسہ مظاہر العلوم گوجرانوالہ
- 214 □ جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور
❁ مولانا رشید میاں صاحب
❁ مفتی نعیم الدین صاحب استاذ الحدیث، مولانا سعید احمد صاحب
- 215 ❁ حضرت مولانا علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ
- 216 □ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم
❁ مولانا قاری ضییب عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 217 ❁ مولانا عالم طارق صاحب برادر مولانا اعظم طارق شہیدؒ
- 217 ❁ ڈاکٹر سعید عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ المکرمہ
- 218 ❁ مولانا سید محبوب شاہ ہاشمی صاحب
❁ خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 219 ❁ حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب مدظلہ
❁ خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 220 ❁ ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، کویت
- 221 ❁ مولانا ثناء اللہ صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ کھٹمنڈو، نیپال
- 221 ❁ قاری شبیر احمد عثمانی صاحب جامعہ عثمانیہ چناب نگر

- 222 مجلس احرار اسلام پاکستان □
 سید عطا الہیمن شاہ بخاری صاحب ✽
 سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب ✽
 عبداللطیف خالد چیمہ صاحب ✽
- 223 مولانا محمد منیرہ صاحب جامع مسجد احرار چناب نگر ✽
- 224 حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم ✽
 پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ ✽
- 225 جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک □
 حافظ محمد انوار الحق حقانی صاحب ✽
- 227 جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان □
 مولانا محمد نواز صاحب ✽
- 227 مولانا قاضی عبدالرشید صاحب ڈپٹی سیکری جنرل وفاق المدارس ✽
- 229 جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور □
 مولانا عطاء الرحمن صاحب ✽
- 229 جامعہ عربیہ دارالقرآن کرخ خضدار □
 قاری عبدالرحمن صاحب رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس پاکستان ✽
- 230 جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن رحیم یار خان □
 مولانا نعیم احمد عباسی صاحب ✽
- 232 قاری مشتاق احمد رحیمی صاحب مسئول وفاق المدارس العربیہ قصور ✽

- 232 ❁ قاضی محمود الحسن اشرف صاحب جامعہ دارالعلوم اسلامیہ مظفر آباد
- 233 ❁ مولانا عبدالرحمن صاحب جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور
- 234 ❁ مولانا ظہور احمد علوی صاحب جامعہ محمدیہ اسلام آباد
- 236 ❁ مولانا عبدالکریم ندیم صاحب صدر مجلس علماء اہلسنت پاکستان
- 236 □ ورلڈ پاسبان ختم نبوت
❁ مولانا محمد انعام الحق صاحب
- 237 ❁ صاحبزادہ مولانا محمد عمار طارق صاحب
- 238 ❁ علامہ ممتاز اعوان صاحب
- 239 □ دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک لاہور
❁ مولانا عبدالرحمن صاحب
خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسنی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ
- 240 ❁ مولانا نذیر احمد صاحب
- 240 ❁ قاری علیم الدین شاکر صاحب
خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسنی شاہ نور اللہ مرقدہ
- 241 ❁ قاری فضیل الرحمن عثمانی صاحب مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی لاہور
- 242 □ دارالعلوم نوریہ ڈھینڈہ ہری پور ہزارہ
❁ قاضی عبدالباقی صاحب
- 242 ❁ مولانا شمس الرحمن العباسی خطیب مسجد غفوری سولجر بازار کراچی

- 243 ❁ مولانا حفیظ الرحمن صاحب امیر شبان ضلع ہری پور
- 244 ❁ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب مدظلہ
- 244 ❁ مولانا حافظ عبدالاول بنوری صاحب مسئول وفاق المدارس صوابی
- 245 ❁ مولانا حبیب اللہ صاحب مدرسہ فرقانیہ لورالائی بلوچستان
- 245 □ مدرسہ مخزن العلوم لورالائی بلوچستان
❁ مولانا عبدالرحمن شاہ صاحب مدرسہ فیض العلوم لورالائی
- 246 ❁ مولانا محمد حسین صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ
❁ مولانا عبدالستار مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ
- 247 □ جامعہ تعلیم القرآن ڈوب بلوچستان
❁ مولانا سیف الرحمن صاحب
- 247 ❁ مولانا فیب الرحمن صاحب
- 248 ❁ مولانا عبداللہ شاہ صاحب
- 248 ❁ قاری کمال الدین صاحب مرکزی مسجد لورالائی بلوچستان
- 249 □ مدرسہ ناصر العلوم لورالائی
❁ مولانا فخر الدین صاحب
❁ شیخ الحدیث مولانا فضل الدین کبزی صاحب
- 250 □ سنی حنفی دارالعلوم عباس پور پونچھ، آزاد کشمیر
- 251 ❁ علماء کرام کے تائیدی دستخط

- 252 □ جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا
✽ مولانا محمد حق نواز صاحب، مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب
- 253 ✽ مولانا محمد عزت نور صدیقی صاحب
✽ خلیفہ حکیم محمد اختر شاہ صاحب مدظلہ
- 253 ✽ مولانا محمد عبدالجبار صاحب دارالعلوم النبویہ جامعہ قاسمیہ مظفر گڑھ
- 254 ✽ مولانا ڈاکٹر سیف الدین صاحب ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان
- 256 ✽ مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت
- 257 ✽ مولانا مولانا بخش صاحب مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ بلوچستان
- 257 ✽ مولانا مجاہدین صاحب مسئول وفاق المدارس کوہاٹ
- 258 □ دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بنگرام
✽ مفتی بخت منیر صاحب، مولانا فرید الدین صاحب
- 259 ✽ مولانا عظمت اللہ بنوی صاحب جامعہ المرکز الاسلامی بنوں
- 260 □ دارالافتاء دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ
✽ مفتی عارف حسین صاحب
- 261 ✽ قاضی محمد الیاس صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور
- 262 ✽ حافظ محمد ایوب صدیقی صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور

- 263 ❁ مولانا محمد الیاس کھمن صاحب
- 263 ❁ مولانا ابو احمد نور محمد قادری تونسوی جامعہ عثمانیہ رحیم یار خان
- 264 ❁ مولانا عبدالغفور صاحب مرکزی جامع مسجد باغ والی دہاڑی
- 265 □ دارالافتاء دارالعلوم ربانیہ پھلور ٹوبہ فیک سنگھ
❁ مفتی شیر محمد صاحب، مولانا ضیا اللہ صاحب
- 265 ❁ مولانا شمس تبریز ثاقب صاحب مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ
- 266 □ دارالعلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور
❁ مولانا محمد اسماعیل فیض صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب
❁ مولانا احسان الہی صاحب، مولانا محمد کاشف صاحب
❁ مولانا محمد عمران صاحب، مولانا عبدالشکور صاحب
❁ مولانا عنایت اللہ صاحب، مولانا حمید حسین صاحب
❁ مولانا مفتی خالد برہان صاحب، مولانا حمید حسین صاحب
❁ مولانا عبدالوہید صاحب، مولانا انتظار احمد صاحب
❁ مولانا قاری محمد غازی صاحب جامع مسجد حنفیہ نجف کالونی اقبال ٹاؤن لاہور
- 267 □ جامعہ ملیہ اسلامیہ چینیوٹ
- 268 ❁ مولانا محمد ابو بکر مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیہ سرگودھا
- 268 ❁ مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد صاحب کرک
- 269 ❁ مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ نعمانیہ کوئٹہ

- 269 ❀ مولانا سید عطاء المصمیمین شاہ بخاری صاحب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
- 270 □ جامعہ محی الاسلام عثمانی اوکاڑہ
- 271 ❀ مولانا بشیر احمد حصاروی صاحب جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان
- 273 ❀ مولانا حافظ طاہر محمود صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ قصور
- 274 ❀ مولانا حافظ رحمت اللہ صاحب جامعہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہری پور
- 275 □ جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد
- 276 ❀ مولانا تاج محمود صاحب جامعہ انوار القرآن مانسہرہ
- 277 ❀ مولانا فضل الرحمن صاحب مدرسہ نعرۃ الحق حنفیہ لاہور
- 279 ❀ صاحبزادہ محمد شہاب الدین صاحب مدرسہ انوار السراج خانقاہ موسیٰ زئی شریف
- 280 ❀ مولانا فداء الرحمن کشمیری صاحب چکار آزاد کشمیر
- 281 □ دارالافتاء جامعہ مدنیہ چنی گوٹھ، احمد پور شرقیہ
❀ مفتی زبیر احمد صاحب
- 282 ❀ قاضی گل رحمن صاحب جامع مسجد مدنی ہری پور شہر
- 283 ❀ مولانا احمد سعید صاحب دارالعلوم مجددیہ کوٹ نجیب اللہ ہری پور

- 284 ❁ مولانا محمد رمضان صاحب مسجد غلہ منڈی سرگودھا
- 285 ❁ مولانا سعید الرحمن قریشی صاحب
❁ پیر ابو ذر غفاری خطیب جامع مسجد صدیق اکبر اسلام آباد
- 285 □ جامعہ عائشہ صدیقہ (للبنات) راولپنڈی
- 286 □ دارالافتاء جامعہ الاسلامیہ آلائی، صوبہ سرحد
❁ مولانا مفتی غلام اللہ صاحب، مولانا سراج الحق صاحب
❁ مولانا محمد شفیع صاحب
❁ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دارالعلوم محمدیہ بگرام آلائی
- 287 □ جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم لورالائی
❁ مولانا اشرف علی صاحب، مولانا عبداللہ جان صاحب
❁ مولانا سیف الرحمن صاحب، مولانا عبداللطیف صاحب
❁ مولانا عبدالغفور صاحب، مولانا حبیب الرحمن صاحب
❁ مولانا فیض محمد صاحب، مولانا عبدالرحمن صاحب، مولانا محمد عمر صاحب
- 288 ❁ مولانا اشفاق احمد ربانی صاحب دارالعلوم تعلیم الاسلام عباسپور آزاد کشمیر
- 290 ❁ ڈاکٹر حکیم عبدالباسط صاحب جامعہ عثمانیہ ہری پور
- 291 ❁ مولانا امان اللہ خان صاحب اتحاد اہل سنت والجماعت ہری پور
❁ مفتی عبدالصبور خان صاحب
- 292 □ دارالافتاء جامعہ حنفیہ پورے والا
❁ مفتی عبدالرحمن صاحب

- 292 □ دارالافتاء جامعہ خالد بن ولیدؓ دہاڑی
✽ مفتی محمد عبداللہ صاحب
✽ مولانا ظفر قاسم صاحب، مولانا محمد عابد ندیم صاحب
- 293 □ جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی دہاڑی
✽ مفتی عبدالعزیز صاحب، مولانا کھلیل احمد صاحب
- 294 □ جامعہ اسلامیہ محمودیہ سرگودھا
✽ مولانا محمد عدنان صاحب، مولانا حمید اللہ شاہ صاحب
✽ مولانا محمد مشرف علی صاحب
- 295 ✽ مولانا وقار الحق عثمان صاحب دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ مانسہرہ
✽ مولانا محمد اشرف صاحب
- 296 ✽ مولانا ضیاء الحق صاحب دارالعلوم عثمانیہ مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ
- 297 ✽ مولانا سید اورنگزیب شاہ صاحب جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد حسن ابدال
- 297 ✽ مولانا عبدالاحد صاحب مدرسہ عربیہ جامعہ اشرفیہ اوکاڑہ
- 298 ✽ مولانا سید نواب حسین صاحب دارالعلوم جامعہ حسینہ شتکیاری
- 299 □ جامعہ اشاعت القرآن مانسہرہ
✽ مولانا ظلیل الرحمن صاحب، مولانا عبداللہ صاحب
- 300 ✽ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
✽ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اوکاڑہ ٹنک

- 301 ❁ مولانا حسین احمد صاحب سربراہ جمعیت علماء اہلسنت پاکستان لاہور
- 302 □ جامعہ دارالعلوم کراچی
❁ مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ
❁ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ
❁ مولانا محمود اشرف صاحب
❁ مولانا سید حسین احمد صاحب
❁ مولانا عبدالرؤف سکھروی صاحب
- 304 ❁ امجد محمود صاحب چشتی نقشبندی
❁ خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ
- 305 ❁ مولانا محمد ناصر الدین صاحب مدظلہ
❁ خلیفہ مجاز حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 306 ❁ خلیفہ عبدالقیوم صاحب مدظلہ ڈیرہ اسماعیل خان
- 307 ❁ مولانا محمد اکرم اعوان صاحب (تنظیم الاخوان)
- 308 ❁ مفتی سعید حسن صاحب مدظلہ خانقاہ جمیلیہ رائیونڈ
- 308 ❁ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ
❁ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
- 309 ❁ مولانا عبدالوہاب شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
❁ خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

- 310 * حضرت مولانا جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ
جامعہ عبیدیہ فیصل آباد
- 311 * مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ
- 311 * جناب پیر عزیز الرحمن ہزاروی صاحب مدظلہ
- 312 * مولانا عبدالجلیل رائے پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ گلشن قادریہ ڈھڈیاں شریف سرگودھا
- 313 * حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری مدظلہ
درگاہ عالیہ دین پور شریف
- 315 * مولانا عبدالرحمن صاحب مدظلہ شاہ عالمی مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز حضرت سید تقیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 317 * حضرت مولانا شاہ عالم گورکھ پوری صاحب مدظلہ
نائب ناظم کل ہند تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیوبند انڈیا
- 324 * حضرت مولانا محبت اللہ صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
- 325 * حضرت مولانا گل حبیب صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

326 حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ ❁

327 حاجی محمد عبدالرشید صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ ❁

328 حضرت مولانا نذر الرحمن صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ ❁

تبلیغی جماعت کا متفقہ موقف

329

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ
بریلوی مکتبہ فکر کا موقف

330

❁ استغناء

332 ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی الازہری شہید جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہولا ہور کا مفتی محمد امین صاحب
دامت برکاتہم العالیہ کے تفصیلی اور تحقیقی جواب پر تبصرہ ❁

333

❁ فتویٰ مولانا مفتی ابوسعید محمد امین صاحب دامت برکاتہم

349

❑ دارالافتاء دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سرگودھا
❁ حضرت مولانا مفتی اصغر علی صاحب

- 351 □ دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
 بانی حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
 مفتی شیر محمد خان صاحب مدظلہ، مفتی محمد اقبال شاہ گیلانی صاحب مدظلہ ❁
- 356 ❁ سید محمد نبیل الرحمن شاہ بخاری صاحب مدظلہ کرمانوالہ شریف اوکاڑہ
- 357 □ دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور، دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
 شہید ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمد ہاشم صاحب مدظلہ، علامہ غلام نصیر
 الدین مدظلہ، مولانا عبدالستار سعیدی صاحب، مفتی محمد غلام مرتضیٰ نقشبندی صاحب
 علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ، علامہ خادم حسین رضوی صاحب مدظلہ، مفتی محمد تنویر
 القادری صاحب مدظلہ، مولانا محمد نشاء تائش قصوری صاحب مدظلہ
 مولانا صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی صاحب مدظلہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ
 ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مدظلہ پرنسپل جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور
 مولانا مفتی محمد جان نعیمی صاحب مدظلہ دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی
 مولانا مفتی محمد اشرف القادری صاحب مدظلہ کجرات
 پیر محمد افضل قادری صاحب مدظلہ، جسٹس (ر) میاں محمد نذیر اختر لاہور ہائی کورٹ ❁
- 358 ❁ مولانا سلیم اللہ اویسی صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
- 359 □ دارالافتاء منہاج القرآن
 مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب مدظلہ ❁
- 359 □ دارالافتاء دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور
 مفتی غلام رسول اشرفی صاحب، سید عثمان علی شاہ صاحب، مولانا عبدالقدیر صاحب ❁
- 362 ❁ حضرت مولانا مفتی محمد حسن علی رضوی صاحب مدظلہ دارالافتاء جامعہ غوثیہ میلیسی
- 363 □ جامعہ رضویہ ٹرسٹ لاہور جناب مفتی رب نواز صاحب مدظلہ

- 370 ❁ جناب مفتی غلام رسول مجددی سیفی صاحب
- 371 ❁ جناب محمد ندیم کھوکھر سراجی صاحب مدظلہ سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ
- 372 □ جمعیت علماء پاکستان
 ❁ حضرت صاحبزادہ ابوالنجیب محمد زبیر صاحب مدظلہ صدر جمعیت علماء پاکستان
 ❁ حضرت مولانا انس نورانی صاحب مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان
 ❁ حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ لاہور
- 373 ❁ مولانا سید شبیر احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی نائب صدر جمعیت علماء پاکستان
- 374 ❁ مفتی محمد ہدایت اللہ پسروری صاحب جامعہ فوشیہ ہدایت القرآن ملتان
- 375 □ آستانہ عالیہ نقشبندیہ آلومہار شریف
 ❁ صاحب زادہ افتخار الحسن شاہ صاحب جانشین حضرت فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ علیہ
- 376 ❁ حضرت علامہ ناصر جاوید سیالوی صاحب اہلسنت وجماعت میرپور
- 377 □ درگاہ عالیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سائیں کوٹ مٹھن شریف
 ❁ حضرت مولانا خواجہ فرید احمد کوریچہ صاحب مدظلہ
- 377 ❁ حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی صاحب مدظلہ معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا
- 378 □ تاریخ فتویٰ
 ❁ الشیخ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ امیر جماعت رضائے مصطفیٰ

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ اہل حدیث مکتبہ فکر کا متوقف

380

381

□ استثناء

383

✽ حافظ محمد عمر صدیق صاحب حفظہ اللہ، گوجرانوالہ

388

✽ حافظ محمد الیاس الاثری صاحب حفظہ اللہ مرکز الاصلاح الہدیث گوجرانوالہ

388

□ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم الہدیث گوجرانوالہ

✽ مفتی محمد امین بن عبدالرحمن صاحب حفظہ اللہ

389

□ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ الہدیث گوجرانوالہ

✽ مولانا فاروق احمد صاحب حفظہ اللہ

390

✽ حافظ ابتسام الہی ظہیر صاحب حفظہ اللہ جمعیت الہدیث پاکستان

402

✽ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ جمعیت الہدیث پاکستان

403

✽ مولانا مبشر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ جامع مسجد قباء اقبال ٹاؤن لاہور

412

✽ مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحسن لائبل الحدیث لاہور

417

✽ مولانا عبدالولی صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

417

✽ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

- 418 ❁ شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ
- 419 ❁ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ
- 419 □ دارالسلام لاہور
- ❁ مولانا محمد عثمان صاحب، مولانا آصف اقبال صاحب، مولانا ابوالحسن عبدالخالق صاحب،
مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار صاحب حفظہم اللہ
- 421 ❁ حافظ محمد عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحدیث راوی روڈ لاہور
- 421 ❁ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت الحدیث پاکستان
- 422 □ دارالافتاء جامعہ الحدیث چوک دالکرن
- ❁ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ
- 434 ❁ پروفیسر شہاب الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت الحدیث کشمیر
- 434 □ جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی، آزاد کشمیر
- 436 □ دارالقضاء والافتاء جامع مسجد القادیسیہ چوہدری لاہور
- ❁ مفتی عبدالرحمن رحمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 437 ❁ شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب حفظہ اللہ دار الحدیث محمدیہ جلالپور پیر والا ملتان
- 438 ❁ مولانا ابو عمر عبدالعزیز النورستانی صاحب حفظہ اللہ جامعہ الاثریہ پشاور
- 440 ❁ حافظ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ مدرسہ اہل الحدیث حضرو، انک
- 441 ❁ مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد صاحب حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ، میاں چنوں

447 * ابن ادریس محمد نعمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ مدیر ماہنامہ ضیاء حدیث

449 * مفتی امین اللہ پشاوروی صاحب جامعہ تعلیم و القرآن و السننہ پشاور

451

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ جماعت اسلامی کا متوقف

452

* شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالملک صاحب منصورہ

452

* جناب حافظ محمد ادریس صاحب

453

* جناب لیاقت بلوچ صاحب

453

* جناب فاروق احمد صاحب

453

* جناب فرید احمد پراچہ صاحب

454

* جناب قاضی حسین احمد صاحب

455

* جناب سید منور حسن صاحب امیر جماعت اسلامی

456

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ تنظیم اسلامی کا متوقف

457

* جناب حافظ محمد عاکف سعید صاحب امیر تنظیم اسلامی

458

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے

459

تحریر: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَىٰ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ ”میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں“۔

انہی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروایا۔ مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ عقائد کو حقیقی اسلام کہا اور لوگوں کے سامنے بھی ان کفریہ عقائد کو اسلام کہہ کر پیش کیا۔ مرزا قادیانی کے ان کفریہ عقائد میں سے ایک کفریہ عقیدہ انگریز کی اطاعت اور حرمت جہاد کا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔“ (تریاق القلوب صفحہ 27، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155)

قادیانیوں / مرزائیوں کے کافر، مرتد اور زندیق ہونے میں عوام اور علماء سب متفق ہیں۔ قادیانیوں / مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کے لئے حکم ہے کہ ان زندیقوں پر عادل گواہوں کی شہادت قائم ہونے پر شرعی سزا یعنی سزائے موت نافذ کرے۔ علماء کے لئے حکم ہے کہ وہ قادیانیوں / مرزائیوں کے مرتد اور زندیق ہونے کا حکم امت پر واضح کریں۔ اور عوام کے لئے حکم ہے کہ ان کا کھل بائیکاٹ کریں یعنی ملنا جلنا، خرید و فروخت، نشست برخواست، کھانا پینا، سلام کلام، ملازمت، دوستی وغیرہ سب مکمل طور پر ختم کر دیں۔ قادیانیوں / مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اندرون و بیرون ملک دور حاضر کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام

اور بڑی بڑی جامعات اور مدارس کے جید مفتیان کرام کی قادیانیوں سے بائیکاٹ کے بارے میں شرعی رائے اور فتویٰ لیا جائے۔ چنانچہ اسی بناء پر ایک ہزار سے زائد علماء کرام اور مقتدیان امت کے مدلل مؤقف اور سو سے زائد مدارس اور دارالافتاء سے تصدیق شدہ فتاویٰ جات حاصل کئے گئے۔ اب یہ تمام تحریرات و فتاویٰ جات ایک ضخیم کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر چھاپ رہے ہیں اور اس کتاب کا نام ”قادیانیوں کے بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ“ رکھا گیا ہے۔

یہ عظیم کام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، رہنمائی، مشاورت، توجہات سے تکمیل تک پہنچا۔ پیر طریقت حضرت مولانا محبت اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ابتدا سے تکمیل تک تمام امور کی نگرانی فرمائی۔ ان دوستوں اور ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے دن رات محنت اور انتھک کوششوں سے اس فرض کو پورا کیا۔ ان میں مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب، جناب محمد متین خالد صاحب، جناب عامر خورشید صاحب، جناب محمد ہاشم صاحب، جناب رانا عبدالصبور صاحب، مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ، مفتی حبیب اللہ صاحب لورالائی، حافظ محبوب الحسن صاحب، مولانا ثناء اللہ چینیوٹی صاحب، صاحبزادہ محمد زکریا صاحب ٹیکسلا، مولانا عبدالعزیز صاحب، مفتی محمد خالد میر صاحب میرپور، مولانا محمد اشرف صاحب مانسہرہ، جناب میاں عزیز احمد صاحب، جناب سید عبداللہ صاحب، جناب حاجی قاسم حسن صاحب، جناب رانا عبدالروف صاحب، جناب مہر فیصل مسعود صاحب، جناب حافظ عبدالقیوم صاحب، جناب محمد ذیشان صاحب، جناب شیراز قریشی صاحب، جناب عباس علی پسروری صاحب، محترم محمد وحید صاحب، جناب نعمان فاروقی صاحب دارالسلام، جناب ذوالفقار احمد چوہدری صاحب، انتہائی مخلص دوست اور بھائی وقار احمد اور بہت سے احباب شامل ہیں جنہوں نے اس تین سالہ محنت میں بھرپور حصہ لیا۔ اللہ پاک سب کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے، مرزائیت سے بچنے کا سبب بنائے، مرزائیوں / قادیانیوں کے لئے ہدایت کا واسطہ بنادے اور اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے امت مسلمہ کو ان کے شر سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اس کام میں شرکت کرنے والے سب حضرات کو اپنی رضامندی اور حسنات دارین نصیب فرمائیں اور قیامت کے دن شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) خواجہ شہید احمد (صاحب مدظلہ)

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا نظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: مرکز سراجیہ لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ دائرہ بالا شریف ساہیوال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَجْلَدُ
الْحَقِيقَةِ وَالصَّالِحِينَ

بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتویٰ
ابوالخلیل

خان محمد
عظیمی

خانقاہ سرحدیہ

نقشبندیہ مجددیہ

کنڈیاں، ضلع میانوالی

پاکستان

بَعْدَ الْحَزَنِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ وَالْحَيَاتِ فَتَيَّرَ أَبُو الْخَلِيلِ خَانَ مُحَمَّدَ عَزَّ وَجَلَّ

قادیانی / مرزائی کفار محارب، مرتد و منافق، ملحد و زندقہ ہیں۔ ان کا حکم عام کفار سے مختلف ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں کی سوسلیں بھی بدل جائیں تو بھی ان کا حکم عام کافروں کا نہیں ہوگا بلکہ وہ زندقہ ہیں۔ زندقہ اس کافر کو کہتے ہیں جو شرعی اصطلاحات و الفاظ تو نہ بدلے بلکہ ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے یعنی وہ کفر کا نام اسلام رکھ دے۔ مرتد اور زندقہ کی اصل سزا قتل ہے جس کا نفاذ حکومت اسلامیہ کے ذمہ ہے۔ تاہم جب تک ان کی اصلی سزا کا نفاذ نہ ہو اہل اسلام پر ضروری ہے کہ ان سے الگ رہیں۔ قادیانیوں / مرزائیوں سے معاشی، معاشرتی، دوستانہ تعلقات، نفث و برخواست وغیرہ حرام ہیں۔ ان سے برادرانہ تعلقات منقطع کرنا چاہئے۔

ان سے سلام و کلام، لین دین اور خرید و فروخت نہ کی جائے اور نہ ان سے کسی قسم کی پارٹنرشپ کی جائے۔ نہ ان کے ہاں ملازمت کی جائے اور نہ ہی ان کو ملازم رکھا جائے۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے نہ مال خریدا جائے اور نہ ان کو کسی قسم کی سہولت اور فائدہ پہنچایا جائے اور نہ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہسپتالوں، ریسٹورانوں میں جانا یا کسی طرح سے تعلق رکھنا یا تعاون کرنا ناجائز ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں کے ہسپتالوں، ڈسپینسریوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے، اور ان سے علاج کروانا یا کسی قسم کا معاملہ کرنا یا تعاون ناجائز اور حرام ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں کا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو شخص ان کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے ان سے تعلقات رکھتا ہے وہ گمراہ، ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں سے اقتصادی و معاشی و معاشرتی اور سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح اور اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔

غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ قادیانیوں / مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے۔

عظیمی خان محمد
خانقاہ سرحدیہ
کنڈیاں، ضلع میانوالی

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر دیوبندی مکتبہ فکر کا موقف

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتدا و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانی / مرزائی قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہ اسلامی کے مطابق اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کے ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں، اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ بھی ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ”من بدل دینہ فاقتلوه“ کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود

مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا (مثلاً مقاطعہ) کا فیصلہ کریں جو ان کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ قادیانی / مرزائی فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عند اللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزایا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعی ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابتداء ہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پاسکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرادیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا

جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ گل سٹر جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی قادیانی امرزائی مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فرخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر پٹی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔ آیات قرآنیہ ملاحظہ ہوں:

1- ” اِنْ لَّا اَسْبَغْتُمْ اَيْتَ اللّٰهِ يَكْفُرْ بِهَا وَيَسْتَهْزِئْ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ -“ (سورۃ نساء: آیت 140)

ترجمہ..... ” اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دو۔“

2- ” وَاِذَا رَايْتِ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ “ (سورۃ انعام: آیت 68)

ترجمہ..... ” اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار

کر لو۔“

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابو بکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

”وهذا يدل على أن علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر والشرك ومالا يجوز على الله تعالى إذا لم يمكننا إنكاره..... الخ -“ ترجمہ..... ”یہ آیت اس امر پر

دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحظہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔“

3- ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ“ (سورة المائدہ آیت 51)
ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔“

امام ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ: ”وفى هذه الآية دلالة على أن الكافر لا يكون ولياً للمسلم لا فى التصرف ولا فى النصرة. ويدل على وجوب البراءة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولاية ضد العداوة، فاذا أمرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم ويدل على أن الكفر كله ملّة واحدة.“ (احکام القرآن 2، 444) ترجمہ: ”اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔“

4- سورة ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

5- ”لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ“ (سورة مجادلہ، آیت 22)

ترجمہ: ”تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔“
آگے چل کر اس آیت کے یہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں، سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو ”محبب اللہ“ کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی

رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجودہ ہیں۔ اب

چند احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہوں:

1- جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃؓ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ: ”مشرکوں

اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔“ (باب فی کراہیہ

المقام بین اظهر المشرکین، جلد 1 صفحہ 194)

2- نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ الجلیؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ: ”انا بروئ من کل مسلم یقیم بین اظهر المشرکین۔“ ترجمہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اظہار برأت فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔“ (حوالہ مذکورہ بالا)

3- صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکمل اور عرنیہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے

تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان

کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: ”یستسقون

فلا یسقون“ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ”حتى ان احدہم یکدم بفیہ الارض“ ترجمہ: ”وہ

پیاں کے مارے زمین چاٹتے تھے۔۔۔۔۔۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔“

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ”ان المحارب المرتد لا حرمة له فی سقی الماء ولا

غیرہ، وبدل علیہ ان من لیس معہ ماء إلا لطہارته لیس له ان یسقیہ للمرتد ویتیم، بل یتعملمہ ولومات المرتد

عطشاً“ (فتح الباری 1، صفحہ 393) ترجمہ: ”اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام

نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ

اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاں سے مر جائے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔“

4- غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، واقفی بدری

رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بدری عمری رضی اللہ عنہ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔

آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام و کلام

نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحَّبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ أَنفُسُهُمْ وَظَلَمُوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ“ (سورۃ توبہ، آیت 118)

ترجمہ: ”اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔“ پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ: ”وفیہ دلیل علیٰ أَنَّ لِلإمام أن يعاقب المذنب بتحريم كلامه علی الناس أذباله وعلی تحريم أهله علیه.“ (احکام القرآن لابن العربی جلد 3 صفحہ 114) ترجمہ: ”اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرادے۔“

حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: ”وفیہ ترک السلام علی من اذنب وجواز هجره اکثر من ثلاث.“

ترجمہ: ”اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔“ بہر حال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابو داؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔ الف۔ باب مجانبۃ اهل الاهواء وبغضهم! اهل اهواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب۔ باب ترک السلام علی اهل الاهواء (اهل الاهواء سے ترک سلام وکلام کا بیان) سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے ”خلوق“ (زعفران) لگایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمائیے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ مزادی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟

امام خطابی ”معالم السنن جلد 4 صفحہ 296 میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ ”مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔“

5- مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ، ان مرضوا فلا تعودوہم ، وان ماتوا فلا تشہدوہم۔“ ترجمہ: ”تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔“

6- ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم“ ترجمہ: ”منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔“

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ ناصبن زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ میلہ کذاب، اسود عسی، طلحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص ضعیف عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوا نفس کو دخل تھا اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ”علاج بالجرید“ ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ ”اے امیر المؤمنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔“ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

”ان لا یجالسہ احد من المسلمین“ ترجمہ: ”کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔“

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

7- سنن کبریٰ الہیتمی جلد 9 صفحہ 85 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”أمرني

رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أغور ماء آبار بدر“ ترجمہ: ”جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ” أن تغور المياه كلها غير ماء واحد فنلقى القوم عليه“ ترجمہ:

”سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔“

8- صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1023 میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بدوین زندیق

لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا۔ ”اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔“ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”من بدل دينه فاقتلوه“ ترجمہ: ”جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔“

9- صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 423 میں صحب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: ”رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔“

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

1- علامہ درردی مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

”وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون فيهم نسوة وزراري (299،4)

ترجمہ: ”ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔“

2- کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

”قال ابو حنيفة وابو يوسف و محمد وزفر و الحسن بن زياد، اذا قتل في غير الحرم ثم

دخل الحرم لم يقتص منه مادام فيه ولكنه لا يبيع ولا يواكل الى ان يخرج من الحرم.“ (احکام

القرآن 2، 21) ترجمہ: ”امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل

کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی

جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔“

3- در مختار میں ہے کہ:

”وأفتى الناصحى بوجوب قتل كل مؤذ وفي شرح الوهبانية: ويكون بالنفى عن البلد،

وبالجهوم على بيت المفسدين، وبالاخراج من الدار، وبهدمها“

ترجمہ: ”ناصحی نے فتویٰ دیا کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے اور ”شرح وہبانیہ“ میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔“

4- ابن عابدین الثامی در مختار، جلد 3 صفحہ 272 میں لکھتے ہیں کہ:

”قال في أحكام السياسة وفي المنتقى: وإذا سمع في داره صوت المزامير فأدخل عليه

لأنه لما سمع الصوت فقط أسقط حرمة داره. وفي حدود البرازية و غصب النهاية و جناية الدراية:

ذكر الصدر الشهيد عن أصحابنا أنه يهدم البيت على من اعتاد الفسق وأنواع الفساد في داره،

حتى لا بأس بالجهوم على بيت المفسدين. و هجم عمر رضی اللہ عنہ علی نائحة في منزلها و ضربها

بالدرة حتى سقط خمارها، فقبل له فيه، فقال: لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم، والتحقت

بالاماء.... وعن عمر رضی اللہ عنہ أنه أحرق بيت الخمار. وعن الصفار الزاهد الأمر بتخريب

دار الفاسق. “ ترجمہ: ”احکام السياسة میں ”المنتقى“ سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی

آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور

بزازیہ کے کتاب الحدود و نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے

اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ

کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے

ایسا دڑا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے

بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لوڈیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک

شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاهد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔“

5- ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 4، صفحہ 107، باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ: ”وهذا

تنصيص على أن الضرب تعزير يملكه الإنسان، وان لم يكن محتسباً، وصرح في المنتقى

بذلك“ ترجمہ: ”اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو۔

”المنتقى“ میں اس کی تصریح کی گئی۔“

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے احب الاعمال الی اللہ فرمایا ہے۔ (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالی ”احیاء العلوم، جلد 2 صفحہ 167 میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

”الاول: الکفر فالکافر ان کما محاربا فهو يستحق القتل والارفاق وليس بعد هذين

إهانة..... الشانى المبتدع الذى يدعو إلى بدعته فان كانت البدعة بحيث يكفر بها فأمره أشد

من الذمى لأنه لا يقر بجزية ويسامح بعقد ذمة وان كان ممن لا يكفر به فأمره بينه وبين الله أخف

من أمر الكافر لا محالة ولكن الأمر فى الانكار عليه أشد منه على الكافر لأن شر الكافر غير متعدد

فان المسلمين اعتقدوا كفره فلا يلتفتون إلى قوله..... الخ“

ترجمہ: ”اول کافر، پس اگر کافر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے۔ یا غلام بنا لیا جائے اور یہ

ذلت و اہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی

ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی

ہے اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا)

ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر تکبیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شرم تعدی نہیں اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیک کافر سمجھتے

ہیں۔ لہذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے۔..... الخ۔

رد المحتار جلد 3 صفحہ 298 میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: ”ونقل عن علماء المذاهب الأربعة

أنه لا يحل إقرارهم فى ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحتهم.....

والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين

مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم فى حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام أحدهم

ظاهراً إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام، لأنهم يدعون الإسلام ويقرون

بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلاً..... الخ۔

ترجمہ: ”مذہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کے نہ بغیر

جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے..... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور طغہ کا مفہوم

پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود چکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔“

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

”والتعزیر لا یختص بفعل معین ولا قول معین، فقد عزّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالہجر، وذلك فی حق الثلاثة الذین ذکرهم اللہ تعالیٰ فی القرآن العظیم، فہجروا خمسين یوما لا یکلمهم أحد، وقصتهم مشهورة فی الصحاح. وعزّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنفی فأمر بإخراج المخنثین من المدینة ونفاهم. وكذلك الصحابة من بعده. ونذكر من ذلك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا وبعضه خارج المذهب. فمنها: أمر عمر رضی اللہ عنہ بهجر ضبیع الذی کان یسأل عن الذاریات وغیرها. ویأمر الناس بالتفقه فی المشکلات من القرآن، فضربه ضرباً وجیعاً ونفاه إلى البصرة أو الکوفة، وأمر بهجره فکان لا یکلمه أحد حتی تاب وکتب عامل البلد إلى عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ینبئہ بتوبته فأذن للناس فی کلامه. ومنها: أن عمر رضی اللہ عنہ حلق رأس نصر بن حجاج ونفاه من المدینة لما شبب النساء به فی الأشعار وخشی الفتنة به. ومنها: ما فعله علیه الصلاة والسلام بالعربیین. ومنها: ان أبابکر رضی اللہ عنہ استشار الصحابة فی رجل ینکح کما تنکح المرأة. فأشاروا بحرقه بالنار، فکتب أبو بکر بذلك إلى خالد بن الولید، ثم حرقهم عبداللہ بن الزبیر فی خلافته، ثم حرقهم هشام بن عبدالملک. انظر الهدایة. ومنها: أن أبابکر رضی اللہ عنہ حرق جماعة من أهل الردة. ومنها: أمره علیه الصلاة والسلام بکسر دنان الخمر وشق ظروفها. ومنها أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر بکسر القدور التي طبخ فیها لحم الحمر الاھلیة. ثم استاذنوه فی غسلها فأذن لهم. فدل علی جواز الأمرین لأن العقوبة بالکسر لم تكن واجبة. ومنها: تحریق عمر المكان الذی یباع فیہ الخمر. ومنها تحریق عمر قصر سعد بن أبی وقاص لما احتجب فیہ عن الرعیة وصار یحکم فی داره. ومنها: مصادرة عمر عماله بأخذ شطر أموالهم فقسّمها بینهم وبن المسلمین.

ومنها: أنه ضرب الذي زور على نقش خاتمه: وأخذ شيئاً من بيت المال مائة، ثم ضربه في اليوم الثاني مائة، ثم ضربه في اليوم الثالث مائة. وبه أخذ مالك لأن مذهبه التعزير يزداد على الحد. ومنها: أن عمر رضي الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسأل. أخذ ما معه وأطعمه إبل الصدقة وغير ذلك مما يكثر تعداده. وهذه قضايا صحيحة معروفة.....

أخ. (جلد 3 صفحہ 75) ولا بأس بأن يبيع المسلمون من المشركين ما بدلهم من الطعام والياب وغير ذلك، إلا السلاح والكراع والسبي سواء دخلوا إليهم بأمان أو بغير أمان. لأنهم يتقون بذلك على قتال المسلمين، ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين، وهذا المعنى لا يوجد في سائر الأمتعة. ثم هذا الحكم إذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فأما إذا حاصروا حصناً من حصونهم فلا ينبغي لهم أن يبيعوا من أهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا شيئاً يقويهم على المقام، لأنهم إنما حاصروهم لينفذ طعامهم وشرابهم حتى يعطوا بأيديهم ويخرجوا على حكم الله تعالى، ففي بيع الطعام وغيره منهم اكتساب سبب تقويتهم على المقام في حصنهم، بخلاف ما سبق فإن أهل الحرب في دارهم يتمكنون من اكتساب ما يتقون به على المقام، لا بطريق الشراء من المسلمين فأما أهل الحصن لا يتمكنون من ذلك بعد ما أحاط المسلمون بهم، فلا يحل لأحد من المسلمين أن يبيعهم شيئاً من ذلك. ومن فعله فعلم به الإمام أدبه على ذلك لا ارتكابه ما لا يحل.

ترجمہ: ”اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخشوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیج نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ شخص ”الذاریات“ وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلا وطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات۔۔۔۔۔ تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تابع ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تابع ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کا سرمنڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیہ شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عنزیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بد فعلی کرتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملکؓ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے منگے توڑنے اور اس کے منگیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوائی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سوردے لگائے۔ دوسرے دن پھر سوردے لگائے اور تیسرے دن بھی سوردے لگائے۔ امام ملکؓ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر کی مقدار ”حد“ سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر، جلد 3 صفحہ 75 میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امن کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل

ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیرہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر قلعہ بند ہوں اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج متعین ہو کر سامنے آتے ہیں۔

- 1..... کفار و کفارین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔
- 2..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔
- 3..... جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔
- 4..... مرد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔
- 5..... جو کافر مرد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔
- 6..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی

اللہ علیہ وسلم ہے۔

7..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی

ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو دیران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی جبراً اس

کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں اصالتاً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

9..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے لیکن اگر حکومت اس

میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے

اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

10..... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں

ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

11..... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات

کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد

کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ

کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں قادیانی/مرزائی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی

و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر بریلوی مکتبہ فکر کا موقف

حدود و قصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم و معاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے معاشرہ کو برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلق (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کر دینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُر امن بے ضرر اور مؤثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ وھكذا كان دأب الصحابة ومن بعدهم من المؤمنين في جميع الازمان فانهم كانوا يقاطعون من حاد الله ورسوله مع حاجتهم اليه وآثروا رضا الله تعالى على ذلك. (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 10 صفحہ 290) ”یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضا جوئی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

یہ بائیکاٹ قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوہ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلدی کا میا بی ہوگی۔ اس پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ فسار رسول اللہ ﷺ الي مائهم فقطعه عليهم فلما قطع عليهم خرجوا. (زاد المعاد ابن تیم جلد 3 صفحہ 234 علی حاشیہ مواہب للدرقانی جلد 4 صفحہ 205)

اور ایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی اور ان کے ساتھی دو اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ واپسی پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کر دی جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ولہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامی و کلام صحبی (صحیح بخاری ص 675 جلد 2 باب وعلى الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اور میرے دو ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔“

فاجتنب الناس کلامنا (صحیح بخاری صفحہ 675 ج 2 باب وعلى الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ہمارے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔ اور اس بائیکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہو گئی بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے۔ حتیٰ اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجأ من اللہ الا الہیہ (توبہ: 118) یہ بائیکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہو جائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ (روح البیان)

تنبیہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجات بلند کیے، لہذا اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی رکھے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اور دین کی بربادی ہے۔ خدا تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قطع تعلقی (بائیکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ہود: 113)

یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمہیں نار جہنم پہنچے گی۔

نیز قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقْعُدُوا عَلَى الْذَكَرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (انعام: 68)

یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور حدیث پاک میں ہے عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنہتہم علمانہم فلم ینتہوا فجالسوا ہم فی

مجالسہم واکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضهم علی بعض وَاَعْنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسٰی بْنِ مَرْيَمَ ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَتَكِنًا فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ أَطْرًا.

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 135 باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے، (بایزکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔“

مذکورہ بالا بایزکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت پر حملہ کریں جیسے قادیانی / مرزائی گروہ، ایسے بد مذہبوں کے لیے سخت حکم ہے ان کے ساتھ بایزکاٹ نہ کرنا، میل میلاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگرچہ وہ ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں، بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبَبُوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبہ: 23)

یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔ نیز قرآن پاک میں ہے۔

لَا تَتَّخِذُوا قَوْمًا يُّؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَاذُنٌ مِّنْ حَادِّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ
هُمُ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيَدْخُلُهُمُ
جِبَّتٌ مَّجْرِيٍّ مِّنْ تَحْتِهَا الْآلَنُورُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ الْآلَانُ
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورۃ المجادلہ: 22)

”یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور

مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برداری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا ہے اور ان کی روح سے مدد فرماتا ہے اور انہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، خدا تعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت ہی دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔“

آیت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

والکلام علی ما فی الکشاف من باب التخییل خیل أن من الممتنع المحال أن تجد قوما مؤمنین یوادون المشرکین (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم مومن بھی ہو اور کفار و مشرکین کے ساتھ اس کی دوستی و محبت بھی ہو یہ محال و ممتنع ہے۔“ نیز اسی میں ہے۔

مبالغة فی النهی عنه والزرع عن ملاسته والتصلب فی مجانية أهداء الله تعالیٰ۔

(روح المعانی جلد 28 صفحہ 35)

یعنی آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لئے زجر و توبیخ ہے اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کر دیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی خواہ وہ باپ ہو کہ بیٹا بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیدنا امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ ابو قحافہ کی زبان سے سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مکار سید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا فعلت یا ابا بکر اے ابو بکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ قال لا تعد، قال: واللہ لو کان السیف قریباً منی لضربتہ (روح المعانی نمبر 28 صفحہ 37) ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو مار دیتا، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو انہوں نے باپ کو قتل کر دیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

عن انس قال كان أمى أبو عبيدة قتل أباه وهو من جملة أسارى بدر بیده لما سمع منه فى

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما يكره ونهاه فلم ينته۔ (روح المعانى جلد 28 صفحہ 37)

یوں ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عقبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

خدا تعالیٰ ان پاک روجوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، جنہوں نے امت کو عشق مصطفیٰ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفیٰ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے نہ مال و دولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ سبحان من كتب الايمان فى قلوب المؤمنين وايدهم بروح منه۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق و محبت ہی کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے
 اَشَدُّ اَوْ عَلَى الْكُفَّارِ رَحْمًا بَيْنَهُمْ (الفح: 29) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا جل جلالہ در رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق و محبت کا نکھار ہوتا ہے جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض و عداوت نہ رکھے وہ محبت میں سچا نہیں ہے وہ محبت محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔
 حدیث پاک میں ہے۔ افضل الاعمال الحب فى الله والبغض فى الله (ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 164 باب حجابہ اهل الاھوا)۔ یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دربار الہی میں یوں دعا کرتے ہیں۔

اللہم اجعلنا ہادین مہتدین غیر ضالین ولا مضلین سلما لا ولینک وعد والا عدائک نجب

بجک من احبک ونعادی بعد عداوتک من خالفک اللہم هذا الدعاء وعلیک الاجابۃ۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 179 باب ما یقول اذا قام من اللیل)

”یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ ہم کو گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ

محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔“

ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ حضور تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ارشاد مبارک **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ** (التوبة: 73) کے مطابق حکم الہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل سیدہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں کر سکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنا بریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے لے کر نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”قام رسول صلی اللہ علیہ وسلم يوم الجمعة خطيبا فقال قم يا فلان فأخرج فانك منافق أخرج يا فلان فانك منافق فأخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم يك عمر بن الخطاب شهد تلك الجمعة لحاجة كانت له فلقبهم وهم يخرجون من المسجد فاختابا منهم استحياء أنه لم يشهد الجمعة وظن أن الناس قد انصرفوا واختبأوا هم منه وظنوا أنه قد علم بأمرهم فدخل المسجد فإذا الناس لم ينصرفوا فقال له رجل: أبشر يا عمر فقد فضح الله تعالى المنافقين اليوم۔ (تفسیر روح المعانی جلد 11 صفحہ 10، تفسیر مظہری جلد 4 صفحہ 289، تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 384، تفسیر خازن جلد 3 صفحہ 125 تفسیر بغوی علی الخازن جلد 3 صفحہ 115 تفسیر روح البیان جلد 3 صفحہ 493)

”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہو گئی ہے، شاید جمعہ ہو گیا لیکن منافق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے پھر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے خوشخبری ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔“ اور سیرت ابن

ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔ طرد المنافقین من مسجد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر کہا فامر بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحرجوا من المسجد إخراجا عنيفا۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ، خالد بن زید رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے اف لک منافقا خبیثا (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمر کو داڑھی سے پکڑا زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا اے عمارہ رضی اللہ عنہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے تو صحابی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے دفع کرے جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔ فلا تقربن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529) آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعود رضی اللہ عنہ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمر کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا۔ وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث رضی اللہ عنہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ ادھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زوی بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529)

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی

اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا الْقَوْمِ هُمْ آتَانَا بِرءَائِبٍ وَأَمْنَكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كُفْرًا بِنَاكُمْ وَإِبْرَاهِيمَ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
(سورة ممتحنہ: 4)

”یعنی اے ایمان والو! تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکاری ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔“

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔ یقول اللہ تبارک و تعالیٰ و عزتی لا ینال رحمتی من لم یوال اولیائی و یعاد اعدائی۔ (صفحہ 35: 28) ”یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔“

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبوٹی نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔ وروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام قال یا موسیٰ هل عملت لی عملا قط قال الہی صلیت لک وصمت لک و تصدقت لک و ذکرک لک فقال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ ان الصلوٰۃ لک برهان و الصوم لک جنۃ و الصدقة لک ظل و الذکر لک نور فای عمل عملت لی فقال دئی علی عمل ہو لک قال یا موسیٰ هل و الیت لی و لیا و هل عادیت لی عدوا. فعلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ و البغض فی اللہ. (درۃ الناصحین صفحہ 210) ”یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ تو نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے لیے ہی برہان بنے گی۔ عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ روزہ تو تیرے ہی لیے ڈھال بنے گا۔ پھر عرض کی میں نے تیرے لئے صدقہ دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لئے سایہ بنے گا۔ عرض کی میں نے تیرے لئے تیرا ذکر کیا۔ فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لئے نور ہوگا۔ بتا تو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے پروردگار تو ہی بتا دے کہ وہ کونسا عمل ہے جو تیرے

لئے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے موسیٰ! کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے (پس معلوم ہوا کہ اعمال میں سب سے بہترین عمل اللہ کے نزدیک اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ہے)۔“ اسی طرح کا ایک واقعہ ایک ولی اللہ کے ساتھ پیش آیا۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 378 پر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول محبوب عمل ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنا مقبول و محبوب عمل ہے نیز خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور ان کے دشمنوں جیسے قادیانی / مرزائی گستاخوں کی محبت آپس میں ضدیں ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ نے فرمایا۔

وُجُوبِ تَبَائِيهِ جَمْعِ نَشُوْنِدِ جَمْعِ ضَمَائِيْنِ اِمْحَالِ كَقَسْمِ اَنْدِ مَحَبَّتِ يَكِيْمِ سَلْبِ عِدَاوَتِ وَ كِرِيْمِ

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں کیونکہ اجتماع ضدیں محال ہے اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل میں محبت ہوگی تو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آسکتی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا و رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔ نیز فرمایا

وَعَلَامَتِ كَمَالِ مَحَبَّتِ كَمَالِ بُغْضِ هَسْتِ اَعْدَاءِ اَوْ صِلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض و عداوت ہو۔ نیز فرمایا

وَالْكَفَارَةُ ثَمَنَانِ خَدَائِ عَزَّ وَجَلَّ نَمْرُ وَ ثَمَنَانِ سَوْلٍ مَّسْ عَكْبِيْهِ وَعَلَى اِلٰهِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامَاتِ دُشْمَنٌ بَايِدُ بُو

و دروژل و خواری ایشان سستی با یزید و و ہبچ و جہنمت نباید و او این بید و نشان را و مجلسِ خود راہ نباید

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان بد بختوں کو اپنی مجلس میں نہیں

آنے دینا چاہیے۔

نیز فرمایا، دررنگِ سگان ایشان را دور باید و پشت (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

”یعنی خدا و رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔“

نیز فرمایا ”پس عزتِ اسلام و نجاری کفر ہاہل کفر ہست کیسکہ اہل کفر اغزیز و پشت اہل اسلام را حور ساخت۔“

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

”یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ

حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔“

نیز سید امام ربانیؒ نے فرمایا: ”راہیکہ بجنابِ قدسِ جد بزرگوار شہداء علیہ السلام و الصلوٰت و التسلیمات میرساند

نیست اگر باین راہ رقتہ نشو و وصول بان جنابِ قدس و دشوار ہست۔“

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

”یعنی رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے

دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔“

اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر سراقبال مرحوم نے کیا

خوب کہا ہے۔

بمصطفیٰ برسائ خولیش را کہ دین ہمہ اوست

اگر با و نرسیدی تمام بولہی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہنچا دے اور اگر تو ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی

بولہب ہے۔

بد مذہبوں (قادیانیوں / امرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے۔

حدیث نمبر 1: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی اخر الزمان

دجالون کذابون یا تونکم من الاحادیث بما لم تسمعو انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاہم لا یصلونکم

ولا یفتونکم. (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 10 باب النهی عن الروایۃ الخ)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں

کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی لہذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“

سبحان اللہ! کیا شان ہے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورِ نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو ان سنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل و فریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہذا اس شفیق امت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی امت کو بچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بدنہ ہوں (جیسے قادیانیوں / مرزائیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹریچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بددین ہو گئے۔ جنم کا ایندھن بن گئے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

اے میرے مسلمان بھائیو ہوشیار، خرددار، ہوشیار، خرددار قادیانیوں / مرزائیوں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل و اخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرینؒ کے متعلق منقول ہے۔ عن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الا هواء علی ابن سیرین فقالا یا ابابکر نحدنک بحديث فقال لا فقالا فنقرء علیک آية من کتاب اللہ فقال لا لتقومان علی اولادنا من قال فخر جافقال بعض القوم یا ابوبکر وما کان علیک ان یقرا علیک آية من کتاب اللہ قال انی خشیت ان یقرا علی آية فیقرا ذلک فی قلبی۔ یعنی حضرت ابن سیرینؒ بیٹھے تھے کہ دو بدنہب (اہل بدعت) آئے اور انھوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انہوں نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر دونوں خائب و خاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سیرینؒ قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ دونوں بدنہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں لچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بدنہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ! وہ امام ابن سیرین جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا ٹھاٹھیں مارنا سمندر، وہ تو بدنہ ہوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے ان پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

یونہی حضرت سعید بن جبیرؓ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ فقیل لہ فقال از ایشان کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ بدنہ ہوں میں سے تھا۔ حدیث پاک نمبر 2.... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجوس هذه الامة المكذبون باقدار اللہ ان مرضوا فلا تعود وهم وان ماتوا افلا تشهد وهم وان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم. (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰۱۰ باب فی القدر) ”یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضا و قدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں) (قادینیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہو اگر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

بزرگان دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا من صحح ايمانه و اخلص تو حيدہ فانه لا يانس الى مبتدع ولا يجالسه ولا يواكله ولا يشاربه ولا يصاحبه و يظهر له من نفسه العداوة والبغضاء (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی بدنہب (قادیانیوں / مرزائیوں) سے انس و محبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا۔“

نیز فرمایا من ضحك الى مبتدع نزع اللہ تعالیٰ نور الايمان من قلبه، ومن لم يصدق فليجرب (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جو شخص کسی بدنہب (قادیانیوں / مرزائیوں) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خدا تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔“

تفسیر روح البیان میں ہے۔ روى عن ابن المبارک روى فی المنام فقيل له ما فعل اللہ بک

فقال عاتبنى وواقفنى ثلاثين سنة بسبب انى نظرت باللطف يوم االى مبتدع فقال انك لم تعاد عدوى فى الدين۔ (روح البیان صفحہ 419 جلد 4)

”وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؓ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بدنہب کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔“ یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔ فکیف حال القاعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (روح البیان جلد 4 صفحہ 420) پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقیؒ کا ارشاد مبارک ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحلہ دار البوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحبة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتی لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء و عملهم السی (روح البیان جلد 4 صفحہ 419) ”یعنی برا ہمنشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیے کہ وہ کافروں منافقوں اور بدنہبوں (قادیانیوں / مرزائیوں) کی صحبت سے بچے تاکہ اس کی طبیعت میں ان کا بد عقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔

نیز عارف باللہ علامہ حقیؒ نے فرمایا فی الحدیث من احب قوماً علی عملهم حشر فی زمرتهم و حوسب بحسابهم و ان لم یعمل بعملهم (روح البیان جلد 9 صفحہ 494) ”یعنی حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب میں شریک ہوگا۔ اگرچہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔“

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔ ان الغلظة علی اعداء اللہ من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا کان مأموراً بالغلظة علیهم فما ظنک بغيره فهی لاتنا فی الرحمة علی الاحباب كما قال تعالیٰ اشداء علی الکفار (روح البیان جلد 10 صفحہ 67) ”یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔ لہذا دشمنان دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا

ہے وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔“

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے من احب صاحب بدعة احبط اللہ عملہ و اخرج نور الایمان من قلبہ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی جس کسی نے بد مذہب (جیسے قادیانی / مرزائی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کر دے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا۔“

نیز فرمایا و اذا علم اللہ عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بد مذہبوں (جیسے قادیانیوں / مرزائیوں) سے بغض رکھتا ہے مجھے اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔“

سرکارِ غوثِ اعظمِ محبوبِ سبحانی قطبِ ربانیؒ کا ارشاد مبارک ہے ”ولا یجالسہم ولا یقرب منہم ولا ینہیہم فی الایاد و اوقات السور و لا یصلی علیہم اذا ماتوا و لا یترحم علیہم اذا ذکر و ابل یمانہم و یعادہم فی اللہ عزوجل معتقدا ببطلان مذہب اہل بدعة محتسبا بذلک الثواب الجزیل والاجر الکثیر۔“ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی بد مذہبوں (جیسے قادیانی / مرزائی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان (جیسے قادیانیوں / مرزائیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔“

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروقِ اعظمِ رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد میں تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروقِ اعظمِ رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آؤ۔ لے آیا۔ فاروقِ اعظمِ رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اس کو نکال دیا۔ (ملفوظات مولانا احمد رضا خان حصہ اول صفحہ 107)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور مخالفوں (قادیانیوں / مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَ سَلِّمُوا عَلَی الْقُرَیْبَةِ الَّتِی کَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ یَعْدُونَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَأْتِیْہُمْ حِیْتَا لَہُمْ یَوْمٌ سَبْتِہُمْ شُرْعًا وَ یَوْمٌ لَا یَسْتَوْنَ لَا اِتَّأْتِیْہُمْ (الاعراف: 163)

”یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا تیسرا خاموش آخر فرما کر گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کر دی نہ یہ ادھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف صفحہ 476، تفسیر روح المعانی سورۃ اعراف جلد نمبر 9 صفحہ 82)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے۔ ونخلع و نترک من یفجوک یا اللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلقی کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربار الہی میں کھڑا ہو کر مودبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تتمہ نمبر 1..... یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَاٰءَكُمْ فَالْتَمِسُوْهُمُ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ
فَالْتَمِسُوْهُمُ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ
بَابُ بٰطِنُهُ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظٰهُرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ
(حدید: 13)

”یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گذر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر ایک طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔ یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے گا کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر 2..... جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

وَامْتٰزُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ (یسین: 59) یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور قادیانیوں امر زانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ نصیب فرمائے۔ (آمین)

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر اہلحدیث مکتبہ فکر کا موقف

مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ من اللہ ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت و رسالت، کفریہ و شرکیہ عقائد، گستاخانہ ہفوات، باطنی تلمیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان و اسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

(1) مشرک (بت پرست، آتش پرست وغیرہ)

(2) منافق

(3) کتابی

(4) مرتد

(5) عام کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے، نیچری، منکرین حدیث وغیرہ)

(6) زندیق، وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملة) کافرانہ عقائد و اعمال بد کا مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات، عقائد، دعویٰ کی وجہ سے مرتد، کافر، مشرک، زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر، زندیق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے قرآن مجید، احادیث رسول، صحابہ کرام، ائمہ دین، نماز، روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ کبریت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذباً (الکھف) جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف جیلوں بہانوں سے (کہیں حیات، وفات عیسیٰ علیہ السلام، مجدد، مثیل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم کر دانا ہے۔ حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مصنوعی مذہب ہے۔ یہ فتنہ ابتداء ہی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء اہلحدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، صحابی اسلام مولانا محمد حسین بنالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محدث عبدالرحمن مبارکفوری، مولانا محدث شمس الحق عظیم آبادی، مولانا

میرا براہیم سیالکوٹی، مولانا محدث محمد بشیر سہوانی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابراہیم کبیر پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، شہید ملت مولانا علامہ احسان الہی ظہیر وغیر ہم (کثیر اللہ امثالہم ورحمہم اللہ رحمۃہ واسعۃ) بالاتفاق جماعت اہلحدیث اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر زندیق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دارالدعوة السلفیہ لاہور، مرزائیت اور اسلام، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ وغیرہا۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی بلخار کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں، چربوں سے ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں۔ زندیق کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا ظلمات بعضہا فوق بعض کا مصداق کامل ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں قادیانی امرزائی جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات جس میں سلام وکلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہسپتالوں، ریسٹورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ
(ال عمران: 28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی

کسی حمایت میں نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاٰدِيْنَكُمْ هُرُوْا وَاَلْبَابِ مِنَ الَّذِيْنَ اٰتَوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَفٰر اَوْلِيَاءَ وَاَتَقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
(المائدہ: 57)

مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ وہ ان میں سے ہوں

جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

(ہود: 113)

وَلَا تَرْكَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَمَا تَسْكُمُ النَّارُ

اور ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکتا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ

(مجادلة : 22)

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ

(ممتحنہ : 1)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدِيدِينَ

الْآخِرَةُ كَمَا بَيَّسَ الْكُفَّارِينَ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

(ممتحنہ : 13)

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافرنا امید ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ

وَمَنْ يَتَّخِذْهُم مِّنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

(التوبہ : 23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمہارے باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور ہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔

(صحیح مسلم جلد اول صفحہ 10)

مزید تفصیل کے لئے سنن ابی داؤد کی کتاب السنہ الملی احکام المرقدین ملاحظہ فرمائیں

مزید بر آں زندیق کے ساتھ سیدنا علیؑ کا سلوک

سیدنا علیؑ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد و جنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علیؑ کے سامنے پیش کئے گئے۔ آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا ”لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد و جنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟“ لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا ”میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا“ پھر آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ (فقہ حضرت علی ص 349 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب کی جائے لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؑ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کیلئے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑادی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؑ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انہوں نے بدینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اڑادی۔ پھر آپ نے فرمایا ”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو یا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔“ المغنی ابن قدامہ 141/8

ڈاکٹر محمد رواں حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندیق تو پہلے ہی اظہار اسلام کر رہا ہے اس کی توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔ (فقہ حضرت علیؑ ص 346 نمبر 346)

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ (زندیقوں) کو جلادیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ میں ان کو جلاتا تو نہ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے عذاب نہ دو۔ البتہ میں ان کو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو کوئی اپنے

دین کو تبدیل کرے اس کو قتل کر دو۔“ (صحیح بخاری رقم 6922، مسند احمد جلد اول صفحہ 282)
 جہاد سے تحلف کی بناء پر سیدنا کعب بن مالک، سیدنا مرارہ بن ربیع اور سیدنا بلال بن امیہ رضی اللہ عنہم سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا معاشرتی بائیکاٹ تب تک رہا جب تک آسمان سے ان کی توبہ کی منظوری نہ
 اتری۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری رقم الحدیث 4418

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کا بدعت اختیار کرنے والے شخص کے سلام کا جواب نہ دینا اور ان کا ایک دوست شام میں
 رہتا تھا جب اس نے بدعت اختیار کی تو جناب عبداللہؓ نے اس کو اپنی طرف خط لکھنے سے منع کر دیا۔ (سنن ابی داؤد
 رقم الحدیث 4613)

لہذا قرآن مجید اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے طرز عمل کو ملحوظ رکھتے
 ہوئے دین اسلام اور مسلمان دشمن قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل مقاطعہ / بائیکاٹ ضروری
 ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث، توحید و سنت کے دشمن، اللہ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ
 رضوان اللہ علیہم، آئمہ و محدثین، شعائر اللہ مکہ، مدینہ کے گستاخ، عقل پرست، منکرین وحی، دین اسلام
 اور اہل اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار یہود و نصاریٰ کے گہرے دوست ہیں جو
 مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ جب بائیکاٹ کے
 علاوہ اصلاح کی کوئی اور صورت نہ ہو تو ان سے ذاتی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، دینی رواداری برتنا
 حرام ہے اور قادیانیوں / مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ ضروری ہے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر جماعت اسلامی کا موقف

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور اپنے پیروکاروں کو مسلمان قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اپنا ایک الگ گروہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کے لیے کھڑا کیا ہے۔ وہ خود بھی اپنے گروہ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتا ہے اور مسلمان بھی اسے الگ سمجھتے ہیں۔ اس کے وجود پر ایک صدی گزر چکی۔ پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر قادیانیوں کے تمام گروہوں کو ملت اسلامیہ سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ ان کے لئے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے لئے امتناع قادیانیت کا قانون نافذ العمل ہے۔ لیکن یہ ابلیسی گروہ جلیس سے کام لیتا ہے۔ آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اندر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتا ہے، طاغوتی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتا ہے، مغربی استعمار کے خلاف اسلام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ اس وقت مسلمان مختلف ممالک میں جس بد امنی اور مصیبت کا شکار ہیں، اس میں اس قادیانی گروہ کا بڑا حصہ ہے۔ ایسے گروہ کے لئے شریعت کا پہلا حکم یہ ہے کہ اسے کافر اور زندیق سمجھا جائے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسے اپنی صفوں سے عملاً نکال باہر کیا جائے۔ اس کا سوشل، معاشرتی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے ساتھ کوئی بھی معاملہ نہ کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کی آبادیوں، شہروں اور دیہات اور بازاروں میں رہائش نہ رکھ سکے آمدورفت اور خرید و فروخت نہ کر سکے۔

قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں واضح اور صریح ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اس شیطانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ہم مفتی ولی حسن اور اس کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشٹہ پودا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر اس کی سرپرستی کی۔ اس کی یہ سرپرستی پہلے دن سے لے کر آج تک قائم ہے بلکہ اب تمام طاغوتی قوتیں اس کی پشت پر ہیں اور اپنے اسلام اور مسلم دشمن منصوبوں کو اس کے ذریعہ عملی جامہ پہناتی ہیں۔ الحمد للہ علمائے

امت نے ایک صدی پر محیط تحریک کے ذریعہ اس شیطانی گروہ کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اب آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں اس ان کے لئے اسلامی شعائر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ سے اس گروہ اور اس کی سرپرست طاقتوں کو بڑا دکھ پہنچا ہے۔ یہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ یہ فیصلہ کا عدم قرار دے دیا جائے۔ دوسری طرف دینی جماعتیں اور علماء امت اس کوشش میں ہیں کہ اس گروہ کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا دیا جائے۔ اس کے لئے پہلے مرحلے میں اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ ہے۔ ہمہ پہلو بائیکاٹ کے ذریعہ اسے ملت اسلامیہ کی صفوں سے نکال باہر کرنا ہے۔ اس سے لین دین اور تعلقات کا خاتمہ ہے تاکہ یہ مسلمان آبادیوں، شہروں اور دیہات میں قیام نہ کر سکے۔ اسے ملازمتیں نہ دی جائیں۔ ایسی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے کہ یہ یا تو تائب ہو کر دائرہ اسلام میں آجائیں یا پھر اپنے آقاؤں کے پاس چلے جائیں اور مسلمان آبادیاں اور ممالک ان سے پاک ہو جائیں۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کی جاتی ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ان فتاویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر تنظیم اسلامی کا موقوف

نبوت کا جھوٹا دعویٰ اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی امرزائی کافر ہیں اور ان کے کفر پر ملت اسلامیہ کے جمیع مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ ان کی تکفیر کے دلائل پر اہل علم کی سینکڑوں کتب موجود ہیں اور اب تو ریاستی سطح پر بھی ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے، لہذا ان کا کفر قطعی ہے۔ اب صرف یہ بات وضاحت طلب رہ جاتی ہے کہ ان کا کفر کس قسم کا ہے؟ یعنی یہ اہل کتاب کی طرح کے کافر ہیں کہ جن کے ساتھ کسی قدر معاملات کی شریعت اسلامیہ میں اجازت موجود ہے یا ان کا کفر مشرکین زنادقہ اور مرتدین کا سا ہے کہ جن کے ساتھ خصوصی نوعیت کا معاشرتی بائیکاٹ ہونا چاہیے؟ قادیانیوں اور مرزائیوں کا شرعی حکم سمجھنے کے لئے آسانی کی خاطر ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلی قسم کے قادیانی تو وہ ہیں جو مسلمان سے قادیانی ہوتے ہیں۔ ان کا حکم مرتدین کا ہے اور مرتد کی سزا سنت اور اجماع امت کی روشنی میں قتل ہے۔ قتل کی یہ سزا ریاست جاری کرے گی اور اس سزا کے اجراء سے پہلے علماء کی طرف سے مرتدین پر اتمام حجت کیا جائے گا تاکہ وہ دین اسلام کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لیں۔ اس اتمام حجت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو پھر اس کی سزا قتل ہے۔ پس جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل مقرر کی ہو اس کے ساتھ معاشرتی تعلقات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ پس مرتد قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کے خاندانی، کاروباری، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دوستانہ تعلقات روار کھنا جائز نہیں ہیں اور اس کی وجہ ان کا ارتداد ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”من بدل دینہ فاقتلوه۔“

(صحیح بخاری، کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقاتلہم، باب حکم المرتدو المرتدة واستتباتہم)

”جس نے اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر دیا اس کو قتل کر دو۔“

دوسری قسم کے قادیانی وہ ہیں جو نسلی (By Birth) قادیانی ہیں۔ ان کے بارے میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب کا ہے یا نہیں؟ ان قادیانیوں کا حکم جاننے سے قبل علماء کرام کی بیان کردہ اقسام کفر کا اجمالاً ذکر مناسب ہوگا:

1- مشرکین یعنی بت پرست و آتش پرست وغیرہ

2- اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ

3- منافقین یعنی اعتقادی

4- مرتدین یعنی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کرنے والے مثلاً قادیانیت، عیسائیت وغیرہ۔

5- زندیق جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خفیہ طور پر کفریہ عقائد و اعمال کا حامل اور داعی ہو۔

6- وہ مسلمان جنہیں اصول دین میں سے کسی اصول کا انکار کرنے کی وجہ سے بالاتفاق کافر قرار دیا گیا ہو جیسا کہ منکرین

حدیث وغیرہ۔

دوسری قسم کے قادیانی درحقیقت پانچویں قسم میں شامل ہیں یعنی یہ زنادقہ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں۔

مسلمانوں کے شعائر یعنی قرآن، نماز، مسجد، زکوٰۃ وغیرہ کو اپناتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ قانون اور شرع کی روشنی میں

ان کا خود کو مسلمان کہلوانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

ایسے زنادقہ کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط عوام الناس کے ایمان کے لیے خطرہ کا موجب ہیں۔ چنانچہ زنادقہ

کے بارے اہل علم کا یہ موقف بالکل درست ہے کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ ہوگا جیسا کہ بریلوی، دیوبندی اور اہل

حدیث علماء کے فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں ان جمیع مکاتب فکر کے اس موقف سے اتفاق ہے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں

کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ ہاں اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدہ اور علم میں پختہ ہو اور وہ ان میں دعوت کا کام

کرے تاکہ یہ اپنے کفریہ عقائد اور نظریات سے توبہ تائب ہو جائیں تو ہمارے نزدیک اس قسم کے داعی و مدعو کے تعلق کی

رخصت بعض اہل علم کے لیے موجود ہے۔

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ میانوالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمدہ واصلی علی رسولہ الکریم

عقیدہ = امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ
سیدنا و سیدنا و نبینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد ہمیشہ کھینٹے باب نبوت و رسالت بند کر دیا

گیا، اب کسی فرد بشر کو تاج نبوت و رسالت عطا نہیں

کیا جائیگا

دلائل، مسئلہ ختم نبوت پر کثرت سے دلائل

قطعیہ موجود ہیں چند یہاں بیان کئے جاتے ہیں

قرآن و ختم نبوت، ماکان محمد ایا أحمد من

رجا لکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ

بکل شیء عدیلاً: اس آیت کریمہ میں آپ علیہ السلام سے

آخری نبی ہونے کا اور ختم نبوت کا قطعی ثبوت موجود ہے؟

حدیث و ختم نبوت؟ آپ علیہ السلام کا ارشاد

راعی ہے۔ انا خاتم النبیین لانی بعدی۔ اسی طرح

آپ علیہ السلام کا ارشادِ اجماعی ہے، انا آخر انبیاء و انتم

آخر الامم۔ آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا، نبی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابن السکاک
خلیل احمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ

نقشبندیہ مجددیہ

گندیاں، ضلع میانوالی

پاکستان

پوسٹ کوڈ 42050
فون: 0300-6091121

بعدی و امت بعدکم؟ اسی طرح سینکڑوں احادیث مبارکہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قطعی دلائل ہیں؟
اجماع امت و ختم نبوت آب علیہ السلام کی ختم نبوت پر پوری امت
کا اجماع ہے۔ خاتم النبیین، خاتم الانبیاء، انا آخر الانبیاء۔ جیسے
کلمات لہیات کا یہی مفہور و مطلب بیان کیا جیتے کہ آپ علیہ السلام
کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی کوئی رسول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت
کو ختم کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ میں ختم نبوت مسیئہ کذاب
اور اس کے ماننے والوں سے جہاد کر کے دلوں کو جہنم داخل کیا اور اس عمل
سے بتا دیا کہ آپ علیہ السلام کے بعد نبوت و رسالت ختم۔ آپ علیہ السلام
آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد مدعی نبوت کا انجام تلوار ہے
عقل سلیم و ختم نبوت امت مسلمہ کا یہی عقیدہ ہے کہ یہ کائنات خالی ہے
اس نے ایک دن اپنے اختتام کو پہنچنا ہے۔ باقی کب اختتام کو
پہنچنا ہے اسکا علم اللہ تعالیٰ سے پاس ہے۔ جب یہ مان لیا کہ یہ
کائنات ختم ہونے والی ہے تو یہ ماننا بھی ضروری ہوگا کہ اس کائنات
کے اجزاء و افراد متعین ہیں۔ کوئی اول جنز بن چکا تو کوئی آخری جنز بنے گا
جب وہ آخری جنز بھی وجود میں آجائے گا اور اجزاء کا بڑھنا ختم ہو جائیگا
تو اسی پر اس کائنات کی پیمائش کو لپیٹ دیا جائیگا۔ حالانکہ ان اجزاء
و افراد کی تعین کہ کون کون اول۔ کون آخر یہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں ہے۔

انفل ترین جز - اس کماتات کے اجزاء و افراد میں سب سے افضل و شرف ترین
 جز خواتِ انبیاء علیہم السلام کی ذواتِ قدسیہ ہیں ظاہر ہے یہ ذواتِ قدسیہ
 بھی علیہم السلام میں متعین ہیں اور یہ بھی علیہم السلام ہیں ہے کہ ان ذواتِ قدسیہ
 میں سے پہلے کون کس تعریف لائیں گے اور ان سب سے بعد ان سب سے
 آخر میں کون ذواتِ مقدس تعریف لائے گی - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علیہم
 ازلی کے مطابق ان ذواتِ قدسیہ میں سے سب سے پہلے خواتِ آدم علیہم
 کو اس کماتات میں ظاہر فرمایا - انکو ابو البشر بنا یا اور سب سے پہلے
 نبی بنا یا قرآن کریم نے اسکو واضح فرمایا - اس مسئلہ کے علاوہ بھی
 سب ہنسانوں میں ذنوب الہی کو تسلیم کیا

آخری نبی - اب آخر میں وہ کون مقدس شخصیت ہے جن پر سلسلہ نبوت
 اختتام کو پہنچ رہا ہے ظاہرات ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا
 چنانچہ ایسا ہی ہوا - اللہ تعالیٰ نے اس شخصیت مقدسہ کو ظاہر فرمایا اور
 قرآن کریم میں اسکا اعلان فرمایا - ما کان محمد ابا احد من
 رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین - اس آیت کریمہ
 میں آپ علیہ السلام کے اسمِ رومی کی توجیہ - منصب - مرتبہ
 اور آپ کے خاتم النبیین ہونے کا بیان ہے - پھر اسی
 مفہوم کو آپ علیہ السلام نے اپنے ارشادِ عالیہ میں بڑی
 وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا - فرمایا انا خاتم النبیین و نبی
 بعدی - انا آخر الانبیاء و انتم آخر الامم الی آخرہ اور مزید شناس
 نبوت - خواب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان لافوس

سے اسی مفہوم کو لیا۔ اسی پر عمل پیرا رہتے اور پھر صحابہ کرام کے بعد اب تک پوری امت نے اسی مفہوم کو اپنا عقیدہ بنا لیا اور یہی عقیدہ اسی سلسلہ میں نبیؐ تک چلتا رہے گا۔ ان دہشل کی روشنی میں آپ علیہ السلام کا خاتم النبیین ہونا چہرے سے سورج کی طرح روشن اور واضح ہو گیا۔ الحمد للہ

سلسلہ آپ علیہ السلام سے دعویٰ نبوت کے بعد سے بیکر نبیؐ کی جمع تک۔ کوئی شخص کسی زمانے میں کسی مقام پر کسی لحاظ سے بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ ملعون ہے۔ کذاب ہے۔ دجال ہے۔ کافر ہے۔ مرتد ہے۔ زندیق ہے اور زندقہ ایک ایسا اخبث درجہ ہے جو تمام خباثتوں کو جامع ہے۔ زندقہ کی مثال اسے ہی ہے جیسے خنزیر کے رشت کو بڑی کے رشت کے نام سے فروخت کرنا اور اس طرح فروخت کرنا زندقہ ہے۔

بالکل اسی طرح وہی کوفیات۔ لغویات۔ غلطیات کو بے سلام کا نام دیکر پیش کرنا۔ زندقہ ہے اور ایسا کرنا زندقہ ہے۔

زندیق کا حکم شرع شریف میں زندیق کا حکم ہے کہ جبکہ وقت اسے شخص کو بد مہلت فوراً قتل کر دے مگر بھڑکائے تو اللہ کی زمین پر رہنے کا حق دار نہیں۔

سلام احمد مادیانی ، = مرزا غلام احمد مادیانی معروف القسمت شتی القلب
 دعوی نبوت کرنے کی وجہ سے ملعون ہے کذاب ہے وصال سے
 کافر ہے ۔ مرتد ہے ۔ زندیق ہے ۔ یہی حال اس کے ماننے
 والوں کا ہے خواہ اس کے ماننے والے لادہوری مرزائی ہوں یا
 مادیانی مرزائی ہوں ۔ یہ سب انکار ختم نبوت کی وجہ سے زندیق
 ہیں واجب القتل ہیں ۔ لیکن رجسداد قتل حاکم وقت کی
 ذمہ داری ہے کہ فوراً ان سب کو تہ تیغ کر دے ۔ اگر
 حاکم وقت مدینت کا شکار رہتے ہوئے انکو کینز کردار
 تک نہ پہنچائے اور یہ بے ایمان ایسے شتر بے حصار چھرتے رہیں
 جسے جنگلوں میں خنزیر اور بھڑٹے چھرتے ہیں تو پھر امت
 مسلمہ کے ہر ہر فرد پر لازم ہے کہ جسے خنزیر و بھڑٹوں سے
 اپنی بھڑٹ بکریوں کو بچاتے ہو ایسے ہی ان ملعونوں کے حلوں سے
 اپنے ایمان و اسلام کو بچانا چاہئے

گزارش؟ اس لئے ہر مسلمان سے یہ گزارش کی جاتی ہے کہ
 مادیانی ملعونوں سے اپنے آپکو الگ تھلگ رکھیں ۔ ان سے میل جول
 زمین سہیں ۔ بسنا دینا ۔ گفت و شنید ۔ کس طرح کا کوئی تعلق
 نہ ہو ۔ نیز مادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہو ۔ یہی
 غیرت مادیانی کا تقاضا ہے اور عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کے عدوت اور اسکا منہ پر تو ثبوت ہے
اللہ تعالیٰ صم سب کے ایمان و اسلام کا من فظ ہو

اللهم أنزلنا الحق حقا وأزقنا اثباتاً
وأنزلنا الباطل باطلاً وأزقنا اجتناباً - آمین
بجاء سید المرسلین و خاتم النبیین محمد
وعلی اللہ علیہ وعلی آسرة واصحابہ اجمعین برحمتک

یا در علم الراجحین

والسلام فیروز ندیم ام عینی لکھنؤ

خانقاہ سرابھہ

۱۲۳۱ھ
۶۶ زی الحجہ ۱۹۱۱ء

حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مرکز نیر اہلیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ دائرہ بالا شریف ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين، اكمل الحمد على كل حال والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على سيد المرسلين وخاتم النبيين رسوله محمد خير الوري صاحب قاب قوسين او ادنى و على صحبه البررة التقى والنقى كلما ذكره الذاكرون وكما غفل عن ذكره الغافلون لهم صل عليه وآله وسائر النبيين وآل كل وسائر الصالحين نهاية ما ينبغي ان يسئله السائلون. اما بعد

اسلام آخری اور برحق دین ہے۔ اسلام میں جس طرح توحید و رسالت، نماز، روزہ اور قیامت وغیرہ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس امر پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مل سکتی ہے۔ اسے عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ جو شخص ختم نبوت کا انکار یا تاویل کرے وہ یقیناً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ضروریات دین میں سے کسی امر کا انکار یا اس کی خوبصورت سے خوبصورت تاویل بھی کفر ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ، احادیث صحیحہ متواترہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ فقہاء کے نزدیک اس میں تاویل کرنے والا بھی کافر ہے۔

برصغیر میں انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کروایا۔ اس نے جہاد کو حرام اور انگریزوں کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریزوں کا نمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب صفحہ 25)۔ غرضیکہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریزوں کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری اور چچی بسی تھی۔ یہی وہ وجہ ہے کہ اس مقصد کے لئے انگریزوں کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی اور اس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ جات پر نظر ڈالیے۔ اس نے بتدریج مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی، رسول، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی گستاخ و بے باک طبیعت کو اس کی ابتدائی تحریروں میں دیکھ کر

اس کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے دیا تھا۔ ان حضرات کا خدشہ صحیح ثابت ہوا اور آگے چل کر پوری امت نے علمائے لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی۔ جماعت دیوبند کی طرف سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو مرتد، زندقہ اور اسلام سے خارج قرار دیا۔ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں جنہوں نے مولانا غلام دستگیر قصوری کے استفتاء پر 1302ھ میں مرزا کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر علمائے حرمین سے اس کی تصدیق کرائی۔ پھر اس کے بعد 1331ھ میں مولانا محمد سہول رحمۃ اللہ علیہ مفتی دارالعلوم دیوبند کے قلم سے ایک مفصل فتویٰ کی ترتیب عمل میں آئی۔ اس مفصل فتویٰ میں پہلے مرزا قادیانی کے افکار اور عقائد کو اسی کی کتابوں سے نقل کیا گیا تھا۔ پھر لکھا گیا تھا ”جس شخص کے ایسے عقائد و اقوال ہوں، اس کے خارج از اسلام ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردد نہیں ہو سکتا۔ لہذا مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ متبعین درجہ بدرجہ مرتد، زندقہ، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں“۔ اس فتویٰ پر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے جید مشاہیر علماء کے دستخط ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے الہمدیث مکتبہ فکر میں مرزاہیت کے خلاف بیداری پیدا کی اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس پلیٹ فارم پر لاکھڑا کر دیا۔ غرض برصغیر کے تمام مکتبہ فکر کے جلیل القدر علماء کرام نے اس فتنہ کا بھرپور تعاقب کیا۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے 1343ھ میں ایک علمی رسالہ ”الشہاب“ تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کے قطعی عقیدہ کی مرزا قادیانی کی طرف سے بے جا اور باطل تاویلات و تحریفات کا ذکر کر کے قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی سے مرزا قادیانی کو طرد، مرتد و زندقہ ثابت کیا اور ”الشہاب“ کے صفحہ 10 پر مرزا قادیانی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ”اسلام کے قطعی عقیدہ کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد اور زندقہ ہے اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو صادق سمجھتی رہے اور ان کی حمایت میں لڑتی رہے وہ بھی یقیناً مرتد اور زندقہ ہے۔ خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا لاہور میں! جب تک وہ ان تصریحات کے باطل ہونے کا اعلان نہ کرے گی خدا کے عذاب سے خلاص پانے کی اس کے لئے کوئی سبیل نہیں“۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرزاہیت کی دونوں پارٹیاں قادیانی اور لاہوری مرتد اور زندقہ ہیں۔

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نور ایمانی اور بصیرت و جدانی سے مرزا قادیانی کے دعویٰ سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے جواز مقدس میں ارشاد فرمایا کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔ بیعت و خلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرکی رحمۃ اللہ علیہ کے

دوسرے خلفاء حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا انوار اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بھی اس فتنہ کی سرکوبی میں پوری طرح سرگرم رہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرکی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ، مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، پیر صبغت اللہ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ پیر آف پگاڑہ شریف، حضرت حافظ پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ لاٹمانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تکوینی طور پر اس مجاز کے انچارج تھے۔

ردقادیانیت کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے جن خوش نصیب و خوش بخت حضرات نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا ان میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ، جناب مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر محمد الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مظہر علی اظہر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ کفایت حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر مرزائی منتخب ہو گئے۔ اقتدار کے نشہ اور ایک سیاسی جماعت سے سیاسی وابستگی نے انہیں دیوانہ کر دیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پاکر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی سکیس بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشہ میں دھت ہو کر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ملک گیر تحریک چلی۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے۔ ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔ جس کے سربراہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔ چنانچہ پوری کی پوری اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہو گئی۔

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحق، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمطفی ازہری، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور برسر اقتدار جماعت پیپلز پارٹی یعنی حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جو ان دنوں وزیر قانون تھے، قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہو گئی۔ پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، نوابزادہ نصر اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احسان الہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، سید مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا علی غضنفر کراروی، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد شاہ امر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔ اخبارات و رسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔ ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مسیح الحق اور مولانا سید انور حسین نفیس رقم رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا۔ اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چودھری ظہور الہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے نام نکلا۔ جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا، قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آ گئی۔ مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔ نوے دن کی شب و روز مسلسل محنت، کاوش اور بھرپور تحریک کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

قادیانی کافروں کی قسم مرتد و زندیق سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ یہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ عام کافروں کے ساتھ معاملات جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور انکے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ پورے ملک کے اسلامیان وطن نے قادیانیوں سے تاریخ ساز سوشل بائیکاٹ کیا۔ چند روشن خیال نادان اس پر چہیں بچیں ہوئے۔ اس زمانے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائد محدث العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر ایک استفتاء مرتب فرمایا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ تمام مسالک کے علماء کرام نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے لیے فتاویٰ جات تحریر کیے۔ مثلاً پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکئی نے 28 اگست 1974ء کو فتویٰ مرتب کیا۔ اس زمانہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ اسی طرح جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کے حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نے فتاویٰ مرتب کیا۔

قادیانی آئین جمہوریہ پاکستان کی رو سے خارج از اسلام ہیں۔ 1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود قادیانیوں نے آئین پاکستان سے بغاوت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینا شروع کر دیا کہ ہماری نماز، روزہ، عبادات اور دیگر شعائر وغیرہ سب مسلمانوں کی طرح ہیں لہذا ہم یکے مسلمان ہیں۔ مزید یہ کہ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر کھلے عام شعائر اسلامی کا اظہار کرنے لگے قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے پہلے سے زیادہ تیزی سے لوگوں کے ایمان برباد کرنے لگ گئے۔

26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا۔ مگر قادیانیوں نے اس آرڈیننس کی بھی کھلے عام خلاف ورزیاں شروع کر دیں۔ قادیانی اسلام کے خدا اور باغی تو تھے ہی، آئین پاکستان میں ترمیم کے بعد قادیانیوں کا اپنے آپ کو ”مسلمان“ قرار دینا اور شعائر اسلامی کا استعمال کرنے سے یہ آئین اور قانون پاکستان کے بھی باغی اور خدا بن گئے۔

دور حاضر میں چند ”روشن خیال“ نادان قادیانیوں کی اگلی نسلوں کو عام کافر قرار دے کر قادیانیوں سے معاملات اور تعلقات استوار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ قادیانی کافروں کی عام قسم نہیں بلکہ وہ کافروں کی بدترین قسم سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں زندیق کہا جاتا ہے اور ان سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں ممنوع اور حرام ہیں۔

مرکز سراجیہ کے ذمہ داران نے شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ خان محلہ

رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، راہنمائی، اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مفتیان، مشائخ عظام، ممتاز اسکالر بڑے بڑے مدارس و جامعات اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے فتاویٰ جات اور تحریریں اکٹھی کیں۔ تمام مکتبہ فکر کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق قرار دیا۔ قادیانیوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات اور معاملات کو حرام اور انکے مکمل بائیکاٹ کو فرض قرار دیا۔ الحمد للہ مرکز سراجیہ اسے اب جامع دستاویز کی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ دعا ہے اللہ پاک اس دستاویز کو نافع بنائے اور قبول فرمائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج ہے۔ قادیانیوں کی ہدایت کا بہت بڑا واسطہ ہے کیونکہ جب ان کی دکانیں، کارخانے اور کاروبار بند ہونگے تو ضرور توبہ کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایمان کی گواہی ہے، نصرت دین ہے، اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ اور سرمایہ ہے۔

ان سے اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی معاملات یا کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا اس فتنہ مرزائیہ کی تقویت اور پھیلنے میں معاونت کا ذریعہ بنے گا جو کا وبال عظیم ہونا ہر باشعور انسان پر مخفی نہیں۔ ایمانی غیرت کا تقاضا اور ایمان کی نشانی کفر اور کفار سے ہمہ قسم کی بیزاری، نفرت اور بائیکاٹ ہی میں ہے۔ قادیانیوں، مرزائیوں کا کفر ایک الگ نوعیت کا کفر اور یہ فتنہ ایک عظیم فتنہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ تاکہ ایمان بچا کر دنیا سے رخصت ہوں اور اس فرقہ ضالہ کو بھی مولائے پاک تاب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اب ہر خاص و عام پر فرض ہے کہ ان فتاویٰ پر من و عن پوری طرح عمل کر کے اپنی آخرت کی فکر اور اس کو حق تعالیٰ کی رضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جو قادیانیوں کیساتھ ہمہ قسم کے بائیکاٹ ہی میں مضمر ہے۔

ہماری تمام امت سے اپیل ہے کہ آپ قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ان سے معاملات اور تعلقات ختم کر کے شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بنیں۔ اللہ ہم سب کو شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ مند فرمائیں۔ آمین

حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا نظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: مرکز سراجیہ لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ راڈہ بالا شریف ساہیوال

حضرت مولانا عبدالجبار لدھیانوی صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نبوت کے سلسلہ الذہب کی پہلی ٹری ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام
میں آخری منظیم الشان ٹری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے تشریح
لانے سے تصیر نبوت کامل و مکمل ہو گیا، اس میں کسی اضافہ کی گنجائش نہیں
آپ کے بعد آپ کی پیش گوئی کے مطابق کذا میں و دجالین کے سلسلہ کی ابتدا ہوتی
آپ کی حیات مبارکہ کے آخر میں اسود منسی اور سلیمہ کذاب کے دماغ میں
نبوت کا سودا سما یا تو اسود منسی کو آپ کی حیات میں اور سلیمہ کذاب
کو حضرت ابو بکر صدیق کے دورہ خلافت میں جہنم رسید کر کے اٹکے ناپاک وجود
سے دھرتی کو پاک کر دیا گیا۔ اٹکے بعد جب یہی جہاں بھی کسی تبخیری

مزاج نے یہ بول بول کر میں نبی ہوں تو جلویا بدیر اسکا انجام بھی یہی ہوا
تا آج تک ایک انٹرنیٹ کے خود کاشتہ پودہ غلام احمد قادیانی نے یہ دعویٰ کیا
اور یہود و نصاریٰ کی سرپرستی میں یہ پودہ شجرہ جیشہ بن گیا۔ اور عالمی
سطح پر اسکے اثرات پیلے۔ اس کے خلاف علماء اہل حق نے پچھ دن سے ہی
قلبی اور لسانی جہاد شروع کیا۔ اس کے مرتد زندقہ کذاب و دجال ہونے کو
دنی کے ساتھ واضح کیا۔

قادیانیوں کا بائبلیکات ایمان کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ
مفضل و مدلل فتویٰ مفتی وحی حسن رحمہ اللہ رضی اللہ عنہما جامعہ علم
اسلام ہنری ٹاؤن کا ہے۔

مرکز سراجیہ لاہور کے مسند نشین مخدوم مکرم صاحب جبارہ رشید احمد صاحب نے
قادیانیوں سے مکمل بائبلیکات پر موجودہ دور کے تمام کتاب فکر کے علماء اہل
اور مستفیان عظام سے فتاویٰ حاصل کیے۔ اب وہ دن فتاویٰ کو دستاویز بنا کر
نشانے کرنے کی کوششوں کو جاری ہے جو وقت کی اہم ضرورت ہے اللہ تعالیٰ اسی اس

گوشنہ کو قبول فرمائے۔ اہل ایمان کے لئے بابت اطمینان اور تادبانیوں کے
 جہل و فریب میں مبتلا ہو کر ایمان کرنے والوں کے حدیث کا سامان بناٹے۔

ایں دعا از من و از جہ جہاں آمین باد۔

عبد مجیب

خادم عالی مجلس تحفظ ضم نبوت
 جامعہ اسلامیہ باب العلوم کروڑ پکا ضلع لودھراں

۲۱ مئی ۲۰۱۱

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(الحمد لله رب العالمین، والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلائہ السلام، وعلیٰ ذلک وصحبه اجمعین)

وَسُبْحٰنَکَ اَدْبَارَ الْعِزِّ الْعَلِیِّ (الذین) اِنَّمَا بَعْدُ!

عقیدہ ختم نبوت امت کا اجماعی عقیدہ ہے، جو قرآن کریم کی بے شمار آیات اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور آپ کے بعد نبی نبوت کا دعویٰ کرنے والا و جال اور کذاب ہے۔

تحدہ ہندوستان میں استعمار کے غلبہ کے بعد اس کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء امت نے بالا جماع مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر اور مرتد قرار دیا کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو نہ ماننے والے مسلمان، کافر، کپکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، یوں گویا قادیانیوں نے بھی اپنے آپ کو امت اسلامیہ سے جدا کر دیا، کیونکہ وہ مرزا کی جھوٹی نبوت کو نہ ماننے والے مسلمانوں اور پوری امت مسلمہ کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے بعد اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام پر ایمان باعث نجات نہیں ہے، اور جو مرزا کو نبی نہیں مانتے وہ کافر و مرتد ہیں۔

لہذا موجودہ استفتاء اور اس کے جواب میں علماء کرام کا یہ فتویٰ ہے کہ: ”مرزائی، قادیانی جماعت سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے“ عین عدل و انصاف کے مطابق ہے، ہر مسلمان کے لئے اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ قادیانی، مرزائی اسلام اور پیغمبر اسلام کے باغی ہیں اور دنیا کا اصول ہے کہ باغیوں سے میل جول، رشتہ، ناٹھ اور تعلقات نہیں رکھے جاتے، بلکہ باغیوں سے تعلق رکھنے والا بھی باغی تصور کیا جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایک اعتبار سے خود قادیانیوں کے حق میں بھی مفید ہے کیونکہ اس بائیکاٹ سے ان کو یہ احساس ہوگا اور سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ امت مسلمہ سے جدا ہو کر ہم خسار الدنیا والآخرۃ کے مصداق بن گئے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ یہ سوچ ان کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے اور وہ تائب ہو کر دوبارہ امت مسلمہ میں شامل ہو جائیں۔ (واللہ بہدیٰ من ینشاء اللہ صراطا مستقیما)۔

عبدالرزاق اسکندر

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بخاری ناؤن کراچی

نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

۱۳۳۹/۱۰/۱۲

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
نائب امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت

باسمِ سبحانہ و تعالیٰ

: احوالہ :

مقدمہ جہاں کارشید احمد صاحب اور ان سے رفقاء نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا حبیب میں سرسار دھو کر تحفظ و حقم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت
کا ذمہ داری کی احسن طریقہ سے نبھانے کا کوشش کیا ہے،
انہوں نے کوئی نئی بات یا کوئی نیا سکہ نہیں اٹھایا ہے۔
بلکہ یہ تو امت مسلمہ ماروز اول سے متفقہ موقف رہا ہے،
اور اب بھی ہے، اس سبق کو خود بھی یاد کرنے کا کوشش
کے اور تمام مسلمانوں کو ایمان کے تقاضے کو برقرار رکھنے
کرنے کی متوجہ کیا ہے،
جزاکم اللہ احسن الجزاء
اللہ تعالیٰ اس محنت حسنہ کو قبول فرمادے۔

اور دین و دنیا اور خوش آئینگی باہت برکت اور ذریعہ نجات
بنادے آمین

والسلام

عزیز احمد
۱۹
۰۳

AZIZ AHMAD



عزیز احمد

خانقاہ سراجیہ

نقشبندیہ مجددیہ

نزد گنڈیان

ضلع میانوالی

خصوصی شکر یہ

ہم یادگار اسلاف، ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ

کا خصوصی شکر یہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے قادیانیت کے بائیکاٹ کے موضوع پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ فرما کر عملی کام کرنے کی ترغیب دی

خصوصی تعاون

ہم شاہین ختم نبوت، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

کے اس اہم دستاویز کی تیاری میں خصوصی تعاون اور رہنمائی پر شکر گزار ہیں۔ ان کے قیمتی مشوروں نے اس دستاویز میں مزید نکھار پیدا کر دیا

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت



Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

HEAD OFFICE : HAZOORI BAGH ROAD, MULTAN - PAKISTAN PH: 4514122-4583486 FAX: 4542277

091-212839 081-841995 021-2780337 0300-6606990 042-5802404 051-2629186

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

مرکزہ اجیہ بلوچ لاپور جو صا جزادہ رشیدہ صا جبہ مظالم
کی نگرانی میں مصروف عمل ہے۔ اپنا پتہ ہی محنت اور جانفشانی سے
پاکستان بھر تمام بڑے بڑے دینی ادارے اور علماء کرام سے
سینکڑوں کی تعداد قیادی جات جمعے لٹے ہیں، جو تحریک
ختم نبوت کے محاذ پر ایک انفرادی محنت اوروشش ہے۔
ان فتویٰ میں مسلمانوں کو بیدار کیا گیا ہے، کہ قادیانیوں سے
تعلقات اور ان سے لین دین پر ناشریعت مطہرہ میں بیہوش
آیت مکروہ اور حرام فعل ہے۔ بلکہ بعض اوقات ان قادیانیوں
سے لین دین کرنے والے ان کے اطلاق سہارا ایڈر اس مکروہ اور
حرام دھندے کو جائز اور حلال سمجھ کر نادانستہ طور پر اپنے
آپ کو نفعی سرحد میں داخل کر لیتے ہیں۔ ان فتویٰ جات
کا پیر لائبریری اور پریس میں ہونا فردی ہے۔

خصوصاً جو مبلغ خواتین تحریکِ فتم نبوت سے وابستہ ہیں۔
 ان کیلئے یہ تحفہ خداوندی ہے، اللہ تعالیٰ مہرز سہ ماہی
 اس محنت کو قبول فرمائے مہرزید ترقیات سے لگاواڑے۔

یاد رہے۔ کہ اس ادارہ کی بنیاد قطب الارشاد
 راسی الاثقیاء خواجه خواجگان امیر مہرز سہ ماہی
 تحفہ فتم نبوت حضرت مولانا خان صاحب نورانیہ عرقدا
 و دامت فیوضہم خود رکھی اور افتتاح فرمایا تھا۔

تاریخیں اس وقت بھولیں۔ کہ جس بھی ادارہ کی بنیاد حضرت قبلہ
 دامت فیوضہم نے رکھی۔ وہ اپنے مقاصد میں منفقہ حیثیت
 سے اپنی منزل کا طرف اداں دانا دانا۔ الحمد للہ مہرز سہ ماہی
 بھی روز اول ہی سے اپنے مقاصد دینیہ خصوصاً اسیاء عقیدہ
 تحفہ فتم نبوت اور تعاقب تاہ یا بیت میں اپنی استطاعت
 سے بڑھ کر اپنے فالض منبہی سے بندہ براہیور تہا سے خصوصاً

اور صاحبزادہ عبد الرشید صاحب اپنی مخصوص طبیعت اور حیثیت
 کے باوجود فاموشی سے حضرت کے پسندیدہ منشغلہ کو جاری
 رکھنے میں علم تن معروف ہیں یاد رکھئے کہ حضرت جہ نورانیہ مرتدہ

نے یومئذہ ان لوگوں کو قدری نگاہ سے دیکھا۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کی عظمت اور فتم نبوت کے کام کو زندگی کا اہم تر فرض منقلہ سمجھا،
 اللہ تعالیٰ ہم تمام خواتین و حضرات کے اس پسندیدہ عمل کے

کو پرکھنا طے ہے۔ دروغی، سستی، - آباد رکھنے
 اور راستی تعاون کی بڑھ چڑھ برآمدات درمیان
 عساکر مانے، تا کہ ہم خوف کی حدود اطوار کو
 خوشی کرے ان کی ببادر زندگی کی شکر
 ان کے فیوضات عالیہ سے مستفیق رہنا تارک -
 امین یارب العالمین ،

احقر العباد - زود خدائیں خواہم خواہم
 صاحب کرم طومانی -
 سرگودھا،

2019-5-25

==

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب
مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - نحمدہ و نصلی و تسلم علی رسولہ الکریم

برصغیر پاک و ہند میں برکھ تو ہی سامراج نے اپنے اقتدار کو طوں دیتے اور مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کرتے کیلئے بہت سے فتنے پیدا کئے ان میں سے ایک بدترین فتنہ مرزا قندم احمد قادری جنم کھاتی کا ہے۔ مرزا قادری نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانان ہند کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان و کھرد کو کم سے کم کر کے اپنے غلیظ دامن سے دالبندہ کر نیکی نامہ کی کوشش کی اللہ پاک برصغیر کے ان ہزاروں علماء کرام اور قلم نگاروں کو جزائے فیر عطا فرمائیں۔ کہ اس فتنہ عمیاء کی سنگینی کا احساس فرما کر اس کا مقابلہ کر نیکی کوشش کی۔ ضرورت اس کی تھی کہ فتنہ فیشہ کے مقابلہ میں ایک مستقل جماعت ہو جو فرقہ واریت اور سیاسیات سے الگ تھلگ رہ کر قادریوں کا ہم جہت مقابلہ کرے۔ ضیاء امیر شریعت حضرت مولانا سید صاحب اللہ شاہ نجار کی قیادت میں ۱۹۲۹ء میں مجلس اہل اسلام نے اور ۱۹۳۶ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے پشت پیلو سے مقابلہ شروع کیا۔ صبر و شہدائے نجات کے ساتھ آئے۔ ۱۹۴۴ء میں قادریوں کی جارحانہ اور خبیثانہ حرکتوں کی وجہ سے تحریک علیہ۔ جس میں قادریوں کا اقتصادی و عملیاتی بائیکاٹ کا مفیہ سوا۔ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور تحریک ختم نبوت کے قائد حضرت ابو حضرت علامہ مولانا سید محمد یونس نجار تھے۔ حضرت نے بائیکاٹ سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کیلئے فقہی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی ٹونکر کو استفتاء لکھا۔ جس کا حضرت مفتی صاحب نے تفصیلی جواب عنایت فرمایا اور قادریوں کے اقتصادی بائیکاٹ کو قرآن و سنت اور فقہی دلائل سے درست قرار دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کئی مرتبہ شائع کر کے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا۔

فردی حقوں کو دیکھا جتنا زیادہ بہتر اندر زید بیدار اور ان کے رفقاء کو اللہ
 پاک جزا کے فیصلے کا اقرار نہیں کہ انہوں نے اس فتویٰ کی اقاویت کو محسوس
 فرماتے ہوئے۔ اسے نہ کہتے نہ بھوکے نام لکھتے تھے کہی تاہم دیکھا کہ انہوں نے کئی
 مرتبہ نیا کیا۔ مذکورہ بالا فتویٰ کی آج بھی اسی طرح ضرورت ہے۔ جیسے آج سے
 سویت ۳۲ سال پہلے تھی۔ ڈیڑھ صدی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن
 کے شاگرد مفتوی کی تائید اور زید کی حیدر ان ضرورت ہیں تاہم سب سے پہلے اس کی
 طرف بحرف تائید کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ پاک المستحق اور نفعی دونوں
 کو جزا سے فیصلے کا اقرار کرے اور اس فتویٰ کو واقعہ درجہ کا ذریعہ قرار دے۔

محمد امجد علی بیجاہ لکھنؤ

ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ حرم نبوی پاکستان

۱۹-۱۰-۰۸ ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

قادیانیوں سے بائیکاٹ کی اپیل

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سبیل

(یعنی قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے)

دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم ترین عقیدہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ اس مبارک عقیدہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ عقیدہ پورے دین اسلام کی روح ہے۔ جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی حیثیت نہیں ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر کسی عمل کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگر چہ لاکھوں نمازیں پڑھے روزے رکھے حج کرے سب بیکار ہیں۔ یہ قرب قیامت کا دور ہے۔ روز بروز نئے نئے مختلف شکلوں میں رونما ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک خطرناک ترین فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باغی اور دشمن ہیں۔

مسئلہ کے جائشیں گرہ کنوں سے کم نہیں

کتر کے جیب لے گئے پیسیری کے نام سے

آج بھی یہ مختلف چالوں سے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہیں۔ دوستی نوکری چھوکری پیسوں کی نوکری کے بہانے سے اور کسی کو غیر ملکی ویزہ کا جھانسا دیکر اسکے ایمان کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بندہ سیدھے لفظوں میں عرض کر رہا ہے اللہ نہ کرے اگر کسی مسلمان نے قادیانیوں کے مکرو فریب میں آکر برطانیہ جرمن یا کسی اور ملک کا ویزہ لے لیا اور کسی قادیانی لڑکی سے شادی کر کے قادیانی بن گیا تو.....

گنبد خضریٰ سے اسکا ویزہ ختم ہو گیا

گنبد خضریٰ سے اسکا رشتہ ختم ہو گیا

اے میرے غیرت مند مسلمان بھائی اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھ اگر خدا نخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا رشتہ ختم ہو گیا تو ہمارے پلے رہے گا کیا؟ پھر ویزہ کب تک کام آئے گا۔ شادی کا سن تو کب تک پورا کرے گا۔ ہماری ساری

امیدوں کا سہارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہستی ہی تو ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل کوئی پونجی ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی تو ہے۔ لہذا آقائے دو جہاں سرور کو نین فخر دو عالم سرور دو عالم سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت (جو گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کے سینے میں جوش مار رہی ہے) کے وسیلے سے ایک ایک مسلمان سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرے، ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرے اور انکے ساتھ تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اپنے دل کو غیرت دلانے کے لئے اس جملے کو پڑھ لیا کریں

"اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے"

شبہ کا ازالہ

سوال: کفار کے ساتھ تو معاملات کرنے جائز ہیں؟

جواب: یہ تب جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور انکے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسنے میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔ مزید وضاحت کے لئے حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

"قادیانیوں کی سوسنلیں بھی بدل جائیں تو انکا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ انکا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں قادیانی زندیق بنے ہوں یا وہ انکے بقول پیدائشی "احمدی" ہوں قادیانیوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں اور کفر ان کو ورثے میں ملا ہو تو ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا۔ کیونکہ انکا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ انکا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔"

اس لئے بندہ پورے شرح صدر کے ساتھ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی پر زور تائید کرتا ہے۔ اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سازشوں سے اور انکے مکر و فریب سے بچیں۔ عام مسلمان ان سے (اور اسی طرح دیگر فتنوں سے) بحث و مباحثہ سے اور انکا لٹریچر پڑھنے سے بچیں۔ یہ سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے۔ اگر کوئی قادیانی تنگ کرے تو فوراً کسی ماہر عالم سے رجوع کریں۔

یہاں ایک واقعہ کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس کو بندہ اکثر مجالس میں سناتا رہتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ

الحديث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ایک صاحب نے خط لکھا کہ میں نے مرزائیوں کا لٹریچر پڑھا ہے اور میرے ذہن میں عجیب قسم کے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں میں کیا کروں۔ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو جواب مرحمت فرمایا وہ اب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا، ”آپ نے سانپ کا منتر سیکھے بغیر سانپ کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔ ڈسے گا نہیں تو اور کیا کرے گا۔“ فرمان کا مطلب یہ ہے کہ..... قادیانیت کا زہر سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے سانپ کے زہر سے اگر وقت موعود آچکا ہے تو موت آجائے گی لیکن اگر قادیانیت کا زہر سرائیت کر گیا تو وہ دنیا و آخرت دونوں کو تباہ کر دے گا۔ لہذا اس فتنے کے بارے میں معلومات رکھنے والے علماء کرام اور محافظین ختم نبوت قادیانیت کے سانپ کو پکڑنے کا منتر جانتے ہیں جب بھی ضرورت ہو فوراً ان سے رجوع کریں۔

جیسے ہمارے ایک نیک استاد صاحب دامت برکاتہم سے ایک فتنہ پھیلانے والی جماعت کے آدمی نے کہا کہ آپ ہماری جماعت کے فلاں آدمی سے بات کریں، وہ آپ کو قائل کر لے گا۔ حضرت استاد صاحب دامت برکاتہم فرمانے لگے کہ وہ مجھے قائل نہیں کر سکتا خاموش کر سکتا ہے۔ یعنی ایک مسئلہ کا جواب میرے ذہن میں نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیچھے گودام ہی خالی ہے بلکہ ہمارے اکابرین کا گودام (ہر مسئلہ کے حل اور جواب سے) بھرا ہوا ہے، میں ان سے جا کر معلوم کر لوں گا۔ اس لئے کبھی فتنہ پرور کی گفتگوں کرانکے پیچھے نہ لگیں بلکہ اپنے اکابرین پر ہی اعتماد کریں اور ان سے رابطہ میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پوری امت مسلمہ کی ہر شر اور بالخصوص فتنہ قادیانیت سے حفاظت فرمائے اور محافظین ختم نبوت کی جملہ کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاء النبی کریم و صلی اللہ علی حبیہ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

محتاج دستار
محمد حسن نجفی
خادم مدرسہ محمدیہ
و جامعہ مدرسیہ جدیدہ
و جامعہ عبداللہ بن عمر
و جامعہ شیخ موسیٰ

مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زندیق شرعاً اس شخص کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہو اور شعائر اسلام کا اظہار کرتا ہو مگر کسی کفریہ عقیدہ پر ڈٹا ہوا ہو۔ زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے مگر بقول علامہ شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التقا ہے۔ الایہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برأت کا اعلان کرے۔

حضرت ملا علی قاریؒ مرقات جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ پر زندیق کا معنی بیان کرتے ہیں کہ وہ جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ: زندیق ملع سازی کر کے اپنے کفر کو پیش کرتا ہے فاسد عقیدہ کی ترویج کرتا ہے اور اس کو صحیح صورت میں ظاہر کرتا ہے اور کفر کے چھپانے کا یہی مطلب ہے۔ (شامی جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ مفتی اعظم پاکستان جواہر الفقہ جلد ۱ صفحہ ۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں: ”زندیق کی تعریف میں جو عقائد کفریہ کا دل میں رکھنا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مثل منافق کے اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے عقائد کفریہ کو ملح کر کے اسلامی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔“

درج بالا عبارات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زندیق مثل منافق نہیں۔ زندیق کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ خالص کفر لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے، احادیث طیبہ سے، صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگان دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں ”زندیق“ کہا جاتا ہے۔

قادیانیوں کے بارے میں شیخ موسیٰ روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”التحقیق فی الزندق“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: فرقہ قادیانیہ جو غلام احمد قادیانی کو نبی یا مصلح و مرشد مانتا ہے، یہ فرقہ زمانہ حال کے زنادقہ کبار میں سے ہے اور کسی اسلامی مملکت میں بحکم شرع اسے رہائش، اقامت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین اسلام میں سے ہے۔

کسی اسلامی مملکت میں یہ فرقہ جزیہ ادا کر کے بطور ذمی بھی سکونت نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں سے جو لوگ مسلمان تھے اور پھر قادیانی ہو گئے وہ مرتد ہیں۔ مرتد ذمی نہیں بن سکتا۔ اسی طرح یہ لوگ مرتد ہونے کے علاوہ زندیق بھی ہیں لہذا ان میں جو اشخاص قادیانیت کے مبلغ و داعی ہوں ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہے اور وہ زندقہ کی وجہ سے واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ جیسا کہ اباحیہ و روافض و قرامطہ و زنادقہ فلاسفہ کی توبہ مقبول نہیں اور وہ واجب القتل ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا کہ وہ اسلام کے اندر ہمارے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت کے قائل ہیں۔ اور جو قادیانی پیدائشی قادیانی ہوں یعنی قادیانی خاندان میں پیدا ہوئے اور پھر اسی عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے بڑے ہو گئے وہ بھی کسی اسلامی مملکت میں از روئے شریعت اسلامیہ سکونت و اقامت کے مجاز نہیں ہو سکتے۔ اور وہ جزیہ ادا کر کے ذمی بھی نہیں بن سکتے بلکہ زندیق ہیں۔ اگر وہ قادیانیت کے داعی و مبلغ ہوں تو ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہو سکتی اور اگر داعی و مبلغ نہ ہوں تو ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

بہر حال پیدائشی قادیانی زندیق ہیں اور واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)، وہ جزیہ ادا کر کے بھی دارالسلام میں اقامت کرنے کے مجاز نہیں۔

۱۔ کیونکہ وہ ختم نبوت جو ضروریات اسلام میں سے ہے کے منکر ہیں۔ درمختار میں ہے واجب القتل ملحدین کے بیان میں و کذا من علم انه ینکر فی الباطن بعض الضروریات کحرمۃ الخمر و یظہر اعتقاد حرمته انتہی۔ جب وہ شخص واجب القتل ہے اس الحاد و زندقہ کی وجہ سے باطن حرمت خمر منکر کا منکر ہوا اگرچہ لوگوں کے سامنے حرمت خمر کا اظہار کرتا ہو تو قادیانی جو علی الاعلان ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور زندقہ کی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں بطریق اولیٰ واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔

۲۔ ان کی زندقہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا یہ بہت بڑا زندقہ ہے۔

۳۔ نیز وہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص کی تحریف کرتے ہوئے ان سے اپنی گمراہی پر استدلال کرتے ہیں اور تحریف قرآن و سنت سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا۔ لہذا وہ مثل قرامطہ و باطنیہ ہیں۔

۴۔ نیز وہ شعائر اللہ اور کئی اصول اسلام اور خصائص اسلام کی ہتک و بے حرمتی کرتے ہیں مثلاً وہ غلام احمد کی بیویوں کو امہات المؤمنین اور اس کے دیکھنے والوں کو صحابہ کہتے ہیں اور اپنی عبادت گاہ کو وہ مسلمانوں کی طرح مسجد کہتے ہیں۔

حالانکہ یہ امور خاصاً اسلام میں سے ہیں اور یہ اسلام سے استہزاء ہے۔ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا نام ہو سکتا ہے۔ کسی اسلامی مملکت میں کسی کا فرقہ کو از روئے شرع یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمانوں کی طرح اذان دے اور مسلمانوں کی طرح اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھے اور اپنے الحاد کی اشاعت کے لیے اسلامی نام استعمال کر کے تشبہ بالمسلمین کرے، یہ اسلام کی سخت بے حرمتی ہے۔ اور اس قسم کی بے حرمتی ایک مستقل زندقہ ہے جو موجب قتل ہے۔

۵۔ جزیہ تو عیسائیت، یہودیت وغیرہ ان ادیان باطلہ کے معقدین سے لیا جاتا ہے جو قدیم و معروف تھے اور بوقت ظہور اسلام موجود تھے۔ اور جو اپنے آپ کو اہل اسلام کے برخلاف ایک فرقہ شمار کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ لیکن جو فرقہ خود اسلام کا مدعی ہو اس سے کس طرح جزیہ لیا جاسکتا ہے۔ ایسے فرقہ کے بارے میں بعد از تحقیق دو احتمال ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ اگر تحقیق کے بعد ان کا مسلمان ہونا ثابت ہو تو وہ یقیناً مسلمان شمار ہوگا اور اہل اسلام سے جزیہ وصول نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر تحقیق سے وہ کافر ثابت ہو تو وہ مرتد یا زندیق ہوگا اور مرتد و زندیق سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔ بلکہ وہ اگر مضر ہو تو واجب القتل ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ قادیانی فرقہ احتمال ثانی کے قبیل میں سے ہے وہ مرتد و زندیق ہے کما مرآ لتفصیل من قبل۔ وہ کسی طرح دار اسلام میں اقامت و رہائش کے مجاز نہیں ہیں۔ قادیانی لوگ اسلام اور شعائر اسلام کی بے حرمتی و بے عزتی و استہزاء کرتے ہیں اور بے حرمتی کرنے والا زندیق ہے۔ وہ نصوص قطعیہ کی تحریف کرتے ہیں اور یہ زندقہ ہے بلکہ تحریف نصوص اسلام کی بڑی بے حرمتی ہے۔

مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ احسن الفتاویٰ میں لکھتے ہیں:

”قادیانی زندیق ہیں جن کا حکم عام مرتد سے بھی زیادہ سخت ہے، مرتد اور اس کا بیٹا اپنے مال کے مالک نہیں، لہذا ان کی بیع و شراء، اجارہ و استجارہ، ہبہ کالین دین وغیرہ کوئی تصرف بھی صحیح نہیں، البتہ پوتے نے جو مال خود کمایا ہو وہ اس میں تصرف کر سکتا ہے، مگر زندیق کا پوتا بھی اپنے کمائے ہوئے مال کا مالک نہیں اور اس کے تصرفات نافذ نہیں، اس لئے قادیانی سے کسی ذریعہ سے بھی کوئی مال لیا تو حلال نہیں۔ تجارت وغیرہ معاملات کے علاوہ بھی قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی میل جول رکھنا جائز نہیں۔ اس میں یہ مفاسد ہیں:

۱۔ اس میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے۔

۲۔ اس قسم کے معاملات میں عوام قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگتے ہیں۔

۳۔ اس طرح قادیانیوں کو اپنا جال پھیلانے کے مواقع ملتے ہیں۔

اس لئے قادیانیوں سے لین دین اور دیگر قسم کے معاملات میں قطع تعلق ضروری ہے۔“
 قادیانیوں سے تجارت اور دنیاوی معاملات کی حد تک تعلق رکھنے والا شخص سخت مجرم اور فاسق ہے... قادیانیوں سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگرچہ ان کو بُرا سمجھتا ہو قابل ملامت ہے، ایسے شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے..... حکومت وقت پر فرض ہے کہ ان کے قتل کا حکم دے، خواہ کوئی خودزندیق بنا ہو یا باپ دادا سے اس مذہب میں چلا آتا ہو۔
 زندیقہ عورت بھی واجب القتل ہے... ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ جائز نہیں۔

(احسن الفتاویٰ جلد اول ”کتاب الایمان والعقائد“)

ان اصولوں کی روشنی میں قادیانی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ زیر نظر دستاویز میں مزید تفصیلات موجود ہیں اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے موجودہ جید علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتاویٰ جات موجود ہیں۔ جن سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس بات میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں کہ قادیانیت کو نیست و نابود کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ جب تک حکومت وقت کی طرف سے قادیانیوں پر شرعی سزا نافذ نہ کر دی جائے اس وقت تک تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ قادیانیوں خواہ وہ ربوہ کے ہوں یا لاہوری گروہ کا ہر طرح سے معاشرتی اور معاشی طور پر بائیکاٹ کریں۔

فقہ قادیانیت اگر زندہ ہے تو اس کی ذمہ داری بھی ہم مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم عملی کام سے کوسوں دور ہیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ اطلاعات و نشریات کے ناظم کی حیثیت سے ہم تمام عوام الناس سے اپیل کرتے ہیں کہ جو ذمہ اری شریعت نے ہم عوام پر فرض کی ہے یعنی قادیانیوں سے ہر طرح کا بائیکاٹ کم از کم اس کو تو پورا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے۔ اور علماء کرام سے یہ التماس کرتے ہیں کہ اس بات کو وضاحت سے عوام الناس تک پہنچایا جائے۔

عسبر براجا

عزیز الرحمن جانی

مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کیم ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

تادیبوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

دیوبندی مکتبہ فکر

علماء کرام، مفتیانِ عظام کا مشفقہ فیصلہ

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے مرتب کیا گیا استفتاء

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو بائیکاٹ امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

- 1- وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دانیوں میں مصروف ہوں۔
- 2- مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تامل و کوتاہی نہ کرتے ہوں۔
- 3- ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔
- 4- ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔
- 5- دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قومی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6- حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

- الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔
 ب۔ ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔
 ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟
 د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریداجائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بایکاٹ) کیا جائے۔
 ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوسٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟
 ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟
 ذ۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بایکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بایکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین۔ واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب

وهو المستول الملهم للحق والثواب.

المستفتی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا
محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیا نیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق مرتب کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

الجواب واللہ الہادی للصواب!

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی
اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں
آ سکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص
اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے معتدء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر
اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکورہ فی السؤال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس
کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم
کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اعداء
اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس
کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برس پر یکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو
مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں۔
اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب

اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ”من بدل دینہ فاقتلوه“ کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بیہیت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عند اللہ مسؤل ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمحل ہے کہ وہ اس سزایا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی بیہیت اجتماعی ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تاکہ اس سے ان کی

جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مرے۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذابِ اخروی سے نجات پائیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہادِ بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہادِ بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بایکٹ کیا جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہادِ بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدنِ انسانی کا جو حصہ اس درجہ گل سٹر جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جانِ خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفی ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فرخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ اور فقہاءِ امتِ اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

1- ”اِنَّ اِذَا سَبَعْتُمْ اَيْتَ اللّٰهِ يَكْفُرُ بِهَا وَيَسْتَهْزِئُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُ“ (سورۃ نساء: آیت 140)

ترجمہ..... ”اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے

ساتھ نشست و برخاست ترک کر دو۔“

2- ” وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي الْإِيتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ “ (سورة انعام: آیت 68)

ترجمہ ” اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔“
اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابو بکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

”وهذا يدل على أن علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر والشرك ومالا يجوز على الله تعالى إذا لم يمكننا إنكاره..... الخ.

ترجمہ..... ”یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک، اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔“

3- ” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ “ (سورة المائدہ آیت 51)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔“

امام ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ: ”وفى هذه الآية دلالة على أن الكافر لا يكون ولياً للمسلم لا فى التصرف ولا فى النصرة. ويدل على وجوب البراءة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولاية ضد العداوة، فاذا أمرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم ويدل على أن الكفر كله ملّة واحدة. (احكام القرآن 2، 444)

ترجمہ: ”اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔“

4- سورة مختخہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورہ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی

دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ”ان المحارب المرتد لا حرمة له في سقى الماء ولا غيره، ويدل عليه أن من ليس معه ماء إلا لطهارته ليس له أن يسقيه للمرتد ويقيم، بل يستعمله ولومات المرتد عطشاً.“ (فتح الباری 1، صفحہ 393)

ترجمہ: اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مر جائے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔“

4- غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، واقفی بدری رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بدری عمری رضی اللہ عنہ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام و کلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلِفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاعَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاعَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنَّهُ لَمَلَكًا مِّنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَهُمُ“ (سورة توبة، آیت 118)

ترجمہ: ”اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔“ پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ: ”وفيه دليل على أن للإمام أن يعاقب المذنب بتحريم كلامه على الناس أدباً له وعلى تحريم أهله عليه.“ (احکام القرآن لابن العربی جلد 3 صفحہ 114)

ترجمہ: ”اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔“

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: ”وفيه ترك السلام على من اذنب وجواز هجره اكثر من ثلاث.“

ترجمہ: ”اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔“

بہر حال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔
الف۔ باب مجانبۃ اهل الاہواء وبغضہم اهل اہواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب۔ باب ترک المسلم علی اهل الاہواء (اہل اہواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)
سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے ”خلوق“ (زعفران) لگایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمائیے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟

امام خطابی ”معالم السنن جلد 4 صفحہ 296 میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ ”مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔“
5۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”القدریۃ مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوہم ، وان ماتوا فلا تشہدوہم۔“
ترجمہ: ”تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔“

6۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”لا تجالسوا اهل القدر ولا تفتاحوہم“

ترجمہ: ”منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔“

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عسی، طلحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص ضبیع عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوا نفس کو دخل تھا اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا موقف سنانہ دلائل۔ اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ”علاج بالجرید“ ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ ”اے امیر المؤمنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔“ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

”ان لا یجالسہ احد من المسلمین“ ترجمہ: ”کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔“

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تک ہو گیا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

7- سنن کبریٰ الہیتمی جلد 9 صفحہ 85 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أمرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن أغور ماء آبار بدر“

ترجمہ: ”جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”أن تغور المیاء کلھا غیر ماء واحد فنلقى القوم علیہ“ ترجمہ:

”سوائے ایک کنوئیں کے جو وقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔“

8- صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1023 میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بدین زندقہ

لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا۔ ”اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔“ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”من بدل دینہ فاقتلوه“ ترجمہ: ”جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔“

9- صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 423 میں صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: ”رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔“

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں

1- علامہ درودیرماکلی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

”وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون فيهم نسوة وزارى (4، 299)“

ترجمہ: ”ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔“

2- کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

”قال ابو حنيفة و ابو يوسف و محمد و زفر و الحسن بن زياد، اذا قتل في غير الحرم ثم دخل الحرم لم يقتل منه مادام فيه ولكنه لا يبيع ولا يواكل الى ان يخرج من الحرم.“ (احکام القرآن، 2، 21)

ترجمہ: ”امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔“

3- درمختار میں ہے کہ: ”وأفتى الناصحى بوجوب قتل كل مؤذ وفي شرح الوهبانية:

ويكون بالنفى عن البلد، وبالهجوم على بيت المفسدين، وبالاخراج من الدار، وبهدمها“
ترجمہ: ”ناصر نے فتویٰ دیا کہ ہر موزی کا قتل واجب ہے اور ”شرح وہبانیہ“ میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔“

4- ابن عابدین الشامی درمختار، جلد 3 صفحہ 272 میں لکھتے ہیں کہ: ”قال في أحكام

السياسة وفي المنتقى: وإذا سمع في داره صوت المزامير فأدخل عليه لأنه لما سمع الصوت فقط أسقط حرمة داره. وفي حدود البزازية و غصب النهاية و جنابة الدراية: ذكرنا لصدر الشهيد عن أصحابنا أنه يهدم البيت على من اعتاد الفسق وأنواع الفساد في داره، حتى لا بأس بالهجوم على بيت المفسدين. وهجم عمر رضي الله عنه على نائحة في منزلها و ضربها بالدرة حتى سقط خمارها، فقبل له فيه، فقال: لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم، والتحقت بالاماء.... وعن عمر رضي الله عنه أنه أحرق بيت الخمار. وعن الصفار الزاهد الأمر بتخريب دار الفاسق.“

ترجمہ: ”احکام السياسة میں ”المنقی“ سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود و نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا ڈا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لوٹ پیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔“

5- ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 4، صفحہ 107، باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ:

”وهذا تنصيص على أن الضرب تعزير يملكه الإنسان، وان لم يكن محتسباً، و صرح في المنتقى بذلك

ترجمہ: ”اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو۔“ المنتقی ”میں اس کی تصریح کی گئی۔“

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احب الاعمال الی اللہ فرمایا ہے۔ (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالی ”احیاء العلوم، جلد 2 صفحہ 167 میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

”الاول: الکفر فالکافر ان کما محاربا فهو يستحق القتل والارفاق وليس بعد هذين إهانة..... الثاني المبتدع الذي يدعو إلى بدعته فان كانت البدعة بحيث يكفر بها فأمره أشد من الدمى لأنه لا يقر بجزية ويسامح بعقد ذمة وان كان ممن لا يكفر به فأمره بينه وبين الله أخف من أمر الكافر لا محالة ولكن الأمر في الإنكار عليه أشد منه على الكافر لأن شر الكافر غير متعدد فان المسلمين اعتقدوا كفره فلا يلتفتون إلى قوله..... الخ“

ترجمہ: ”اول کافر، پس اگر کافر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے۔ یا غلام بنا لیا جائے اور یہ ذلت و اہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی

ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر تکلیف زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹیٹ کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے..... الخ۔

رد المحتار جلد 3 صفحہ 298 میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: ”ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحتهم..... والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم في حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام أحدهم ظاهراً إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام، لأنهم يدعون الإسلام ويقرون بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلاً..... الخ۔“

ترجمہ: ”مذہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کہ نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے..... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندقہ منافق اور طرد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قبول نہیں۔“

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تہذیباً یک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

”والتعزير لا يختص بفعل معين ولا قول معين، فقد عزّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهجر، وذلك في حق الثلاثة الذين ذكرهم الله تعالى في القرآن العظيم، فهجروا خمسين يوماً لا يكلمهم أحد، وقصتهم مشهورة في الصحاح. وعزّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفي فأمر بإخراج المخنثين من المدينة ونفاهم. وكذلك الصحابة من بعده. ونذكر من ذلك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه أصحابنا وبعضه خارج المذهب. فمنها: أمر عمر رضي الله عنه بهجر ضبيع الذي كان يسأل عن الذاريات وغيرها. ويأمر الناس بالتفقه في المشكلات من

القرآن، فضربه ضرباً وجيعاً ونفاه إلى البصرة أو الكوفة، وأمر بهجره فكان لا يكلمه أحد حتى تاب وكتب عامل البلد إلى عمر بن الخطاب رضى الله عنه يخبره بتوبته فأذن للناس فى كلامه. ومنها: أن عمر رضى الله عنه حلق رأس نصر بن حجاج ونفاه من المدينة لما شبب النساء به فى الأشعار وخشى الفتنة به. ومنها: ما فعله عليه الصلاة والسلام بالعربيين. ومنها: أن أبابكر رضى الله عنه استشار الصحابة فى رجل ينكح كما تنكح المرأة. فأشاروا بحرقه بالنار، فكتب أبو بكر بذلك إلى خالد بن الوليد، ثم حرقهم عبد الله بن الزبير فى خلافته، ثم حرقهم هشام بن عبد الملك. انظر الهداية. ومنها: أن أبابكر رضى الله عنه حرق جماعة من أهل الردة. ومنها: أمره عليه الصلاة والسلام بكسر دنان الخمر وشق ظروفها. ومنها أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدور التى طبخ فيها لحم الحمر الأهلية. ثم استأذنه فى غسلها فأذن لهم. فدل على جواز الأمرين لأن العقوبة بالكسر لم تكن واجبة. ومنها: تحريق عمر المكان الذى يباع فيه الخمر. ومنها تحريق عمر قصر سعد بن أبى وقاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحكم فى داره. ومنها: مصادرة عمر عماله بأخذ شطر أموالهم فقسمها بينهم وبين المسلمين. ومنها: أنه ضرب الذى زور على نقش خاتمه: وأخذ شيئاً من بيت المال مائة، ثم ضربه فى اليوم الثانى مائة، ثم ضربه فى اليوم الثالث مائة. وبه أخذ مالك لأن مذهبه التعزير يزداد على الحد. ومنها: أن عمر رضى الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسأل. أخذ ما معه وأطعمه إبل الصدقة وغير ذلك مما يكثُر تعداده. وهذه قضايا صحيحة معروفة. الخ. (جلد 3 صفحہ 75) ولا بأس بأن يبيع المسلمون من المشركين ما بدالهم من الطعام والثياب وغير ذلك، إلا السلاح والكراع والسبي سواء دخلوا إليهم بأمان أو بغير أمان. لأنهم يتقون بذلك على قتال المسلمين، ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين، وهذا المعنى لا يوجد فى سائر الأمتعة. ثم هذا الحكم إذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فأما إذا حاصروا حصناً من حصونهم فلا ينبغي لهم أن يبيعوا من أهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا شيئاً يقويهم على المقام، لأنهم إنما حاصروهم لينفذ طعامهم وشرابهم حتى يعطوا بأيديهم ويخرجوا على حكم الله تعالى، ففى بيع الطعام وغيره منهم اكتساب سبب تقويتهم على

المقام فى حصنهم، بخلاف ما سبق فإن أهل الحرب فى دارهم يتمكنون من اكتساب ما يتقون به على المقام، لا بطريق الشراء من المسلمين فأما أهل الحصن لا يتمكنون من ذلك بعد ما أحاط المسلمون بهم، فلا يحل لأحد من المسلمين أن يبيعهم شيئاً من ذلك. ومن فعله فعلم به الإمام أدبه على ذلك لا تركابه مالا يحل.

ترجمہ: ”اور تعزیر کی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیج نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ شخص ”الذاریات“ وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلا وطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات۔۔۔۔۔ تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تابع ہو اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تابع ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیہ شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عنزیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بد فعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملک نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے منگے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوائی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سوردے لگائے۔ دوسرے دن پھر سوردے لگائے اور تیسرے دن بھی سوردے لگائے۔ امام ملک نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر کی مقدار ”حد“ سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر، جلد ۳ ص ۷۵ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رستہ اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر ہو سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آجاتے ہیں

1..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

2..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

3..... جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

4..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

5..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

6..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

7..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موزیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو دیران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی ججوا

اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں اصلانہ عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

9..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

10..... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

11..... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونگی غفر اللہ لہ

(سابق مفتی اعظم پاکستان)

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۲۶
۶

وَاللَّهُ الْعَظِيمُ
وَالْقَوِيُّ

حاجد اور صدیقاً و سلماً حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب نوشکی
رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ کا جو مضمون فتاویٰ فتح نبوت جلد دوم
میں مرقوم ہے اس کی تائید میں حضرت مولانا شاہ عالم ٹوٹا گھوڑی
مدظلہ نائب ناظم کل ہند مفتی مفتی فتح نبوت نے جو مضمون تحریر فرمایا ہے وہ
درست ہے ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی نینر مولانا
شاہ عالم صاحب مدظلہ کے مضمون کی تائید کرتے ہیں فقط و اللہ سببہ سبحان اعلم

صحبہ
ابو جبر
نامہ پورہ
نور محمد
مجلس
دارالعلوم دیوبند
۱۰/۲/۳۹



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتویٰ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت
مفتی سعید احمد جلاپوری رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا فتی دل حسن خان ٹوٹا گھوڑی کا فتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے
مجلس کے نائبین اور سربراہوں سے کس قسم کا مین دین، میل جول و تعلقات رکھنا جائز
وہ حرام ہے اس سببہ معاذوں سے برسر پیکار نہ، مرتدین اور ذہنیوں کے علاوہ ایسے
کفار جو شاعرانہ کلام کا زمانہ اڑاتے ہیں یا ایسا کلام کہ جو جن ذہنیوں کے متعجب

ان سے بھی کس قسم کا تعلق اٹھایا ان کے صفحات خریدنا گویا ان کو نفع پہنچانا ہے
اس کے لئے معزوں کو اس سلسلہ پر عمل فرماتے ہوئے دنیا جائے
واللہ اعلم وعلیہ التمس

محمد عبد الباقی



دارالافتاء جامعہ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ بنو ٹاؤن کراچی حال جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن،
کراچی سے مفتی اعظم پاکستان استاذ مکرم حضرت مفتی دلی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے
قلم مبارک سے فادنیوں سے متعلق جاری کردہ فتویٰ کی سب سے بھی اسکی اہمیت ضرورت
اسی طرح باقی ہے جیسا کہ فتویٰ کے جاری ہونے کے وقت تھی بلکہ آج
جیکہ اس فتنہ نے دجل و تبلیس کے شیطانی طریقوں کو مات دیکر زیادہ سرگرم
ہے تو ضرورت اس امر کی ہے مسلمانان عالم کے سامنے اسکی اور شدت
سے تشہیر کی جائے تاکہ امت اس دجالی فتنہ سے محفوظ ہو جائے۔
اللہ تعالیٰ اسکی اشاعت و تشہیر میں حصہ لینے والوں کے علم و عمل،

دین و دنیا میں برکت عطا فرمائے۔ ۲۶/۴/۱۷



محمد عبد الباقی

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائے اسلام سے آج تک سب سے عظیم فتوہ جس نے دین اسلام کو سب سے زیادہ صدمہ پہنچایا اور بلاشبہ لاکھوں مسلمانوں کو کھلم کھلا کفر اور ارتداد کے جال میں پھانسا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کا "قادیانی فرقہ" ہے۔ اس فرقہ کے ساتھ تعلقات رکھنے اور لین دین کے حوالہ سے حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ علیہ نے جو فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے اور یہی قرآن و سنت کا تقاضا ہے۔

عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اس میں ہے کہ تحریر کردہ فتویٰ کے مطابق عمل کریں تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اسکے آخری پیغمبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دربار میں کسر خوردہ ہو سکیں۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الْفِسْنَ مَا طَهَّرْتَهَا وَمَا لَطَّنَ

احقر و اجرم عفا اللہ عنہ
خادم دارالافتاء
جامعہ اشرف المدارس کراچی
۱۸/۲۶/۲۰۱۸

چراغی

خادم دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

المفتی سید سعید احمد رانا
دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس
کراچی - پاکستان



بالتعمیل و جواز تاکہ لا یؤثر
بالتعمیل و جواز تاکہ لا یؤثر
۱۵- جمعہ الثانی ۱۲/۲۶/۱۸
۲۲- ۱۳/۱/۱۸

دارالافتاء جامعۃ الرشید ناظم آباد کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ کائنات، سیدہ ابھونین، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نفسی و اہل و ارحم کی ختم نبوت پر غیر منقول ایمانی کسی شخص کے مؤمن ہونے کے لئے مشروط لازم ہے، جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ تو بین رسالت کا مرتکب اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے، یہ عقیدہ قرآن و حدیث کی لغویں قطعاً عربیہ سے ثابت ہے، لہذا وہ ہے کہ امت مسلمہ میں یہ عقیدہ تو اتر سے جدا رہا ہے اور اس پر ہمیشہ اجماع رہا ہے، اسلام کے جو وہ موصلا دور میں اس مسئلہ میں کبھی بھی کسی نے کوئی دوسری روایت اختیار نہیں کی، حتیٰ کہ خود مرزا قادیانی نے جب تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس وقت تک وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نبوت کو کافر سمجھتا تھا، چنانچہ لکھتا ہے:

وما كان لي ان ادعي النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم كافرين (حاشیہ بشری: ۷۹، ردحاشی خزائن: ۲۹۷)

ترجمہ: مجھے کیا حتیٰ ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل کر کفار سے جا لوں۔

مگر جب مرزا قادیانی کو اس قدس منصب پر نامزد ہونے کا شوق ہوا تو اسے گھناؤنے کردار اور گندمیریوں سے لشکر کی زندگی سے یکسر آنکلیں بند کر کے اور اپنے گردبان میں جھانکے بغیر فوراً نبوت کا دعویٰ کر دیا، چنانچہ لکھتا ہے:

محمد رسول الله والذين معه اس وى من يرانام محمد دعيا كىا ہے ، رسولى بلى وكىا كىا ہے۔

(ایک ناطق کا ازالہ ص ۳۳، ردحاشی خزائن: ۲۰۷، ۱۸)

تو میں انبیاء علیہم السلام بالاجماع کفر ہے۔ خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اسلام میں کسی نبی کی تعمیر کرنا کفر اور سب پر ایمان لانا فرض ہے (حاشیہ معرفت، ص ۱۸، ردحاشی خزائن: ۲۳، ۲۹۰)

بیزکھت ہے: وہ شخص بڑا ہی خبیث اور مطون اور بد ذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو کھائیں دیتا ہے (المبلاخ العین ص ۱۹)

اب خود مرزا کی طرف سے انبیاء کرام علیہم صلوة و سلام کی توہین اور گستاخی ملاحظہ فرمائیے:

جو بڑھ، جسکی اور عوام زندہ ہی نبی و رسول ہو سکتا ہے (ترغیب القلوب ص ۳۳، ردحاشی خزائن: ۲۹۷، ۳۰۷)

حاصل یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار ان غلیظ فتاویٰ کی وجہ سے دائرۃ اسلام سے خارج اور کائنات

کے عقیدتوں کا فریبی اور اپنے عقائد گنہگار کو ملحق سازی کرنا اسلام کا ہرگز مقصد نہیں اور عقائد اسلام میں تاویلات باطلہ کرنے کی وجہ سے زندگی ہی نہیں، جن کے احکام عام کنارے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

بہذا مسلمانوں کا اس گروہ سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، میں بول رکھنا، خوش فہمی

میں مشرک ہونا، کسی قسم کا کوئی معاملہ کرنا شرعاً و عقلاً ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان

سے مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت اہل نیا اور حقیقت و فیض کا ثبوت دیں۔ **ولھم العوام من جمع الشور والفتن۔**

مہینہ

ابو بابت و تنصہ

دارالافتاء جامعہ الرشید احسن آباد کراچی

۱۳۳۹ھ
۳۰ صفر

۲۹ / ۲ / ۲۰



دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واجب ہو کہ یہ ایک بلاشبہ واضح اور مسلم امر ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسخوی نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آپ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے۔ اور یہی حکم اُس کے متبعین کا ہے۔

اور پھر فقہ قادیانیت دوسرے کفار و مرتدین کے مقابلہ زیادہ خطرناک اور سخت ہے۔ جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے مسلم میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ ٹوٹکی نے

جو تعمیلی فتویٰ جاری کیا ہے۔ یہ عام ہے، اور آج بھی اس کی اہمیت و افادیت اسی طرح قائم اور مسلم ہے جس طرح بوقت اجراء تھی۔ اور یہ مبرہن مخصوص شرعیہ اور مدلل عبارات فقہیہ ہے، عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار و مرتدین کے ساتھ ٹھوٹا اور فرقہ قادیانی کے ساتھ خصوصاً منسلک فتویٰ کے موافق عمل کریں۔ بئذ کو اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے ساتھ اتفاق ہے۔ اللہم ارننا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

عبد اللہ شوکت اللہ
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی
۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ



دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مشبعین (خواہ وہ کسی بھی گروہ سے تعلق رکھتے ہوں) کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان کے ساتھ لین دین، تعلق اور دیگر معاملات کے متعلق مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب لوٹنگی کا فتویٰ صحیح اور مبنی برحق ہے، اور اس فتویٰ میں قرآن و سنت کی روشنی میں اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی جو تدبیریں اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے جن تجاویز کی طرف رضنائی گئی ہے، اس پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی اس فتویٰ کے تمام جزئیات سے متفق ہے۔

اللہم ارننا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وارنا الباطل باطلاً

مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندہ اس فتویٰ کی تصدیق کو اپنے لیے نجاتِ آخرت کا سبب سمجھتا ہے اور اس سلسلے میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن نے جو قادیانی کے متعلق لکھا ہے بندہ اس کو من و عن تسلیم کرتا ہے نیز قادیانی کا معاملہ عام کفار جیسا نہیں ہے لہذا غیرتِ اسلامی کا ثبوت دینے ہوئے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کو منہ دکھا سکیں

فقیر احمد علی عفوئہ
خادمہ جامعہ اشرفیہ لاہور



دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ پر تائیدی دستخط

الجواب حق والحق احق بالاتباع

الجواب الحق
بہر حق

محمد علی نوری

الجواب صحیح

بندہ

محمد علی نوری



جامعہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ
۱۵

دارالافتاء

جامعہ اشرفیہ

بندہ اسکی تائید کرتا ہے

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ



احقر اسکی مکمل تائید کرتا ہے

سیدنا محمد
۱۴۲۹/۲/۲۲

الجواب صحیح

محمد رضا عفوئہ
دارالافتاء - جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح

نور محمد

محمد زبیر صاحب

احقر بھی اسکی تائید کرتا ہے

تیسرا محمد علی نوری

عبد اللہ صاحب

احقر بھی اسکی مکمل تائید کرتا ہے

محمد زبیر صاحب

دارالافتاء جامعہ تقانیہ ماہیوال سرگودھا

ارشاد الرحمن الرحیم

- بخند و نصی رسولی رسولہ اکرم اہل کعبہ -

یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ اگر وقت دنیا میں پائے جانے والے
نفتوں میں سے بڑا قسم قاریاں آریٹ اردن آریٹ کا قسم ہے
جو اپنی مختلف حرکات شیعہ اور تیسرات فیث سے
اسلام اور اصل اسلام کو نقصان پہنچانے میں ملروز سے
قاریاں نیور کا شب و روز یہی کوشش ہے کہ وہ مسلمانوں
کو دھوکہ دے کر اپنے دام فریب میں پھنسا لیں

سادہ لوح مسلمان بعض اوقات اس قسم (سٹار پیور
دین حق دین اسلام سے باقیہ و جو بیٹھے ہیں لہذا کاع
وہ فسر الیہا والآخرۃ) معوان بن جباتے ہیں
حفظنا اللہ تعالیٰ وجميع المسلمين من سائر الفتن
مانیر معا و ما لہف - قاریاں لہذا سرزائی نہ صرف کافر
ہرند یکم ملحد اور زنی ہیں ان (حکم عام کفار کے
مختلف ہے ہر قدم زنی کی دلیل سزا قتل ہے
جب کا قیاد حکومت سعودیہ کے ذمہ ہے۔ تاہم

جب تک کہ اعلیٰ سزا کا تقاضا نہ ہو اصل اسلم پر بھی
 غور ہی ہے کہ وہ ان سے لگتا جیسی ان سے ہرگز میل جول
 . اور نہ ہی کسی طرح سے ان کو نشانہ بنے ہو چاہے اگر کسی میں
 ہفت منقہ وکھلا جا. ٹوٹتی رہے اور یہی نہ جو فقوی ٹھہرا رہا
 اس کے زیادہ سے زیادہ اور اس پر عمل کی ضرورت ہے
 دور حکم میں سرزائیدوں کے باطنی صورت سرگرمیوں میں
 اس کے ساتھ میں حکم کے اجماع ضرورت ہے اور اس میں کوئی
 اسے نافع و مفید بنائیں اور فقہ سرزائیدت کے سرگرمی
 ۲ مؤثر ذریعہ بنا دیں آہیں۔

لقد علم اللہ انہما غول
 جامعہ فقہیہ اسکول الہدویہ
 حکم بیسج امداد
 ۲۶ ۱۲ -



مولانا طارق جمیل صاحب تبلیغی جماعت
دارالافتاء مدرسۃ الحسنین فیصل آباد

الجواب باسمہ ملہم الصواب

حق و باطل کا معرکہ شروع دن سے چلا آ رہا ہے۔ باطل نے ہمیشہ مختلف طریقوں اور حربوں سے حق کو مٹانے کی کوشش کی ہے مگر تاریخ شاہد ہے کہ فریغ ہمیشہ حق کی ہوئی ہے۔

ہر دور میں باطل سے طرح طرح کے فتنے ظاہر ہوئے لیکن بعض فتنے اتنا خوفناک ہو چکے ہیں کہ ہزاروں لوگوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا گئے ان ہی فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ قادیانیت کا ہے۔ جو اپنے گمراہ کن عقائد کے ساتھ باوجود غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے آج بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔ اور اپنے فریبی جالوں سے جو مختلف سماجی و رفاہی اداروں

میڈیا، انڈسٹری اور جدید وسائل کو بروئے کار لاکر سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد اور ایمان کو برباد کر رہا ہے۔ اور لوگوں کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر گمراہ کن عقائد پر ڈال رہا ہے۔ اور اس باطل فرقے کی سختی سے روک تھام ضروری ہے۔

قادیانی مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندق ہیں ان کا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور نہ یا رہ سکتا ہے۔ لہذا ان کے ساتھ میں جو لڑنا لین دین کرنا، غمی و خوشی میں شرکت کرنا، معاشرت سلام و کلام ناجائز اور حرام ہے۔

تمام امت مسلمہ کا فرض ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور غیرتِ ایمانیہ کا حقیقی ثبوت دیں۔

محمد خان یاسر
معاون دارالافتاء مدرسۃ الحسنین
گورنمنٹ ٹاؤن ملتان روڈ فیصل آباد

لازن علی
احمد علی
محمد خان یاسر
حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ



- ① حضرت مولانا عبد اللہ صاحب مدظلہ
- ② حضرت امی القاسمی صاحبہ مدظلہ
- ③ حضرت مولانا ذہیر العزیز صاحب مدظلہ
- ④ شیخ رشید العسیری صاحب مدظلہ
- ⑤ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ
- ⑥ حضرت مولانا عارف صاحب مدظلہ
- ⑦ حضرت مولانا شاہد صاحب مدظلہ
- ⑧ شیخ ابوبکر صاحب مدظلہ

دارالافتاء جامعہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان فتنہ قادیانیت کے دجل و غریب سے آگاہ ہو اور اسے انکے بارے میں شرعی احکام معلوم ہوں۔

ہر دور میں علماء حق نے دین حق کے خلاف اٹھنے والے تمام فتنوں کا خوب رد کیا ہے اور انکے متعلق شرعی احکام واضح کئے ہیں، اسی سلسلہ میں سنی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمہ اللہ کا منسل و مدلل فتویٰ ہے۔ جس میں حضرت سنی مبارک اللہ نے قرآن و سنت کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ معاملات و تعلقات کو شرعاً ناجائز قرار دیتے ہوئے دیگر بعض احکام کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ الجواب حق فالق ان بیج۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ان احکام پر عمل کرنے اور کافروں کو دین حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ————— تقبل اللہ منا و ما تو فیقہ الالباء اللہ۔

احقر محمد رضا اہر جان حویلی

۲۰۲۳، ۱۲۲۹



طیبتہ لیبین رضا اللہیہ جامعہ عبید یہ
فیصل آباد - ۱۲۲۹
۱۴ ربیع الثانی



مولانا عدنان کا کاخیل جامعہ الرشید کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندہ اکابر علمائے کرام کی تماریر ہر مشتمل اس مجموعہ کی تائید کرنا اپنی خوش بختی اور سعادت سمجھتا ہے۔

عدنان رشید
جامعہ الرشید
کراچی

دارالافتاء ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دوسرے کفار اور قادیانیوں میں ایک بڑا واضح فرق ہے۔ قادیانی مشرعی نقطہ نگاہ سے زندقہ اور مرتد ہیں۔ زندقہ اس کافر کو کہتے ہیں جو مشرعی اصطلاحاً و انفاً قونہ بولے ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے۔ مثلاً ختم نبوت، نفل مسیح، معراج اور جہاد کا انکار نہ کرے۔ ان کے اجماعی مفہوم کو بدل کر نئے مفہوم اور مطالب بیان کرے۔ جو حقیقت میں اجماعی معنی اور مفہوم کا انکار ہر گز ہے۔ اور وہ کفر ہے۔ دوسرے آسان لفظوں میں یہ کہہ لیں کہ وہ کفر کا نام اسلام رکھے۔ اس لیے اس تعریف کی رو سے ہر قادیانی زندقہ ہے اور جو مسلمان سے قادیانی ہو وہ مرتد بھی ہے اور زندقہ بھی۔ مرتد اور زندقہ شریعت میں بالاتفاق دونوں واجب القتل ہیں۔ اسلامی سرزمین پر ان کا ناپاک وجود برداشت نہیں ہے۔ وہ زندہ رہنے کا حق ہی نہیں رکھتے چہ جائیکہ ان سے تعلقات اور بائیکاٹ کا مسئلہ دریافت کیا جائے۔ اسلامی سلطنت میں وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ اب اگر اسلامی ممالک میں اس منگی حکم کے مطابق عمل نہیں ہے اور وہ زندہ رہ رہے ہیں۔ اور کاروبار میں دوسرے کافروں کی طرح گھر رہے ہیں۔ یا وہ غیر اسلامی ممالک میں موجود ہیں تو مجرمہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ ان سے تعلقات رکھنے شرعی لحاظ سے کیسے ہیں؟ اس رسالہ میں اس سوال کا جواب عدل طور پر دیا گیا ہے۔

قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں ایک اور بڑا واضح فرق موجود ہے۔ ہر کافر اپنے آپ کو غیر مسلم کہتا ہے اور ہمیں مسلمان کہنا اور ماننا ہے۔ لیکن قادیانی ایسے کافر ہیں جو ہم سب مسلمانوں کو جو ان کے مسیح و جمال قادیانی پر ایمان نہیں لائے، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں۔ ہمیں کافر اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ پھر وہ ہمیں صرف کافر اور ہمیں

دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 مفتی اعظم پاکستان
 حنفیہ اہل سنت و جماعت
 کے قومی مرکز فتویٰ سے من و عنان اتفاق کرتا ہوں فقط والسلام

مذہبِ حنفی و جماعتِ حنفیہ
 جامعہ خیر المدارس
 ملتان

۲۶ جون ۲۰۰۹ء

مہر نواز اعجاز
 مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان



27 JUN 2009

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ (شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہے)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد: قال اللہ تبارک وتعالی ان اللدین عند اللہ الاسلام، ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین.

دین اسلام کا سورج طلوع ہو جانے کے بعد نہ کوئی دین سوا ہی عند اللہ قابل قبول ہے اور نہ کوئی انسانوں کا سن گھڑت و زیادتی دین آخروی کا میابی اور نجات کا باعث ہے۔ عند اللہ تعالیٰ، آخروی کامیابی اور نجات صرف دین اسلام میں منحصر ہے۔ قادیانیت اپنے من گھڑت مسلک کو اگر دین کہنے پر مصر ہے تو نہ کورہ بالا فرمان باری تعالیٰ کی روشنی میں وہ عند اللہ دین مردود ہے۔
 حتم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کا قطعی یعنی اور لازوال عقیدہ ہے۔ قرآن کریم کی بیسوں آیات اور خاتم الانبیاء سید المرسلین کی سینکڑوں احادیث اور اجماع امت سے یہ قطعی عقیدہ ثابت ہے۔ اس قطعی عقیدہ کا بالذات دلیل یا بلا تاویل منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
 مرزا صاحب اور ان کے تبعین کا تمام دنیا کے مسلمانوں کے بارے میں نظریہ:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نہ ماننے والوں (تمام مسلمانوں) کو خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیاں قرار دیتا ہے۔ (مجم الہدی: ص ۱۰)
 مرزا بشیر احمد بی۔ اے، مرزا صاحب کے بارے میں لکھتا ہے: ”جو شخص محمد ﷺ کو مانتا ہے پر سچ موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل مندرجہ روحانی خزائن: ص ۱۱۰)
 نیز لکھا ہے: ”غیر احمدیوں (تمام مسلمانوں) سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔“ (کلمۃ الفصل: ص ۱۶۹)

نہ کورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اور ان کے تبعین کی نظر میں تمام دنیا کے مسلمان مرد و خنزیر اور مسلمان عورتیں کتیاں

ہیں۔ تمام روئے زمین کے مسلمان مرزا صاحب کی نظر میں

● پکے کافر ہیں۔

● ان کو رشتہ دینا حرام۔

● ان کی نماز جنازہ پڑھنا ناجائز۔

● اور قادیانی امت کی نمازیں تمام اہل اسلام کی نمازوں سے الگ اور مختلف ہیں۔

جس گروہ نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے اس قدر علیحدہ کر لیا ہو پھر بھی مسلمانوں کا ان کے اعدا گھستا، ان سے تعلقات رکھنا اور غمی خوشی

میں شرکت کرنا غیرت ایمانی کے خلاف ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں قادیانیت کا چہرہ ملاحظہ ہو:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کے بارے میں لکھتا ہے: ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین

داویاں اور نائیاں زنا کار اور کسی عورت میں جن کے خون سے آپ کا وجود نمودار ہوا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۷، روحانی خزائن، ص ۹۱، ج ۱۱)

مرزا حضرت مریم علیہا السلام اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رقم طراز ہے:

”جب چھ سات مہینے کا عمل ظاہر ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار (زرکھان)

سے نکاح کر دیا اور اس سے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو پینا پیدا ہوا وہی عیسیٰ اور یسوع کے نام سے مشہور ہوا۔“ (چشمہ سبھی، ص ۲۶)

ہر قاری اور ذی شعور غور کر لے کہ جو باقی مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کی داویوں اور نائیوں کے بارے میں کہی ہیں اگر یہ باتیں ہمارے بارے میں کوئی شخص کہے تو کیا پھر بھی دوستیاں، تعلقات اور کاروباری

لیکن دین رہتا یا اس سے زعفرہ رہے کا حق چھین لیا جاتا؟ اس شخص سے تو کیا اس کے مکمل خاندان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ ہوتا یا نہیں؟

کیا حضرات انبیاء علیہم السلام کی عزت و عظمت ہم سے بھی نفوذ باللہ کم ہے؟ اپنے بارے میں مذکورہ بالا نازیبا کلمات سننے کی تاب نہ ہو اور

حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ہر طرح کی بکواس سن کر ہماری غیرت نہ جاگے تو ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

سوال:..... کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ کیا حضور ﷺ نے اپنے کافر اعزہ و اقارب سے سلام کلام منع کیا؟

جواب:..... اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمانوں سے بالکل علیحدہ کر لیں نہ قرآن کریم کو اپنی کتاب کہیں اور اسلامی اصطلاحات ترک کر

دیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں سے باز آجائیں، ذمی بن کر رہیں تو ہم بھی ان سے لیکن دین اور سلام کلام سے منع نہیں کریں گے۔ ان کا

طرز عمل تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو پکا اور سچا مسلمان قرار دیتے ہیں اور تمام مسلمانوں پر پکا کافر ہونے کا توئی صادر کرتے ہیں۔ کہہ کر

الحاصل:..... حضرت اقدس مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمہ اللہ کا جاری کردہ توئی بالکل سچ ہے۔ بندہ اس سے من و عن تعلق ہے۔ ماشاء اللہ


حضرت نے تحقیق کا حق ادا کیا۔ قادیانیوں کی ریشہ وانیوں اور ارتدادی سلسلہ کے سد باب کے لئے ان سے معاشرتی، اقتصادی بائیکاٹ شرعا

منروزی اور واجب ہے۔ حضرت اقدس قدس سرہ نے ہر قسم کے دلائل سے اسے برہن فرمایا ہے اس لئے مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ صرف

تعمیلی ارشاد میں یہ چند سطور لکھ دی ہیں۔ اللہ پاک شرف قبولیت سے نوازیں۔


آمین..... فقط واللہ اعلم

| | | | |
|---|---|--|--|
| <p>حضرت مولانا مفتی محمد عبدالصاحب رئیس دارالافتاء ہائے مدرسہ المدائن، مدائن</p> <p>بنوہ محمد عبدالصاحب</p> <p>۳۱ - ۳۰ - ۳۳</p> | <p>الجمہوریہ</p> <p>حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب مستحق ہائے مدرسہ المدائن، مدائن</p> <p>محمد عثمان بن عمری منتر</p> <p>۵۰ - ۵۱ - ۵۲</p> | <p>الجمہوریہ</p> <p>حضرت مولانا مفتی محمد عظیم صاحب نائب مستحق ہائے مدرسہ المدائن، مدائن</p> <p>محمد عظیم بن عمری منتر</p> <p>۳۳ - ۳۴ - ۳۵</p> | <p>اصحاب من اجاب</p> <p>حضرت مولانا مفتی محمد جمال صاحب مدظلہ العالی مستحق ہائے مدرسہ المدائن، مدائن</p> <p>محمد جمال بن عمری منتر</p> <p>۳۶ - ۳۷ - ۳۸</p> |
|---|---|--|--|




مفتی

دارالعلوم حقانیہ مدائن



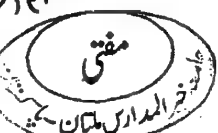
مفتی

دارالعلوم حقانیہ مدائن



مفتی

دارالعلوم حقانیہ مدائن



مفتی

دارالعلوم حقانیہ مدائن

دارالافتاء دارالعلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

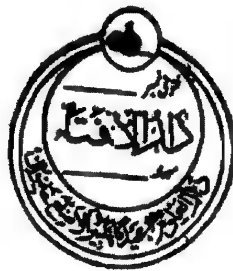
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقومہ کا قادیانیوں سے قلبی میل جول، سلام کلام، لین دین، شادی عینی، معاشرت تجارت اور ہمہ قسمی تعلقات کے بائیکاٹ کا فتویٰ جو آیات قرآنہ، احادیث مبارکہ، تعامل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقہاء اہل حق رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارات سے مبرہن و مدلل ہے۔ بندہ من و عن اسکی تائید کرتا ہے۔

بوقت تحریر جس طرح اس فتویٰ کی اہمیت اور ضرورت تھی آج

اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ قادیانیوں کے رجحان و فریب کو عام کیا جائے تاکہ رزائی، قادیانی اور احمدی ملعون کسی سادہ لوح مسلمان کو گمراہ نہ کر سکے۔ اسیلئے ضرورت ہے کہ ہر مسلمان اس فتنہ سے خود باخبر رہے اور ملی غیرت کا ثبوت دینے ہوئے دوسرے اہل اسلام کو باخبر رکھنے کی کوشش کرے تاکہ شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مستحق بن سکے۔

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

ماہنامہ
دارالافتاء کبیر والا
۲۲/۲/۲۰۲۹



حزینۃ اللہ قادری
۲۰۲۹-۲-۲۲

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
دارالافتاء مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

الحمد لله وحده والسَّلوة والسلام على من لا نبي بعده

اما بعد! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں
اس لئے آپ کے بعد نبوت کا مدعی کافر
اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے
اور اسے مقتدا و پیشوا مانے وہ بھی کافر
اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

لہذا قادیانیت (منکرین ختم نبوت) کے
بارہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن (نور الثریا) نے
جو فتویٰ دیا ہے۔ ہم اس سے من و عن
اتفاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے
کہ اسکو مسلمانوں کیلئے نافع و مفید بنائیں

اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کا موثر
ذریعہ بنائے۔ (امین)

حضور طیب صلی اللہ علیہ وسلم
۲۰ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ
۱۹ مارچ ۲۰۰۸ء

محمد رفیع صاحب
۱-4-2008



مجلس شورا ملیّۃ پنجاب

مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ - پاکستان
عبر القیومیہ اور مسیحی عقائد
اور عقائد زندقہ اور ہندو
عقائد کے خلاف توحید اور
تکلیف کے اصول پر توحید
اور توحید کے عقائد

بہار الزمان گوجرانوالہ
مدرسہ نصرت العلوم

طوبیہ
مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ

عزیز مفتی ولی حسن
مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ

مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ

Muzim
Mudroso Huzarwal-Pakistan.

مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ

مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

التاریخ ۱۳ رجب ۱۴۳۰ھ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده وعلى آله وصحبه
 ومن نحا نحوه - أما بعد !
 قادیانیوں کے مرتد ہونے اور انہیں مکمل بائیکاٹ کرنے کے بارے میں جو تفصیلی فتویٰ مفتی
 مولانا مفتی اعظم ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے اور قرآن کریم، احادیث شریفہ
 اور فقہاء کرام کی عبارات کا انبار لگا کر فتویٰ کو صبرین و مدلل کیا ہے، ہم اس سے سو
 فیصد متفق ہیں۔ یہ اس وقت کی اہم ضرورت ہے، قادیانی فتنہ ایک ناسور ہے جس کو
 جڑ سے کاٹ کر پھینکنا نہایت ضروری ہے۔ ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کیے جائیں
 قادیانی وادیلہ کرتے ہیں کہ جی! دیکھو ان مولویوں کا کام ہی یہ ہے کہ دوسروں
 کو کافر قرار دینا، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خود قادیانی اپنے سوا سارے لوگوں کو کافر قرار
 دیتے ہیں، جس کی تصریح انکی کتب میں موجود ہے، پھر وہ کس منہ سے رونا رورہتے
 ہیں!!! — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ثواب انکار کرتے ہیں، لیکن
 پھر اپنے جھوٹے کذاب نبی کو خاتم النبیین مانتے ہیں کہ اس کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئیگا
 جس سے بڑے فتنہ کی پشت پر برطانیہ، امریکا اور اسرائیل ہیں اور اس کو عام
 مسلمانوں پر حاوی کرانے کی سازشوں کا جال بھیل رہے ہیں، مسلمانوں کو قادیانیوں
 کے اس عظیم فتنہ سے بچنا چاہئے، جو ان مرزائیوں کے جعلی بائیکاٹ ہی کی صورت
 میں ہو سکتا ہے۔
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ: جی! قادیانی خود تو مرتد ہیں، جنہوں نے اسلام چھوڑ
 کر مرزائی کو نبی مانا، اللہ ان کی اولاد مرتد نہیں، مدویہ بھی ایک شیطانی دھوکہ
 ان کی اولاد بھی بظاہر کلمہ شہد کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کر کر پھر مرزاکاریاں کو نبی مانتے
 ہیں تو وہ بھی مرتد ہی ہوتے
 ملک میں پھیلنے ہوئے اہل مدارس، علماء و اعلام، مشائخ عظام اور طلبہ کرام پر
 لازم ہے کہ اس سلسلہ میں بھرپور کوششیں بلکہ جدوجہد کریں اور لوگوں کا ایمان بچائیں۔

محمد اسحاق صاحب

خواجہ ابراہیم سومرو
 ممبر اسلامی نظریاتی کونسل
 رکن عاملہ وفاق المدارس العربیہ
 خادم دارالافتاء جامعہ انوار العلوم
 سندھ - خیابان - خٹم نوشہرہ و فیروز



ابن تیمیہ رحمہ اللہ
 محمد رفیع
 R

محمد رفیع
 دارالافتاء جامعہ انوار العلوم



مفتی امداد اللہ انور صاحب ملتان جامعہ قاسم العلوم ملتان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حجۃ الوداع کے موقع پر حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آیت الیوم اکملت لکم دینکم آئی تھی تو آپ نے اپنے زندگی بھر کی دعوتِ رسالہ سے تیار ہونے والے سوا اسی کو حضرات صحابہ کرامؓ کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ میں نے تم کو تیار کر دیا۔ اب کوئی چیز باقی نہ رہ گئی تھی کہ میں کہتا ہوں کہ تم نے نہیں سمجھے کہ ضرورت محسوس ہوتی، بلکہ قرآن و سنت میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ختمِ ختمِ نبوت کا تاج پہننا یا نبی اور احادیث میں جو ٹی نبوت کے دعویٰ والوں اور دعاویوں کے ظاہر ہونے کی پیش گوئی کی تھی، قرآن اور سنت متواتر کی مراحت سے تمام مسلمانوں کا اجماعی اور مسلمہ عقیدہ ہے کہ اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب اور ملعون ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کا دشمن ہے، قرآن و حدیث کا منکر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے اور قرآن و سنت کی صریح عبارات کو غلط معنی پہننا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے زندیق و مرتد ہے، اور اس کی پیروی کرنے والوں کا بھی یہی حکم ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے آپ کو نبی کہنا، مسیحی موعود کہنا، مجدد کہنا، مجددی کہنا سب فراڈ ہے جو کچھ اس نے اپنی سیسائی میں دلائل دئے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ فراڈ ہیں دھوکہ ہیں اور وہ اپنے پیش کیے ہوئے دعویٰ کے دعویٰ پر پورا نہیں اترتا۔ اس لئے اس کو لوگوں کے دعویٰ میں جھوٹا کر کے بھی رسوا کر دیا ہے تفصیل کے لئے رد قادیانیت پر مشتمل کتابیں دیکھیں۔ جو مسلمان قرآن و سنت کا مسلک رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اور جو واقف نہیں ان پر فرض ہے کہ وہ قرآن و سنت و اقصیت حاصل کر کے اس فتنہ و جہالیہ کے گمراہ ارتداد اور الحاد و زندقہ کو اپنی من اور دشمنانِ فہم نبوت اور منکرین قرآن و سنت و جالیانہ قرار دے اور اس کی مرتد امت سے اس طرح سے تعلق توڑ لیں جس طرح کوئی شخص اپنے ذاتی دشمن سے نفرت و عدولت میں اس سے تعلق کو ختم کر دیتا ہے بلکہ حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے بھی زیادہ حق ہے، اس لئے ہم اپنے ذاتی اغراض و مقاصد و منافع کو بلائے طاق رکھ کر ایمانی غیرت کا ثبوت دین اور سب مسلمان دوستوں کو اس پر تیار کر میں اور مرزائیت، قادیانیت اور لاہوری قادیانیت کو نیست و نابود کر دیں

حضرت احمد بن حنبلؒ کی مکتوبی کا فتویٰ صرف بجز صدق اور قرآن و سنت کی کامل تر جہانی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اور قادیانیت کی متعصبوں شدہ پوسیدہ عمارت کو مٹانے کی کوشش کرنے والے سب علماء اور سب مسلمانوں کو حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص اور شفاعت خاص و مطافِ ابراہیمؑ فقط راجع الحروف خاکبہ شرفیخ النبیینؐ

امداد اللہ انور صاحب
مولانا امداد اللہ انور
جامعہ قاسم العلوم ملتان
Ph: 031-6512460, 0300-8931350

ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی اکوڑہ خٹک

بیم الاثر من الرحم

فتم ہجرت کا عقیدہ مذہب اسلام کا اساسی عقیدہ ہے، نصوص قطعیہ قرآنیہ، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم و کتب صحیحہ و صحیحہ تفسیری نصوص سے ثابت شدہ عقیدہ ہے۔ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین سے میلہ نام مشرکین، فریقین، قہتا و ارام، خفیانہ نظام (اجامی عقیدہ ہے، اس عقیدہ کا شکر کا فر ہے، منقہ اعظم پاکستان منقہ دل حسن ٹوٹکی روزہ ہدیہ لا فتویٰ باطل دوست لہد صحیح ہے تاویذ نبویہ، مزویشور لایہ فقہہ تام فقہور میں خفیانہ فقہہ ہے۔ بیٹ دن رات انجیل اہل عقیدہ کے نشرو اشاعت سے ہم ممکن لاقت کر سکتا کرتے ہیں۔ فرقہ بان اسلام کو ان فرقہ بان کے سر و ذریعہ اور دجل و بلیس سے خود بھی اور اپنے عقیدہ کے احباب کو بچانا و فریقین ہے۔ رب انہیں قبل جلد ہمارے اسلام کرام کے تیز و زور و برہان سے سمورے دارسماں انہوں نے بروقت اس خفیانہ فقہہ کی بجائے کئی زلمی۔ اور اب بھی بعضہ تعالیٰ حنت قدم عزت و انوار خود کا لہر: زادہ اللہ تعالیٰ بجا و سعادت اور ان کے زہر سب سے نکال دے گا۔

واللہ من دروا الصدقہ و بفضلہ دکرہ تتم العالیات

بندہ شیر علی شاہ

قادم اہل السلام، بکامتہ دار السلام الخاقینہ

اکوڑہ خٹک

۱۹۳۰

۱۰ جمادی الثانیہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحہ و صلوات و سلم علی رسولہ الکریم

منقہ اعظم منقہ ولی حسن ٹوٹکی صاحب قدس سرہ کی یہ کاوش ایک بہت بڑی ہیرا پامی ہے جو انہوں نے خصوصاً برصغیر کے مسلمانوں پر کی ہے۔

بہت سے سادہ لوح مسلمان ایسے ہیں جنکو ابھی تک قادیانیوں کی حقیقت کا

علم نہیں، تو لازم ہے کہ ہر ہر مسلمان کے سامنے قادیانیوں کے کفر و ارتداد

کو واضح کیا جائے، نیز انکے ساتھ لین دین، تعلقات اور نکاح وغیرہ کے عدم

جواز کو بیان کیا جائے اور انکے مصنوعات، شیزان وغیرہ کا بائیکاٹ کیا اور

کراپا جائے، جسکے منافع اکثر یہ لوگ اسلام دشمنی میں خرچ کرتے ہیں۔

منقہ ولی حسن صاحب رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ بالکل حق ہے اور ہم اسکی

تائید کرتے ہیں۔ نیز تمام علماء حق سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ اپنی تحریر
و تقریر میں اس اہم مسئلہ کی طرف لوگوں کو متوجہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بحسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت والے
عظیم الشان کام کیلئے قبول کریں اور دین دشمن عناصر کے خلاف ہم سب پر یکجا
ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ والسلام،

شہزادہ تھخص فی العتد دارالعلوم حنائیہ اکوڑہ شنگ، نوشہرہ (صوبہ سرحد)

ماہنامہ عثمان چارسدہ - قیصر قوم کو حائمی عقیقہ - صہرا (۲) البرس علی

البرس اسفند پار چارسدہ - البوحسان ندان بدربٹ خند =

۹۔ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۰ مارچ ۲۰۰۸ء



دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مُحَمَّدًا وَعَلَىٰ آلِكَ وَسَلَّمَ الْكَرِيمِ آمَنَّا بِكَ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جو قادیانیوں سے تعلق
تجارت، لین، دین، سلام و کلام وغیرہ کے ناجائز اہد علام ہونے کے متعلق ہے درست
اور عین صحاب ہے۔ اسکی اشاعت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ قادیانی جلیج پے کافر زنداد
زندقی تھے آج بھی اسلیج کافر زنداد زندقی ہیں اور ان سے کسی مسلمان کا تعلق جیسے پہلا حرام تھا
اب بھی اسلیج حرام ہے۔ لہذا ایک مسلمان کی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا
تقاضا یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے اور نہ ہی ان کے
متعلق کسی قسم کی نام نہاد رطواری کاشت کار ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق عمل نعیب فرمائے۔



لصاحب
دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
۲۹/۲/۲۰۰۸



حررہ
میر سید حسین
دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
۲۹/۲/۲۰۰۸

دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسمیں کوئی شک نہیں کہ فقہ قادیا نیت کی بنا پر دین دشمنی مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ کرنے اور عالم اسلام کے خلاف دشمنان اسلام کے مذہب و مسمیٰ پائیدہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ہے۔ جسکی وجہ سے روز اول سے یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہیں۔ پاکستان کے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور عالم اسلام کی نظر میں بغض و مقہور ٹھہرنے کے بعد ان کی گفتوں اور مسامی میں مزید شدت پیدا ہوئی ہے۔ یہود و ہنود اور دوسرے دشمنان اسلام کے تعاون سے جدید میڈیا پر آکر سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد خدایا کر رہے ہیں۔ خاص کر نوزائیدہ اسلامی ریاستوں میں سرگرم عمل ہیں اس نازک موقع پر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن نوزائیدہ مرقدہ کے فتویٰ کی تائید و ترویج اور عالم اسلام تک اس آواز کو پہنچانے کی مزید ضرورت ہے۔ بلاشک حضرت مفتی مرحوم کا جواب اسلام کی روح کے عین مطابق اور مسلمانوں کے دلوں کی

آواز ہے۔

(۱) ۱۹/۱۱/۱۹۲۹
۱۹/۱۱/۱۹۲۹

(۲) ۱۳/۱۲/۱۹۲۸
۱۳/۱۲/۱۹۲۸

(۳) ۲۰۰۲/۲/۱۸
۲۰۰۲/۲/۱۸

(۴) ۱۳/۱۸
۱۳/۱۸

(۵) ۱۸/۳/۱۸
۱۸/۳/۱۸

(۶) ۱۳/۱۸
۱۳/۱۸

اساتذہ حدیث و فقہان جامعہ عثمانیہ پشاور
۱۳/۱۸
۱۳/۱۸

- ۱- حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب - ۴- حضرت مولانا حمید اللہ صاحب
- ۲- حضرت مولانا مفتی نجم الرحمن صاحب - ۵- حضرت مولانا حمید اللہ صاحب
- ۳- حضرت مولانا حسین احمد صاحب - ۶- حضرت مولانا ریاض محمد صاحب

مفتی غلام الرحمن صاحب دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور

باسمہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق۔۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو کر آپ کے بعد کسی نبی اور رسول کا آنا شرعاً ممکن نہیں۔ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کے بعد جو بھی جس وقت جس رجبہ میں نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ وہ باطل ہو کر خود مدعی نبوت ہو اور اس کے اتباع کافر تدریجیگی۔

برصغیر میں دشمنان اسلام کے بوٹے ہوئے پورے غلام احمد قادیانی نے نبوت کے دعوے کی جسارت کر کے امت مسلمہ کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کی۔ جس پر پوری امت نے اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کر کے اسلام کے خلاف دشمنان اسلام کے زیر زمین منصوبوں کو ناکام بنا دیا۔ کہ قادیانی اور اسکے ہمنوا کافر و مرتد قرار دیئے گئے۔ اسلامی معاشرہ میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمان دھوکہ میں نہ رہیں۔ چنانچہ ختم نبوت کے جان نثاروں کی شبانہ روز محنت کی وجہ سے قادیانیوں کی تکفیر اور ازاد امت کا اجماعی فیصلہ ثابت ہوا اور محکم کے آئین میں غیر مسلم قرار دینے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس پر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رضی اللہ عنہم کے فتویٰ کو جو نذیر الایمانی ملی وہ تاریخ کا اہم حصہ ہے۔

روشن خیالی اور نام نہاد اچھا حقوق کے حوالے سے آج دشمنان دین ایک نئے روپ میں امت مسلمہ کے اس متفقہ فیصلہ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور قادیانیوں کو اسلامی معاشرہ میں گھسنے اور موقع دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا تقاضا ہے کہ مسلمان بیدار ہو کر قادیانیوں کی اس نئی کوشش کو ناکام بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ معاشرتی حوالے سے قادیانیوں کو مرتد سمجھ کر ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین، معاملات اور تعلقات نہ رکھیں۔ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رضی اللہ عنہم کے فتویٰ کی رو سے ترک موالات اور سوشل بائیکاٹ کو برقرار رکھیں۔ تاکہ اسلامی معاشرہ میں کسی کو غلام احمد قادیانی اور اسکے اتباع کیلئے نزم گوشہ رکھنے کا موقع نہ مل سکے۔

دفعہ ۱۱۱
۱۱۱۱
۱۱۱۱
۱۱۱۱

مفتی غلام الرحمن
پشاور

۲۷
۲۷
۲۷
۲۷

۲۷
۲۷
۲۷
۲۷

۲۷
۲۷
۲۷
۲۷

۲۷
۲۷
۲۷
۲۷

دارالافتاء جامعہ امداد العلوم پشاور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جواب استفتاء در بارہٴ قادیانی جماعت از مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی جامد بنوری ٹانوں کراچی خب غور سے ملاحظہ کیا گیا۔ قادیانیوں کے بارے میں پاکستان کی قومی اسمبلی کا ۱۹۷۴ء کا فیصلہ تکفیر پر لحاظ سے صحیح اور کافی وثافی تھاکر کہ اس اسمبلی میں پاکستان کے چوٹی کے علماء کرام کی ایک جماعت موجود تھی، انہیں لاکھوشوں سے قادیانیوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلی اور پھر اس سلسلے کے سامنے کے نتیجے میں قادیانیوں کو اسمبلی کی طرف سے غیر مسلم قرار دیا گیا اور اس کے بعد سے آج تک بھی مختلف سطحوں پر ان کی تکفیر کی تجدید ہوتی رہی ہے۔ عالم اسلام کے کسی ایک مفتی کا بھی اس میں اختلاف نہیں ہے۔

حیرت ہوتی ہے کہ اس کے باوجود قادیانی جماعت اپنے آپ کو مسلمان سمجھتی اور سمجھاتی ہے اور اسلامی اصطلاحات کو برابر استعمال کرتی رہی ہے۔ ان کی اصل سزا تو پاکستان سے بیک لوری دنیا سے ان کی بیخ کنی ہے لیکن ہمارا حکم ان طبقہ اسلامی احساس اور غیرت و حمیت سے بالکل ہی دامن ہے۔ سردست ملت اسلامیہ پاکستان کی طرف سے کئی مطالبے اور بائیکاٹ کا فیصلہ اور تجویز پر لحاظ سے صائب اور مناسب ہے، اہالیان پاکستان کو اس پر پورے شرحہ حصہ کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔

④ سید حقان

⑤ بسم اللہ

⑥ نقیب اللہ

دارالافتاء جامعہ امداد العلوم پشاور

۹ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ، ۱۸ مارچ ۲۰۰۸ء

⑦ الطحاوی الرئیس

⑧ عزیز الحسن غفر

اساتذہ حدیث اور مفتیان جامعہ امداد العلوم

⑨ سید

⑩ مولانا نقیب اللہ صاحب

⑪ مفتی شیر محمد حقانی

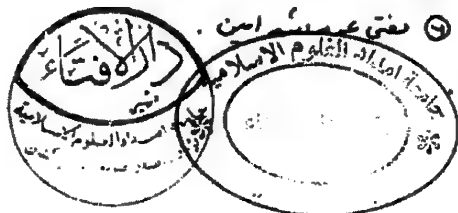
⑫ سید

⑬ مولانا عزیز الحسن بن مولانا محمد حسن صاحب شہید

⑭ مفتی حذیفہ

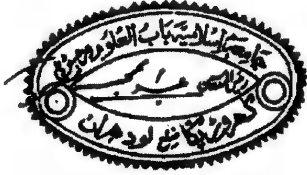
⑮ مفتی عبد شمس امین

⑯ سبجان سید جان



دارالافتاء جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھڑوڑکا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونچی
نور اللہ مرقدہ نے مرزا یوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں
جو فتویٰ جاری کیا اس کی ہم حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔ اور
اس کی اشاعت وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہیں۔ علماء اور
عوام سے اس کے حقیقی پیر عمل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔



امطالعہ طبعی... مفتی
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھڑوڑکا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا مرکزی اور بنیادی عقیدہ ہے جو قرآن کریم کی بے شمار آیات ،
احادیث متواترہ اور اجماعات سے ثابت ہے جس پر بکا، سچا اور غیر متزلزل ایمان لانا
ہر مسلمان پر فرض ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر دعویٰ نبوت اور اس کے پیروکار
دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور زندقہ ہیں لہذا ان کے ساتھ معاملات، کاروبار، فرسٹی، غرضی میں
شرکت نا جائز اور حرام ہے۔ اس لیے تادیبیت سے سیاسی، سماجی، اقتصادی مقاطعہ کے
متعلق حضرت اندس مفتی ولی حسن مہذب ٹونکی رحمہ اللہ کے مدلل، محقق اور مفصل فتویٰ سے
جس کو اکابر علماء کرام دستاویز عظام کی تائید و توثیق حاصل ہے سزہ مکمل اتنا ہی کرتا ہے۔
تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کے مطابق عمل کریں اور تادیبیتوں سے مکمل مقاطعہ اختیار
کر کے دینی غیرت و عیبت کا ثبوت دیں۔

عبدالمجید
حاضر سید باب العلوم کھڑوڑکا

امطالعہ طبعی... مفتی
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھڑوڑکا

۱۵/۱۲/۲۰۲۱



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تاریخوں کا جامع امتداد کاغذ، رتھ، ماسٹرو اور زینٹین
 ہیں، جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے ظاہر کر کے عام مسلمانوں
 سے تعلقات قائم کرتے ہیں اور میران تعلقات کو بنیاد
 پر تادیبیت کو تبلیغ شروع کر دیتے ہیں اور سادہ
 لوح مسلمانوں کو رتھ بنا دیتے ہیں، اس لیے مسلمانوں کو
 غیر مت ایمان اور حدیث دین کا تقاضا ہے کہ وہ تادیبیتوں
 سے امتدادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی ہر میدان
 میں شکل بائیکاٹ کریں، خاص کر بڑے ناچار اور کاروباری
 حضرات بائیکاٹ کا ایک منظم اور نوٹر لاٹھو عمل طے کریں
 تاکہ عام مسلمانوں کے ایمان اور عقیدے کا تحفظ ہو اور تادیبیتوں
 اور نوڈوں سے گریز کریں کہ سد باب ہو سکے۔

اللهم جنبنا الفتن ما ظهر منها وما بطن

سید محمد رفیع
 جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

۲۵ - ۵ - ۱۹۳۰ء

مفتی محمد طیب صاحب جامعہ امدادیہ فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیانی باتفاق امت صرف کافر ہی نہیں اسلم اور اہل اسلم کے بیخ کن
اور فتنہ پرور بھی ہیں، ان کی بے بڑی حضور صیت ستاری اور دجل و فریب
ہے جس میں صہ یہود کے ملحد دنیا کا کوئی غیر اسلم طہتہ ان کا مانا نہیں ہے،
سلازوں کو ان کے دجل و فریب سے آگاہ اور محفوظ کرنا وقت کی ایک بڑی
فردیت ہے، اسی فردیت کی تکمیل کے لیے بعض حضرات حضرت مولانا مفتی ولی خان
محبیب قدس سرہ کا ایک قدیم فتویٰ شائع کر رہے ہیں، یقیناً یہ ایک
ستحسن قدم ہے اللہ تعالیٰ اسے نافع اور مبارک بنائے۔ آمین

محرر
خادم لاطمہ جامعہ امدادیہ فیصل آباد
۱۳/۵/۱۴۲۹ھ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خادم جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
۱۳/۵/۱۴۲۹ھ

مفتی حبیب اللہ صاحب فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد

الحمد لله وكنتي وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد
ديكر انك حضرت مولانا مفتي ولي خان لوني رحمته الله كفتوى
كصدق دل سے تائيد كرنا هوں -

قادیانی لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اٹھنا بیٹھنا سلام
دوستانہ تعلقات ہوشی، نم میں شریک ہونا ہر قسم لین دین
اور معاملات شرعی نقطہ نگاہ سے حرام ہیں۔

بقلم خود حبیب اللہ مفتی
۱۰/۵/۲۰۲۲ھ

فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد
۱۰ جمادی الاول ۱۴۴۳ھ

حافظ محبوب الحسن صاحب فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين
 — عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے۔
 اور یہ متفقہ عقیدہ اور مسئلہ اصول ہے کہ ضروریات دین میں سے
 کسی تک کا منکر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
زندقہ - ۱ سے کہتے ہیں جو نصوص قطعہ کی غلط تشریح اور تحریف
 کر کے اس کو اصل اسلام کے نام پر پیش کرے۔

قادیانی - قادیانی گروہ نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار اور اسلامی تعلیمات
 شعائر اسلامی کی توہین اور انکار کے ساتھ ساتھ اسلامی اصلاحات
 کا فسط اور ناجائز استعمال کر کے اپنے زندقہ پر مہر ثبت کی ہے۔
 ۱۔ بہت سی شاخیں اس پر شاہد ہیں چند ایک عرض کرنا ہوں کہ
 انہوں نے سرزا قادیانی کو آٹھ دوجہاں کا دوسرا دوپ قرار دینے
 سے کہنا ہے کہ مکہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مراد فرزا قادیانی ہے۔
 سرزا قادیانی اپنی بیویوں کو ازواج مطہرات، اور اپنے باپس بیٹھنے والوں
 کو صحابی جبکہ اپنے بعد مسند پر آنے والوں کو خلفاء قرار دیا، یہ سب
 کچھ اصلاحات اسلامی ہیں تحریف ہے اور یہی زندقہ ہے۔
 نیز یہ لعین اپنی جماعت قادیانیہ کے سوا تمام عالم اسلام کے
 مسلمانوں کو کافر اور ذمہ دار البغایا کہتا ہے اور انکی (مسلمانوں) بیویوں
 کو کتیا کہتا ہے۔ لہذا نصوص قطعہ کی تحریف اسلامی شعائر
 کو توہین اور قرآن و سنت کی تحریف کر کے اس لعین اسلام
 کہنا یہ سب کچھ زندقہ ہے اور قادیانی زندقہ ہیں۔

قادیانی گروہ اس مسئلہ کی کا وہ فلیڈ ٹرین فتنہ ہے جس نے خدا،
آقائے دو عالم، تمام انبیاء، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہلبیت اطہار
تمام مسلمانوں اور شعائر اسلام کی سب سے زیادہ توہین کی ہے۔

— ان تمام وجوہ کی بنیاد پر تمام امت مسلمہ کے جید علماء کرام اور اکابرین
کا اسس پر اتفاق کہ جو نئے قادیانی یوتھ وہ سر نہ بھی ہیں اور زندقہ بھی،
اور باقی تمام قادیانی زندقہ ہیں چاہے سوشلسٹیں بدل جائیں۔

احکام! قادیانی زندقوں پر وہ تمام احکام لاکھوں جو زندقہ کبارے شریعت مطہرہ
میں وارد ہیں۔

مثلاً ان کا ذبیحہ حرام، ان سے رشتہ نامہ حرام، میل ملاپ حرام، کاروبار حرام
رور نا جائز ہے۔

تعلقات کی حیثیت! جیسا کہ عرض کر چکا کہ یہ کبار زنادقہ جس سے ہیں شریعت میں
تو ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے مگر یہ حکومت وقت کا کام ہے عوام الناس کا نہیں
پھر عوام الناس کہا کرے؟ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ انکا مکمل بائیکاٹ کریں
نیز ان کو اچھا اور مسلمان سمجھنے والا درود تعلق رکھنے والے کا حکم بھی ان جیسا ہے
وہ انہیں میں شمار ہوگا۔

مصنوعات! قادیانیت کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ ایسا نہ صرف رسول ^{صلی اللہ علیہ وسلم}
کا تقاضا ہے۔ برادران اسلام قادیانیت کی تمام مصنوعات کی کھائی کا
ایک مختص حصہ انکے باطل نظریات کی تشہیر، ختم نبوت کی تردید اور ناموس
رسالت کی توہین پر خرچ ہوتا ہے۔ خدا را... خود سوچئے اگر آپ کا
بامبر روپیہ منافع کی صورت جب اس کا خرچ ہوگا تو کل جنوہ خدا ^{صلی اللہ علیہ وسلم}
کو روزِ محشر کیا منہ دکھائیں گے۔ آپسے ٹھکر کریں کہ ہم ان کی مصنوعات کا مکمل

بابیکاٹ کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں گے۔ اور پیارم کا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق نہیں گئے۔

اشکال! ہندو کے لیے مسلمان کہتے ہیں کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں بھی تو یہودیوں کی ہیں ان کے بارے میں اتنی شدت کیوں نہیں۔

برادر م، یہودی، عیسائی اور ہندو ان میں میں ہر ایک آپ کی حیثیت بطور مسلم تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کو مسلمان مانتے اور کہتے ہیں، جبکہ یہ لعین صرف اپنے آپ کو مسلمان سے باقی سب کو کافر مانتے ہیں۔ آپ کی حیثیت بھی تسلیم نہیں کرتے۔ گویا ہماری حیثیت کو چیلنج کرتے ہیں۔

اس بنا پر ان کا اور انکی تمام مصنوعات کا بابیکاٹ ہماری غیرت ایمانی کا تقاضا بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق بھی۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کی اس عزیز فقہ اور بہبودار عقیدہ سے حفاظت فرمائے۔

میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی تائید و حمایت کرتا ہوں اور اس پر عمل عین ایمان کا تقاضا سمجھتا ہوں۔

اللہ ہم سب کو تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے کام کی توفیق نصیب فرمائے اور اس کام کے لیے ہم سب کو قبول فرمائے آمین



حافظ حبیب الحسن طاہر

خطیب مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن ہرمپور

فاضل - جامعہ اسلامیہ امراہہ فیصل آباد

عبدالنعیم
خطیب ختم نبوت لائبریری
مبلغ عالمی مجلس

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمہ اللہ نے مرزا بیوں کے متعلق جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے ہم اس سے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔
سہذا قادیانیوں سے میل جول، لین دین اور خیر و شر میں شریک ہونا اور اس قسم کے تمام تعلقات ناجائز اور حرام ہیں۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر کام کرنے والوں کی محنت کو قبول کرے آمین

- ① حضرت مولانا سید محمد خالد صاحب ناظم جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
- ② حضرت مولانا گدھا روتق صاحب مدرس جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
- ③ حضرت مولانا مفتی گدھا رفیق صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
- ④ حضرت مولانا مفتی گدھا رفیق صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
- ⑤ حضرت مولانا مفتی عبدالباقر صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

محمد عثمان چنیوٹ

جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ



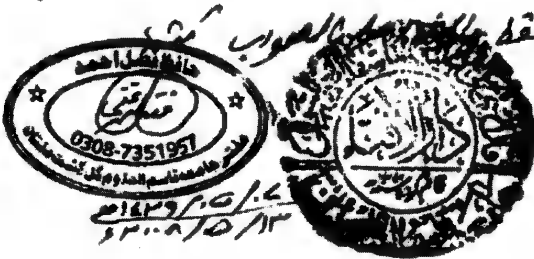
دارالافتاء جامعہ قاسم العلوم ملتان

مخبر ۲ و فصل علی رسولہ الکریم - اما بعد

فتح نبوت ضروریات دین کا اہم رکن ہے، اسکا اجر ادیا اسکی تقسیم ایمان کی تباہی و بربادی ہے، اس پر فتنہ دور کے فتنوں میں اسلام اور مسلمانوں کے ایمان، مال و جان، دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب بنتا ہے۔ قادیانیت و مرزائیت ہے، اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے ہر کیفیت پاک و صاف کے علماء نے جس قدر کوششیں کیں وہ بجز اللہ ۱۹۷۳-۷۴ء میں بار آور ہوئیں۔ اور میرے پیشرو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان نے علماء کی غیر دور رساوت سے اس فتنہ کو کیفیت گہر در تک پہنچایا،

چنانچہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی کا درجہ بالافتویٰ

بھی اس شہریت کی ایک کڑی ہے، آج بھی اس فتویٰ پر پوری امت
 علیہا پیرا ہو کر اپنے دین و ایمان کو بچا سکتی ہے، اور یہی اس کی
 صورت ہے کہ تمام مصلحتوں، روشن نیالی، اور این جی اوز کے ذریعہ
 جو حال پاکستان جسے فہرہ نوبالار طاق و عکرتا دبانیت و سرز انیت
 اور رکتے ہمنواؤں کی تیار کردہ مصلحتوں سے بالکل بائیکاٹ کیا جائے،
 اس وقت بندۂ راتم کے ساف حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونگی کے فتویٰ پر
 چھٹیس اداروں کے بیسیوں مقتدر علماء کی تائیدات و تہذیبات آچکی
 ہیں، واقعہ یہ ہے کہ فتویٰ اپنے عمل کے لحاظ سے کبھی بھی متروک نہیں
 تابع قرآن ایک ناموس جہاد ہے، جب تک کہ اس کی آواز پر منبر حجاب
 سے بلند ہو کر گھر گھر اور محلے محلے تک نہیں گونجتی اور ہر
 مؤمن و مسلمان کو یہ یاد دلایا جائے کہ سرز انیت نامہ عرف
 مسلم امہ بلکہ انسانیت کیلئے زہرِ مائتہ ثب تک ان فتویوں
 پر عمل ہونا دیکھنا ہی نہیں دینا آج بھی ہفتی چھوڑ جیسے منکر
 اور مفتی ولی حسن ٹونگی جیسے مقلد کی ملت اللہ علیہا کو اس قدر
 ہے تا کہ آقا نامہ مدار علی اللہ علیہ وسلم کی فتح نبوت کو صدہ جتنی
 تحفظ دیا جاسکے اس سلسلہ میں عالمی ادارہ فتح نبوت کی خدمات
 عیاں ہیں تاہم امت مسلمہ کے تمام مہتممین و واعظین، خطباء و
 امامان بیت اس فتویٰ کے نفاذ کیلئے بھرپور کوشش کریں



دارالافتاء مرکز اہلسنت والجماعت سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله واطهاره اجمعين .
اما بعد :-

دین اسلام خدا تعالیٰ کا آخری اور کامل دین ہے اور سرور کائنات حضرت محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری اور سچے رسول ہیں۔
جو شخص قسم نبوت کا انکار کرے وہ تو میں رسالت کا منکب اور دائرہ اسلام
سے خارج ہے۔ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کی بعض قطعہ پر محیط اور اجماع امت
سے ثابت ہے۔

اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں اس مسئلہ میں کبھی بھی کسی مسلمان نے اعتقاد نہیں کیا
اس لئے مسلمانوں کا فرزانہ مادیانی ملعون اور اس کے پیروکاروں سے کہیں قسم کا تعلق رکھنا،
میل جول رکھنا، خوشی وغمی میں شریک ہونا اور کسی قسم کا کوئی معاملہ کرنا بالکل ناجائز حرام ہے
اس بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مولانا مفتی ولی حسین خان ٹونکیؒ
نے جو فتویٰ جاری فرمایا ہے اس سے ہمیں بالکل اتفاق ہے کہ یہ درست اور عین
صواب ہے۔

اور مسلمانوں سے گزارش ہے کہ عالمی مجلس تحفظ قسم نبوت کی اپیل پر تلامذہ یا نیوں
سے مکمل بائیکاٹ کریں اور عینیت اسلام کا ثبوت دیں۔

مفتی صاحب (سرپرست ادارہ دارالافتاء دارالجماعت
سرگودھا)

محمد محمود عالم دارالافتاء

حافظہ امیرہ درجہ اولیٰ قرآن و سنت
تجارت خانہ، ۵۰ ویلاں

بندہ عبد الغفار نامہ ذمہ دار

خبیب الحق مٹھن

نبیہ نور اللہ آباد پوری
خانہ ۱۰، جامعہ نوریہ پوری

مفتی صاحب دارالافتاء

مفتی مظہر اشبال

مادون مریہ
ناظم قلم سرگودھا



دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً و مصلیاً

امام الانبیاء سید المومنین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحفہ ابی داتی، کی ختم نبوت پر تفسیر مستزحل اور بیعتہ ایمان کسی آدمی کے مومن ہونے کیلئے لازم شرط ہے جو آدمی کلمہ لہذا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ تو عین رسالت کا مرتکب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے یہ عقیدہ قرآن و حدیث کی انھوں میں قطعاً صریحاً ہے نہایت بے لادریہ عقیدہ امت مسلمہ میں تو اتنے سے جلا آرہا ہے کہ اگر اس کا اجماع ہے اجماع صحیح مسلم کے اس کا کلام و دعویٰ مستند نہیں کہیں بھی کسی کوئی دوسرا ایسا اختیار نہیں کیا اس لئے مرزا غلام الہر قادیانی کو کذاب و جہال کہہ کر اس کے مجھے بڑے پیسے روکا گیا ہے۔

اس لیے یہ گروہ دائرہ اسلام سے خارج ہے غلط ترین افراد کا گروہ ہے اور اپنے عقائد کو کفریہ کہہ کر سب کو مل جل کر اسلام ظاہر کرنے اور اسلام کے عقائد میں باطل تاویلات کرنے کی وجہ سے اس گروہ کے لوگ تہذیب اور تہذیبی نہیں اور ان کا اہلکام عام کافروں سے زیادہ سخت ہیں اس لیے مسلمانوں کو ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھنا چاہئے اور ان کی تقریباً سے شریک نہ بنانا چاہئے اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق یا خرید و فروخت کا کوئی معاملہ کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت پر ایمان لے کر آئیں۔

قال اللہ تعالیٰ . ولا تکرہوا الی الذین ظلموا فتمسکم للنار . - الآیۃ

اس سلسلہ میں معنی و نظم پاکت الی محرمات نولانا حضرت ولی حسن و علی حدیث میں اللہ تعالیٰ نے جو فتویٰ جاری کیا ہے وہ عام ہے اور اس کی افلاک و اہمیت آج کے دور میں بڑے سے بھی زیادہ ہے اور یہیں اس فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے واللہ اعلم بالصواب

واما ما باطل باطلاً و لہذا بقا اجتنابہ و السلام

تھروڈ فوڈ
دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۱۵ / ۲ / ۲۰۲۹ء

شیخ محمد عمران عارفی



شیخ الحدیث صاحب کلمہ

فاضل لہجہ عربیہ

(فاضل دیوبند)

دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

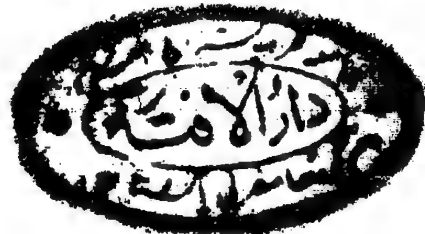
کفر ہر حال میں کفر ہے۔ اور یہ اسدم کی خدمت ہے۔ لیکن دنیا کے دوسرے
 کافرانے کفر پر اسدم کا لیل پس چیکاتے۔ اور لوگوں کے سامنے
 اپنے کفر کو اسدم کے نام سے پیش پیش کرتے۔ مگر تادیابی اپنے
 کفر پر اسدم کا لیل جیتاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں
 کہ یہ اسدم ہے۔ یوں تو کفر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مگر تین
 قسمیں بالکل ظاہر ہیں (۱) کافر! وہ ہے جو ظاہر و باطن سے اللہ اور
 اس کے رسول کا مندر میر (۲) منافق! وہ ہے جو اپنے دل کے اندر کفر رکھے اور
 زبان سے اسدم ظاہر کرے (۳) زندقہ! وہ ہے جو اپنے کفر پر اسدم کا صلح کرے
 اور اپنے کفر کو میں اسدم ثابت کرے۔ منافق مطلقاً کافر سے مسلمانوں کا فریب
 دشمن ہے۔ اور زندقہ اس سے بھی زیادہ زہر بیلا جو فناک دشمن ہے۔ اسے جتنا بھی دھوکہ
 دے۔ کہ اپنے تمام کفریہ عقائد و اعمال کو اسدم ثابت کر کے عامی مسلمان کو
 دھوکہ دے کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ اور مرزائی (تادیابی و لا بروری) بابت تفاق زندقہ
 ہیں کہ اپنے جعلی۔ بناوٹی احدثانہ نوکری۔ جو کفری کا لایم دیکر اور اپنے آپ کو مسلمان ثابت
 کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ قرآن مجید کی نص قطع سے ثابت ہے کہ جو
 بیماری آیات میں جھگرتے ہیں تو اس سے اعراض کر۔ لہذا ان زندقوں سے مکمل بائیکاٹ
 کرنا میں اسدم ہے۔ واللہ اعلم

ابو سعید خدری (رحمۃ اللہ علیہ)



باجوید سراج علوم بدر و اشرف
 جلد اولیٰ صفحہ ۲۹

آلہ التفتیش مفتی عبدالمعین
 خطیب محکمہ اوقاف پنجاب
 مرکزی جامع مسجد بلاک ۱ سرگودھا



مفتی محمد طاہر مسعود صاحب دارالافتاء مفتاح العلوم سرگودھا

حضرت ائمہ، مفتی اعظم پاکستان، حضرت مولانا مفتی رفیع الرحمن خان
 بریلویؒ کا فتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے، ہندو فتویٰ کے
 تمام مندرجات سے اتفاق کرتا ہے کہ تا دیکھا نیوٹا لے ہر دو
 مسرد، تا دین اور راسخو کا باقانی اہم فرسہ و زندقہ جیسا
 ان کی قسم کا تعلق الین دین، ان کی مصنوعات کا فریضہ اور ان کی
 کسی بھی قسم کی تزیینات جیسا کرتا وغیرہ سب نا جائز الہام ہے اور
 ان سے مکمل اتفاق واجب ہے۔



سر محمد طاہر
 دارالہم فتاویٰ جو فتاویٰ عدم سرگودھا

پیشکش

مفتی محمد طاہر مسعود صاحب دارالافتاء مفتاح العلوم سرگودھا

۱۶/۶/۲۰۱۵ء

حضرت الاسلام مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ ربہم

کے مدلل فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے۔

ابو حسان و شہدائے غزیر

محمد طاہر مسعود

عصمت رشید
 جامعہ مفتاح العلوم
 سرگودھا

جامعہ مفتاح العلوم
 سرگودھا

شیخ الاسلام خدام الملہ

جامعہ مفتاح العلوم

دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب ومنه الصدق والصواب

الحمد لله وحده، والصلوة والسلام على من لا نبى بعده

برصغیر پاک و ہند میں برطانوی سامراج کا خود ساختہ فتنہ، دجال ہند مرزا غلام قادیانی ملعون اپنے من گھڑت خیالات فاسدہ اور نظریات خاسرہ مثلاً ظلی و بروزی کی تا ویلات کاذبہ کی آڑ میں اجراء وحی، دعویٰ نبوت، توہین انبیاء، انکار معجزات معنی وغیرہ کی بناء پر اور اس کے پیروکار اس کی تصدیق و اتباع کی وجہ سے بافتاق امت شرعاً و عقلاً کافر و مرتد، اور اپنے دجل و فریب، تہلیسات و تحریفات کی بناء پر طرد و زندیق اور اپنی تحریب کاریوں و ریشہ دوانیوں کی وجہ سے محارب، فسادی، نمدار اور باغی ہیں۔

اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ایسے دجالی گروہ کی سزا اہل و استیصال ہے جس کا نفاذ اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اگر اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ بالا سزا کا نفاذ ممکن نہ ہو تو تمام اہل اسلام پر شرعاً و عقلاً لازم واجب ہے کہ انکا مکمل اخلاقی، معاشرتی، معاشی غرضیکہ سوشل بائیکاٹ کر کے انہیں معاشرتی زک اور اقتصادی موت مار کر دنیا میں ان کی زندگی اجیرن بنا دیں اور ان پر واضح کر دیں کہ مسلمان آنحضرت ﷺ کی حتم نبوت پر کوئی سودے بازی نہیں کر سکتے۔ تاکہ حتم نبوت پر ڈا کہ ڈالنے والے ہرزبان دراز کیلئے رہتی دنیا تک عبرت ہو جائے اور اس کے صلہ میں روز قیامت مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ”قادیانیوں“ سے مکمل بائیکاٹ کا مبرہن، مدلل و مزین فتویٰ بالکل درست اور برکت ہے اور دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان اس کی حرف بحرف مکمل تائید و تصدیق کرتا ہے اور اسلامی ممالک کے ارباب اقتدار سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت پر ایسی کڑی سزائیں مقرر کی جائیں کہ وہ نشانِ عبرت بن جائیں اور تمام دینی و مذہبی حلقوں سے اس کی بھرپور تشہیر کی درخواست کرتا ہے تاکہ تمام اہل اسلام اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں اور کوئی بھی شاطران کا رشتہ ایمانی خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کاٹ کر دجال ہند مرزا غلام قادیانی جیسے ملعون و مردود کے ساتھ نہ جوڑ سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حفظِ حتم نبوت اور حفظِ ناموس صحابہ و اہلبیت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین و

رحمۃ العالمین۔

واللہ ہوا الموفق
حمدہ: محمد عمر فاروق محمود کوٹی
دارالافتاء جامعہ قاسمیہ
تاسم ٹاؤن ڈیرہ غازی خان
۱۴۳۰ / ۵ / ۱۹



الجواب صحیح
سنا اللہ
۱۹ / ۵ / ۱۴۳۰

الواجب علیہ
تہلیلہ علیہ

۱۹ / ۵ / ۱۴۳۰
محمد عمر فاروق محمود کوٹی

بِسْمِ تَعَالَى

الحمد للأهلہ والصلوة علی أہلہا أجمعہ

انگریزی نبی سرزا غلام اسلم دعویٰ نبوت اور
 قادیانی (نام نہاد دعویٰ) ایک دعویٰ نبوت کی تصدیق اور
 لدیوری اسکو فصیح ماننے کی بنا پر دائرہ اسلام
 خارج، مرتد، واجب القتل ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں
 کے خلیفہ تو انکی سازشیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ انکی
 بنیاد ہی اسی پر قائم ہے۔ لیکن ملک دشمن سرگرمیوں میں
 بھی وہ پیش پیش ہیں۔ اسلام غیرت و حیثیت مسلم ائمہ
 کے مفادات کا تحفظ اور حب وطنی کا اہم ترین تقاضا ہے کہ
 ان کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اور انکی سازشوں کو ناکام
 کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا جائے۔ سابق عظمیٰ پاکستان
 مولانا مفتی ولی حسن قدس سرہ کے فتویٰ کی طرف بحرف تصدیق کرتے ہیں
 انکی زیادہ سے اس امت کی ضرورت محسوس کرتا ہوں نقطہ نظر

۷ جاد کا شمار ۲۰۰۹ء
 ۱ یونیورسٹی

دارالافتاء والقضاء الشرعی مرکزی مسجد کوئٹہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں سلسلہ نبوت آپ پر فتم ہے۔ برصغیر میں فرنگی دور حکومت میں مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نئی امت کی بنیاد رکھی۔ اسی وقت سے علماء امت نے اس فتنہ کا تقاب کیا۔ بالآخر طویل جدوجہد کے بعد ۱۹۷۴ء میں پاکستان کے قومی اسمبلی نے انھیں غیر مسلم دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

قادیانیوں سے بائیکاٹ کے متعلق استاد محترم مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ نے جو مدلل بحقیق فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ حق و جواب ہے۔ اللہ بوری امت کے طرف سے انھیں جزا و عقاب فرمائے۔

ایک غیرت مند آدمی اپنے باپ اور خاندان کے دشمن سے قطع تعلق رکھتا ہے۔ بول چال، دوستانہ مراسم، اور معاملات انھیں لگتا۔ اسکو غیرت و حمیت کے قطف سمجھتا ہے۔ لہذا ایمانی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے کہ منسوب نبوت برڈا کے ڈالنے والے مرزا قادیانی کی امت سے بائیکاٹ رکھا جائے۔ حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے اس فتویٰ کو عوام انسانوں میں خوب تشہیر کی جائے۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

انوارالحق صفائی: خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ۔ دسمبر مرکزی رویت حلال کرسی پاکستان
رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
۳۰ رجب ۱۴۲۹ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

انگریز اور دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے جہاں اور بہت سے حربے استعمال کیے وہاں ایک حربہ قادیانی جماعت کی بنیاد رکھنا بھی ہے۔ یہ جماعت جہاد کی بھی منکر ہے۔ اور عقیدہ ختم نبوت کی بھی منکر ہے۔ جبکہ عقیدہ ختم نبوت سے ہی امت کی بقا ہے۔ یہ جماعت کفار کا گروہ ہے۔

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ڈونگی رحمہ اللہ کے فرمان فتویٰ کو صرف بحرف بیچ سمجھ کر اس پر عمل کرنا عرض سمجھتا ہوں۔
سرزائٹوں سے لین دین اور تعلقات رکھنے کو حرام سمجھتا ہوں۔
اور سرزائٹوں سے مکمل بائیکاٹ کو ایمان سمجھتا ہوں۔

حکیم عالم رضا اللہ

مدیر جامعہ فاروقیہ

ذوالفقار
مدیر جامعہ فاروقیہ



ذوالفقار

محمد

محمد

محمد

محمد

محمد

دارالافتاء مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ماہنامہ

الجواب بہم تھائی

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونڈلی نور اللہ فرقہ و کفوئی سے حرف
بمخبر دستفقہ میں، اور در اسکے مکمل نامہ در مابین، اس فتویٰ کی
ضرورت جس طرح کھل تھی، اسی طرح اس کی ضرورت آج بھی ہے۔
کیونکہ جاہلانی کافر، سادات اور زمینداری میں ان سے قسم کا سوشل
بائیک کاٹ ضروری ہے۔ ان کی فتویٰ، جو ان کے معنی میں شرک، زنا، اور تجارت،
خیر و فروخت کرنا، یا کسی بھی قسم کا اختلاف رکھنا ناجائز و حرام ہے،
اور دنیا حاکمیت کے سراسر خلاف ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتب
محمد رفیع
دارالافتاء مدرسہ عربیہ قاسم
۲۰۰۸

مفتی بلال احمد صاحب شاہی مسجد لہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخبرہ و نقلی مفتی رسول اللہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماہنامہ
مزدائی عرف غیر مسلم ہی نہیں بلکہ زندقہ سے ظاہر بات ہے مذہب اسلام میں غیر مسلم کا حکم اور یہ
مرتد کا حکم اور ہے اور زندقہ کا حکم بالکل اور ہے۔

زندقہ سے مکمل مقاطعہ غیرت ایمان کا حصہ ہے۔ دین تو نام ہی غیرت کا ہے بے غیرت کا کوئی دین
ہیں جو مسلمان غیرت ایمان کی وجہ سے مزدائی فرقہ سے مقاطعہ کرتے ہیں انہیں مبارک ہو

کمال ایمان کی اور بروز قیامت معمول شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دل کامل غیرت مفتی ولی حسن صاحب فرقہ و کفوئی کے فتویٰ پر کچھ تحریر اس لئے کر دیا ہے تاکہ اسلاف علماء حق و
جمہور علماء امت کے ساتھ احکام نسبت حاصل ہو جائے در حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ اصغرک تا شیعہ کا
محتاج نہیں۔

احقر بلال احمد
شاہی مسجد لہور
۰۸ - ۰۵ - ۱۲

محمد بلال احمد
مفتی صاحب شاہی مسجد لہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا وَمُعَلِّيًا - اِمَّا بَعْدُ .

سیدی و استادی مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن نورانی رحمہ اللہ
کا فتویٰ جو قادیانیوں سے تعلقات، لین دین اور سلام و کلام سے متعلق ہے
وہ بالکل صحیح و صواب ہے اسکی اشاعت انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ مرزائی
کافر، مرتد اور زندیق ہیں لہذا قادیانیوں سے تعلقات، لین دین اور ان
کے علم اور خوشی میں شریک ہونا جائز اور حرام ہے اور انکی مصنوعات کا استعمال
دینی غیرت و حیثیت کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ پر مسلمان کو تو فیق عمل واجب فرمائے

آمین

جامعہ حمیر اللبناات
رحیم یار خان

اجب من اصاب

عالمی کتب خانہ
کتابت

از دارالافتاء جامعہ ہذا
۸، ۲۲، ۱۲۲۹ ع
۲۴۰۰۵۸۰۵۸

مرزئی نائب امیر
اتحاد اہلسنت والجماعت
۲۴۱-۰۵۸-۰۵۸
پاکستان

دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینہ کلورکوٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مناظرہ
بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث قطعیہ

اور امت محمدیہ (علیٰ ما جہا الف الف نسیۃ) کے قطعی احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا،

اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا قطعی ہے اور

قطعیات کا انکار کرنے والا کافر، زندقہ اور دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے

اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کافر، زندقہ اور

دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس دعویٰ نبوت کی تصدیق کرے اور

اس کو تمسقا اور پیشوا مانے، وہ بھی کافر، زندقہ اور مرتد اور دائرہ اسلام

سے خارج ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ سلام و سلام

نشت و برخاست اور لین دین وغیرہ تعلقات ختم کر دیں۔

اس لئے غار بانہوں کے بارے میں جو تحقیق مولانا محمد یونس بنوری رحمہ اللہ

نذکی ہے، ایک جامع تحقیق ہے ہم تمام پبلروں سے اس کے ساتھ اتفاق کرتے

فقط دائرہ علم بالصلاب

صہن۔

سید الرحمن البلیزی

دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینہ کلورکوٹ ضلع گلبرگ

الجواب صحیح

محمد الوریث

مدین جامعہ هذا۔



دارالافتاء جامعہ عثمانیہ شوروٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله المتوحد بجلال ذاته وكمال صفاته والصلاة على نبيه
 محمد الموثود بسالغ حجه ولبد - باوجودیکہ قادریوں کو کافر قرار دیا
 جا چکا ہے - لیکن چونکہ یہ فرقہ سادہ لوح عوام کو دھوکا دینے
 کیلئے اسلامی اعمال و انعام اختیار کیے ہوئے ہے . بنا بریں عام
 لوگ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں - اور یہ خفیہ راہوں سے مسلمانوں کو
 در بے آزار ہیں - اور انہیں اپنی قوت و وسائل بیکجا کر کے اپنی
 ریاست کے قیام کھیلے بکھو ہیں - اسلئے ان سے قتالہ اور نماز
 بہت منہی ہے اس بارے میں حضرت منہج دلی حسن کے دلائل

ساطع کافی ہیں -

میرزا محمد عثمانیہ شوروٹ
 پاکستان



الحمد لله

دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس اوکاڑہ

فردہ و نقلی علیٰ اصولہ الکریم اما ید

اس فتویٰ میں حضرت اقدس نورانی مرقہ

نے پانچ نکات مبارکہ اور ۲۹ احادیث مبارکہ تحریر کیا ہے کہ کتب فقہ توحہ مذاہب اربعہ کلا
یہ مفتی بہ قول پیش کیا ہے کہ قادیان مرزائی کا فریضہ زندقہ مرتد میں اور انکا نہ اسلام
معتبر ہے اور نیز کلمہ - اور خلق دار گیارہ احکام ذکر فرمائے ہیں جو قرآن و سنت
اور فقہاء اربعہ کی تعریحات کے عین مطابق ہیں ان پر کواصم کو عمل منور بالقرور
کرتا چاہیے اور اسکی اشاعت بھی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے تاکہ سادہ
کوم مسلمین اس ترنومہ سے بچ جائیں اور قالو اسلامی تعلیمات کے مطابق
اپنی اقتصاد دی - و معاشن و سیاسن زرنگی گزاریں اور ان زنیوں کا مکمل
تعمیر عمل با نجات کریں -

عام مسلمانوں کے دین ایمان کی حفاظت اس میں ہے کہ حضرت نورانی مرقہ
سے جو شیعہ دارالاحکام ذکر فرمائے ہیں ان پر عمل فرمایا جائے تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
اور اسکے آفری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سرفروہوں اور قیامت
کے دن اہلبیت و آلہما کے ساتھ اٹھائے جائیں۔

حفظنا اللہ تعالیٰ و جمع المسلمین من سائر القفق
ما لفتہ منھا و صابطون

۲ صیغ

احقر غلام مصلح اوکاڑوی غفرلہ

دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس

صہر پورہ اوکاڑہ

غلام مصلح

۲۸ جمادی الاول ۱۴۲۶ھ



دارالافتاء دارالعلوم زکریا اسلام آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واضح رہے کہ سید الکونین، سرور کائنات، فخر دو عالم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غداہ نفسی والی و اُمّی) کی ختم نبوت پر ایمان لانا لخصوص قطعیت سے ثابت ہے چونکہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار نہ صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے متکرر ہیں بلکہ توہین انبیاء علیہم السلام کے مرتکب بھی ہیں، لہذا قادیانی فرقہ مذکورہ بالا غلیظ ترین عقائد کی وجہ سے نہ صرف کافر ہیں بلکہ مرتد اور زینلہ بھی ہیں جن کے احکام عام کفار سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

جہاں تک مسلمانوں کا اس فرقہ خبیثہ سے مکمل سوشل بائیکاٹ کا تعلق ہے کسی مسلمان کی غیرت ایمانی اور حجت دینیہ اس فرقہ کے ساتھ تعلقات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا جبکہ حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے مدلل فتویٰ تحریر کرنے کے بعد تو کسی بھی مسلمان کیلئے قطعاً اس فرقہ کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات میل جول، خوشی غمی میں شریک ہونا نیز انکی مصنوعات وغیرہ خرید کر انکو فائدہ پہنچانا عقلاً، نقلاً اور شرعاً ناجائز اور حرام ہے

فقط محمد رفیع الدین

دارالعلوم زکریا ترمول اسلام آباد

مندرجہ بالا اعلیٰ درجہ کے مقبول نظام

کی فتاویٰ کا ماہرہ کردار ہے

درجہ مندرجہ محمد حسن الرحمن علی

صدر کتب خانہ دارالعلوم زکریا اسلام آباد



دارالقضاء والافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم کوئٹہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقیدہ ختم نبوت اہل سنت نبوی اور مرکزی عقائد میں سے ہے اور امت مسلمہ کا سلفاً و خلفاً
اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے انگریزوں کے آشرہ بادر اور پروپیگنڈہ سے اس متفقہ عقیدہ کو مشکوک
بنانے کیلئے مختلف حربوں سے ہر زمانے میں کوشش کی گئی ہے اور آج بھی ہر سطح پر
ڈانے، درے، سخیے اور میٹھ یا دار کی ذریعہ یہ پلیدہ لہنا ڈاکر مہم جاری ہے

اس عقیدہ کیلئے اس سوال پر والا بد بخت عطفہ خاریالی احمدی اور لاہوری وغیرہ سرگرم
عمل ہیں نہ ساتھ ساتھ لوجھ غمغصوں مسلمانوں کو مختلف حربوں سے مرتد بنانے کی
کوشش مسلسل جاری رکھا ہوا ہے اس ناپاک مہم کا ایک سجدہ مسلمانوں کو مدد
کی لالیج سے دھوکہ دیکر اپنے شکنجے میں پھنسانے کی نیت ہے

یاد رہے یہ فرقہ عام کنارے بالکل مختلف ہے یہ زنا دارقہ کا گولہ ہے جسے
احکام شریعت اسلامیہ میں کبھی مختلف ہیں زمینوں کے ساتھ ملا کسی قسم

کا تعلق شرعاً حرام ہے ان کی پرائیورٹ مددیت یا پرائیورٹ تعلقات
اندرونی قطعاً جائز نہیں بلکہ ان کے سوشل بائیکاٹ اور ہر طرح قطعیتوں

پر مسلمان پوزیشن ہے یہی کہنا والوں کو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی مبارک شفاقت سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ ہے

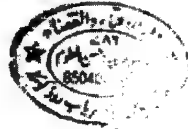
پوری تفصیل مکتبہ انجمن دکنان منقوی حسن چتر شہ نانی کے منقوی کے
مذکورہ ہے جس پر مسلمان کیلئے عمل کرنا فرض ہے

فقط منبرہ علی

دارالقضاء والافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم
شہر قاضی آباد سرگرم

۲۱ رجب ۱۴۱۹ھ

۲۵۷۹



دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہ راولپنڈی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹرنکی نور اللہ فرقہ کا قادیانوں سے سلام و کلام ، قلبی میل جول ، معاشرت و تجارت ، لین دین ، نفاذ کاغذی اور ہر قسم کے تعلقات کے بائیکاٹ کا فتویٰ جو آیات قرآنیہ ، احادیث نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ، تعامل صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور فقہار اہل سنت رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارات سے مدلل ہے ۔ بندہ من و عن اسکی تائید کرتا ہے ۔
عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار اور مرتدین کے مساوی عموماً اور فرقہ قادیانی کے مساوی خصوصاً منسلکہ فتوایں کے موافق و مطابق عمل کریں ، تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اسکے آخری و بزرگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دربار میں کسر خرد ہو سکیں ۔

اللھم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعاً
وارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتناباً ۔

بندہ رحمت اللہ علیہ
خادم دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہ
ولیسٹر چیمبر ۳ راولپنڈی ۔
محمد اسلم لودھی



محمد اسلم لودھی
خادم جامعہ اصحاب صفہ
ولیسٹر چیمبر راولپنڈی

اللہ

مذکورہ فتویٰ بالکل صحیح ہے
ذریعہ مدرسہ جامعہ اسلامیہ
راولپنڈی

دارالافتاء جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ قرآن و حدیث کی نفوسِ قطعیہ پر یہ ثابت ہے، امتِ مسلمہ میں یہ عقیدہ تو اتر سے چلا آ رہا ہے اور اس پر ہمیشہ اجماع رہا ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھنا کسی بھی شخص کے مؤمن ہونے کے لیے لازمی شرط ہے، آپ کے بعد جو شخص کسی بھی معنی اور تشریح کے لحاظ سے نبوت کا دعویٰ کرے وہ بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور مرتد ہے، اسی طرح جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو نبی و پیغمبر، صلح، مجتہد، راہبر حتیٰ کہ مسلمان تسلیم کرے اس کا بھی وہی حکم ہے جو خود مدعی نبوت کا ہے۔

ابتداءً اسلام سے آج تک اسلام کے خلاف بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے لیکن دنیا میں پائے جانے والے تمام فتنوں سے بڑا اور خطرناک فتنہ مرزائیت و نادیانیت کا ہے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس کی دیشہ دو انیاں برالہر جہاں ہیں، جو اپنی مختلف حرکاتِ تشیعہ خبیثہ سے اسلام اور اہل اسلام کو کھلم کھلا نقصان پہنچانے میں معروف ہے، قادیانی مختلف طریقوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنے دامِ تزویر میں پھنساتے ہیں اور ان کی متاعِ ایمان برباد کر ڈالتے ہیں، اس طرح بہت سے مسلمان ان کے پھیلاؤ ہوئے منقشِ جال میں پھنس کر اپنی متاعِ ایمان سے محروم ہو چکے ہیں۔

اس دجالی فتنہ کی بیدارگی کے وقت سے ہی علماء کرام اس کی سرکوبی سے لیے میدانِ عمل میں معروف ہیں، حضرات علماء کرام کی مسلسل محنت اور کاوش سے 7 ستمبر 1974ء کو وقت کی حکومت نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن مرزائیوں نے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا، اس فیصلہ کا عملی نفاذ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ حضرت علماء کرام اور وہ تمام حضرات جو اس فتنہ کی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں، ان کا فریضہ ہے کہ وہ عام مسلمانوں کو اس فتنہ کے دجل و مزیب سے آگاہ کریں تاکہ کوئی مفلکون مرزائی رتاد یا کسی مسلمان کو گمراہ نہ کر سکے۔ تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرزائیوں/قلا بانوں کا مکمل سیاسی، اقتصادی، معاشی، معاشرتی بائیکاٹ کریں۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو کافر نہ تسلیم کریں۔

مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ڈونکی فرزند شہزادہ کاظمیہ کردہ فتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے اور یہی

اس سے حرف بہ حرف اتفاق ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس فتویٰ کی تشہیر و اشاعت آج بھی ویسے ہی ضروری ہے جیسا کہ بوقتِ تحریر فتویٰ

ضروری تھی کیونکہ فقہ و سرزائیت اس وقت ہی سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں دیکھے
ہے معروف ہے جس طرح پہلے تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں محنت کرنے والوں کی محنت کو
قبول فرمائیں اور ان کو اجر عظیم سے فائزین۔ (آمین بمرحمتہ خاتمہ المنین ص ۱۰۰) —

المرفوعہ ۱۸۲ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ -

کتبہ :-
مجمعین الرقین غفرلہ
دارالافتاء دارالعلوم خیر الہدیہ فیصل آباد

بندہ بھی مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وحی حسن پوری
کے فتویٰ سے مکمل اتفاق رکھتا ہے۔ ۱۱
ابو ادریس محمد ارساد الحق غفرلہ
۱۸ مارچ ۱۴۲۹ھ



محمد ارساد

الافتاء دارالعلوم خیر الہدیہ فیصل آباد
خیر بورڈ، فیصل آباد

دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی باجماع امت کافر اور ذرئۃ اسلام سے خارج ہیں قادیانیوں کے
بارے میں حضرت مفتی صاحب کے فتوے سے ہمیں مکمل اتفاق ہے۔

محمد صدیقی

دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد
۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ ۱۹ مئی ۲۰۰۸ء



الجواب صحیح
بسم اللہ مفتی محمد
استاذ دارالعلوم فیصل آباد

الجواب صحیح -
الافتاء دارالعلوم خیر الہدیہ
استاذ الحدیث دارالعلوم فیصل آباد

میں تصدیق کرتا ہوں
شیخ الحدیث مولانا محمد
دارالعلوم فیصل آباد
۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور

حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ڈوٹھی رحمۃ اللہ علیہ
 کا تحریر کردہ فتویٰ بالکل صحیح اور درست ہے۔ اور آج بھی اسکی اہمیت
 و ضرورت اسی طرح باقی ہے جیسا کہ فتویٰ جاری ہونے کے وقت تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔
 لہذا قادیانیوں سے میل جول، سلام کلام، لین دین عملی و فنی، معاشرت، تجارت
 اور سب سے قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں کو اس سے سخت بیزاری
 کا ثبوت دینا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد امجد اللہ فاروق
 ۱۰/۹/۲۰۲۶ء

عبدالحق
 (عسکری)



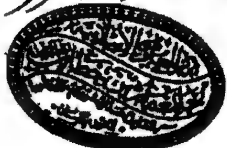
الجواب صحیح
 محمد امجد اللہ
 محمد امجد اللہ منظور
 ۱۱/۱۰/۲۰۲۶ء

الجواب صحیح
 محمد امجد اللہ منظور

دارالافتاء جامعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رائیونڈ روڈ لاہور

آج کل فتنہ قادیانی جس کبریٰ سے جسٹس راجہ سے اٹھتا ہے وہی ہے کہ اس کو
 ایسی شہادت سے قسم کیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت اور لینے ایمان سے
 کامل صورت کا ثبوت دیا جائے اسی کو جس سے کہ جس سے مفتی اعظم حضرت ولی حسن ڈوٹھی
 نے قرآن و حدیث سے فتویٰ تالیف کیا ہے بندہ من و من اس سے اتفاق کرتا ہے۔

محمد امجد اللہ
 دارالافتاء عمر بن خطاب لاہور



مفتی راجہ محمد
 جامعہ عمر بن خطاب لاہور

ان کے تمام تجارتی، باہر باہر، سہ ماہی، ۱۰ اگست، ۱۹۷۰ء، قلم فرسودہ، سیدنا محمد بن محمد
 دارالافتاء اسلامیہ، اردو، اسلام آباد، پاکستان۔



دارالافتاء الجامعہ الاسلامیہ (ماتحتہ جامعہ شرفیہ لاہور) امبوروہ مظفر آباد

بم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى و الصلاة و السلام على رسوله المجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اما بعد یہ امر اہل نظر کے ہاں روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تاریخ اسلامی میں جس قدر بگاڑ اور کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں ان میں اکبر الکبائر فتنہ قادیانیت ہے۔ مرزا غلام احمد ملعون اس فتنہ کا بانی مہانی ہے جو کفریات کی لائن لگا کر نئی خانے میں جا رہا ہے۔ اس فتنہ نے تقریباً ایک صدی سے مسلمانوں میں نفاق، کفر، دجل اور ارتداد کی تباہ کن اثرات چھوڑے ہیں خصوصاً نوجوان نسل کو جنسی پے راہ روی کا شکار کیا۔ اس فتنہ نے عورت کو ننگا کر کے بازار کی زینت بنا کر اس نٹو کی طرح رکھا جسے استعمال میں لانے کے بعد ردی میں پھینک دیا جاتا ہے اس فتنے میں اصل میں یہودیت اور عیسائیت کے اس پلان کو ترقی دی جو انہوں نے اسلام دشمنی میں طے کر رکھا تھا۔ یقیناً یہ فتنہ اکبر الکبائر فتنہ ہے دنیا اسلام کے لئے یہ وہ زہر ہے جس میں مٹھاس کی آمیزش ہو اور کھانے والے کو محسوس نہ ہو۔ یہ فتنہ وہ کینسر ہے جو جسم میں سرایت کر جانے کے بعد انسان کو جہنم کا مستحق بنا دیتا ہے۔ مرزا غلام احمد ملعون کی تضاد بیانی، کفر الحاد، ارتداد کے بیان میں اس کی اپنی کتاب روحانی خزائن، ازالہ، تریاق الغلوب وغیرہ کا مطالعہ کافی ہے۔ چہ جائے کہ اس کے کسی نقاد کو پڑھانا جائے۔

الغرض مسلمانان ملت کا ان مرزائیوں سے اخوت و مروت قائم کرنا، دلی دوستی رکھنا، رشتہ دینا یا لینا، محبت رکھنا لین دین کرنا سبھی حرام ہیں۔ کوئی مرزائی کسی مسلمان کا اصلاً کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہو سکتا الا یہ کہ مسلمان کو مرتد کرنے کی غرض سے کسی ہمدردی کا اظہار کر دے۔ ختم نبوت کا وہ معنی جو نصوص قرآنی سے ظاہر ہے اور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے عیاں ہے کہ اس کی معنوی تحریف

کرنا کفر فوق کفر ہے اور وہ ظلم عظیم ہے جس کی معافی نہیں۔ ختم نبوت کا انکار کسی معنی میں ہو کفر اور ارتداد ہے اور مکرین ختم نبوت واجب القتل ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔

القادیانی کذاب دجال، ضل بنفسه و اضل الناس و تحرف فی القرآن ای فی معانی الآیات القرآن. و کذب متعمداً علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم و ادعی انہ نبی فی عون الیہودیہ و النصرانیہ و اعان للکفر بخلاف المسلمین. و فی دعوات القادیانیہ انہ (لعنہ اللہ) مہدی. مسیح. و بعد ذالک نبی والحق. ان یقاطعه المسلمون کلاً لارتدادہم و کفرہم و بہتانہم علی الاسلام.

العبد
اسطغیث
الطاف حسین، خادم الحدیث
فی المرکز لائل السنہ و الجماعہ، الجامعہ الاسلامیہ امبور
منظر آباد کشمیر الحرہ.

مدارحہ عربیہ اسلامیہ
دار الافتاء
پہر پوہر منظر آباد آزاد کشمیر

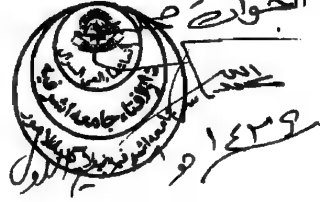


دار الافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

نحمدہ و نصلی و سلم علی رسولہ الکریم ،
اما بعد : اس وقت اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ
قادیانیت کا فتنہ ہے ، جو عام سادہ لوح مسلمانوں کو براہِ طرح سے فریب
اور دھوکہ دے کر گمراہ کر رہے ہیں ان مزاحیوں کے ارتداد اور خارجہ اور اسلام
پہننے پر امت اسلامیہ کے تمام مضامین نظر اور شرفاً غزناً سبحان اللہ و جنباً
تمام درباب فتاویٰ داعیہ کرام کا باہمی اتفاق ہے ، فقہی تنظیم پاکستان
مولانا مفتی دلی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ نے اس استفادے کے جواب میں

نہری لہجہ پر جو کچھ ارشاد فرمایا ہے بندہ اس سے کھل کر اور ہر اتفاق کرتا ہے۔
 دعلیہ کے والدین جلال تمام مسلمانوں کو اس قسم قاتل فتنہ سے محفوظ
 فرمائے، آمین۔

احقر خالد محمود مفاہمہ الغفور
 (مدارس) جامعہ ارفیہ نیلا گنبد لاہور



مولانا محمد ادریس صاحب دارالافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

محمدہ وفضلہ وسلم علی رسول اللہ
 اما بعد:

حضور اہرم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت
 میں سے جو چیز اسکی بنیاد کا درجہ رکھتی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بارے میں خاتم النبیین کا عقیدہ ہے کیونکہ حضور علیہ السلام
 کی ختم نبوت کا منکر صرف کافر ہی نہیں بلکہ مرتد
 ہے لہذا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسے محبت و عقیدت کا تقاضا
 یہ ہے ہم بطور امتی ہونے کے صدقِ دل سے خاتم النبیین ما میں
 نیز جو گروپ (قادیانی) ہے تمام علماء حق کے قول کے مطابق
 وہ مرتد میں بندہ عاجز اس بات کی تائید کرتا ہے کہ جو حضرت
 مولانا ولی حسن ٹوٹلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے وہ تمام علماء
 حق کی ترجمانی کے مترادف ہے اللہ تعالیٰ ہم کو آپ علیہ السلام کا
 سچا امتی اور محب بنائے اور عقیدہ ختم نبوت دلوں

میں راسخ فرمائے اور مرتدین اور منکرین ختم نبوت کا
قلع قمع فرمائے آمین

محمد علی

دارالافتاء
جامعہ امّہ فیہ نبی اللہ

لاہور ۲۸ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ سیدنا سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بہاولپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ختم نبوت کا عقیدہ کائنات میں مسلم عقیدہ ہے جس کا عہد و پیمان عالم طرح میں رب ذوالجلال نے
حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب انبیاء سے لیا اس عہد و پیمان میں اس
بیت کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین کے ہونے کو برہنہ کو پابند کیا گیا کہ ہر آج اپنے اپنے
عہد میں اپنی امتوں کو اس عقیدہ سے آگاہ کر دیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الزماں میں ہیں
جو خاتم النبیین ہو گئے اس لیے اس عقیدہ کا منکر جہاں وہ قرآن مجید کا منکر ہے اس کے ساتھ آسمانی کتاب
بالخصوص قرآن مجید و بعد کے بھی سبھی کتب تعبدات کا منکر ہے

اسی طرح ختم نبوت کا منکر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء و رسول کا منکر ہے
اسی لیے تمام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کا انکار بدترین کفر ہے اس زمانہ کا
جو شخص منکر بر ذہن بلکہ بدترین کافر ہے وہ اہل کتاب میں بھی قطعاً شامل نہیں آسکے لے تاہم انہی اس
عقیدہ کے انکار کی بناء پر کتاب اللہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے تمام انبیاء
کے عہد و پیمان کو جو انہوں نے ہر دور میں اپنی اپنی امت کو کس عقیدہ کا اہم کارکن یا کفر میں نرات
الجہل میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صراحتہ نام لیکر دیا کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہو گئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام خود لیا تھا احمد بھی بتلایا سنا تھا یہ بھی بتلایا احمد بن
ان کو زندہ آسمان پر اٹھا کر لے جا رہے تھے کہ قرب قیامت میں میرا رب مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اتنی بنا کر زمین پر اتار دیں گے جس کا میں پوری روئے زمین پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خاتم النبیین کا اقرار لوں گا

جو اقرار نہیں کریگا وہ مجھ سے بغاوت کریگا وہ گنگوڑ میں منساد پھیل رہے ہو گئے ہیں ان سے
جنگ اعلان کر دی جی کہ میرا رب ان سب پر ظہور کیا اس لیے ان تاریخی حقائق اور فتاویٰ کے
دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعلیمات کی بنیاد پر حضرت استاد محترم حضرت شیخ الحدیث مفتی اعظم
ولی حسن ٹونگی لد اللہ زندہ کے تادیبوں مرتبہ کے خلاف لکھا جائے والا فتویٰ ایک سبب لفظ کی تادیب
کہ جاتی ہے اس فتویٰ کو برقیہ نکر کی تادیب حاصل ہے جو شخص بھی اس فتویٰ کی تادیب کرتا ہے
وہ در حقیقت اچھے ایمان کا اظہار ہے ختم نبوت کے منکر تادیبانی مزاحمتی باکوئی بھی لد شخص یعنی
منکر حدیث دینہ کے ناکر یہ ہوں وہ در حقیقت پاکستان کے متفقہ آئین کے بھی ماغی ہیں
وہ کبھی پاکستان کی سرزمین کے غیر خواہ نہیں ہو سکتے بالخصوص جہاں تمام علماء دین کے دشمن ہیں
وہاں وہ آئین سے بغاوت کرتے ہوئے جناب ذوالفقار علی بھٹو مردم کے بھی امدان کی پارٹی کے
بھی بدترین دشمن ہیں اور ہر دور میں منافقت کیساتھ دشمن رہیں گے چونکہ ذوالفقار علی بھٹو مردم
نے اپنے دور حکومت میں علما حضرات کی محنت و کوشش سے تجمہ میں ختم نبوت کے منکرین تادیب یوں کو جب
کا فر قرار دیا تو اس وقت تمام سیاسی پارٹیوں نے تادیب نہ بلاتفاق اس کو منظور قبول کیا
لہذا پاکستان کی سیاسی پارٹی کے کارکن کا ایمانی فرض ہے کہ اس عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے
در نہ جہاں پاکستان کے آئین سے بغاوت ہوگی وہاں اپنی پارٹی کے تادیب مردم سے بھی
بغاوت ہوگی اللہ رب العزت پر مسلمان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اس عقیدہ
ختم نبوت کی حقیقت تو اس فتویٰ کے مطابق سمجھئے اور اس پر ایمان کیساتھ قائم رہنے
کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الیدر زینبہ علیہ السلام

رئیس دارالافتاء (دینی دارالافتاء)

میر جامعہ سیدنا اکسبین نزدار پشاور



Handwritten signature of the author.

مدون رئیس دارالافتاء جامعہ سدا

۰۳ میچ اتھانی ۱۴۲۹ھ بمطابق

۸ / ۲۰۰ / ۰۴ / ۱۰

دارالافتاء مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا

قاریانیوں سے شدید نفرت کا اظہار اور مکمل بائیکاٹ ضروری ہے اور ہم مدرسہ عزیزہ مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودھا کے اساتذہ کرام مولانا مفتی ولی حسین ٹوانکی کے تحریر کردہ فتویٰ سے بالکل اتفاق کرتے ہوئے قاریانیوں سے مکمل نفرت اور بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہوئے دیگر تمام امت مسلمہ سے بھی اس کی اپیل کرتے ہیں۔

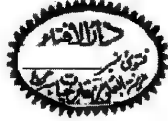
ما اريد الا الاصلاح وما توفيق الابراهيم عليه توكلت واليه انيب حسبنا الله ونعم الوكيل
فقط عائشہ اعظمہ بالصواب

بنہ محمد ابراہیم
مدرسہ مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودھا
۱۲۲۹ھ
۵ جلوس الاذنی ہر روز منگل
۱۰ جون ۲۰۰۸ء

غفرلہ ولوالدہ

۱۶ / ۶ / ۲۰۰۸

قاریانہ مدرسہ مدینۃ العلوم
سرگودھا



محمد ابراہیم عظیمی
مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا
۱۶ / ۶ / ۲۰۰۸

دارالافتاء مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

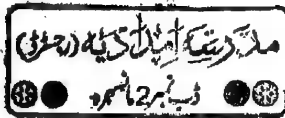
دین اسلام عقائد و عبادات کے مجموعہ کا نام ہے۔ اعمال کی صحت اور عدم صحت کا لگاؤ مدار عقائد پر ہے۔ عقائد کی درستگی سے ساقی اعمال میں کمی بھی ہو تو انشاء اللہ ایک دن نجات کا دریہ بنے گی۔ اور اگر خدا نخواستہ عقائدِ ضروریہ میں ستم آجائے، بالخصوص ضروریاتِ دین سے متعلق عقائد میں تبدیلی سے سارے اعمالِ صالح اکارت چلے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اور آپ کے قسم الرسل ہونے پر ایمان لانا ضروریات

کیجئے اسلام کو بدنام کرنے اور اجماعی مسائل سے امت کا اعتقاد اٹھانے کیلئے ایک فرقہ تیار کیا۔ لہذا وہ کلمہ اسلامی فرقہ میں شمار کیا۔ اور اپنی حالیہ لٹریچر میں سے اسے پوری دنیا میں متعارف کروایا۔ لہذا حضور جلی اللہ علیہ وسلم سے امت کا تعلق ختم کرنے کی ایک ناپاک سازش ہے۔

لہذا یہ مسلمان پر فرض ہیں کہ ان سے قطعاً تعلق نہ کیا جائے معاہدہ میٹھا معاہدہ کے اعتبار سے جو - کیونکہ سرزبان صرف حاضر ہیں۔ جبکہ اسلام کے خلاف ایک بغاوت لہذا مسلمانوں کا نام ہے

مسعود الرحمن - مفتی مسعود الرحمن
مفتی مسعود احمدیہ جامعہ عبدالحق بنیاد و بنیاد مسعودیہ



مفتی ادریس خاں ادریس خاں

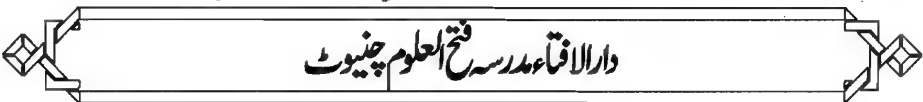
مفتی فرید

مفتی طارق

مفتی صاحب

مفتی مسعودیہ

جانب دیگر خطاب شکیب ری



باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نور اللہ مرقدہ کا قادیانوں سے تمام قسم کے قطع تعلقات کے بارے میں تقریر کو منظور ہے۔ تمام مسلمانوں کو اطلاع دینا چاہیے۔ من و عن اتفاق کرتے ہیں۔



مسعودیہ
بندہ محمد علی اعظمی
مدرسہ فتح العلوم ادریس خاں
سیاحت العلوم چنیوٹ
12/6/2008

محمد حسین
ناظم دارالافتاء
22/6/2008

- ① محمد الہی - تالیف و تالیف
- ② محمد یعقوب صاحب چنیوٹ - استاذ الحدیث مفتی
- ③ محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی - مفتی مدرسہ مدرسہ
- ④ مفتی فتح الرحمن صاحب مدظلہ العالی - مفتی مدرسہ مدرسہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم النیین ہونا اور آپکا پیغمبر
 پیغمبر ہونا اگلے بعد کسی نبی کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا اور یہودی نبوت
 کا کاذب و کافر ہونا ایسا مسئلہ ہے جس پر صحابہ کرام سے لے کر
 آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع و اتفاق رہا ہے
 قادیالی فرقے کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا
 مفتی ولی عسمن صاحب ٹونگا درج جو کچھ تحریر کیا ہے تبہ اس
 سے اتفاق کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ باری تعالیٰ قادیالی فرقہ
 سے امت مسلمہ کو محفوظ فرمائیں ۔

بندہ سید سعید اعظم
 دارالافتاء
 جامعہ دارالعلوم حقانیہ چنیوٹ
 ۶/۱۳ / ۱۴۲۹ھ
 حج



مفتی محمد ساجد لاہوری صاحب جامعہ حنفیہ سراج العلوم لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ما ينبتنا ويرضينا
 والصلوة والسلام على من لا نبي بعده ولا رسول بعده ولا أمة بعده امتنا
 خاتم النبيين ، خاتم الرسل ، سيد الرسل صلى الله عليه وسلم فداه نفسي
 وأبي وأمي كي ختم نبوت پر ہمارا مال ، جان اور اولاد قربان ہو
 جائے ، غلامی رسول ، محبت رسول صلى الله عليه وسلم کا پورا حق ادا ہو
 جائے تو یہ خوش قسمتی اور سعادت دنیوی و اخروی ہوگی ۔
 ایمان کے دو پیر پڑتے ہیں ، ایمان سے صحبت اور کافروں ، دشمنانِ
 اسلام سے نفرت رکھنا جیسا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ اذلتے علی
 المؤمنین اعزقہ علی الکافرين ، دوسمھی جگہ ارشاد ہے کہ اشداء علی
 الکفار ما حکمناہم بنعم ، تناد یا بنی دشمنانِ اسلام ، دشمنانِ رسول اللہ
 صلى الله عليه وسلم مرتد ، زندقہ ہیں لہذا ان سے نفرت کرنا اور ان کا
 مکمل بائیکاٹ کرنا بے حد لازمی ضروری ہے اور مسلمانوں کا اس گروہ
 سے کسی قسم کا تعلق رکھنا ، میل جول رکھنا ، خوشی غمی میں شریک ہونا
 کسی قسم کا کوئی معاملہ شرعاً و نقلاً کھڑا نا جائز و حرام ہے ۔
 بندہ ناچیز سفتی ولی حسن لنگی رحمہ اللہ کے فتوے سنی من وعن
 حرف بحرف تصدیق کرتا ہے ۔ اللہ جل شانہ سے التواء ہے کہ
 سب مسلمانوں کو ختم نبوت کسی جو کیداری کے لئے قبول فرمائے
 نیز دنیا و آخرت کے تمام معاملات و مراحل میں آسانی و کامیابی
 عتیقہ ختم نبوت کے صدقے عطاء فرمائے ۔

لا شیعہ محمد ساجد لاہوری

مادم جامعہ حنفیہ سراج العلوم

نور فتح محمد لاہور بیورٹل -

مدرسہ فلاحیۃ الزہراء للبنات

نزد جامعہ مہدی ٹریا کمایاں کینیڈا لاہور

۳ صاحب الحرمہ ۲۸۱ جون ۱۹۹۲

یوم الاحد



دارالافتاء دارالعلوم مری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقیدہ ختم نبوت اس امت کی اسکل ہے۔ اور نادانی ختم نبوت کے منکر ہونے کا وجہ ہے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور شب دروز مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے ہیں۔ یہ بات میں تحقیق سے ثابت ہے کہ نادانی اصل شرکوت اپنے برابر کا ہے ایک مناسبت حصہ نادانیت کی ترویج و اشاعت اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف سازشوں میں واسطہ کار کر کے نادانی جماعت کے سپرد کرتے ہیں۔ اس لئے نادانیوں کے ساتھ ہر قسم کے مراسم رکھنا، ان کے ساتھ عین دین وغیرہ فریضہ دینیہ اور حیات اسلامیہ کے خلاف ہے۔ خصوصاً ان ۲ مہاشی بائیکاٹ کر کے ان کی تمام مصنوعات کیٹے مسلمانوں کی مارکیٹوں میں کھوکھو کے دروازے بند کرنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ واللہ الموفق وهو یحیی السبیل بجمہ خاتم النبیین ﷺ

بندہ و ملا و اللہ تعالیٰ
خالد حسین عباسی
دارالافتاء دارالعلوم مری
مرکزی جامع مسجد حنفیہ مری
۱۷ - ۶ - ۲۰۲۱
۱۷ - ۶ - ۲۰۲۱



مفتی عبدالقیوم صاحب جامعہ قاسمیہ اوکاڑہ

خبرہ اعلیٰ علی اکملہ الحرم -

نادانیوں کے لئے اس میں کوئی شک نہیں کی گئی ہے۔ ان سے بائیکاٹ صرف اہم ترین امر ہے۔ کیونکہ یہ فتنہ مال کی بنیاد پر رہتا ہے۔ اس کی بنیاد ہی خراب ہے۔ اس میں معام طہار اس کا بائیکاٹ سب سے پہلی چیز کا ثبوت ہے۔ جس سے مال جو ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے اس کے مکمل بائیکاٹ خراب ہے۔ ان کا ہر عمل کو اس کی تائید نہ کر سکیں۔

فقط طہار علیہ السلام

مفتی عبدالقیوم
جامعہ قاسمیہ (اوکاڑہ)
0321-6955993

مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم:

اما بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں میں سے سب سے زیادہ اعلیٰ و ارفع مقام حضرات انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا دنیا میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا اور آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا جو تمام انبیاء کے امام اور سردار اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبت اور پیار آہنہ کے لال عبد اللہ کے ذرّہ بتیم سے ہے کھنسی کو یہ فضیلت عرش پر ملاقات والی نہیں ملی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بخشی، وجہ تخلیق کائنات رحمت للعالمین وسیۃ لکونین

(فداء نفس آل و اہل) کو اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج عطا کیا اب ان کے بعد نہ کوئی نہیں آئے گا نہ رسول سب سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے صحابہ کرامؓ این لمحہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا پسند نہیں کرتے تھے اور یہ بھی حضرات صحابہ کرامؓ کی شان تھی کہ ایک لمحہ بھی وہ اس روئے زمین پر گستاخ رسول کو نہیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرات سے زیادہ وفا کرنے والے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جان قربان کرنے والے یہ حضرات صحابہ کرامؓ کی جماعت تھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ جماعت اسی وجہ سے مقبول تھی کہ وہ آپس میں رحم دل تھے اور کفار ہر گستاخان

رسول پر نہت بھاری تھے چاہیے ان دشمنان اسلام اور گستاخ رسول میں ان کا عزیز و رقاب ہی کیوں نہ ہو صحابہ کرامؓ کے دلوں میں عشق رسول بھرا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرامؓ کی تعریف اپنے پاک کلام میں بیان فرمائی ہے صحابہ کرامؓ نے سب کچھ برداشت کر لیا گھوڑوں سے بے گھر ہوئے، بچے یتیم کرا لے بیویاں بیوہ ہوئی تھیں حال مراد لادھن لیا تھا لیکن اس پاک دھرتی پر گستاخ رسول کو برداشت نہیں کیا: دور نبوت میں سب سے بڑے گستاخ رسول یہودی اور مشرکین تھے آج کے دور میں سب سے بڑے گستاخان رسول یہودی اور تقادیان خنزیر ہیں 1957ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز نے ختم نبوت کے تاج میں لقب زنی کرنے کے لیے این انسان نما خنزیر سے دعویٰ نبوت کر دیا مقصد یہ تھا کہ ہمارا کو منسوخ قرار دیا جائے اور انگریز کی خوشنودی حاصل ہو جس میں تو یہ بھی بہت بڑا تھا کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا

لیکن اس سے بڑا جرم اس خنجر سے کا یہ تھا کہ اس نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو صحابہ کرام کو اہل بیت عظام کو سنی گالیاں دیں ہیں ان شہیدوں کے مال سے پھلکا پلینے والا یہ کتاب مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انتہائی غلیظ گالیاں دی ہیں ملت اسلامیہ سے سوال یہ ہے کہ اتنے بڑے ستارے رسول کو بھی ہم اپنے بیانیوں توہینوں میں یا کتابوں میں امر زامیہ کہہ سکتے ہیں؟ نہیں بلکہ اس خبیث ایسن کو خنجر سے اور ستا کہنا بھی خنجر سے اور تبتے کی توہین ہے جو آدمی میرے مبارک آقا علیہ السلام اور حضرات صحابہ کرام کو اہل بیت کی جیسا نہیں کرتا میرے دامن میں بھی اس کے لیے کوئی جیسا نہیں ہے حضرت نور دین زنگی کا زمانہ بہت ہی بابرکت زمانہ تھا کوئی ستارے رسول کے بارے میں علم ہی ہوتا فورا واصل جہنم کر دیا جاتا ان کے زمانے کا ایسا مشہور واقعہ کتابوں میں بڑی تفصیل سے کتابوں لکھا ہوا ہے یہ واقعہ عشق رسول سے بھرا ہوا ہے اور ہم مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے حضرت کے زمانے میں دو جموں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح پرور اطہر میں لقب لگانے کی کوشش کی حضرت نور دین زنگی کو خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اپنے ان دونوں دشمنوں کی

نشاندگی کی اور فرمایا نور دین مجھے یہ دو تینے ایزارے رہے ہیں آپ ان کی خنجر لو چنانچہ حضرت نور دین زنگی اپنے علم سے بے خبر ہو گئے اور یہ سارا ہو کہ مدینہ طیبہ پہنچے اور سارا مدینہ والوں کی دعوت کھام کی جب سارے آدمی دسترخوان پر نہ بیٹھے آئے تو حضرت نور دین زنگی نے ان دونوں جہنموں کو تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن وہ دونوں جہنم دسترخوان پر نظر نہ آئے مدینہ والوں سے پوچھا نور دین زنگی نے نہ کیا کوئی آدمی باقی تو نہیں بچا تو گویا نے بتایا کہ دو آدمی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہیں یہ وقت عبادت میں معروف ہوتے ہیں ذکر وغیرہ کی کثرت کرتے ہیں حضرت کو کہا یا یہ دونوں اس وقت عبادت میں معروف ہوں گے حضرت نور دین زنگی وہاں ان کے گھرے میں گئے جب ان دونوں کو دیکھا تو حضرت نور دین زنگی نے فرمایا یہ ہی وہ دو بیٹے تھے جو مجھے خواب کے اندر دکھائے تھے چنانچہ ان دونوں کو تمام لوگوں کے سامنے کھڑے کر کے اور دونوں کو آگ میں ڈال کر جلا دیا اور بعد والوں مسلمانوں کو یہ سبق چھوڑ گئے کہ جو بھی ستارے رسول ہو گا اس کا بھی علاج ہے عقیقت نبوت کے انکار کی وجہ سے یہ قادیانی فرقہ زندقہ ہے اور انہیں کی سزا واجب القتل ہے اور حکومت وقت کافر من ہے کہ وہ زندقہ کو داخل جہنم کرے۔ مرزا قادیانی کے عقائد و نظریات صحیح علم میں ہیں

حضرت ان میں قادیان کا ناکا بتاتا ہے اپنے اوپر وحی کا نزول بتاتا ہے اور اپنے پیروں کو آسمات المومنین اور اپنے حائے والوں کو ہجر ممانہ کا لقب دیا ہے اور تمام مسلمانوں کو کفریوں کی اولاد قرار دیا ہے حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں جو آدمی قیامت کا منکر ہو منکر و نیکر کا منکر ہو یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہو وہ زندقہ ہے آئے حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے

انبیا و علیہم السلام کی توہین نہ کرے ان کا بائیکاٹ کرنا بیجا نہیں: قادیانیوں کی اصل طاقت ان کے کارخانے میکٹرویاں تعلیمی ادارے ریستوران وغیرہ ہیں آج ہم سب مسلمان ان مصنوعات کا بائیکاٹ کریں تو مزرائیت کی عمارت دعوام سے ٹکرائے گی اور پھر اس دنیا میں مزرائیت اپنی جوت آپ ہی مرجائے گی اور اگر ان کے یہ کارخانے ہمارے وطن سے منسوخ ہونگے اور ان کے مالی وسائل ہماری وجہ سے یعنی بائیکاٹ نہ کرنے کی وجہ سے بٹھرتے رہتے تو نہ جانے کتنے مسلمان نوجوانوں کو یہ انسان نما خنزیر گھراسی کی دلہل میں دھکیل دیں گے اس سلسلہ میں آپ کے ہاتھوں میں مفتی ولی حسن ٹونگی کا یہ فتویٰ اور میکٹروں مدارس کے علماء کرام عفتیان عظیم اور مشائخ حضرات کی تحریکات ہیں سب حضرات کا متفقہ فیصلہ ہمیں ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے تاکہ ان زندقوں کا راستہ روکا جائے قادیانیت امت مسلمہ کے لیے ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں دوران سزینہہ گھمکڑ میں اپنے استاد محترم عزالی دوران رازی وقت امام اہلسنت حضرت مولانا سر فراز خان مہمند صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا گفتگو کے دوران حضرت مہمٹا سے قادیانیوں کے بائیکاٹ کے بارے میں بات ہوئی جنہہ نے حضرت امام اہلسنت صاحب سے فرمایا کہ کچھ علماء کرام قادیانیوں کے بائیکاٹ کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں بلکہ ایک بڑے دینی ادارے کے معروف مفتی صاحب نے تو اس فتویٰ کو دیکھ کر فرمایا میں اپنے تاجروں کا خیال رکھوں یا اس فتویٰ کو دیکھوں تو حضرت امام اہلسنت صاحب نے فرمایا حضرت مفتی ولی حسن نے جو لکھا ہے وہیں حق ہو ہی حق ہو ہی حق ہے حضرت صاحب نے میں دفعہ یہ الفاظ دہرائے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قادیانیوں سے یہ قسم کا بائیکاٹ کرنے کی توفیق عیب فرمائے آمین اور قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارست عیب فرمائے اگر ہم اتنے بڑے حوالوں کے پرہیز نہ کریں تو دشمنان رسول قادیانیوں سے بائیکاٹ نہ کریں تو ہم سے اہل اللہ خدا کی قسم ملی گا کتا ہے جو مالک کا و نادر تو ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں سے عظیمہ ختم نبوت کا کام لے لے آمین

خادم ختم نبوت و تلمیذ رشید عزالی دوران لازمی وقت
امام اہلسنت حضرت مولانا سر فراز خان مہمند صاحب راجہ علیہ

مفتی لیاقت علی نقشبندی

مفتی لیاقت علی نقشبندی

فاضل مدرسہ لہور العلوم گوجرانوالہ

خلیب جامع مسجد اہلبی چڑھ منڈی لاہور

مفتی ولی حسن ٹونگی رحمہ اللہ کا فتویٰ
بالکل حق اور بیجا ہے

احقر محمد جہانگیر

شیخ الشفیہ مولانا محمد اجمل قادری صاحب دارالافتاء قاسم العلوم لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بیرادران اسلام -

یہ ایک بلاشبہ واضح اور مسلم امر ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرنے کی توہین لاریب کا ضرر اور مرتد ہے۔ اور یہی علم اس کے پیروکاروں کا بھی ہے۔ فتنہ قادیانیت روسے کفار اور مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک بھی ہے اور سخت بھی جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو تفصیلی فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے اور آج بھی اس کی اہمیت و افادیت اسی طرح قائم و دائم ہے جس طرح جو وقت اجراء تھی۔ عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ تمام کفار و مرتدین کے ساتھ عموماً اور فرقہ قادیانیت کے ساتھ خصوصاً منسلک فتویٰ کے موافق عمل کریں۔ احقر کو اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے ساتھ اتفاق ہے اور دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو دنیا اور آخرت میں اہل حق کا ساتھ نصیب فرمائے آمین

یا اللہ العالمین - سیام

الجواب الصحیح

ابو عثمان

مفتی اعظم

مہتمم مدرسہ صوفیہ ممبئی
سین آبار

۹ شوال ۱۴۲۹ھ

یوم الضحیٰ

محمد اجمل قادری

مفتی شفیہ محمد اجمل

دارالافتاء قاسم العلوم لاہور

مرکز خدمات الشیخ
شیخ الاسلام حضرت
محمد رفیع قادری
دارالافتاء قاسم العلوم لاہور

مفتی عبدالرزاق صاحب خطیب تبلیغی مرکز پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله واصحابه اجمعين

اما بعد - یہ واضح اور مسلم امر ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں

آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا

ہلذا اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ بلاشبہ

دائرہ اسلام سے خارج ہے کافر اور مرتد اور زندیق ہے اور یہی حکم اس کے متبعین

کا ہے ہلذا قادیانی، مرزائی، نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق میں ان کا حکم عام

کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے اس وجہ سے ان کے ساتھ میل جول

رکنا لین دین کرنا، غرضی غمی میں شرکت کرنا، معاشرت، سلام، دیکھنا نا جائز

اور حرام ہے اس لئے کہ ان کا کفر زیادہ، خطرناک اور سخت اور نقصان دہ ہے

تمام امت مسلمہ کا فرض ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور

غیرت ایمانیہ کا حقیقی ثبوت دیں

ہلذا حضرت مولانا مفتی دل حسن مہتاب رحمۃ اللہ علیہ ٹونکی نے جو تفصیلی فتویٰ جاری

کیا ہے یہ فتویٰ عام ہے اور آج بھی اس کی اہمیت اور افادیت اسی طرح قائم اور

مسلم ہے جس طرح بروقت اجراء تھی

اس لئے بندہ کا عبد عبدالرزاق احمد اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے

اللہ تعالیٰ اس فتویٰ کی تائید کو میرے لئے اور میری اولاد اور والدین

ساتھ اتفاق کرتا ہے میرے اور استاد کرام کے لئے آخرت میں شفاعت محمد ﷺ کا درجہ بلند

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه امین



حضرت
از بندہ عبد عبدالرزاق مجاہد
فاضل دیوبند، مدرسہ اسلامیہ لاہور
خطیب تبلیغی مرکز پاکستان، ٹونکی

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

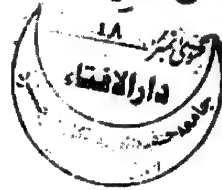
دارالافتاء جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الہدیۃ دکنی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ابا عبد

قادیانیوں اور زانیوں کے حکم اور ان کے ساتھ معاملت سے متعلق حضرت لقدس
استاذ المشائخ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی علی حسن ڈکنی کرامت اللہ مرتدہ
کا فتویٰ بدریہ صحیح ہے۔ اس فتویٰ کی عمری اشاعت وقت کی دشمنی الہیہ
ضرورت ہے، اس سے ان شاء اللہ عامہ المسلمین کی دینی حفاظت ہوگی اور قادیانی
اور زنادی فتنے کھیلے یہ فتویٰ اثبات و شرہ راہ ثابت ہوگا۔ اللھم زنا لھو ذک من الفتن

الجواب صحیح
بندہ عبد القادر فرید
صدر مدرسہ علمین
دارالافتاء جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ
۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ



مفتی حافظ غلام یاسین صاحب جامع مسجد مدنیہ لاہور

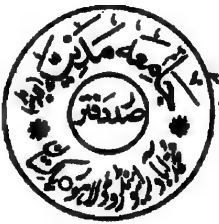
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتنہ قادیانیہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے باغیوں
کا ٹولہ ہے۔ اس لیے اس فتنہ قادیانیہ کا مکمل
مناش، عاشق اور سماجی مکمل طور پر بائیکاٹ کرنا ضرورت
اسلامیہ کے عین مطابق ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان قادیانی
فتنہ کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرتے ہوئے اسلام سے
اپنی سچی وابستگی کا ثبوت دیں۔ احمق

مفتی حافظ غلام یاسین
امام و خطیب جامعہ مسجد مدنیہ
بیرون شہر انور ٹیکہ لاہور

مولانا محمود میاں صاحب جامعہ مدنیہ جدیدہ و خانقاہ حامد بیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 پر مسلمان حکومت پر لازم ہے کہ فقہ قادیانیت کی تکلیف
 سے کٹ کر رہے اور یہ فرقہ اپنے الحادی عقائد سے تکلیف برأت
 کا اعلان نہ کرے نہ حکومت وقت انکرقتل کر دے علماء
 کو چاہیے کہ ان زہنیوں سے کہی قسم تعلق واسطہ نہ رکھیں
 انسانی بچہ رسی کی پیاد پر اس الحادی جماعت کا کوئی فرد کہیں
 کہہ دے اور کا اہل نہیں ہے تا وقتیکہ اپنے باطل کو یہ عقائد
 سے اعلان برأت نہ کرے



۲۹ اہول
 چائٹانی ٹوبہ

جامعہ مدنیہ جدیدہ و خانقاہ حامد بیہ
 رائے ونڈ روڈ لاہور

مدرسہ عربیہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

مرزا یوں کا کفر قطعی اور یقینی ہے علماء و مفتویہ پاکستان کا اس پر طوع و تدبیر و اتفاق

سے اس میں شبہ نہ رہتا ہے ایمان بخلاف ہے ان سے ہر قسم کا منافیہ و بائینہا، جزو ایمان ہے

بنا کارہ عبد الکریم غفرلہ لوالدیہ از نعم اللہ علیہ

۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ

دفتر مدرسہ نجم المدارس کلکتہ
 ط ۱۰۰، سیکٹر ۱۱، لاہور۔ فون: ۳۳۳۳۳۳۳۳

مولانا امیر حسین شاہ گیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلام کو سب سے زیادہ نقصان فتنہ قادیانیت کی وجہ سے
حور باغ سے یہ ٹور سادہ لوح مسلمانوں کو مرثوب بنا رہیں
لہذا مسلمانوں کے ان سے دور رہنا چاہیے۔ اور ان سے
پہر قسم کا لین دین غمی خوشی مجلس و بہر خاست ہر طرح
کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان پر فرضی ہے
میں حضرت مفتی ولی حسنؒ ٹوٹنے کے فتویٰ کی
مکمل نائید کرنا ہوں اور اس پر عمل کرنا اپنا
آیمان کا جز سمجھتا ہوں

امیر حسین شاہ

نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

تعمیر

صبر و استقامت

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

سید امیر حسین شاہ گیلانی
مدرسہ اسلامیہ تعلیمی کونسل
گیلانی

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ
فاضل دارالعلوم دیوبند

حامداً ومصلياً وسلم

قادیانیوں و مرزاہٹیوں کے حلقوں
جو علماء کرام نے تحریر کیا ہے بندہ اس کے

ساتھ متفق ہے -

اپنے منفع و بیماری کی وجہ سے زیادہ تحریر

کرنے سے قاصر و معذور ہے -

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ
مخدومی شریفین - منہج جھنگ
الجمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۲ھ / جولائی ۲۰۲۱ء

مولانا امجد خان صاحب مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقیدہ ختم نبوت کیلئے کام کرنا ہمارا ایمانی فریضہ ہے - اللہ تبارک و تعالیٰ
ہمیں عقیدہ ختم نبوت کیلئے و شب و روز کھنت کرنے والا بنا دے - آمین .

احقر حقت مولانا مفتی ذکی رحمان رحمان علیہ السلام کے فتوے کے حرف بحرف ناسخ

کرتا ہوں - مسلمانوں کو اس فتوے پر عمل کرنا چاہیے تاہم آخرت میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے حقدار بن سکیں

اقسام الہدیہ

۲۶۱۰۵۱۰۹
حامد جامعہ طبرستان
عبدالکریم روضہ
کلاھور

مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر، مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹوٹنگی ندیس اللہ سہہ العزیز کے اس
مفصل اور مدلل فتوے کی اقداناکارہ حروف بکثرت لکھیں کرتے رہے، اللہ تعالیٰ ہم سب
مسیخوں کو اس پر عمل کرنے اور اس بارے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ ۱۹۷۷ء میں تحریک ختم نبوت ۵ نیچے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے دستور
میں ترمیم کر کے ۵ روزوں کو باقاعدگی اور لاہوری کو غیر صلح قرار
دیا تھا، اس فیصلے سے پوری دنیا میں روزانہ اخباروں کی کمرٹوں کی گتھی، جس تکلف
ختم نبوت کے اُس وقت کے ایڈیٹرز اور حضرات مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ
نے کیا بیان میں فرمایا تھا کہ اب روزانہ اخباروں میں تبلیغ کی زیادہ ضرورت ہے، افسوس! جس حضرت
اور ایشیا میں توجہ نہ دی گئی اور پھر بحراب سے روزانہ ۸ صفحات شروع سے جو آواز اللہ
رہی تھی وہ بن کر یا کچھ خوش ہو گئی، اور یہ سب جس تکلف ختم نبوت ۸ مبلغین مامی
ولہینہ بن کر رہے، اچھا نام رہے حضرت علامہ کی خدمت میں فرمادیا کہ خواتین کو تاکہ حضرت
مولانا مفتی ولی حسن علیہ السلام سے اس فتوے کو عام کیا تو تمہارے پیمانے ۱۰ انتظام فرمائیں اور ختم نبوت
اور روزانہ اخباروں کی حقیقت سمجھنے پر توجہ فرمائی جائے مدارس ۵ ساتھ، صاحبہم فلیکس اور
حضرات علماء مبلغین اپنے اپنے دائرے میں یہ فریضہ ادا کرنے کی سعی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق
عطا فرمائے، آمین

محمد یوسف صاحب

دعوتِ عالمی قادیان

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۱۴ ستمبر ۲۰۰۸ء

مولانا سیف الدین صاحب لاہور (خطیب و مہتمم مدرسہ مخزن العلوم گلبرگ)

قادیانی، مرزاٹی جو خود کو احمدی کہتے ہیں، گستاخ، زندیقوں اور منافقوں کا گروہ ہے۔ یہ جماعت ایک شخص جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے کو نوحہ باللہ نبی اور رسول مانتی ہے۔ قادیانی کائنات کے بدترین اور غلیظ ترین کافر ہیں۔ قادیانی نہ صرف کافر و مرتد بلکہ محدود ذہنیت میں اور یہ تمام گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور قادیانیوں کا عقیدہ علم الہم کے گستاخ ہیں۔ صحابہ اور تمام اہلبیت رضی اللہ عنہم کے گستاخ ہیں۔ اور تمام امت مسلمہ کے گستاخ ہیں۔ اسلامی عدل و انصاف کے مطابق قادیانیوں سے معاشرتی، معاشی، سیاسی اور اقتصادی یعنی مکمل بائیکاٹ فرض ہے۔ اور کسی قسم کا معاملہ کرنا حرام ہے۔ جس کی غیرت ظہیم اور غیرت ایمانی باقی ہو وہ قادیانیوں سے کسی قسم کا سلام، کلام، لین دین، خرید و فروخت کا سوجھی نہیں سکتا ہاں اگر غیرت ایمانی مہر جائے تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جو خالصتاً مقاطعہ پر ہے نہایت جامع ہے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس فتنہ غیبتہ کو مٹا دے، آمین۔ اکابر علماء کی بھی یہ رائے ہے اور اسی پر علماء اجماع ہے۔

سید اللہ حسین

مولانا عبدالملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

سید المرصم

الحمد لله ربنا ورسولنا محمد بن عبد الله الذي اصطفى - انا لله
 نبوه ان اكابر علماء كرسيتي سمجھتے ہوئے ان پر اعتماد کرتے ہوئے
 تصدیق کرتا ہوں۔ اور جہانوں نے کلمہ ہے، لیتا صحیح و صواب ہے

والسلام
 علیہ السلام
 مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ
 ۲۰۲۹-۲-۲۷

مفتی محمد عیسیٰ صاحب جامعہ مفتاح العلوم گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماریاہ نشہ دور حاضر کا بہت بڑا فتنہ ہے۔ جماعتی سیاست اور اقتصادی
 اور سیاسی۔ یہ سب سید ان میں اسلیم اور ان کے اسلیم کو شکست
 دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انگریزوں کا یہ غور کاوش ہے جو
 یہ طرح وہ اسلیم اور ان کے اسلیم کے ساتھ ساتھ میں معاملہ کرنا
 ہے۔ مثال کے طور پر نیا غنڈہ اور عیسائی۔ بس اسلیم کے ساتھ
 اور اسلیم میں عیسائی اور ان کے ساتھ میں فرقی کرنا ہے کہ اختلاف صحیح
 اور اسلیم ہے۔

محمد عیسیٰ صاحب
 جامعہ مفتاح العلوم
 نوشہرہ سڑک، گوجرانوالہ
 ۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء
 ۲۷ ستمبر ۱۹۷۷ء
 جامعہ مفتاح العلوم
 نوشہرہ سڑک، گوجرانوالہ

مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب گوجرانوالہ

اسلام آسے داخل ہونے کے لئے دو گیت، یہ ایک جہاد
 دوم عقیدہ ختم نبوت کا قادیانی دونوں گیت بند کرنا
 چاہتے ہیں یہ لوگ جہاد کے بھی منکر ہیں اور عقیدہ ختم نبوت
 کے بھی منکر ہیں لہذا یہ لوگ کافر ہیں ان سے لین دین
 بھی حرام اور ان سے تعلقات رکھنے بھی حرام ہیں اسلیم مسئلہ
 ان سے دور رہیں واللہ
 خودیام مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب

مولانا علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور دشمنانِ ختم نبوت کے حضوراً قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جووری طرح جدوجہد کرنا ہی صحیح ہے۔ کافرین سے اور اس میں کوئی عیب نہیں۔ اگر کافرین جو کج فہم اور کفرنا یا بندہ اس کی دلجوئی نہ لیں تو یہ ایسا ایمانی تقاضا ہے جس کا سہارا لینا چاہیے۔

خانیہ شاہ

علی شیر حیدری
۵/۱۲/۲۰۱۹ء

مولانا قاری خلیب عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام، جہلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ، ونصلی علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

ابتدائے اسلام سے اسلام دشمن طاقتوں نے دین اسلام کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی، اسلام کا چراغ گل کرنے یا مہم کرنے کا کوئی موقع اسلام دشمنوں نے ہاتھ سے جانے نہ دیا، خصوصاً مسلمانوں کے اندر فتنہ ڈالنے کیلئے بعض لوگوں کو فتنہ بازی کی خصوصی تربیت دیکر مختلف قسم کے فتنوں کو اسلام کے رنگ میں اسلام میں گھسیڑنے کی مذموم کوشش کی گئی۔ معتزلہ، خوارج، روافض، قدریہ وغیرہ اسی سازش کی پیداوار تھے اور جدید فتنوں میں انکار حدیث، انکار ختم نبوت وغیرہ فتنے بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مگر ان سب فتنوں سے مرزائیت کا فتنہ تمام فتنوں سے زیادہ خطرناک اور اسلام کیلئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوا، اہلبیس لعین نے مرزا غلام احمد قادیانی کی خصوصی تربیت کر کے اپنا متیل اور خصوصی شریک کار بنا لیا تھا، بلکہ یہ قادیانی ملعون اپنے استاد اہلبیس سے بھی سبقت لے گیا۔ غور کیا جائے تو اس فتنے کے پروان چڑھنے اور ترقی کے بنیادی طور پر تین سبب ہیں۔

(1) ابتداء میں انگریز حکومت کی سرپرستی اور اسکے بعد اسلامی حکومتوں کا ان کو بے جا رعایت دینا اور ان کو کلیدی اسامیاں مہیا کرنا۔
(2) تمام مسلمانوں کا اس فتنے سے غفلت برتنا یعنی اہمیت نہ دینا جس کی وجہ سے ان کو مسلمانوں کے ساتھ تعلقات استوار رکھنے کا موقع ملا جسکی آڑ میں یہ لوگ اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کرتے رہے۔

(3) اگلی اقتصادی قوت: ان لوگوں نے بڑی بڑی فیکٹریاں، کارخانے، کاروبار چلائے ہوئے ہیں مثلاً شیزان کمپنی، شاہ تاج شوگر مل وغیرہ جو کروڑوں روپے مرزائیت کی تبلیغ کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے بلکہ انکا فرض ہے کہ وہ مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں اور انکی کمپنیوں، کارخانوں دوکانوں سے کوئی چیز نہ خریدیں۔

غیرت کا مقام ہے کہ یہ ملحد اور زندیق ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے تاج کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھین کر مرزا قادیانی کے سر پر رکھیں اور ہم انکے ساتھ دوستی لگائیں، انکی خوشی غمی میں شریک ہوں، انکی فیکٹریوں، دوکانوں سے مال خرید کر انکو مالی طور پر مضبوط کریں، جبکہ وہ اس سرمایہ سے اپنے غلط عقائد کی تبلیغ اور ترویج کرتے ہیں، ایک مسلمان کی غیرت اس بات کو کیسے گوارا کر سکتی ہے؟ لہذا ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹوکی کے فتویٰ بائیکاٹ کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں، دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مذہبی غیرت و محبت نصیب فرمائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

(مولانا) قاری خلیب احمد عمر

مہتمم جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام

مدنی محلہ جہلم





مولانا عالم طارق صاحب

باسمہ ثنائی

بندۂ حق کے دامن میں سوائے نسبت کے اور کچھ بھی نہیں ہے حضرت مفتی ولی حسن صاحب
رحمۃ اللہ علیہ مدظلہ العالی نے مولانا طارق صاحب سے بے شمار احادیث و روایات سے استفادہ کیا ہے اور ان سے
واجب الاطلاع رہے مولانا شہید سے عنایت و کرمی دانی کے دل و جان سے اس پر
عمل کرنا اور اس کی اشاعت کرنا اور قادیانیوں سے پرہیز کرنا باوجود دشمنی

عالم طارق ۱۶ ربیع الثانی
۱۹۲۹ء

ڈاکٹر سعید عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ المکرمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمدؐ و زہلی علیؑ رسولہ الکریم - اما بعد
دنیا میں بہت فتنے پیدا ہوئے مگر مطالعہ اور جاننے کیلئے جب
گہرائی میں گئے تو معلوم ہوا کہ فتنہ قادیانیت سب سے بڑا فتنہ ہے
یہ ناسور پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ قادیانی چونکہ کافر اور
زندیق ہیں اور ہر وقت مسلمانوں کے درپے آزار ہیں
مختلف ہتکافوں سے سارے لوگوں کو گھمراہ کرتے ہیں
انہی آئینوں سے مسلمانوں کو بچا دیکھتے ہیں اور مالی
معاوضت سے مسلمانوں کو بچان کر رکھتے ہیں۔
کافر اور زندیق ہونے کی وجہ سے ان سے کسی قسم کا
لمس دین رشتہ ناظرہ۔ معاشی معاشرتی علمی فحش میں
ہر قسم کا بائیکاٹ فرہش اور جائزہ اور ضروری ہے

سعید عنایت اللہ

۲۷/۵

فضیلۃ الراجح الاستاذ
ڈاکٹر سعید عنایت اللہ - مدرس مدرسہ
صولتیہ - مکہ المکرمہ -

مولانا سید محبوب شاہ ہاشمی صاحب
خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب مولانا محمد ذکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بلاشبہ قرآن کریم (جو ہوی فوطیہ) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث منوثرہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اسلئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہی حکم اس کے ماننے والوں کا ہے۔

اور اگر فتنہ قاریانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہیں جن کے ساتھ باطنی تعلقات اور دیگر معاملات میں ملکتے نامور مفتیان اور علماء کرام کے فتاویٰ جات ہیں وہ امت مسلمہ کے لئے متفعل راہ ہیں قاریانی امت کی یہ اور اس مدد کے لئے ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں اسلئے ان کا مٹل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔



سید مجرب شاہ صاحبی مدظلہ
دارالعلوم جامعہ عثمانیہ
نادر بازار لاہور

ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کویت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام علماء کرام اور معنایں مطہرہ سے ایسی استفہات کے جواب
میں وسعی نظر اور فتویٰ دیا ہے جس
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ورلڈ سیکرٹری جنرل
کہ صحت کے تشکیکات پر توجہ سے
سوشل بائیوٹیک اور قسم کے تعلقات خوشی دہنی میں
اور امتحانوں میں بائیوٹیک کے ساتھ ان سے نفرت
کے بجائے کیریئر کیاریاں نہ صرف ان میں ہم مرشد ذہنی میں

ڈاکٹر احمد علی سراج
ورلڈ سیکرٹری جنرل
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ
جی۔ مین سراج اسلام آباد ایڈمنسٹریشن
میرٹھین جامع مسجد اعظم کویت
مرشد ذہنی بلچ مکہ مکرم
27/5/2008

مولانا ثناء اللہ صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ کھٹنڈو، نیپال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلی ذریعہ اصابہ اجمعین

اساتذہ! جب کہ برکات النہضۃ العلمیہ علیہم وسلم اخراج میں ۱۰۰ کے بعد اگر کوئی نبوتِ مآدومہ کرتا ہے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

علامہ رحمہ نے اول روز سے ہی اپنی رسالت سے پر عمل کر کے خبر خیرت کی پہنچانی کے لیے امامِ اکابر، ائمہ اہل سنت و جماعت سے بارے میں حضرت نفعی الطحطاوی رضی اللہ عنہما سے گزارش فرمائی کہ یہ نبوتِ مآدومہ سے کون سے مفسدین

انسان کرتے ہیں اس لیے وضعِ نبوت کے ذکر کے ساتھ مکمل بائبیکاٹ فرماتے و حجت کاماہر ہیں
تقاضا ہے اللہ باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالتِ مسلمہ کے لیے نافع بنائیں اور مفسدین کو

۲۴ مئی ۱۹۷۸ء
ثناء اللہ عالمی
مدرسہ الجامعہ الاسلامیہ کھٹنڈو، نیپال

قاری شبیر احمد عثمانی صاحب جامعہ عثمانیہ چناب نگر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرتوں سے سزا دینا یعنی اول حسن و اول کرم و اول عابدین سے تمام قسم کے لعنت ہے اور یہ تم کو آرزو تھی کہ ہم سب متفق ہیں جو کہہ رہے ہیں کہ وہ کافر بلکہ مرتد ہیں اور ان سے نفرت کے ساتھ قطع کرنے جو یہ اور ان سے سوشل بائبیکاٹ کرنا چاہیے
تاریخ ۱۰ محرم ۱۴۰۰ ہجری قمریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کامیاب بن کر اپنی رحمت سے ان کو
اجلے آج تک ان کے منہوں سے زندگی بھر نیتہ ناریہ مت جائے توبہ جارا رکھا۔

۱۰/۶/۰۸
۱۲۹
۵ رجب المرجب ۱۴۰۰
قاری شبیر احمد عثمانی صاحب جامعہ عثمانیہ چناب نگر

سید عطاء الہیمن شاہ بخاری صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 حَفِیَّتْ مَفْتٰی وَحٰی حَسَنٌ مَا رَحِمَهُ اللّٰهُ جَوْعَ فَمَنْوٰی صَدْرًا فَمَا یَا نَامَا
 اسی پر امامہ کا اجماع ہے۔ ارشاد اب میں یوروں امامہ کو اس کے
 اجماع کہ صیب عروا کے اسبت فقہا خادم احرار فقیر عطاء الہیمن شاہ بخاری
 عطاء الہیمن شاہ بخاری
 مسید عطاء الہیمن بخاری
 جناب نگر
 ندانہ ختم نورت، مسجد احرار

سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

حضرت مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ امت کے اجماعی عقیدے کا اظہار ہے حق تو یہ ہے کہ ہم
 اس پر عمل کر کے فتنہ خادیا نیت کا قلع قمع کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ، مجھے اور تمام مسلمانوں کو عمل کی توفیق
 عطا فرمائے (آمین)
 سید محمد کفیل شاہ
 فدیر ماہینا ماہ نقیب ختم نورت (ندانہ)

عبداللطیف خالد چیمہ صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہی حضرت مفتی صاحب کے اس فتویٰ سے صرف بحرف متفق ہوں اور اس پر عمل کو اپنا دینی
 فریضہ سمجھتا ہوں مسلمانوں کے تمام طبقات کو اس پر یوروں طرز محفل کرنا چاہیے کہ یہ
 بیان غیرت و حرمت کا سہا بی ہے

۱۱ - سجاد ۱۹۶۹ء
 ۱۸ - اکتوبر ۲۰۰۸ء
 بروز جمعہ دفترا احرار یورو

عبداللطیف خلیفہ
 عبداللطیف خالد چیمہ
 مرکزی دفتر مجلس احرار اسلام پاکستان
 0300-6933453

مولانا محمد مغیرہ صاحب جامع مسجد احرار چناب نگر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ =

سزا غنیم احمد قادیانی اور ان کے متبعین کے عقائد و نظریات
 اتنے واضح ہیں کہ کوئی بات اب پوشیدہ نہیں رہی
 خصوصاً دعویٰ نبوت و مسیحیت اللہ سبحانہ علیہ السلام
 کی حیات کا انکار سیدنا علیہ السلام کے کردار کئی
 اور نئے معجزات کا انکار کئی انبیاء کی توحید
 کے علاوہ اس کے اہم عقائد و نظریات کے
 خلاف تطویر پیش کرنا پورا سکر اسلم ہی کے نام سے
 نوانے کی کوشش ایسے ہیں کہ جن سے کسی اعتبار
 سے بن سکتی ہیں غیرت اسلامی کے خلاف ہے
 اس بارے میں حضرت مفتی ولی حسن صاحب (رحم) قادیانویہ کے بارے
 میں فتویٰ جاری ہوئے ہیں اس کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں
 اور کئی فتویٰ جاری ہوئے ہیں اس کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں
 مولانا محمد مغیرہ صاحب جامع مسجد احرار چناب نگر

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي جعل عباده الذين اصطفى اولاد ان الله عز وجل قال في سورة التين: ان الله عز وجل اخذ من النبي ما وعده لعلهم يخشون. من يعقل عند دعوى الاخرين اني مسين.

دینِ رسماً کے علاوہ کوئی دینِ اوستا کے بیان نہ کیے شہل ہر ہے اور نہ ہی کسی قبول ہوگا۔

ہر زمانہ ہم اہل حقانی آجہانی نے جس دین کی بنیاد رکھی ہے اہل آلودہ دین سے ہی نہیں ایک مراقی انبیائی و اعلیٰ اور ذہنی لیس مانگی کے شکار پانچ کے پیچیدہ اور الجھے ہوئے خیالات سماجوں میں کاموں سے جو اس کے متضاد نظریات اور خیالات سے ظاہر ہے۔

یہ دین ایک حقیقت ہے کہ ہر زمانہ ہم نے اس تحریک کا آغاز انگریزوں کے حکم سے کیا ہے جس کا افراد خودزاد اپنے کتاب میں زور دے شہرے کرتا ہے اور آج بھی اس ملعون تحریک کا اہتمام و تدوی اور معادہ دہی انگریز بنا ہوا ہے۔ گلامینٹی۔

کوئی بھی انسان اگر عقل و خود سے محروم نہیں ہو جاتا تو وہ انگریز کی تحریک سے شروع ہونے والے اس نفع کو دین کے طور پر قبول کرنے کے تیار نہیں ہو سکتا۔

تو دینی اگر اس کو دین کہنے پر اصرار کرتا ہے تو اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ دین اوستا کے بیان قبول و منکر نہیں ہے بلکہ مجرد و مردود دین ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ دینِ اسلام میں قطعی یقین اور لازوال عقیدہ ہے۔ قرآن کریم میں کئی جگہ

آیات اور ختم نبویہ و سید الرسل جو علیہ السلام کے ہزاروں احاد و پیشوا

اجتماع امت سے یہ عقیدہ قطعی طور پر ثابت ہے جبکہ ملعون غلام مرزا اور اسکی

خبر نہ پا چکا امت نے اسلام کے ظاہر و باطن اور نورانی جسم میں نبوت کا دعویٰ کر کے لقب

کشانے کا ناچاک و نابالو ہونا کام کو شش کی ہے۔ غنہ اللہ علی الکاذبین۔

ہر شے قیمت میں وہ حضرات جنہوں نے قادیانیت کی تردید اور بیخ کنی کی ہے اپنی توانیاں

اور مدد حقیقی وقت کی ہیں اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

الحمد لله الذي جعل عباده الذين اصطفى اولاد ان الله عز وجل اخذ من النبي ما وعده لعلهم يخشون. من يعقل عند دعوى الاخرين اني مسين.

ملا علی ماری کو سر زحمتے ہیں - و دعوۃ النبوة بعد نبینا صلے اللہ علیہ وسلم کفر ذبا الرجوع

سید فقہ الاکبر صفحہ ۲۰۷

اس کے جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور جو لوگ اس کو نبی مانے مردود و ذمہ اسلم سے خارج اور بدترین کافر اور کافر بلکہ زندیق ہے۔ اس قسم کے جھوٹے نبوت کے دعوہ داروں کی پیش گوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے ارشادات میں واضح کر چکے ہیں چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے

للاقوم الساعۃ حتی یبعثوا رجلاً کذبوا کلہم ینزلنہم انبیاء نبی وانا خاتم النبیین الذین لہدی (حکم القرآن)

جمع لیا ہے اور جو کسی جو پھر ایشیت بنا ہی کرتے رہے مگر علم حق نے اس فتنے کا ہر طرح کا نقاب کیا اور جو کبھی جھوٹے دعوہ داروں نے اس فتنے کی تکفیر کی مگر جب علم الہی کا دیا ہی نے اس کے بعد اس فتنے نے چھائی شکل و صورت اختیار کر لی تو قدرت العزیز حضرت مولانا سید نور شاہ صاحب اس فتنے کا نہ صرف علمی محاسبہ فرمایا بلکہ چھ مہینے سے مجلس احرار کے سرخیل خطیب العزیز حضرت مولانا سید علی امجد علیہ السلام کے ساتھ مہر بیعت کرتے انہیں امیر شریعت مقرر کیا اور ایک بوری جہت ان کے مقابلے کی تھی اور ان کی حضرت شاہ صاحب اور جماعت مجلس احرار نے اس فتنے کی سرزنسی کی ہے پناہ و توشیح کی اور انشاء اللہ اس مقدس اور ایمان کا جزو ہونے والے مقدمہ کے لئے ناقصات جاری رہیں جو نہ کہ جماعت دوسرے لغات کے مقابلے میں بدترین وقت میں جو سٹھان ریچھا ہوا مسلمانوں کے مقدمہ و ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں

اس لئے جو اسلم کی دینی، ایمانی ذمہ داری ہے اور ان کی فطرت و حقیقت کا تقاضا ہے کہ وہ ان مفصلین کے ساتھ ہر قسم کا تعلق قطع کریں، نہ ان کے کام کریں، نہ ان کو کام پر رکھیں نہ ان کے منصوبات خریدیں، اور نہ اپنے منصوبات ان پر زحمت کریں۔

منصوبہ نہ اس جماعت کے ساتھ اقتصادی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی تعلقات قائم رکھنا اور ناجائز بیسلمانوں پر لازم ہے کہ ان مفصلین کے ساتھ مکمل طور پر مشرک یا شریک کریں۔

محمد رفیع الرحمن
خادم جامعہ مدرسہ اسلامیہ دارالافتاء
۱۱/۵/۹

اسے شروع کر دینے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کوئی اور نبی پس اس لیے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بعد نبوت کا کوئی اور درجہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کی وہ آخری انسان ہیں
 جس سے قصر نبوت کی تکمیل ہوئی۔ اس لیے تمام مدت کسی کوئی باسبوری نبی کی کوئی
 نبی نہیں ہیں۔ اور نبوت کا دوسرا کرنے والا شخص کا فرہ مرزا اور دوسرے کو دوسرے دن اسلام سے
 خارج ہے۔

اندر نے دن اسلام کی عمارت میں ختم ڈالنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو
 لکھ دیا۔ یہ اندر کا خود کاشنہ پروردگانا۔ جسے فریق سے قادیان غذا سے ویران دیکھا
 الحمد للہ ہمارے انہوں نے اس پروردگاروں سے انکار اور حضرت علامہ الرشید ماسٹری کے
 حضرت مولانا محمد نوسر نے انہوں سے انکار کیا۔ تمام انہوں نے انہوں سے انکار کیا۔
 اُس مسئلہ کو اس وقت سے وہ تمام لیا۔

آج بھی انہوں میں مجلس ترقی علم نبوت ہے۔ یہ روز بروز کوششوں
 دینا ہے۔ اس لیے انہوں نے انہوں سے انکار کیا۔ اُس کے بعد فریقوں نے انہوں سے انکار کیا
 کہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے اسی خاصہ کی روش اور اپنے خون کا آخری بند خراج کرنا
 اپنی سعادت کے لیے اور عبادت کے لیے۔ یہ تمام باتیں انہوں نے انہوں سے انکار کیا۔
 وفعلاً اللہ وایمانہم کما یحب ودرجی

حاجی عبدالرشید
 دوسری سکرٹری جنرل
 وفاق المدارس
 دہلی

قاضی عبدالرشید
 ڈپٹی سکرٹری جنرل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
 رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
 مسئول وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان صاحب ٹونکی کافتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے آج بھی اس فتویٰ کی اہمیت و ضرورت اسی طرح باقی ہے جیسا کہ جاری ہونے کے وقت تھی۔ پھر فقہ قادیانیت دوسرے کفار و مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک اور سخت ہے اس لیے قادیانیوں سے کسی قسم کا لین دین میل جول اور تعلقات رکھنا ناجائز و حرام ہے۔ بلاشبہ مسلمانوں سے برسر پیکار کفار و مرتدین و زندقیوں کے علاوہ ایسے کفار جو نفعاً و اسماً کا حکم کھلا مزاح اڑاتے ہیں یا ایسا کلام کی توہین و تہقیر کرتے ہیں ان سے تو کسی قسم کا تعلق رکھنا یا ان کی مضموعات خریدنا ان کو نفع پہنانا ہے اور یہ ملی غیرت کے خلاف ہے تمام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ ہم اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے ان سے قطع تعلق رکھیں۔

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
۱۹ جمادی الاول ۱۴۳۱ھ
۵ مئی ۲۰۰۹ء

قاری عبدالرحمن صاحب رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی سیدنا محمد و آله و سلم - (تمنا الجعد)

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا ایک بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے لیکن اسی عقیدے پر باطل کی طرف سے حملے بھی بے شمار اور خطرناک ہوئے ہیں لیکن اللہ رب العزت بھی سیدنا محمد و آله و سلم کے تمام

تو دور کر دیوں گو اہل حق کے ذریعہ ایسی مار و شکست کہلاتی رہے ہیں کہ اب اللہ شہر طویل زمانے تک عقیدہ ختم نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ڈال کر ڈالنے والے ڈاکو جھوٹے دعویٰ کی جرات بہت کم کریں گے۔

مردانہ قادیانی کا عقیدہ انگریز کی افسوسناک باریے قادیان میں جنم لیا اور وہیں بلا بڑھا لیکن اہل حق نے طویل جدوجہد میں اور عظیم قربانیوں کے بعد اس کی شہیں کاٹ ڈیئے مگر اس وقت اگر خود رو دخت اور شجرہ مخیشہ کی بیور و نصاریٰ آبیاری کر رہے ہیں اس لئے اہل حق کا کام اب تک ختم نہیں ہوا بلکہ موجودہ دور میں جب پورا کفر اسلام اور اہل حق کی خلاف پکی آہر چکا ہے اور قادیان جیسے کفار استین کا سانپ بن کر مسلمانوں کو ڈسنے کی ناپاک جھارتیں کر کے دشمن کا کام آسان کر رہے ہیں چنانچہ ان تو مزید مہمت و جرات کیا تو دشمن کا قلع قمع کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے اس لئے پوری امت مسلمہ کا وہی فریضہ بنتا ہے کہ قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق (بائیکاٹ) کر کے ان کے ساتھ کسی قسم کی تجارت۔ لین دین۔ اور نشست و برخاست نہ کریں اور ان کا مکمل طور پر بائیکاٹ کر کے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت اور عشق کا ثبوت دیں

قاری عبدالرحمن
کی مجلس مالدہ نقیہ علیہ السلام

مولانا نعیم احمد عباسی صاحب جامعہ رحیمیہ تریل القرآن رحیم یار خان

رَبِّهِمُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

سرور کائنات سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فدائے نفسی و الٰہی ارقی کسی ختم نبوت پر ایمان کسی شخص کے مومن ہونے کے لئے شرط لازم ہے جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ توہین رسالت کا مرتکب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس لئے ختم نبوت کا عقیدہ قطعی یعنی اور لازوال عقیدہ ہے قرآن کریم ہی سینکڑوں آیات ہزاروں احادیث اور اجماع امت سے یہ عقیدہ قطعی طور پر ثابت ہے اور تو اترے جلا آرہا ہے

جو شخص عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے اور نبوت کا دعویٰ کرے تو بدشہرہ وہ دائرہ اسلام سے خارج کافر مرتد اور زندیق ہے اور جو شخص اسکی اتباع کرے اس کا بھی یہی حکم ہے

بلاشبہ اس وقت دنیا میں تمام نعتوں سے بڑا فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے
 قادیانی نہ صرف کافر بلکہ ملعون اور زندقہ ہیں دین مہدم کو سب سے بڑا نقصان
 قادیانیوں نے ہی پہنچایا اور اسلام کا ببادہ اور کرسادہ لوح مسلمانوں کو مختلف حربوں
 سے ارتداد کے جال میں پھنسا یا

اس لئے بر مسلمان کافرین اور حضور ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ وہ فتنہ قادیانیت
 سے آگاہ ہو اور اگلے برس میں شرعی احکام معلوم ہوں قادیانیوں سے میل جول، معاشرتی
 معاشرتی، اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی تعلقات کو حرام سمجھے اور انکو کسی بھی طرح
 کا معاشرتی فائدہ نہ ہونے دے

اس سلسلے میں حضرت اقدس حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی کا فتویٰ جو کئی
 حروف سے لکھنے کے قابل ہے اگلی ایہیت اور اقاہیت جو اس وقت تھی آج بھی اس سے بڑھ کر ہے
 ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی تمام جزئیات کو بار بار دیکھیں اور اس پر
 عمل کریں تاکہ قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے شرفی نہ ہو
 اور یقیناً وہ حضرات جنہوں نے اپنی زندگیوں اور اپنی صلاحیتیں ختم نبوت
 کے لئے وقف کر رکھی ہیں اپنی صلاحیتوں کو اسی مشن کے لئے استعمال کرتے رہے،
 کر رہے ہیں کرتے رہیں گے ان کے نام تاریخ میں ہمیشہ روشن رہیں گے
 اور قیامت کے دن حوض کوثر پر نبی ﷺ کے ہاتھوں سے انہیں
 پانی نصیب ہوگا اور حضور ﷺ کی شفاعت کے حق دار ہونگے
 اللہ تعالیٰ ہم سے بھی اپنے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ
 کی ختم نبوت کا کام لے (آمین یا رب العالمین) نفیم احمد عباسی ناظم اعلیٰ

حاجہ حسرت رحیم ترقیب القرآن
 رحیم پارخان

قاری مشتاق احمد رحیمی صاحب مسئول وفاق المدارس العربیہ تصور

باسمہ سبحانہ

خدمت اقدس حضرت خواجہ خواجگان خواجه خان مرحوم مدظلہ تعالیٰ

السلام علیکم !

بندہ حضرت مفتی ولی حسن صاحب کے قادیانیت

اور قادیانیوں کے ہر لحاظ سے مکمل بائیکاٹ کے فتویٰ جس کی تائید انجمن امت مسلمہ حضرت خواجہ خان مرحوم مدظلہ، حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس سید نعیم شاہ صاحب الحینہ رحمۃ اللہ علیہ سمیت امت کے قائم مقام علماء نے فرمائی ہے بندہ اس فتویٰ کے ساتھ دل و جان سے متفق ہے۔

فقط والسلام علیکم !

قاری مشتاق احمد رحیمی
30/4/2009

مسئول وفاق المدارس العربیہ خصوصاً م.

قاضی محمود الحسن اشرف صاحب جامعہ دارالعلوم اسلامیہ مظفر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، ختم نبوت کے مقابلہ میں مرزا غلام قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے بااقرار امت دایہ اسلام سے خارج ہیں، اور قادیانیوں کا کفر

وارتداد یقیناً ہے، کافر اور مرتد سچے باوجود قادیانی اپنے کو مسلمان اور جہاد اسلام کو کافر کہتے ہیں، نیز کافر اور مرتد سچے قادیانی معاصر اسلام کو اہل کفر کہتے ہیں، ان معاصر اسلام کی توہین کے بھی مرتکب سچے ہیں جس کی وجہ سے حضرت مفتی اعظم پاکستان، اہل علم و اہل حدیث حضرت مفتی ولی حسن نور اللہ مرقدہ رئیس دارالافتاء جامعہ العلوم اسلامیہ

علامہ نبیرس ٹاؤن کراچی اور پاکستان، شنگھائی اور ہندوستان سمیت بلاد اسلام کے مسلمان کرام
اکابر علماء مشائخ کے متفقہ فتویٰ کی روشنی میں پوری امت کے ذمے یہ فرض ہے کہ وہ
قادیانیوں، مرزائیوں اور لادھریوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا سدباب کرنے کیلئے ان کا مٹاؤ،
سیاسی اور معاشرتی بائیکاٹ کیا جا۔ حضرت مفتی اعظم کے فتویٰ اور شیخ المشائخ
حضرت خواجہ خرابکان، دامت برکاتہم، ایر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کی زیر امانت علامہ کرام کے
متفقہ فتویٰ کی روشنی میں بائیکاٹ کی صحت کا حقیقہ بنا پوریا امت کے ذمے فرض ہے۔
اللہ تعالیٰ قادیانی و جعلی تبلیغی اسکے تمام طبقات کی حفاظت فرمائے آمین

فاضل محمد الحسن ازوف
خانم العلاء الدلدار جامعہ اسلامیہ قادیانی
۲ بعدالافتتاح ۱۹۷۳ نظر آزاد اکثر

مولانا عبدالرحمن صاحب جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مفتی ولی حسن مہذب ٹوٹکی نے مرزائیوں کے بارے میں جو فتویٰ جاری کیا ہے ہم انکے حرف برف
نابید کرتے ہیں اور مرزائیوں کے ساتھ کسی قسم کی شراکت جائز نہیں ہے یہ زنادقہ ہیں اور
زندقیوں کا وجود قابل برداشت نہیں۔ ۱۹۷۳ کے آئین میں اتفاقاً ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے
ابھی مرزائی کوئی ہو مڑھٹھ ہو یا قادیانی ہو یا لاہوری ہو۔ ابھی مرزائیوں نے یہ جالی
بچھا یا ہوا ہے کہ غریب آدمی کو اپنے فارم پر دستخط کراتے ہیں اگر وہ دستخط سے انکار کرے
تو ان کو اپنی ملازمت سے فارغ کر دیتا ہے تو غریب آدمی یہ سوچتا ہے کہ میرا مستقبل مخدوش
ہو جاتا ہے تو مجبوراً بدل ناخواستہ مرزائی کے فارم پر دستخط کر دیتا ہے تمام مسلمانوں سے
مخدوہ بانہ گذارش یہ ہے کہ کوئی بھی مرزائی کے پاس ملازمت نہ کرے نہ کسی کیلئے مرزائیوں
کے پاس ملازمت جائز ہے بلکہ مرزائیوں کے کارخانوں میں ملازمت قطعیت کے ساتھ حرام ہے
کوئی بھی ملازمت نہیں کر سکتا ہے۔ والسلام

دستخط
(مولانا عبدالرحمن مہذب مدرس جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور)

عج ۱۱/۲۷
۲۷/۲۷/۱۳۲۹ھ

مولاناظہور احمد علوی صاحب جامعہ محمدیہ اسلام آباد

بسم الله الرحمن الرحيم O

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده

پوری امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دوزخی ہے۔ ہندوستان میں جب ظالم برطانیہ نے اپنا تاپاک قدم رکھا اور اپنا ظالمانہ تسلط جمانے کی کوشش کی تو ہندوستان کے مسلمانوں اور اہل حق حضرات علماء کرام نے اس کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور عملاً جہاد میں شریک ہوئے، ظالم برطانوی سامراج نے جہاد کے اس جذبے کو دیکھ کر جب اپنے قدم اکھڑتے محسوس کئے تو اس نے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کیلئے کئی حربے اختیار کئے جن میں سے ایک خطرناک حربہ یہ تھا کہ مسلمانان ہند کی قوت کو ختم کرنے اور ان کی اجتماعیت و وحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے ایک مکار و کذاب کونبوت کے جھوٹے دعویٰ پر آمادہ کیا جائے، چنانچہ ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا گیا جو کہ اپنی ذاتی زندگی کے لحاظ سے نبی ہونا تو دور کی بات ہے ایک شریف انسان بھی متصور نہیں ہو سکتا، جس کا پورا خاندان انگریز کا وفادار تھا انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز کی تعریف میں کتابوں کی کتابیں لکھ ڈالیں بقول اس کے ان کتابوں سے کئی الماریاں بھر سکتی ہیں، اور نبوت کا دعویٰ کر کے مسیح موعود ہونے کا باطل دعویٰ کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے سچے اور معصوم پیغمبروں (علیٰ علیہم الصلوٰت والتسلیمات) اور اہل بیت کی توہین اپنا شیوہ بنا لیا اور انسانیت کے درجہ سے گر کر بد خلقی اور بد زبانی کا دافر ثبوت فراہم کیا اور بقول اس کے:

کرم خاکی ہوں میں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

الغرض انگریز خمیٹھ نے اس کو کھڑا ہی اس لئے کیا تھا کہ جس دینِ قیم پر مسلمان عمل پیرا ہیں اور جس جہاد کے

جذبے سے ان کے دل معمور ہیں وہ ان میں نہ رہے، بقول مولانا ظفر علی خان:

کاٹنا مقصود ہے جس سے شجر اسلام کا

قادیاں کے لندنی ہاتھوں میں آری بھی دیکھ

اور یہ متنبی و کذاب قادیان (پنجاب) کا مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس

دنیا سے کوچ کر گیا، تقریباً ۶ سالہ زندگی میں اس نے اتنے متضاد اور متناقض دعوے کئے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے کہ ایک شخص ہوش و حواس کے قائم ہوتے ہوئے اتنی متناقض باتیں کیسے کہ سکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ان متناقض دعوؤں کے ذریعے

بے شمار لوگوں کو راہِ راست سے برگشتہ کیا بالآخر خود تو اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کیلئے دارالجزاء میں پہنچ گیا لیکن اس کے ماننے والے اس کی پیروی میں اب تک اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ وسیع علم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

سب جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا بتایا ہے ان کو خوش کرنے کیلئے جہاد کے منسوخ کرنے کا اعلان کیا، ہندوستانی حکومت نے ان کو دہلی میں کافی زمین دے رکھی ہے برطانیہ میں ایک مکمل شہر اسلام آباد کے نام سے بسا رکھا ہے۔ اسرائیل و امریکہ میں ان کے دفاتر ہیں، کفر کے بڑے بڑے علمبرداروں سے ان کے قریبی تعلقات ہیں، قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر امریکہ و برطانیہ اکثر حکومت پاکستان سے احتجاج کرتے رہتے ہیں ایسٹسٹ انٹرنیشنل ان کی سرپرست ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اغیار (دشمنان اسلام، منکرین اسلام اور مکذبین قرآن) ہی سے قادیانیوں کا جوڑ ہے اور دنیا بھر کا کفر ان کی پشت پناہی کر رہا ہے؟؟؟

ہر قادیانی کو دعوتِ فکر ہے!!!

☆..... ہر قادیانی کو غور و فکر کرنی چاہیے کہ وہ مسلمانوں ہی میں اپنی دعوت کا کام کیوں کرتے ہیں۔ یہود و ہنود،

بدھت اور نصاریٰ میں اپنا کام کیوں نہیں کرتے؟؟؟

☆..... کیا یہ بات نہیں کہ انہوں نے اہل ایمان کے دلوں سے ایمان کھر چنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے؟؟؟

علماء اسلام متفقہ طور پر اس فرقہ خیشہ کو مرتد، زندیق مانتے ہیں۔ البتہ کفار کی طرح اسلام کی وسیع اور عالمگیر رحمت کے دروازے ان کیلئے بھی کھل سکتے ہیں اگر وہ اپنے کفر و ارتداد سے سچی توبہ کر لیں،

اہل ایمان کی دینی، ملی، اخلاقی غیرت، اور حضور خاتم النبیین ﷺ سے محبت اور عقیدہ ختم نبوت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ اس دجال و کذاب جنتی کے تبیین سے معاشرتی تعلقات، لین دین، میل جول، غمی خوشی میں شرکت، سلام و کلام، اقتصادی و سیاسی ہر اعتبار سے مکمل بائیکاٹ، مقاطعہ کریں۔

اور روزِ محشر حضور خاتم المرسلین ﷺ کی شفاعت پانے کیلئے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے دامن نبوت سے وابستہ اور حضور پاک ﷺ کے غلاموں، عقیدہ ختم نبوت کے علمبرداروں اور متوالوں میں شامل رکھیں۔

آمین

ظہور احمد علوی

رئیس: جامعہ محمدیہ اسلام آباد

سیکرٹری جنرل جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

مولانا عبدالکریم ندیم صاحب صدر مجلس علماء اہلسنت پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 کاغذِ رشتہ نظر میں ہیں انہی پر قسم کا سیاہی سماجی
 نہایت سوشل پالیسیاں فوٹو گرافی اور یہی علمی دانست
 کا عقیدہ اور رسم (مولانا عبدالکریم ندیم صاحب صدر مجلس علماء اہلسنت
 پاکستان) - ۱۳ - جانا اللہ - ۱۳ - کراچی -

مولانا محمد انعام الحق صاحب سرپرست ورلڈ پاسبان ختم نبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بلند پیشہ عمر زاغلام احمد قادیانی کاغذ، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور
 اسکو ملتے جلتے بھی کاغذ اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور انکو کوہیں شکر و
 کریمتوں اور جہاد کریمتوں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ قادیانی صرف
 کاغذ و جہاد کریمتوں اور مرتد ہیں بلکہ اسلام کے گروہ ہے اللہ تعالیٰ
 اور اسکے آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کرنا
 دین و ملت کے غدار ہیں انکا ہر طرح کا مقابلہ کرنا اور انکا ہر طرح
 کا سوشل بائیسٹک کرنا عین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و



اور اللہ تعالیٰ کے
 سرپرست
 اور لکھنؤ پاسبان ختم نبوت

نام ہو (آمین)

صاحبزادہ مولانا محمد عمار طارق صاحب ورلڈ پاسپان ختم نبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی ہے قرآن مجید کی ایک سو آیات اور آنحضرتؐ کی دو سو آحادیث مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں موجود ہیں امت مسلمہ کا سب سے پہلے اجتماع اسی مسلم پر ہوا کہ قائم البینین حوۃ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور مرتد ہے اور اسکو ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔ حوۃ امام اعظمؒ نے تو مجموعے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنے کو بھی کفر قرار دیا ہے۔ یہودیہ کے چربے اور انگریز کے خود کاٹتے ہوئے فتنے قادریہ نے اسلام دشمنی ہووینٹ ہے اتنے ساتھ ہر قسم کا مکمل بائیسٹا کرنا اسلام سے وفاداری کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قادریانی فتنے سے خلاص کرے اور حیدر کر نیکی تو فریضی عطا فرمائے۔

(آئین)

احقر: صاحبزادہ محمد عمار طارق
مرکزی نائیک صدر
ورلڈ پاسپان ختم نبوت
(پاکستان)

صاحبزادہ مولانا محمد عمار طارق
مرکزی نائیک صدر
ورلڈ پاسپان ختم نبوت
(پاکستان)

علامہ ممتاز اعوان صاحب ورلڈ پاسبان ختم نبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیانی کا بیعت کا بدترین کافر ہے
 قادیانی دنیا کا وہ واحد بدترین کافر ہے جو خود کو
 مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے قادیانی کافر
 اسلام کو اسلام سے نام پر (بعد از اللہ) مٹانا چاہتا ہے
 قادیانی، اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے
 قادیانی فتنہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو ملایا میٹ کرنا
 تمام مسلمانوں پر انتہائی ضروری ہے اور مسلمانوں نے
 قادیانی فتنہ سے سوشل بائیکاٹ نہ کیا اور قادیانی فتنہ
 سے خلاف جہد نہ کی تو کل قیامت کو مشترک
 میدان میں مشافحہ و مشرفہ محمد کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)
 کی شہادت پر گزر رہے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ ہمیں ختم نبوت کا منکر بنانے سے بچائے (آمین)
 (علیہ السلام) محمد ممتاز اعوان
 ناظم اعلیٰ ورلڈ پاسبان ختم نبوت

استاذ الحدیث مولانا عبدالرحمن صاحب
خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسنی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صحیحہ و الفصل علیٰ رسولہ الکریم -
امالین - برے ماہی سے غفرت معنی دل میں غصب کا فتویٰ
دیا گیا ان کے تائید میں جہت سے حضرت سے
فتویٰ تحریر کر کے دے چکے۔

مرزا شیخوں سے بائیکاٹ کے بارے میں جو فتویٰ دیا گیا ہے
یہ بالکل صحیح ہے۔ مرزا آل مرتد اسلام سے خارج ہے۔

انگریزوں کی بنائی جعل نبوت ہے۔
اور پروقت اسلام کے فلفوف اور مسلمانوں کے فلفوف سازش کرتے ہیں
لیہذا ان سے پرہیز کی بائیکاٹ اور قطع لعلق ہو گیا ہے
جسے غفرت معنی دل میں غصب مانے دیا ہے۔

ان سے ایمان بچانے کی یہی صورت ہے۔

ولن ترہنی عندنا الیہود و الذم القضاہ حتی تتبع ملتہم

یہ انگریزوں کا تودرگانتہ یہود ہے۔

سینہ رحیم کی بائیکاٹ کی حکمت فرمایا ہے۔

۱۲۲۹ھ

۱۸ ربیع الثانی

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسنی
شاہ صاحب

در (میں)
عبد الرحیم عثمانی

استاذ الحدیث ۲۵ اپریل ۲۰۰۸

حاجہ درالعلوم اور
کامران ایڈیٹر علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

مولانا نذیر احمد صاحب دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ عَلٰی حَسْبِ الْوَجْهِ

مرزا ایوبوں کے منسلق جو عورت مفتی اعظم پاکستان نے فتویٰ دیا ہے :
بندہ اس سے اتفاق کرتا ہے

مفتی صاحب نے کہا خداوند دوسرا سب پر غنیمت ہے اور ان کا غنیمت کو
قبول فرماتے ہیں فتح الہی بندہ .

رمضان الحدیث صاحب دارالسلام لاہور

ماہران سید عبد القیوم صاحب لاہور

قاری علیم الدین شاہ صاحب

خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسنی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندہ ناچیز مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹوٹلی
فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتا ہے - اور مرزا ایوبوں کے ساتھ
پسین دین مذہبی، معاشرتی اور سیاسی تعلقات قائم رکھنا سب

حرام ہے اور سزائوں کے خلاف جو بھی علماء اہرام کا فتویٰ آئندہ
 بھی ہوگا۔ اس کی بھی بندہ التنا اللہ تعالیٰ تائید کرتا رہے گا۔

والسلام

قاری عظیم الدین شاکر
 خلیفہ مجاز حضرت میرافیس الحنفی شاہ صاحب
 خطیب جامع مسجد مولانا احمد علی لاہور
 نور محلہ اچھیرہ لاہور

قاری عظیم الدین شاکر

۲۰۱۶-۹-۲

قاری فضیل الرحمن عثمانی صاحب مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدومی و مکرمی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب ٹونکی نور اللہ مرقدہ
 مفتی اعظم پاکستان کا سرزائوں سے بائیکاٹ کا فتویٰ حرف بہ حرف
 درست، صحیح، اور صواب ہے۔ ہر مسلمان جس میں ایمان کی
 دولت بغض اللہ تعالیٰ موجود ہو وہ ضرور بالضرور اس اتفاق کرے گا۔
 اللہ پاک اس فتوے کو عام فرمائے اور اس کو پھیلانے والوں کو
 اجر جنزیل عطا فرمائے اور اس فتوے کے ذریعے اس باطل گروہ
 اور خارج از اسلام جماعت کا قلع قمع فرمائے آمین

احقر اس فتوے کی حرف بہ حرف تصدیق و توثیق کرتا ہے۔

بجاء نبی اکرم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ناکارہ و حق قاری فضیل الرحمن عثمانی
 خادم مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی
 لاہور

قاری فضیل الرحمن عثمانی
 خطیب جامع مسجد ڈی بلاک
 وحدت کالونی لاہور
 موبائل نمبر 0333-4409217

دارالعلوم انور یہ ڈھینڈہ ہری پور ہزارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخبرہ و مضامین علیٰ رسولہ الکریم - اما بعد

صدر حاضر کے گمراہ ترین فتنوں میں مسرفیت فتنہ قادیانیت ہے
اس فتنہ مجذوف جو جامعیت امت مسلمہ کی مرہبان کمر مرہبان میں
ان میں مسرفیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے -

قادیانیوں کے بانٹکاٹ کے حلال سے شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد رفیع صاحب
نور اللہ فرقہ کی واضح تقریریں اور امت مسلمہ کے جمید مفتیان کرام اور
علماء مطہرانہ کے فتاویٰ جات کی موجودگی میں کسی اور تقریر کی قطعاً حاجت نہیں ہے۔

قادیانیت کا اطراف اور ان کی مصروفیات کا بانٹکاٹ ہم مسلمان کیلئے فریضہ
احقر اکابر کے فتاویٰ کی مانند لینے لینے فرض میں سمجھا ہے۔ اور ان فتاویٰ
کا اتنا لینے لینے اور تمام امت مسلمہ کیلئے از حد طرفوں خیال کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کی جو جو چیزیں اور خاتم المرسلین
کی کامل اتباع اور حبس نصیب فرمائیں آمین

احقر فاضل مبدی

خادم دارالعلوم ہذا



مولانا شمس الرحمن عباسی العباسی صاحب

نبیہ اپنے استاد شیخ حدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب نے نئی ایف ایف ایف

تمام باتوں میں تعبیر کرنا ہے

علامہ اعلیٰ العباسی خلیفہ مسعودی

سویجر بازار کراچی

شمس الرحمن العباسی

خلیفہ مسعودی

سویجر بازار کراچی، کارڈن ایبٹ، ٹانگہ کراچی

ایف ایف ایف

مولانا حفیظ الرحمن صاحب امیر شبان ضلع ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

علماء کرام و صفیان عظام کے فتاویٰ پر مکمل اعتماد ہے

مرزائیوں کے عقائد اور نظریات کے بارے میں عمومی طور

پر مسلمانوں کو علم میں ہے۔ مرزائی اپنے آپ کو

مسلمان اور امت مسلمہ کو کافر مانتے ہیں۔

چونکہ دوسرے کافر کھلے ہوئے کافر ہیں۔ ہندو اپنے آپ

کو ہندو مانتے ہیں سکھ اپنے آپ کو سکھ اور عیسائی اپنے آپ

کو عیسائی مانتے ہیں جبکہ مرزائی اپنے آپ کو کافر نہیں

بلکہ مسلمان مانتے ہیں (مطلب تمام امت مسلمہ پر عرض

بتا ہے کہ وہ مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کرے ان سے

کبھی دین دیا سلام نہ کرے انکی تمام مصنوعات سے

مکمل بائیکاٹ کرے اور مرزائیوں کے خلاف کلمہ حق

کہنا جہاد ہے۔ تمام مسلمان مل کر ختم نبوت کی تحریک

میں حصہ لیں۔ اس کے لیے جان مال کی قربانی دیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے عظیم

کام آگے ہمیں نبھانے فرمائے آمین۔ سلام

خادم ختم نبوت

حفیظ الرحمن
امیر شبان تحفظ ختم نبوت علماء ہری پور

حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الحمد لله وكفى واصلاوة والسلام على سيدنا محمد وآلنا
 وعلى آله واصحابه لاتعيا حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب
 قادیان جہانت کے متعلق جو فتویٰ دیا ہے۔ اس کی پوری تائید
 کرتے ہیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا ضروری مسئلہ ہے۔ ضروریات
 دین کا انکار کرنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا قادیانی جماعت
 دائرہ اسلام سے خارج ہے تمام اہل اسلام ان سے ہر قسم کی بائیسٹیا کرے
 محمد مجتبیٰ رحمت ربی علیہ السلام
 ۳۱/۱۰/۱۹۹۴

مولانا حافظ عبدالاول بنوری صاحب مسئول وفاق المدارس صوابی

قادیانیوں کے رہنما مرزا بشیر اپنی کتاب کلمۃ الفصل صفحہ ۱۶۹ پر مسلمانوں سے
 بائیسٹیا کا اعلان کر کے لکھتا ہے۔^۱ ان کو ترک کیا دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے سے روکا
 گیا۔ غرض یہ کہ دینی اہم تعلقات دونوں حرام قرار دیے گئے۔
 درج بالا اقتباس کے حوالے سے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے فقط اتنا التماس
 کروں گا کہ اگر ایک غیر مسلم اور اقلیت میں رہنے والی جماعت ہم سے بائیسٹیا کا اعلان کر سکتی ہے۔ تو
 مسلمان جن کی دینی غیرت و قیمت سب سے بڑھ کر ہے۔ اور جن کے ایمانی رشتے کی وجہ سے ان کے جذبات
 کی قوت اور طاقت لامتناہی ہے، وہ کیوں یک زبان ہو کر علی الاعلان اہل دینوں سے بائیسٹیا کا عندیہ
 نہیں دے سکتے۔
 میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ قادیانیوں کے ساتھ دینی و دنیاوی تعلقات ختم کرنا ہمارے
 لیے جزایان ہے۔ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکنی مدظلہ کی طرف سے
 قادیانیوں سے متعلق جاری کردہ فتوے کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور اپنے جامعہ کے تمام علماء کرام
 کی طرف سے اعلان کی پر زور تائید کرتا ہوں۔ اور اللہ و اللہ کرنا رہوں گا۔

فقط
 آپ کا بھائی
 عبدالاول بنوری مسئول وفاق المدارس صوابی

۱۔ نوالہ۔ تادمی قوی و شاد و نیر ۱۹۹۴
 قوی سہیلی میں قادیانی مفکر کی مکمل کارروائی۔

مدرسہ فرقانیہ نیواڈہ لورالائی بلوچستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُمتِ مسلمہ پر واضح ہے کہ قادیانیوں کا زہریلی طریقہ کار عیسائیوں
خندوؤں، یهودیوں وغیرہ سے خطرناک اور نقصان دہ ہے۔
لہذا قادیانیوں کو باقی غیر مسلموں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

قادیانی زندقہ مرتد ہیں۔ ہر قسم ~~مصلحت~~ لین دین خرید و فروخت
پرائیویٹ اداروں میں ملازمت سب حرام ہیں
یہ حقیقت میں ایمان کو سلب کرنے کی کوشش
کرتے ہیں یہ ایک خطرناک ٹرکیک ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات نصیب فرمائیں
واللہ اعلم بالصواب

(تصدیق مولانا حبیب اللہ صاحب)

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ
۲۸ ستمبر ۲۰۰۸ء
مدرسہ فرقانیہ نیواڈہ لورالائی بلوچستان

مدرسہ مخزن العلوم لورالائی بلوچستان

مولانا عبدالرحمن شاہ صاحب مدرسہ فیض العلوم لورالائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معلم علماء کرام کے فتوؤں کی تائید کرتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(۲۷ رمضان ۱۴۲۹ھ)

① ذاکر ذاکر
وخن علی ذاکر

② ذاکر ذاکر وخن علی ذاکر
سفر لجنہ مدرسہ مخزن العلوم لورالائی
بلوچستان

نبیہ فیض حمد مدد
مدیرہ مخزن العلوم
شاہ کلا لورالائی

③ عبید بنان بلوچ لورالائی بلوچستان
④ نبیہ فیض حمد مدد
بلوچستان

۲۷ رمضان المبارک
۱۴۲۹ھ

مولانا محمد حسین صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیبہ
 مولانا عبدالستار مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ
 تَعَالَى اللهُ تَعَالَى اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَنُصَلِّاتُ ذَكَرْتُ
 تَعَالَى الرَّبِّیْنَ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ سَلَّمَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اَتَى بِكُمْ رَاحِلٌ وَاَبَاكُمْ رَاحِلٌ وَدِيْنَكُمْ رَاحِلٌ وَوَقْلَكُمْ رَاحِلٌ
 وَاَنْ تَبِيْعَكُمْ رَاحِلٌ لِاَنْبِيَ بَعْدِيْ اِنْ كُنْتُمْ اَعْلَمُوْنَ
 سلام جلدی الدین سیر علی رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کو کھری ہوئی جلدی صوفیہ ۱۰
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کا واقعہ تھا کہ آپ نے تجارت کیلئے شام تشریف لائے، آپ کو اس وقت
 آپ کو اس کی تعبیر ہو چکی کہ آپ سے کہا من انت فرمایا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 فرمایا کہ تشریف لے کر آیا ہے فرمایا تجارت راہ سے کہا کہ اس کو خواب کی تعبیر ہے
 تم تمہارے شجر کے میں اللہ تعالیٰ آپ سے بیعت فرمائیں گے اسکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 وَاَنْ تَبِيْعَكُمْ رَاحِلٌ لِحَيَاتِهِ وَخَلِيفَتِهِ بَعْدَ وَاَنْ تَبِيْعَكُمْ
 اس کو دیکھ کر حضرت صدیق اکبر نے اس کی عکس کر کے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا
 کہ اللہ نے فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ما اللہ لعل علی ما تَقْدِرُ
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ بات التي را فَعَلَهَا بِاِتْمَاعِ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام اس کی خبر دے گی روایت میں ہے
 کہ حضرت اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ عنہ سے معافی لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں
 آنکھوں نے درمیان پیشانی مبارک کو برسہا برسہا دفعہ دیکھا و قبل من عنینہ
 دنیا کی صحابہ کرام سے پہلے ان کے اجتماع کو نبوت سے پہلے فرما کر کہ قتل ہو گیا
 تو خلیفہ اولی نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر روانہ فرمایا
 تو پہلے کوزیب کی لشکر تھی تعداد ۱۰۰۰۰۰۰۰ نفر اور جن میں سے ۶۸۵۵۵۵ ہی ان کے پاس
 خود پہلے کوزیب بھی پہنچ رہے تھے
 صحابہ و تابعین کرام جو شہید ہوئے ان کی تعداد ۱۰۰۰۰۰ ہے
 تو پہلے شہید ہوئے ان کے کافر و کفر میں ان کے کفر میں جو شہید ہوئے وہ بھی کافر و کفر سے
 جو صحیح صورت میں رہے ان میں سے اللہ علیہ وسلم نے نبیہ نامیہ کے مکمل آسمان سے
 محمد حنین رام و طبیب جامع سید موحی لیبہ
 امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیبہ
 عبدالستار حیدر
 مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
 لیبہ - بھکر

مولانا سیف الرحمن صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد! ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ کا متفقہ مسئلہ ہے۔ مرزائی اپنی تحریک کا طریقہ کار ہرزمانے میں ادل بدل اپناتے ہیں ہر دور کے علماء کرام اور تحفظ ختم نبوت کے کارکنان اس کے روک تھام میں کمر توڑ محنت کر کے میدان آجاتے ہیں اور حجت جاتے ہیں لہذا اس دور کے مرزائیوں کی کارروائی اور طریقہ کار انتہائی خطرناک اور نقصان دہ ہے عیرا فتویٰ بھی ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ خرید و فروخت لین دین اور پرائیویٹ اداروں میں ملازمت سب حرام ہیں۔ مرزائیوں کا قیاس دوسرے کافروں پر قیاس مع الغایق ہے

(دستخط مولانا سیف الرحمن صاحب ژوب بلوچ) واللہ اعلم بالصواب
مہتمم جامعہ تعلیم القرآن و سرست ضلعی
جمعیت اسلام ژوب بلوچستان

مولانا فیب الرحمن صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مفتیالذاکرام کے فتوؤں بالخصوص مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فتوے کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ مزید یہ کہ قادیانیوں کے پرائیویٹ اداروں میں ملازمت کو پسند کرنا کفر کو پسند کرنے کے مترادف ہے۔ لہذا مرزائیوں کے پرائیویٹ اداروں میں ملازمت ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس فتنہ سے نجات نصیب فرمائیں آمین امین

مفتی الرحمن باہر
۱۶ شوال ۱۴۲۶ھ

نائب مہتمم جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

مولانا عبداللہ شاہ صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

علماء کرام کی رائے پر اعتماد لیا جاتا ہے۔
عبد اللہ ^ص الطہیس
(۱۶ ستمبر ۱۹۶۹ء)

(دستخط مولانا عبداللہ شاہ صاحب)
ناظم تعلیم جامعہ تعلیم القرآن جبل روڈ ژوب
خطیب جامع مسجد نزد سنی ایم ایم ٹیوب (بلوچستان)

قاری کمال الدین صاحب مرکزی مسجد لورالائی بلوچستان

الحمد للہ علماء کرام نے قادیانیوں کے خلاف جو فتویٰ

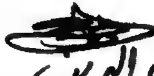
دیا ہے وہ حق و صداقت پر مبنی ہے اور میں بھی یہی

کہنا ہوں کہ قادیانیوں کی ساقہ پر قسم کے تعلقات ختم کرنا

جائے بالخصوص ایسی اداروں میں ملازمت وغیرہ کرنا حرام ہے

ہر مسلمان کا یہ فرض بنتا ہے کہ دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سے مکمل طور پر تعلق ختم کریں اور دوسروں کو بھی بچائیں

قاری کمال الدین  فاضل جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

نائب خطیب مرکزی جامع مسجد لورالائی

بلوچستان پاکستان

مولانا فخر الدین صاحب مدرسہ ناصر العلوم لورالائی

بندہ علماء اہل کرام کی رس فتنوی کا مکمل حمایت کرتے ہیں

فخر الدین ناظم
مدرسہ ناصر العلوم
لورالائی بلوچستان

شیخ الحدیث مولانا فضل الدین کبزی صاحب مدرسہ ناصر العلوم لورالائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد قادیانیوں کا دجل و فریب دنیا پر واضح ہے۔ قادیانیوں کے اندر اسلام کی بوتل تک نہیں بلکہ باقی غیر مسلم سے کتنے گنا بڑھکر کے مثال کے طور دوسرے غیر مسلم کے ساتھ تعلق اور خرید و فروخت حرام نہیں اور قادیانیوں کے ساتھ حرام میں اسکی وجہ یہ کہ قادیانی ہر لین دین، تعلقات، خرید و فروخت، علاج معالجہ میں کہیں نہ کہیں اپنے مذہب کا پرچار مد نظر رکھتے ہیں مسلمانوں کو راہ راست سے ہٹانا مطلب ہے لہذا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِلٰی اٰخِرِهٖ کہ زنا کے قریب مت جاؤ اس طرح شرعی طور فتویٰ صادر کرتا ہوں کہ قادیانیوں کے ساتھ کوئی قریب تعلق، لین دین، ان کے پرائیویٹ اداروں میں ملازمت سب حرام ہے بلکہ ان ہسپتالوں میں علاج معالجہ سے اجتناب کیجئے۔

بندہ فضل الدین کبزی

(شیخ الحدیث مدرسہ ناصر العلوم و مدرسہ صومالی)
مجلس عمومی جمعیت علماء اسلام لورالائی بلوچستان

سنی حنفی دارالعلوم عباس پور پونچھ، آزاد کشمیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحجرات - اس وقت تھان خاں اور صاحبزادہ الامام اہل سنت کے درمیان میں ایک عظیم غمگیناں کا دور چل رہا تھا۔ اس وقت تم پر تمام آدمی اور تمام ممالک کے لوگوں نے حقیقت سے اس غم کو سمجھا لیا۔ (مصدقہ ماثرہ) یہ در ذوالحجہ ۱۲۸۱ھ کو ہوا۔ اس وقت میں نے اشارہ تھا کہ اس کی عمارت میں کسی نہ کسی اس وقت کی ضرورت تھی جو حضور کا جسد کامل و مکمل ہو گا۔ ایسا کہ اب اس وقت کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ قرآن پاک نے اعلان کیا: - ولکن رسولکم و خاتم النبیین (انجیل) اور یہی ہے جو اس وقت میں بیان اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم کے معنی خود متعدد ارادوں میں بیان فرمادے تھے: زنا خاتم النبیین لانہ نبوی، میں انبیاء کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور خاتم نبوت کو بطور تمثیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اور دیگر انبیاء کی مثال اس میں ہے کہ اگر کوئی کوئی عمارت میں بنو یا ہو جب دیوار اور کمرے کی عمارت ختم ہو جائے تو اس کو تعمیر نہیں کیا جاتا۔ لیکن اس محل کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو رہی ہے اور اس کو تعمیر نہیں کیا جاتا۔ میں نے پورا کر دیا جاتا تو صرف یہی تا اس کے بعد حضور نے فرمایا: فانما تلک القبتہ وانا خاتم النبیین ختمت الانبیاء، تو میں وہی آخری اینٹ ہوں میں بیخبروں کا خاتم ہوں تو بیخبروں کا مسلمہ فرم گیا۔ (بخاری و مسلم)

حضور نے دیگر انبیاء کے مقابل میں اپنے حضور کو فضائل میں ختم نبوت کا ذکر غنائم طور پر فرمایا ہے: "نبوت محمد فریح آدمی گئی" (اسلم) میں بیخبروں کا اس وقت میں خاتم تھا جبکہ آدمی غائب اور دنیا میں رہے۔ اس وقت سے کہ کلمۃ العالیٰ (۱۹۱۰ء) لفظ خاتم کے معنی آ رہے خود فرمادے: آخری نبی اور حضور کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونے کا امکان کو خود حضور نے ختم فرمایا ہے۔ یہی رسالت و نبوت کا مسلمہ مستطیع ہو گیا ہے۔ لیکن کوئی دلیل ہو گا کہ کوئی نبی ہوگا اس لئے جو حضور سے حضور کے بعد کسی طرح اور کسی صورت سے نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر و مرتد و دائرہ اسلام سے خارج ہے جسے از اقا دیان اور اس کو نبی ماننے والا جب احمدی اور اس کو مسلمان، بزرگ، مجدد ماننے والے جسے پیروی و عزائی بہ سبب کافر و مرتد و دائرہ اسلام سے خارج بھی ان سے میل جول، مساعیہ و کلام، محبت، تلاح و عرفان و جامع محبت و ایمان کا ذریعہ ہے۔ لیکن حانوفر ہمارے معاذ اللہ کہ مسلمانوں کی کامیابی و عزائی سے تلاح خالقین زمانہ سے اس کی عزائی کی ہے۔ مسلمان کا تلاح بھی غاصبوں اور کفار سے عزائی الہامی ہونے والا ہے۔ ان کے بیخبروں میں تیار گوشت و ایم دیگر انبیاء و انبیا کرام و مکر وہ ہیں لہذا یہ نبیوں کے ساتھ یہ قسم کے معاشی، معاشرتی، سیاسی اور اخلاقی باتوں کو نامہ لکھنے سے ان سے میل جول ہے، یہی امت مسلمہ سے بیخبروں کی بات ہے کہ نبیوں کے ساتھ مسلم و کلام، میل جول، نشست و برخاست، عداوت و دشمنی ہے۔

شرکت، اور امداد سے تعلقات اور قطعاً اور قطعاً یہ ہے ان سے اگر تعلقات ایسی دن
 میں تجارت نہ کی جائے ان کے لاکھانوں، دکانوں، بیڑوں، دستاؤں، اور
 تمام کاموں سے استفادہ قطعاً اور قطعاً ہرگز نہ کیا جائے بلکہ ان کے کاموں
 اور کمپنیوں کی مصنوعات سے مکمل انکار کیا جائے اور ان سے بڑا
 مسرت نہ ہو بلکہ ان کے مواد اور اس کے برائے کیا جائے اس سبب سے ان کے
 تمام کاموں کو ان روزوں میں ہرگز نہ چھوڑ دینا اور ان کے کاموں سے
 کئی اس لیے اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔ حفظہ اللہ العالی

استغفر اللہ عنہ و منہم من خفی و العلیل و سیم و دعا علیہا
 یوحنا - ناز آؤشیر
 دوزخ ام جہالت اللہ صحت جموں کشمیر



علماء کرام کے تائیدی دستخط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 ذوالقعدة الثانیہ میں نادنیوں کا خارجی
 سیاسی سماجی سوشل بائبل کرنا
 زحرف اللہ
 ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ
 لیسٹ شمارہ ۱۱۱
 ہذا حضرت خلیفۃ المسیح
 نے فرمایا کہ خلیفۃ المسیح
 کا ہر عہدہ اور تمام شیعہ و سنیوں
 تصدیق کرنا ہے۔
 ۱۴۲۹ھ

مولانا محمد حق نواز صاحب جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کا اساسی عقیدہ ہے اور تاروپا پنٹ اس عقیدہ پر وار کرنے والے کلیباڑے کاہانگرو بڑی نام سے تاروپا پنٹ سے نفرت ایمانی کا حصہ ہے اس طرح تاروپا پنٹ مہنوعات کا بائیسکات بھی ایمانی فریقہ ہے اس میں کئی کونامی ایمانی کمزوری اور یہ فہرہنی کا ثبوت ہے اس سلسلے میں حضرت مفتی صاحب کا فتویٰ وقت کی ہمد اور دشمن رسول کی پکار ہے ہم اسکی مکمل اور بھر پور تہذیب کرتے ہیں

محمد حق نواز صاحب جامعہ عربیہ سراج المدارس
دہلیجب و امام مسجد سیدنا محمد تقی اکبر ٹیکسلا

مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ مع اکابرکم وادکافاہ۔

عقیدہ فتم نبوت کی توضیح و تشریح جس طرح علماء اسلام نے فرمائی ہیں اور واجب الاتباع ہے۔ اکابر علماء اسلام کے ساتھ ہونا باعث نجاتِ آخرت ہے اس کیلئے عقیدہ فتم نبوت پر یقین کامل رکھنے اس کے اضراد بچنا بھی ضروری ہے۔ تاروپا پنٹ مہنوعات کو مکمل بائیسکات اور مقاطعہ ہی اکابر علماء کے فتویٰ کے روشنی میں تحفظ ایمان اور حصول شفاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک اکابر کے ساتھ دھننے کا سبب معاذن کو تو مبین معاذ فرمائیں۔

احقر محمد حبیب الرحمن خادم الطیب جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

۳۱ جادی الثانیہ ۱۳۸۶ھ
۱۸ جون ۲۰۰۸ء بروز اتوار

مولانا محمد عزت نور صدیقی صاحب
خلیفہ حکیم محمد اختر شاہ صاحب مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
میرزا حسن صاحب کے فتویٰ کی مدح تائید کرتا ہے۔

محمد عزت نور صدیقی
خلیفہ حکیم محمد اختر شاہ صاحب مدظلہ

مولانا محمد عبدالجبار صاحب دارالعلوم النبویہ جامعہ قاسمیہ مظفر گڑھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین در کلمہ دعا سلام علی ائمتہ الذین علیہم السلام وعلیٰ آلہم ورویہم من قبہم بحانی الہی
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے آفری نہیں ہیں آپ کی ذات آدمی سے قصور نہ ہو کمال مرتباً
آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوا نہ نبوت تمام اہل اسلام لایہ اجاعی عقیدہ ہے اور یہ تعوارف دین
سے ہے جسکا منکر کافر ہے۔ آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کذاب ہیں جسکے کمالی الہوت اللہ
قرآن مجید کی مشورے زیادہ آیات کیسے دین اسلام کے کمال پر ہے اور اس کے بعد کوئی یا دین نہ چرنے
پر دال ہیں۔ اسلام سینکڑوں احادیث مبارکہ ہیں ان بات پر شہادہ عدل ہیں۔

انگلیز کم نکت جب برصغیر پاک و ہند پر تالین ہوئے اور ملحقہ وقت نے اسکے خلاف جہاد اعلان کیا اور لوگوں
خصوصاً مسلمانوں کو اسکے خلاف جہاد کی ترغیب دی تو انگریزوں نے مسلمانوں سے جذبہ جہاد چھیننے کیلئے
کئی جنٹلمن سرز اور غلام احمد قادیانی ملعون جو اس وقت مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں آریوں
وغیرہ کے خلاف شہرے وغیرہ کرتا تھا کو اپنی آغوش شفقت میں لیکر اس پر اپنی نوازشوں کی بارش
کرتی اس سے اپنے ربا کھدی ہونے کی دعویٰ کرایا پھر مسیح موعود پر ظلی بروزی بھی اور آخر میں
خود محمد رسول ہونے کی دعویٰ کرایا لیکر ان سے جہن خان میں شہر ہونے کی دعویٰ کیا چنانچہ ہر نواز قادیانی ملعون
میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ میں اسکے سب نوروں میں سے آخری فریوں۔ بد قسمت ہے
جو جمع ہو کر نہا ہے کیونکہ میرے بغیر صحت ناری ہے روحانی خزانہ چھوٹا ہے مرزا بشیر الدین خلیفہ کفایت
پس مسیح خود محمد رسول اللہ ہے جو شاعت اسلام کیلئے دوبارہ دنیا میں تشریف ہے اسلئے ہم کو
کسی نئے حکم کی ضرورت نہیں ہے اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو فرشتہ پیش آنی حکمہ افضل ۱۵۸
نوا قادیانی کا سر ہر مرتبہ سنائے کہتا ہے۔ محمد اور دلا دعویٰ کرتا ہے۔

محمد پھر اترتے ہیں یہ ہیں۔ اور آتے سے ہیں جو حکم اپنی مثال میں۔ خود اپنے ہر جس کمال غلام احمد کو کلمہ قادیانی
انگریزوں کو اس خود کاشتم پر لڑنے کی ترغیب دہانے کیلئے احکام شریعت میں تفریق تھا۔ خود دستور دیا (عیسا ذواللہ)
چنانچہ ہر مرتبہ کفایت آج سے انسانی جہاد ہو گا اور سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم سے نہ کیا گیا اب اسکے بعد ختم

قادیانی گروہ کے سیاسی نامیاں عزائم کو سمجھا مشکل بابت نہیں
 انہی وجوہ کی بناء پر الحمد للہ اکابر علماء حق نے ابتداء ہی سے
 امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا اور اس فتنہ کی
 تردید و بیخ کنی کے لئے ہمہ جہتی کوششیں کیں جس کے نتیجہ میں
 ملکی پارلیمنٹ نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا
 لیکن اس کے باوجود اب بھی عوامی سطح پر مسلمانوں میں قادیانیوں
 کے خلاف نفرت شدیدہ کا جو ماحول پیدا ہونا چاہیے وہ نہیں ہے
 اس کے لئے فوری ہے کہ قادیانیوں سے اقتصاد، معاشرتی
 اور سیاسی بائیکاٹ کے شرعی حکم کی خوب تشہیر کی جائے
 لہذا حضرت منی ولی حسن علیہ السلام نور اللہ قدسہ اور دیگر اکابر مغنیان
 کرام کے فتاویٰ اور تائیدات کی اشاعت و تشہیر سے عوام الناس
 کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی بھی ملے گی اور قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ
 کا جذبہ بڑھے گا جس سے قادیانیوں میں رہنی زلت و رسوائی کا
 احساس پیدا ہوگا اور یقیناً وہ اپنے آپ کو غیر مسلموں کی
 صف سے بگھڑا پائیں گے لہذا ہم قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ
 کے فتاویٰ کی من و عن تائید کرتے ہوئے ان کی تشہیر و اشاعت کو
 ایمان کے تقاضے سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزت اعتراف حق
 اور الظالم باطل کے لئے علماء حق کی کاوشوں کو قبول
 فرمائے اور مسئلہ ختم نبوت کے تمام تقاضوں کو پورا کرے
 تو یقین عطا فرمائے

احقر سید علی غزالی ولد اللہ
 جامعہ عربیہ اسلامیہ مدرسہ اسلامیہ حیدرآباد

مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ کی مروت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ و سلم علیہ

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس کے جانشین (خلفاء) کی ہرزہ سسرالی کا سلسلہ غلغلات سے تھما کر کہتے رہتے کہ انہما کے وجود و صفات تک پھیلا ہوا ہے۔ مرزا ملعون نے رب العالمین جل جلالہ، خاتم الانبیاء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، دیگر انبیاء بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نقیصوں و کمزوریوں میں جس جسارت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ شاید اچیس بھی نہ کر سکا۔ اُس کی ہدایان سے انبیاء کرام محفوظ ہیں نہ صحابہ کرام۔ اسلام محفوظ ہے نہ قرآن و سنت۔ علماء اہل سنت، اولیاء اللہ، عام اہل اسلام اور زمین شریفین کے متعلق اس کی جبرانہ دشنام طرازی نے اسے دیگر متقیوں سے ممتاز کر دیا ہے۔ اس کے اور اس کے خلفاء کے اخلاقی اور مذہبی اقدار کبھی طور سے بھی سمجھا ہی نہیں سکتے۔ البتہ

وَكذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِی بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا
کامعراق ہو سکتے ہیں۔

اس گروہ کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ ان کا دین الگ، ملت الگ اور پیغام و اہداف الگ ہیں۔

مرزا ملعون کی تکذیب کیلئے خود اس کی پیش گوئیاں اور دعویٰ ہی کافی ہیں۔ اس کی درجنوں پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئی۔ اور یہ دعویٰ تھا کہ نامراد اپنے تحریری اعلان و اعلانات کے مطابق نصرت، مدد و نصرت اور دولت الہی کا مستحق ٹھہر جائے۔ مگر زیادہ تعجب ان "عقل مند" پر ہے۔ جو ہسٹریا اور عراق کے مرائین کو پیغمبر یا ولی سمجھ کر اس کی تقلید کا دہپا ہیں۔ عالمی تحفظ ختم نبوت کے اکابر بالخصوص حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکنی رحمہ اللہ اور بقیۃ السلف حضرت فراج خان گلہ صاحب مدظلہم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ ان زیادتیوں کا تعاقب کر کے اہل سنت مسلمہ کیلئے نہاج حق واضح کر دیا ہے۔ اور انگریزی استعمار کے پروردہ و مجال کی بھونڈی کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ بندہ ان تمام اکابر کے تحریری و تقریری فتاویٰ سے حرف بحرف متعلق ہے۔

ہر اعتقاد ہے کہ اہل سنت و جماعت پر قادیانیوں کا مکمل معاشرتی بائیکاٹ فرض ہے۔ ان سے برادرانہ مراسم ان کی مصنوعات کی خرید و فروخت اور استعمال حرام ہے۔ نیز ان کی سرپرستی میں تعلیمی اداروں کا متعلقہ فرض ہے۔ اور ان زیادتیوں کیلئے کوئی بھی توجیہ کر کے تردید سخت ترین سزا کا تقاضا از بس ضروری ہے۔

رہیں شفاعت خاتم النبیین

اصلاح الدین حقانی

خادم الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ کی مروت صوبہ سرحد
۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ
۲۹/۵/۰۹

مولانا مولانا بخش صاحب مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ بلوچستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہل ایمان سے گزارش

پاکستان کے علماء کرام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کہ انہوں نے قادیانی فرقہ کو قومی اسمبلی کے ذریعہ بین الاقوامی کافر کے طور پر متعارف کرایا۔

دوسرے مرحلے پر میرے شیخ و مربی حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوگلی رحمہ اللہ علیہ کے محققانہ فتویٰ سے مکمل اتفاق کر کے جنت پوری کر دی کہ قادیانیوں کا مقابلہ اور ان سے مکمل سوشل بائیکاٹ حکم شری ہے اور دین و ایمان کا عین تقاضا ہے۔ تاہم چونکہ یہ فرقہ زندگیہ اب بھی نہ صرف یہ کہ اپنے کفر و عناد پر قائم ہے بلکہ پوری دنیا میں اسلام و اہل اسلام کے خلاف برسر پیکار ہے۔

تو یہ لوگ گویا نہ صرف کافر و زندیق و مرتد ہیں، بلکہ یہ کافر محارب بھی ہیں۔

اس لیے پوری دنیا کے اہل ایمان سے گزارش ہے کہ ان سے نہ صرف سوشل بائیکاٹ کیا جائے بلکہ جس جس انداز سے وہ محارب کر رہے ہیں اس سے بڑھ کر ہر محاذ میں ان کا مقابلہ کریں۔ یہ عین ایمان و عین دین و عین شریعت ہے۔

اور ان شاء اللہ تعالیٰ روز قیامت استحقاق شفاعت بھی ہے۔

مولانا بخش غفرلہ

مدرسہ عربیہ صدیقیہ، مستونگ، بلوچستان

۱۳۳۰ھ

تاریخ: ۲۱ جمادی الاولیٰ

مطابقت ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء



مولانا مجاہدین صاحب مسئول وفاق المدارس کوہاٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معتقدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور مرکزی عقائد میں سے ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یعنی قرآنی ہے۔ (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَحَاشَا لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْحَدِيثِ الْغَيْبِيِّ لَوْ كَانُوا يُدْرِكُونَ) اس لیے قرآنی کے بعد نبوت کا دعویٰ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس عقیدہ کیلئے استعمال ہونے والی بد بخت گروہ قادیانی احمدی اور رومی و غیرہ سب کچھ عمل میں ہیں۔ اور سادہ لوح و خالص مسلمانوں کو

مختلف حربوں سے مرتقربنائے کی کوششوں میں معدوم ہیں۔
 یاد رہے یہ گروہ (فرقہ) امام کفار سے بالکل مختلف ہے۔ یہ فرنا دم کا
 قول ہے۔ جس کے احکام شریعت اسلامی میں مختلف ہیں۔ فریق
 کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ ان سے ہر طرح کا
 قطع تعلق ہر مسلمان ہر فرض ہے۔ اس میں کوتاہی کرنے والوں کو نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک شفاعت سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا
 حکم ہے۔ فقط دعا کا طالب دلوں مجاہد
 مسئول وفاق المدارس خلیفہ کوہاں ولکی مسجد یوسف نیا تبلیغی مرکز کوہاٹ

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن لٹوکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا
 فتویٰ جو مہر میں بنیاد میں اور مدلل بیانات فقہیہ سے حرف در دست
 اور عصر حاضر میں رہنمائی کے قابل ہے اور مسلمانوں کے لئے واجب التحمل ،
 لہذا مرزا انیسویں کے ساتھ غنیمت و درخواست سمجھنا اپنا آمد و رفت میں جو
 ناجائز اور حرام ہے
 اصل ، مرزا انیسویں کی تقریبات میں شمولیت اور ان کا
 ہم پیالہ و ہم نوالہ بن کر رہنا جائز نہیں ، کیونکہ اس کا انجام خود مرزائی
 بن جانا ہوتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ اس لئے اصرار لازم ہے

حرف نکتہ نیرغنی عنہ
 دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن
 دین اردو بگرام (بذراہ)
 المرقوم ۲۸ جلد اولی ۳۰ ۲۳ھ
 المرقوم ۲۸ جلد اولی ۳۰ ۲۳ھ



نور الدین
 محمد رفیع
 محمد رفیع
 محمد رفیع

باسمہ تعالیٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن لوٹکی رحمہ اللہ
کا فتویٰ جو قادیانیوں اور غیر مسلموں کی مصنوعات کے
بائیٹکاٹ کے متعلق پہلے جاری ہوا تھا اس کی اہمیت
آج بھی اتنی ہی ہے کہ جتنی پہلے تھی۔

بلکہ آج اس کی اہمیت اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

اسی لئے کہ آج قادیانی اور غیر مسلم جس
انداز سے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈے میں

مشغول ہیں پہلے اتنی اہمیت تھی

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس انداز
سے اب گستاخی کر رہے ہیں اور آپ کی توہین
کے مرتکب ہو رہے ہیں اس کا اندازہ موجودہ دور
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خا کے پیروانوں نے کیا ہے۔
اسی لئے مسلمانوں کے لیے فروری ہے کہ ان کی ہر قسم کی بلا
مصنوعات کا بائیٹکاٹ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں



۶ جمادی اولیٰ
۱۲ مئی ۲۰۰۸ء



عارف حنیف
استاذ دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ

قاضی محمد الیاس صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

مرزا عتدّم احمد دادلانی اور دکنی جماعت اپنے گمراہ کنی معاند
 بالخصوص عفور نبی اکرم علی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے انکار
 اور مرزا عتدّم احمد دادلانی کو نبی تسلیم کرنے کی وجہ سے تمام امت مسلمہ
 کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہذا غیبت ایمانی کا تقاضا
 یہ ہے انکی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے انکی غیبی فوجی میں
 شرکت نہ کی جائے۔ اور نہ ہی انکے ساتھ میل جول رکھا جائے۔ اور انکے ساتھ
 عترت کا میل بائیکاٹ کیا جائے۔

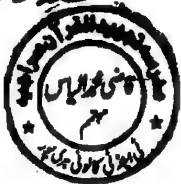
قاضی محمد الیاس

خطیب مرکزی جامع مسجد

فی امیندانی کالونی حقیرا پور

27-4-2008

محمد الیاس



حافظ محمد ایوب صدیقی صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى والقوة والسلم على خاتم النبيين محمد بن المصطفى وعلى اله
واما بعد التقياء -

آمالہد . اللہ تعالیٰ نے بعثت انبیاءؑ تا جو سلسلہ حضرت آدم صلی اللہ سے
شروع کیا تھا اسکو متصور جاننا کہ امام الانبیاءؑ خاتم النبیین حضرت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ختم فرما کر ختم الرسل اور خاتم النبیین کا تاج آپ کے سر پر
سجا کر قرآن مجید اور اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیاری زبان سے اسکا واضح
اعلان فرمایا لہذا عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کے بنیادی عقائد میں سے ہے
قادیانی اور مرزائیوں کو کہ عقیدہ ختم نبوت کے منکر اور اسدوم کے باغی و مرتد جو
نبوت کے مدعی گستاخ انبیاء و گستاخ امام الانبیاءؑ گستاخ عابدین و اولیاء عظام
اسدوم باغی انگریزوں و قادیانوں اور انگریزی چالوں اور خلاف اسدوم سازشوں
کے مہر اور مرزائیوں کے ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں اور اسدوم کے خلاف
کراہی سازشوں میں معروف رہتے ہیں جنکی آمدنی کا مخصوص حقہ خلاف
اسدوم سازشوں کیلئے وقف ہے بالخصوص ان حالات میں محبت و صلح اور
عقیدہ ختم نبوت کا تباہی ہے کہ مرزائیوں کیساتھ شمول باکلیت کیا جائے اور امت
مسلمہ پر اتنی مہرعات کا باکلیت فرض ہے لہذا ہم علماء و متقیان اسدوم کے
درج شانہ فتاویٰ کیساتھ حرف زبانی انصاف کے لئے اللہ تعالیٰ ایمانی غیث کیسے امت کو اس پر
عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے
حافظ محمد ایوب صدیقی صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ
و صدر تنظیم دفاع حقوق استاذ ہزارہ ڈوئین صاحب مدرسہ ہری پور ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی عسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

کے فتویٰ کی بندہ کھنٹا سیدرتا ہے۔ اور نہ ج صدر

کے ساتھ یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ تا دینوں کے ساتھ

کسی بھاتسم کا تعلق قطعاً حرام ہے

محتاج دعا

محمد الیاس گھمن

تاریخ ۹ رمضان ۱۴۲۹ھ
۱۵ ستمبر ۲۰۰۸ء

مولانا ابوالاحمد نور محمد قادری تونسوی جامعہ عثمانیہ رحیم یار خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - بندہ عاجز و کابر علمائے اہلسنت و اہلبیت و اہلبندے

فنا دئیے سے حرف بھرف اتناقی ہے

فقط - الجاحز نور محمد قادری تونسوی کا جامعہ

عثمانیہ تریک محمدیہ فہم سہیبارخان

مولانا عبدالغفور صاحب مرکزی جامع مسجد باغ والی وہاڑی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :- حضرت مفتی محمد نور احمد مدظلہ

کی مایہ ناز کاوشی ہے استیلا کو قادیانیت
سے نکل آگامی جو نذیر آئی مجراہی کے حال میں
تبدیل ہونے سے تحفظ دینے کیلئے ۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد رفیع کوٹ کوٹ رحمت

عطا فرمائیں۔ اور استیلا کے ہر فرد کو

ہر طرح کی مجراہی سے لطف و خاص قادیانیت

کی بلغاری سے حفاظت عطا فرمائیں، واضح رہے
کہ قادیانیت سے معاشی و معاشرتی بائیکاٹ اور کاروباری
اصلاحی حفاظت کیلئے لازم ہے۔ آمین ۔

علامہ مختار اللہ صاحب مدظلہ۔ نذیر علی مدظلہ مفتی محمد



مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہ

مولانا محمد طارق صاحب مدظلہ

مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ

در الافتاء دارالعلوم ربانیہ پھلورٹوبہ ٹیک سنگھ

من بئذہ شیخ حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسن کے مذکورہ فتویٰ سے
من عن مفتی رحیل اور انکی پوری پوری قوتیں و تائید کرتا ہوں۔
حفظ اللہ تعالیٰ



مولانا شمس تبریز ثاقب صاحب مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم النبیین
ذعلی آلہ واصحابہ الذین قاموا بنصرة الدین وادوا حقہ
امالہ - وقد اتفق المسلمون شرفاً وغزاً شمالاً وجنوباً
علی کفر حد قادیانی الملعون - المرسوم بغلام احمد قادیانی
رعی کفر من تبعہ وکفر من تبعہ الظہر من الشمس
فمن شدک فیہ فلا خطا لہ فی الاسلام
لان عقیدۃ صم النبوة من عقائد الفرضیۃ الثابتة
بالنص القرآنی علی الذہبی القطعیۃ من القرآن
والسنة فرضی علی المسلمین ان یناطحوا وینکروا
فی العامة ویکلموا

بئذہ شمس تبریز ثاقب صاحب مدنی
دارالعلوم دہلی

جامعہ ملیہ اسلامیہ چیونٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ اتنا اہم اور ضروریات دین میں سے ہے۔ کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ ختم نبوت پر ہوا اب جو شخص بھی کسی کیفیت و صورت میں نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔ ^{میشیہ کفر} چنانچہ ملاح علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے ”دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا“ ہندوستان کے شہر تادیان میں مسز نظام احمد تادیانی نے حکومت برطانیہ کے اشارے پر جہاد کی مفسوخی کیلئے دعویٰ نبوت کیا۔ علماء ارضی نے ہر طرح سے اس عظیم فتنہ کا تقاب کیا حتیٰ کہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک قرارداد کے ذریعے تادیانیوں کے کافر اور غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو ہر لحاظ سے کافی اور شافی ہے۔ اسی سلسلہ میں استاذ العلماء، محدث کبیر، فقیر امت، حضرت مفتی دلی حسن کا یہ فتویٰ ”کہ تادیانی چونکہ غیر مسلم اور کافر ہیں ان سے کسی طرح سے بھی کین دین مسلمان کیلئے درست نہیں۔“ قرآن و سنت کے عین مطابق ہے۔ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

اساتذہ و مفتیان جامعہ ملیہ اسلامیہ چیونٹ، جنگ

- ۱ مولانا خلیل احمد مدیر جامعہ ملیہ اسلامیہ ^{احمد علی}
- ۲ مولانا فیض اللہ ^{فیض اللہ}
- ۳ مولانا مفتی لعل جوہر ^{لعل جوہر}
- ۴ مولانا محمد شاہد منیر راز ^{محمد شاہد منیر راز}
- ۵ مولانا سعید اللہ ^{سعید اللہ}
- ۶ مولانا عبدالرازق ^{عبدالرازق}
- مولانا محمد احمد ^{محمد احمد}
- محمد عرفان صدیقی ^{محمد عرفان صدیقی}



مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ سرگودھا

بج ایس ای چمن ایچ

مرزا محمد احمد قادیانی اور اس کے مانتے والے مدرسہ اسلام سے خارج ہیں اور ان سے
علیحدگی ضروری ہے تمام اکتوبر میں کامیابی سے ہوا ہے۔

عبدالکبیر غفاریہ فقیر
مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ

غفارون
مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ
ضلع گجرات

ابوالکلام چوکری
مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ



مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد کرک

تمام اہل اسلام صوفی و سنی و صوفیوں کا فتویٰ کی پاسداری کرتے
ہوئے اپنے اخوت سنوارنے کیلئے فتویٰ عدا پر مکتل عملدرآمد کو
اپنا فرض سمجھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے قبول فرمائیں۔ آمین
اپنے اکابر علماء کرام کی اتباع کرتے ہوئے ان لوگوں سے جو قسم
کے لین دین تعلقاً عامہ حرام سمجھتے ہیں۔

طالب دعا -

جی الیونین منہ

۱۹-۲-۲۰۰۸

شاہ عبدالعزیز مجاہد کرک - ایم - این - اے کرک

مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ نعمانیہ کوئٹہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیانی فتنہ کے مکر و فریب مسلم دنیا پر واضح ہے۔ ہر دور میں اپنا رخ بدلتے رہتے ہیں اس وقت جو طرز عمل ہے (کہ اپنے پیرائیٹیوٹ اداروں میں مسلمانوں کو ملازم رکھتے ہیں پھر سات یا چھ مہینوں کے بعد کہتے ہیں کہ ہم احمدی یعنی مرزائی آپ کے مددگار معاذن ہوئے بشرطیکہ آپ نے مرزائیت کے قدام برد ستیخت کرنا ہے لہذا بے چارہ ضعیف الایمان مسلمان ان ظالموں کے پنجوں میں پھنس کر اسلام اور ایمان سے لستہ دھو بیٹھنا ہے العیاذ باللہ) وہ شرع متین کے رو سے حرام اور ناجائز ہے۔ اپنے آپ کو بچانا ہے اور دوسروں کے ایمانوں کو بچانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

قادیانیوں کے اداروں میں ملازمت کرنا زہر قاتل ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو چاہیے کہ مرزائیوں کے ہسپتالوں اور مرزائی ڈاکٹروں سے علاج صحابہ کرنا سے اجتناب کریں۔

اعدموام کو سلوم ہونا چاہیے کہ شرع شریف کی رو سے قادیانی اور دوسرے کافروں کے درمیان واضح فرق یہ ہے کہ قادیانی کو زندیق کہتے ہیں اور زندیق کا حکم تمام کافروں سے مختلف ہے ایک کا دوسرے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ تفصیل بہت لمبی ہے

مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ نعمانیہ کوئٹہ
 و جرنل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند خطہ کوئٹہ ڈیڑھ چھ ماہ

سید عطاء المہین شاہ صاحب بخاری مدظلہ

(ابن ابی شیبہ، فوت بہرحق) سید عالم بخاری
 امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 فتنہ قادیانیت، اسلام کے خلاف پہلے دو حضرات کی سب سے

بڑی اور منظم سازش ہے۔

قرآن و حدیث کے مطابق پوری امت کا عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجراء نبوت کا عقیدہ "ارتداد" ہے۔ اللہ اسلامی حکومت میں ارتداد کو سزا قتل ہے۔

حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور اطاعت ایمان کی بنیاد ہے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے نفرت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ با دینی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کے منکر، اسلام کے دشمن، ملحدوں کے قتل اور ملک و ملت سے دفاع کرنے والے ہیں۔ اس گروہ خبیث کا مکمل سماجی بائیکاٹ ایمان کا تقاضا ہے، وقت کی ضرورت سے اور ضروری شغلات بھی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

ختم نبوت کی ضرورت
فقیر عطاء اللہ علیہ

جامعہ حجتی الاسلام عثمانی اوکاڑہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محسنات امام النبیا خاتم النبیین والمرسلین کی نبوت و رسالت

لہذا آپ کی ضم نبوت پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد کسی کو نبی مانے وہ مرتد ہے۔ حضرت مولانا مولانا علی قاسمی نے

کا قادیانیوں کے بارے میں جو فتویٰ جاری کیا ہے۔ وہ وقت

کئی اہم ترین ضرورت ہے۔ میں اس سے سن دین

التفاق کرنا بیوں ضرورت ہے اس بات کی کہ ہر مسلمان قادیانیوں

کے عقائد سازشوں سے باخبر رہے۔ تبلیغ غیرت کا نبوت و ضم نبوت

شہادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ختم نبوت کیلئے ہر امت کو

مستعد بنانا ہے۔

مولانا بشیر احمد حصاروی صاحب جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کی نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے جو گیارہ نتائج اخذ کئے ہیں وہ صحیح اور درست ہیں خصوصاً منکرین ختم نبوت دجالی فتنوں کے اس دور میں جس میں اسلام کو خود مسلمان ملکوں میں قوتِ نافرمانی کی حیثیت حاصل نہیں ہے یہ اپنے آپ کو بر ملا مسلمان کہتے ہیں حالانکہ یہ لوگ یہودیوں سے بھی بدتر کافی ہیں لیکن وہ مسلمان ہونے کا دعوے کر کے ناواقف مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ ان کا یہ دعوے کرنا آئین پاکستان کی نروس سنگین ترین جرم ہے اس کے باوجود وہ پوری ڈھنڈائی سے مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور ناواقف مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ ہم میں اور تم میں اتنا فرق ہے کہ تم حنفی مسلمان ہو اور ہم احمدی مسلمان ہیں ویسے دونوں ہی مسلمان ہیں ہم بھی تم بھی لہذا اس دعوے سے مسلمانوں کے بچنے کی واحد صورت یہ ہے کہ منکرین ختم نبوت کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے میں دین بول چال ہر قسم کے روابط ختم کر دیئے جائیں اگر اسلامی حکومت ہوتی تو یہ لوگ واجب القتل تھے لیکن یہ کام حکومت کا ہے پسند سبط پر یہ اقدام ممکن نہیں لہذا اس کے بدلے طور پر یہ ہر مسلمان پر

فرض ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کر کے ہمیں اپنے وطن میں منکرینِ ختم نبوت کے دو گروہوں سے واسطہ ہے۔ بھائی گروہ جس گروہیاں نسبتاً محدود ہیں دوسرا سنی گروہ جو قادیانی اور لادھی گروہ میں تقسیم ہے سوزاٹی صرف اسلام اور مسلمانوں ہی کے دشمن نہیں ہیں بلکہ یہ

پاکستان کے بھی دشمن ہیں اور پاکستان کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑھی رکاوٹ ہیں اور پاکستان کے دشمن وہ اس لئے ہیں کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے اس لئے ان کی مسلم دشمنی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے انڈیا میں حال کسی مسلمان کے لئے یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ایسے دشمنوں سے رابطے قائم رکھے جو دنیا کے تمام کافروں سے بڑھ کر دشمن ہوں خصوصاً جب کہ مسلمانوں کا ان کافروں سے بائیکاٹ کرنا ہی ان کے کافر ہونے کی شناخت ہے ورنہ تو اپنے مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہیں جو آئین پاکستان سے کویالغاوت ہے لیکن یہود و زہارہ کی سرپرستی جس سرپرستی کی بدولت یہ زندہ ہیں وہ ان کی اس باغیانہ روش پر گرفت نہیں ہونے دیتی لہذا یہ لوگ اتنا بڑا جرم کرتے ہیں پاکستان میں سرخ رو ہیں لہذا میں حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں

بشیر احمد حصاری خادم الحدیث والتفسیر
 جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان
 و جامعہ عثمان بن عفان رحیم یار خان

۱۱/۵/۰۴
 رحیم یار خان

(مولانا) بشیر احمد حصاروی

72/NP رحیم یار خان فون 73423

مولانا حافظ طاہر محمود صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ قصور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دور حاضر کا عظیم فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے یہ فتنہ سادہ لوح مسلمانوں کو ان کے ایمان سے محروم کر رہا ہے اور ہمارے مسلمانوں کی ان کے ساتھ تجارتیں دینے کی وجہ سے وہ معاشی طور پر وہ طاقت ور ہو رہے ہیں لہذا فتنی ولیوں کو ملی کھجے مگر سرگردہ فتویٰ کی روشنی میں ان سے بڑھ کر گابائیٹ پر مسلمان پر فرض ہے ہزرت اس امر کی ہے کہ اس فتویٰ کی زیادہ سے زیادہ تشکیک کی جائے اور عوام الناک کو اس فتنہ کی ریشتہ دہنوں سے آگاہ کیا جائے بنزہ بھن اس فتویٰ کی من و من تائید کرتا ہے اور اسی میں ایسی داریوں کی خلاج جانتا ہے

بدنہ حافظ طاہر محمود



جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبوت و رسالت کا باہرکت تسلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفیٰ پر ختم ہوا، حضرت آدم سے پہلے کوئی نبی نہیں تھا، اور حضور کے بعد بھی کوئی نبی نہیں، شریعت کی اصطلاح میں اس کو عقیدہ ختم نبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے قرآن پاک کی ایک سو آیات اور آپ کے دو سو دس فرامین اس عقیدے کی حقانیت پر شاہد و ناظر ہیں،

آپ کے بعد صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع بھی اسی عقیدے پر منعقد ہوا کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ در مرتبہ اور واجب القتل ہے۔ اسی بنیاد پر ہمارا یہ عقیدہ کہ آپ کے بعد نبوت کا

دعویٰ در خواہ ظلی طور پر دعویٰ کرے یا بروزی طور پر، مستقل یا غیر مستقل، شرعی یا غیر شرعی، خواہ سیلہ بھمادہ ہو یا سیلہ پنجاب فرزا غلام احمد قادیانی یا انا کے پیرو کار ہوں، سب کافر، مرتد اور زندیق ہیں، اس لیے قیت اور حقیقت رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہم انکا اور انکی تمام تر مصنوعات بشمول شیطان کا بائیکاٹ کریں اور تاج و تخت ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس پاک سرزمین سے قادیانیوں کی بیخ کنی کریں،

تاکہ یہ ناسور پھر شہ نہ اٹھا سکے
تاکہ ہمیں اپنے محبوب آقا کے ہاتھوں جام کوثر نصیب ہو

حافظ رحمت اللہ مدرس مورس

عبداللہ بن مسعود - جامعہ عبداللہ بن مسعود ہری پور
K. Rahma

19.5.008

لکھنا ہوں خون جل سے یہ الفاظ احمدی
بعد از رسول ہاشمی نبی کوئی نہیں



بہار علم و تحقیق
۱۹۵۸ء

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس عقیدے کے بغیر کوئی عجمی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ لہذا قادیانی چاہے جس فرقے سے بھی تعلق رکھتا ہو دائر اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔

فقہی ولی حسن و نیک علیہ الرحمہ علیہ السلام کے فتوے پر ہمارا مکمل اعتماد ہے اور اس کے ہر جزیے کیسے تو مکمل اتفاق ہے۔

غیر مسلمانوں کو چاہیے کہ بائبل کے سلسلے میں فقہی صاحب کے نزدیک کو اپنا ٹھکانے اور اس کو کفر کہہ کر یہ مردان جو دینے نزدیک ہیں۔

روزنامہ اسلامیہ ایبٹ آباد

مولیٰ محمد قاسم عادل عرفین

سنہ 4/4/2009

جامعہ اسلامیہ سری اورڈ ایبٹ آباد

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد
روزنامہ اسلامیہ ایبٹ آباد
Ph: 0992-390058

صوت حق و لافتن علیہ کو اللہ تعالیٰ کے نبوت سے کھلے رکھنا اور کفار و کافروں سے کھلے رکھنا چاہئے۔ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ایمان کا فرض ہے کہ وہ ختم نبوت کے حقوق سے رخصت سے کو جس جا رہے



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
روزنامہ اسلامیہ ایبٹ آباد
Ph: 0992-390058

محمد امجد علی ایبٹ آبادی
جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد

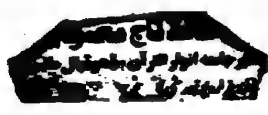
مولانا تاج محمود صاحب جامعہ انوار القرآن ماہنامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امایہ۔ لکھ بہ لکھ نہ کہنے والے۔ جہانت جہانت کی بولیاں بولنے والا
 انگریز کا خود کا شہہ ملعون پورا عسلاام احمد قادیانی اور اسکی امت
 شریعت مطہرہ کی روشنی میں قطعی کافر۔ مرتد۔ منافق۔ ملحد و زندیق ہے۔
 امام الانبیاء۔ کی ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی روح اور جان ہے۔
 خوشنویس سید دو عالم امام الدین والاخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
 خاتم النبیین نہ مانے اور آپ کی ختم نبوت پر بلا چون دچرا ایمان نہ لائے وہ خواہ
 اپنے آپ کو کچھ بھی کہیں کہیں قلمنا مسلمان ہیں۔ حضرت فقی صاحب زود اللہ برکاتہ
 اور دیگر اکابر اس فرقہ کا ذہب کا بارہ میں جو کچھ لکھا بالکل حق لکھا۔
 آج کے دو عالم سرکارِ مدینہ کی رد و ختم نبوت پر کاتوڑنے والے ملعون نواب دجال
 مسیئہ نبیاب مسلم احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے (خواہ انکو نبی مانیں۔
 معلو مانیں یا مسلمان بھی مانیں) سبھی امت مسلمہ کے خارج علیہ ایسے گروہ ہے
 جسکو انگریز نے اپنے خبیث باطن کی بنیاد پر امت مسلمہ میں انتشار پیدار کرنے کے لیے
 کھڑا کیا اور ماضی کی طرح آج بھی اس فتنہ کو سنبھالا دینے چاہئے۔
 لہذا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اس فرقہ کا ذہب کا رد کرنا بھی
 ایمانین ایمان سمجھیں اور سوشل بائیکاٹ اور قاطعہ اہم ان کی کم ٹورڈیں۔
 اپنے پیارے آقا و صحابہ کرام کا تقاضا ہے۔ کی تحریک و ترقی ہم آ رہے ہیں
 یہ جہاں چاہے کیا اور وقلم تیرے ہیں

کتبہ ایضہ ابو عمر (ج) محمد میر جامعہ انوار القرآن
 ہزارہ روینوری۔ ڈھوڑیالی
 ماہنامہ

۲۳/۳/۱۴۳۰ھ



مولانا فضل الرحمن صاحب مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ بَدَّ وُجُوہَهُ وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰی بْنِ لَاسِنِیْ لَعْنَةُ

اسلام کی پوری عبارت کے اصل ستون توحید و رسالت اور عقیدہ ختم نبوت
 ہیں توحید خداوندی کا درست ادراک اور فہم بھی رسالت کے ذریعے
 ہی ممکن ہے اسی طرح توحید اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی آخر
 حقیقت نفع غیر منقر لازل ارباب لادخ و ملزوم ہے اللہ تعالیٰ کا آفری پیغام قرآن کریم
 کی صورت میں انسانیات تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہی پہنچا اور آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خودس زبان سے اس کی صحیح شرح و توفیح سے صحابہ کرام کو
 آگاہ فرمایا اور اپنے اسوہ حسنہ کے ذریعے علی زندگی میں اسے اپنا قیامت تک کیلئے
 رب مٹائی قائم فرمادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام و انوار اللہ علیہم اجمعین
 تابعین متبع تا بعین اور محدثین بعد میں آئمہ کرام بزرگان دین علمائے کرام
 اور پوری امت قیامت تک کیلئے اس پیغام کو رسالت تک یقیناً اور
 اپنے ذہنوں میں اسے عملی طور پر غالب کرنے کی جدوجہد جاری رکھنے
 کے تکلف میں - اسلام کا خلاف سازشوں کا سلسلہ ہم دور میں جاری ہے
 مگر گذشتہ صدی سے گوہر توحید عقیدہ ختم نبوت کو کمزور کرنے کیلئے
 متفقہ کوشاں ہیں اس کیلئے اپنے کاشفہ بودے مرزا غلام احمد قادیانی
 کا پھولش کی اور نے پتہ و سائل استعمال کر کے اسے مسلمانوں کے درمیان
 فتنہ قیام پیدا کرنے کیلئے کوشاں کیا اس کے ذریعے مادی مفادات جاں بچیلہ یا
 اس ملعون زندیق نے کہیں اپنے آپ کو رسول کہہ ہی نہیں کہیں جدید اور نام کے
 طور پر متعارف کرایا آج بھی لوگ عام ملتیں اس ارتدادی فتنے کی پشت
 پناہی کرتی ہیں اگر کوئی اسلام حق سے روگردان کر کے لغو باشد مرزا وہت
 اختیار کرتا ہے ان کی حکمتیں جیسے اثرے کہ تمہوں جتنی ہیں اور ہر پہل
 تحفظ و ریم کرتی ہیں - مرزاہتوں کا ارتدادی ٹولم کہیں مسلمانوں اور
 ملت اسلامیہ سے فتنوں میں خفصا ملک پاکستان کے یہ داہمی
 کٹمن ہیں علمائے حق نے ان کے خلاف سوشل بائیکاٹ

کے جو فترے صادر فرمائے قرآنِ مہفت کے عین مطابق ہے
 مگر مدتِ حدودِ پاکستان میں ان کو غیرِ علمِ ضروری دیا گیا ہے
 اگرچہ اس ملک میں اور بھی غیرِ علم رہتے ہیں مگر وہ اپنے کو
 کو چھیپاتے ہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو مسلمان قرار دیتے ہیں
 مرزاہیں کافر ہونے کا باوجود اپنے آپ کو کافر نہیں سمجھتے
 یعنی آبدن کا گوجہ ضرور مرزائیت کو پسیدانے سے وقف
 کرتے ہیں اس طرح ان سے بہن دین اور میل چل
 رکنا ارتدادی قوت کو رکھنے میں مدد دینا ہے جو کسی بھی
 صورت میں کسی بھی مسلمان سمجھتے جائز نہیں لہذا ہر مسلمان
 کو لازم ہے ان کے اداروں اور کاروباری مراکز سے رٹائی
 ہونامہ ان سے کاروباری مقاطعہ کیا جائے نیز
 ملک پاکستان کے زمین کے مطابق کسی بھی ملک میں آسامی
 میر کسی قاریان لاپرواہی کو قرار نہ کیا جائے الحمد للہ غلامانہ امت
 یہ زہ داری کسی درجہ میں نبھا رہے ہیں اب عوام انہیں کو چیلے
 کہ حقیقت نظر میں کولیں اور باطل کے فتنوں سے آگاہ ہوں
 حضورؐ مرزائیت کے فتنوں سے آگاہ ضروری ہے۔

نام دین و دنیا میں کامیابی سے ہمکنار ہوں، مولانا فضل الرحمن مقیم مدینہ

نوره الحق حنفیہ

نسبت روزگار



صاحبزادہ محمد شہاب الدین صاحب

مدرسہ انوار السراج خانقاہ موسیٰ زئی شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

عقیدہ ختم نبوت عقیدہ اسلام کی روح ہے۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید
 احادیث متواترہ اور اجماع است سے ثابت ہے۔ اس لیے عقیدہ ختم نبوت
 کا انکار کرنے والا ملحد زندق اور کائنات کا ضلیل ترین اور بدترین
 کافر ہے۔ جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی اہمیت نہیں اسی طرح عقیدہ
 ختم نبوت کے بغیر کسی محل کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس لیے قادیانی
 عام کافروں سے بدتر زندق اور واجب القتل ہیں۔ ان سے
 سلام و سلام کرنا اور کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ بلکہ جو
 ان کے ساتھ قلبی موالات رکھتا ہے یا قادیانیوں کو دل سے انجما
 سمجھتا ہے وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ کفار کے مقابلے میں ان کا کفر اس لیے
 سخت ہے کہ یہ مسلمانوں میں رہ کر مسلمانوں کا روپ دھار کر
 مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کفار کے مقابلے میں اسلام اور
 مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ حضرت عون یا یوسف لدھیانوی
 شہیدؒ فرماتے ہیں "قادیانیوں کی سونسلیں ہمیں بدل جاتیں تو ان
 کا حکم زندق اور مرتد کا رہے گا۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔
 اس لیے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر
 کہنا ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔" اس لیے آج
 دنیا کے ہر مسلمان پر فرض عین ہے کہ اگر وہ

شفیع لایم سرور عالم رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اگر محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اسکے نبوت کا اقل درجہ ہے کہ وہ حاد یا نبیوں کا ہر قسم معاشی، معاشرتی، سماجی، اور اخلاقی بائیکاٹ کرے۔

حضرت حور اعفیٰ ولی حسن ٹونکی نے منکر بن غم نبوت کے بارے میں جو فتویٰ دیا ہے ہم اسے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔

ماہد کنندہ
فقیر محمد عبداللہ عفیٰ عنہ
فقیر محمد شمس الدین
فقیر محمد شہاب الدین
محقق مدرسہ اسلامیہ اور اسراج
قائدہ محمد سعید علی زلی شریف
دیہ اسماعیل خان۔ سوہرہ پاکستان

مولانا فداء الرحمن کشمیری صاحب چکار آزاد کشمیر

تحدیث نیت اسلام سے خارج اور اسلام کے خلاف خطرناک سرطانوی سازش سے پیدا ہونے والا ایک عالمی فتنہ اور غیر مسلم فتنہ ہے، جس نے اسلام کا چولہا بن کر اسلام کے قلعہ میں نقب لگانے کی زبردست کوشش کی، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آج واقف حال، اور بڑھا لکھا ہی نہیں عامی مسلمان بھی جانتا ہے لیکن ان سے تعلقات کی بشری حیثیت خواہ وہ سماجی ہوں یا کاروباری مسلمانوں کی اکثریت ایسے نابلد ہے اور دوسرے غیر مسلم لوگوں کی طرح ان مردوں سے بھی کاروباری اور سماجی تعلقات کو اپنانے پر مجبور اور عادی بن گئے کہ مسلمانوں سے کھایا ہوا منافع اپنی ارتدادی سرگرمیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اس لیے اشد ضرورت اس چیز کی ہے کہ فتنی ولی حسن نور اللہ مرقدہ کے اس فتویٰ کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ محکم نبوت کیلئے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا حافظ فداء الرحمن کشمیری
چکار آزاد کشمیر۔

دارالافتاء جامعہ مدنیہ چنی گوٹھ، احمد پور شرقیہ

الجواب حامداً ومصلحاً

ستید الاولین والآخرین حفرة محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان و محبت اور شریعت اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان مسکین منعم نبوت کے دجل و خریب اور ان کے بارے میں شرعی احکام سے مکمل طور پر آگاہ رہے! ہمارے دور میں علماء و محققین دین اسلام کے حقائق اور حقائق کے تمام فتنوں کا خوب رد کیا ہے، انکی شیعری حیثیت کو امت پر واضح کیا ہے۔

اسی سلسلہ میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کا مکمل و مدلل فتویٰ موجود ہے۔ جس میں قرآن و سنت اور فقہاء کرام کی صریح عبارات کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ معاملات و تعلقات و علاج معالجہ کروانے کو شیعریاً ناجائز قرار دیا ہے۔

فقہ قادیانیت دوسرے کفار کی بنیاد پر زیادہ خطرناک ہے۔ اسلیئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ امت کو اس دجالی فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے حضرت مفتی اعظم کے فتویٰ کو زیادہ سے عام کیا جائے، اور اس بات پر تیار کیا جائے کہ علوم و خواص خود بھی اس دجالی فتنہ کا علم بائیکاٹ کریں،

اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو بھی اس دجالی فتنہ کے شیعری سے محفوظ رکھنے کیلئے ہر طرح سے مکمل طور پر انکا بائیکاٹ کریں!

تاکہ کل بروز قیامت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش نصیب ہو سکے۔ الجواب حق نالحق الحق ان یتبع فقط ولاش علم بالعباد.

زہیر الحق

خادم دارالافتاء جامعہ مدنیہ چنی گوٹھ

۸ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ



قاضی گل رحمن صاحب جامع مسجد مدنی ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد ﷺ واصلی علی خاتم النبیین محمد وعلی آلہ و اہل بیۃ الطیبین الطاہرین

اما بعد :- قادیانی ٹولہ روز اول ہی سے خلاف اسلام سازشوں

میں شیطانی چال ڈھال کیساتھ ظاہراً و باطناً مصروف ہے

لیکن امام الانبیاء خاتم النبیین سے پیروی میں حقہ کی حفاظت کا فریضہ انجام

دینے ہوتے ان ختم نبوت کے منکروں کی چالوں کو ناکام کرنے کیلئے پوری طرح

کوشاں ہیں ملعون ترین منکر ختم نبوت قادیانی ٹولہ بالاتفاق امت مسلمہ

متردد دائرہ اسلام سے خارج ہیں اپنی آدنی کا خاص حصہ اپنی غلیظ چالوں میں

خرج کرتے ہیں ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن دہلوی اور دوسرے مفتیانِ آرام

کے انتہائی مشہور ہیں اور ان کے فتویٰ کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور مسلمان

بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ایمان کا تقاضہ ہے کہ قادیانوں کیساتھ ہر قسم کا مشرک

بالمقام کیا جائے اور انکی مضموناً شہزاد و غیرہ کو نہ خریداجائے اور نہ

فروقت کیا جائے اور اس

مافیہ ذیل کے حکم کے مطابق ہر ایک کو اپنی ذمہ داری

کو پوری طور پر ادا کرنا ہے اور اس کو پورا کرنا

بالمقام فتوے کو عام کیا

جائے -

قلم نگار

17/5/08

مولانا احمد سعید صاحب دارالعلوم مجددیہ ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معتقدہ ختم نبوت تمام امت مسلمہ کی بنیادی متفقہ عقیدہ ہے
 اور بالاجماع امت مسلمہ فرمائی عقیدہ ختم نبوت مندرجہ اور ماخوذ قرآن
 و روایات مدنیہ سے ہے۔ ختمِ خلد و حینِ رگرگیوں میں ختم کر کے ہے
 لہذا ہم تمام فقہان اسلام سے فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے
 سوائے مرزائیوں (فادیانیوں) کیسے تو پر ہم ماخوذ قرآن و روایات
 غیرت ایمانی کا فقہ صحیح ہے نہیں اور سلمان زہنی مضموعاً (شاید زہنی)
 وغیرہ کا باطل ہے۔ غیرت ایمانی کی نبوت پر نہیں ہے
 یہ زہنی غیرت ایمانی کا مضموع ہے۔

مولانا احمد سعید صاحب دارالعلوم مجددیہ ہری پور

خطیب جامعہ محمدیہ ہری پور

مدت جمعہ ۱۸/۵/۰۵

۱۸/۵/۰۵

مولانا محمد رمضان صاحب مسجد غلہ منڈی سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين - ۱۱ بے
قال الله تعالى - ما كان لحدما ما احسن وما لكم دكن رسول الله وخاتم النبيين (الاحزاب)
وتال عليه الصلاة والسلام - انا خاتم النبيين لا نبى بعدى - (الاحزاب)
آنحضرت خاتم النبيين والمرسلين صاب - فقد رسول الله محمد عليه السلام ان فقم نبوت وان لكم في نصور من قطعديه -
احاديث متواتره احد پورس امت مسلمہ کے اجماع سے ثابت ہے۔ جیسام علمہ (اسی جہ اللہ نا
آیت خاتم النبيين تحت معناه۔

وكونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين مما نطق به الكتاب وصدمت به السنة و
اجتمعت عليه الامة فكيف مذهب خلافة و يقتل ان اصرو (در المعاني ۱۰ ص ۳۹)
اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف جو دعویٰ کرے وہ کافر ہو جائے گا اور اگر امر اراک
تو قتل کیا جائے گا۔
تحفظ فقم نبوة کی تحریک سب سے پہلے خود خاتم النبيين صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی اور جوڑے مدعیان نبوت
جہا فقم السوء عنسفی (ملعون) کے استعمال کیلئے حضرت فیروز دہلیسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طلحہ امیری
ملعون کے مقابلے میں جہاد کی غرض سے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔
آپ کے بعد آپ کے خلیفہ اعلیٰ بنی ہاشم نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک کو چلائے
پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کی سپہ سالاری میں ۵۰۰۰ مسلمانوں کی شہادت کی تک اور
بہر حال - کیا جب بھی کسی نواب نے دعویٰ نبوت کا تو جہت مبدان میں فقم نبوت کے علم آتا اور
ان جوڑے مدعیان نبوت اور انہی پورس ذریت کو نیست نابود کر دیا۔
لیکن افسوس۔

تم اس دمہ میں امت مسلمہ کی سسٹنٹی وجہ سے ملعون مرزا غلام غلام احمد قادیانی کا نام لیا اور اس کا
کر عام کر رہے ہیں۔ اگر آج ۲۰۰۰ عام مسلمان فتنی اعظم ہندوستان حضرت مفتی محمد رفیع صاحب کو نبی اللہ
کے فتویوں کا سہارا بننے سے روکے قادیانیوں مرزا کیوں سے ملے مکمل بائیکاٹ کر دیں تو یہ
فتنہ بھی پہلے فتنوں کی طرح مہینہ بہ مہینہ بے دخل ہو جاتا اور جوڑے ہو سکتا ہے۔
نیزہ مفتی صاحب کے فتویٰ کی کچھ کچھ تائید کرتے ہوئے امت مسلمہ سے درخواست کرتے ہیں
کہ ان قادیانیوں مرزا کیوں سے قطعاً طور پر سہا مشی اور باقی فقم کا لاکھڑا
کریں۔ اللہ شکر میں فقم نبوت کو ہمیشہ سے نیست نابود فرمائے (من
احقر اکل محمد رمضان مسجد غلہ منڈی سرگودھا)

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ آل انبیاء، صوبہ سرحد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَحْمَدٌ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مِنْ بَعَثْتَهُ بِالْهَدْيِ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَ عَلَيَّ الدِّينَ كُلَّهُ
وَالْحَدِيثَ الَّذِي سَمِعْتُهُ لَنَا الْإِسْلَامَ دِينًا وَاسْمًا لِيُنَابِيَا
بِحَمْدِ لِحَاثِمِ النَّبِيِّ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْأَحْمَرِيِّينَ

أَمَّا بَعْدُ

عقیدہ ختم نبوت کہ محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد دروازہ نبوت بند ہے

تمام امت کے علماء و سلفاً و خلفاً اس پر متفق ہیں کہ محمد بن عبد اللہ
عربی رسول کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے اذجال کذاب کافر

ملحد زندقہ ہی ہے

لہذا مسز اغلام احمد قادیانی اور اس پر ایمان لانے والے کوئی بھی
جو عمرہ مسزائی، قادیانی، احمدی، لاہوری وغیرہ جملہ کافر
کافر محارب و ملحد زندقہ ہیں

مقاطعہ بایٹیکاٹ مسزائیوں سے قدرہ زنادقہ کس طرح
لازم اور ضروری ہے

الْبُحَيْنِفَةُ عَنِ الْحَمِيْمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدْسَ لَنَا ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزَّنْدَقَةِ فَإِذَا الْقَيْمُوتُ بِهِمْ
فَلَا تَسْمَعُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوا لَهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَنْبِئُوهُمْ
(رونی روایت ہے فلا تشهدوا جنازتهم) فانتم تبعۃ الذجال انتم من الذجال
بنابریں مسزائیوں سے مذہبی سیاسی معاشرتی ثقافتی

تجارتی تمام امور میں مقاطعہ بائیکاٹ احیاء دین اسلام
 زجر مرتدین توبہ ملحدین و زنا قہ کی پیش نظر لایج۔

ہنر استاد الشافعی حضرت مفتی اعظم ولی حسن ٹونکی
 اور اس طرح علماء دہلیوں ہند کے تحریر سے جو فرقہ
 اتفاق اپنے سعادت اور ناصیر تائید کرتے ہیں
 فقط

بنجانب: الجامعۃ الاسلامیۃ الالبانین
 بشارام الالبان صوبہ سرحد



حضر
 بندہ غلام اللہ
 ۰۵/۰۳/۰۹

بیت اللہ مولانا سراج الحق
 ۰۳۰۰۵۹

حضرت مولانا نور محمد شفیع الرحمان صاحب
 ہذا التحقیق اذنیق
 وحقیقہ یازدیتح

قطعا ظاہر تفسیر الرحمن
 ۱۲/۲/۲۰۰۹

تصدیق

حضرت مولانا عثمان علی صاحب
 دارالعلوم دیوبند
 ۱۲/۲/۲۰۰۹

جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم اور الالبان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ووصیلاً

مرزا قادیانی نے اپنی تالیفات میں نبوت، مجددیت، مسیحیت، پھر دیت کا اتنی فراغت
 اور اتنی کثرت سے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا انکار یا اس کی تاویل ناممکن ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی توہین، حجرات قرآنیہ کا انکار اور ناقابل اعتبار تاویلات سے ان کو رد کرنا یا
 اعتیرا کر نلیہ سب امور مرزا صاحب کی تالیفات میں "افتاب نصف الیہا" کی طرح روشن ہیں
 اس لیے جمہور علماء اسلام کے فترے کے بموجب خود مرزا صاحب اور جو شخص ان

عقائد کفریہ کے مصدق اور معتقد ہو سب کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان کے ساتھ اسلامی تعلقات مناکحت وغیرہ میں حول رکھنا اور ان کے ہاتھ کا زلیخہ سب حرام ہے۔

لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے مکمل بائیکاٹ کر کے عزتِ ایمانہ اور حرمتِ دینیہ کا ثبوت دیں۔ اس بارے میں حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ سے ہمیں مکمل اتفاق ہے۔

تقبل اللہ منا وعلیٰ ربنا

ترساتذہ حدیث اور مفتیان جامعہ مخزن العلوم لورالائی ٹی ٹیڈات اور مشرف علیٰ غنی اللہ عنہ۔

خادم جامعہ مخزن العلوم لورالائی۔



① لکھنؤ عبدالرحمان ناظم اتفاق بلوچستان ناظم مخزن العلوم لورالائی

② سید ابو نعیم صاحب ناظم مخزن العلوم لورالائی

③ سید الطیف صاحب ناظم مخزن العلوم لورالائی

④ مفتی صاحب مدرسہ طحاوی جہان آباد

⑤ مولانا صاحب مدرسہ طحاوی جہان آباد

⑥ الجواب صحیح فریقہ مولانا صاحب مدرسہ طحاوی جہان آباد

⑦ مولانا صاحب مدرسہ طحاوی جہان آباد

⑧ مولانا صاحب مدرسہ طحاوی جہان آباد

مولانا اشفاق احمد ربانی صاحب دارالعلوم تعلیم الاسلام عباسپور آزاد کشمیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حامدٌ وَّصَلِیٌّ وَصَلِیٌّ

عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا بنیاد ہے اور حقیقتاً جملہ ہے۔
 چھ بارے کے شروع میں اللہ یا کرتے جو متعین اور مؤمنین کی صفات
 بیان فرمائی ہیں ان میں آیا ہم صفت یہ بیان فرمائی والذین تو متعین
 بناؤ انزل الیہ وصاؤ انزل من قبلک۔ اگر علی اللہ علیہ السلام بعد
 کسی ظلمی بیرون نبی کی آمد یا کسی روحی کے نزول کا امکان ہو تا تو اللہ یا فرماتا
 من قبلک عن بعدک۔ ایمان والے متقی وہ ہے آپ سے ہر نازل
 ہونے والے قلم سے اور بعد نازل ہونے والے قلم سے ایمان

ڈاکٹر حکیم عبدالباسط صاحب جامعہ عثمانیہ ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمدؐ و اہل علیؑ سے مبارک و خاتم النبیین

اتما کبرہ فتنہ قادیا نیت اسد م خلاف انگریزی ٹیری سٹارشن
قادیا نیت از ابتدا تا حال انگریزی لٹ پیٹ پتا ہی میں دین حقہ کھنڈ
سٹارشن میں برسر پیکار ہیں

فرزادوں کے گرو اتداد میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے

فرزانی اپنی ادنیٰ جا دھوں حقہ خلاف اسد م سٹارشن میں
خراج کرتے ہیں فرزادوں (قادیا نیوں) کی سٹارشن کو سمجھنا اور
ان کا سہیاب کرنا علماء اسد م کی سربراہی میں اہل اسد م پر
ضروری ہے

اس لئے ہم علماء اہل باالخصوص دینی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹٹولی
کے تفصیلی فتویٰ سے پورا پورا اتفاق کرتے ہوئے تمام مسلمان بھائیوں سے
اپیل کرتے ہیں کہ قادیانیوں کیساتھ کو مل جل کر پرتشکیل بالکلیات کیا جائے
اور انکی مصلحتات شہزادان وغیرہ کا بالکلیات کیا جائے خریدا جائے اور فروخت
کیا جائے

ڈاکٹر حکیم عبدالباسط صاحب
ناظم جامعہ عثمانیہ للنبیین والذینات
کاٹھڑہ کالونی ضلع ہری پور ۱۹۵۵۵۸

مولانا امان اللہ خان صاحب اتحاد اہل سنت والجماعت ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ مِنْ الرِّجَالِ لَمَّا وَلَّی الرَّسُوْلَ اللّٰهُ
 وَخَاتَمَ النَّبِیْنَ. (سورۃ الاحزاب ۴۳)
 اس آیت میں مذکور ہے کہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی
 نے سجا ہوا ہے نہ تمام امت کا عقیدہ ہے۔

اسلام کو دنیا میں چھوٹے بڑے نبیوں نے نبوتوں نقصان نہ پہنچانے کی
 تاہم کوشش کی کہ اللہ ان سب کو جمع نہ فرمائے اور اتحاد اہل
 کے نام کو ختم کر دے۔

اس مسئلہ میں جمع نفسیان (رام) کا جو فتاویٰ جات
 جاری کرے ہیں ان سے اتفاق ہے اور انکے فتاویٰ علی
 عقیدہ کورسالت کا ہر لایہ کے لدر یا بالخصوص مفتی اعظم
 مفتی ولی حسن کوئی نے جو فتویٰ جاری فرمایا ہے اس سے
 مکمل اتفاق کرتے ہیں

مفتی عبدالعزیز خان - مراد آباد ہری پور

فرات - جاندہا ہری پور

شاہان

امان اللہ خان

امیر اتحاد اہل سنت والجماعت ضلع ہری پور
 خطیب جامع مسجد بلال گھوا وال

دارالافتاء جامعہ حنفیہ بورے والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً ومصلياً مستمراً - وبعد -

قال الله تبارك وتعالى ما كان محمد اباً أحد من رجالكم
ولكن رسول الله وخاتم النبيين -

- وقال عليه الصلوة والسلام - انا خاتم النبيين لا نبي بعدى -

- بندہ اضعیف عبد الرحمن بن فتح محمد التوفسوی علماء مذکورین کی آراء
سے من وعن مستفق ہے بلکہ یہ تمام حضرات سے بندہ کے مقتدی ہیں
ان حضرات کی آراء کے بعد ہم جیسوں کی کیا حیثیت یقیناً
اپنا نام اس حزب اللہ و حزب الرحمن میں شامل کرنے کیسے
یہ چند طور نکھر سکا ہوں - شاید یہی باعث نجات بن جائے

فقط
العبد الضعیف
خادم الافتاء جامع حنفیہ بورے والا
۹ رمضان المبارک
۱۴۲۹ھ

خادم جامع حنفیہ بورے والا

دارالافتاء جامعہ خالد بن ولید و ہاڑی

باسمہ تعالیٰ

بندہ بہ مذکورہ فتویٰ کی خوف بھرت تائید و تصدیق کرتا ہے اور
اسکے اشاعت اور تشہیر کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتا ہے
لہذا تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ ایمان غیزت کا ثبوت دیتے ہوئے
تو دیا نیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ شفاعت نبوی کو کا عقدا رہ بن سکیں -

اعتراف الراجح
مذکورہ کہ جامع خالد بن ولید و ہاڑی
۹ شوال المبارک
۱۴۲۹ھ

جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی وہاڑی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا وَّ مَصْنُوعًا وَّ مَحْتَبًا

فخرِ موجودات حضرت محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ خود اللہ رب العزت نے
 سلسلہ نبوت و رسالت کو ختم فرمایا ہے، جس پہ خود موم اللہ تعالیٰ
 شہد و ناظر ہے۔
 زبانِ رشتہ نگار علیہ السلام سے لہجوں و فصاحتیں دو جہ ہیں۔
 آپ علیہ العلوۃ والسلام کی ختم نبوت پہ ^{پچھلا} داکر زکریا والے سیکہ تہذیب
 و اسود غلسی کے سید ناصر الحق اکبر رضی اللہ عنہ و احبابِ باری
 طرف سے باقاعدہ مسلح قتال اور اسوقت سے تیر تاحال
 اہل حق کی طرف سے آپ کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے بے مثال قربانیاں
 ناقابلِ تردید برہان ہے، آپ علیہ العلوۃ اعدائے نبوت کے بعد
 ملعون قادیانی ہو یا کسی بھی زمانے کا مدعی نبوت۔ سب کے سب
 کذاب و دجال ہیں، انہی سرکوبی ہم اہل حق کا شیوہ ہے۔
 لہذا اتنے تہذیب و دجل سے علم اہل ایمان کو بچانا ہماری
 ایمانی زندگی کے بڑے مقاصد ہیں، آیتہ مقصدِ عظیم سے۔
 اللہ تعالیٰ اس خدمت کیلئے قبول فرمائیں۔ آمین امین امین

فقیر
 اور
 خلی



مدرسہ جامعہ مدنیہ
 جامع مسجد باغ والی
 وہاڑی

مدرسہ جامعہ مدنیہ
 جامع مسجد باغ والی
 وہاڑی

جامعہ اسلامیہ محمودیہ سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

الْجَوَابُ حَامِدًا وَتُصَلِّيًا

قادیانی عام قفاد سے بدتر ذلیل ہیں جنکا حکم عام شریعت سے کھو زیادہ سخت ہے لہذا آدمی شادی وغیرہ میں شرکت کرنا یا زکوٰۃ شریعت کرنا ان سے سلام وکلام کرنا الغرض ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں ہے جیسا کہ جو انکے ساتھ قلبی مواصلت رکھتا ہے یا انکو دل سے اچھا سمجھتا ہے تو وہ بھی مرتد ہو جاتا ہے۔ علماء کرام متفقہ اصول ہے کہ جلب منفعت سے دفع مضرت اولیٰ ہے لہذا اس اصول کو دشمنی میں قادیانیوں کے ساتھ تعلقات پہلی مفاسد کو کہتے ہیں مثلاً غنمہ بن تعلقات میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے غنمہ بن تعلقات کو وہ سے عوام قادیانیوں کو مسلمانوں اور فرقہ سمجھنے لگتے غنمہ اس طرح قادیانیوں اور اپنے حال کی پیدائش کے واقعہ میں خصوصاً عام کئی مغربت و سیرور گاری وغیرہ کی جمہوریوں سے فائدہ اٹھائیں گے دنیا! سیکھ لیں دین و تجارت وغیرہ کے علاوہ ہر قسم کے معاملات میں قادیانیوں سے قطع تعلق کمزوری ہے۔ ان سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگرچہ انکو سب سے مسجبتا ہو پھر بھی قابل ملامت ہے البتہ شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے فقط جاننا تعالیٰ اعلم

اخوان محمدیہ دکان غنمہ
خادم جامعہ اسلامیہ محمودیہ سرگودھا

۲ مئی ۲۰۰۸ء

العبد الضعیف عبد القادر شاہ علی علیہ السلام

آپسہ خاں علی علیہ السلام
۱۳/۵/۲۰۰۸ء

جامعہ اسلامیہ محمودیہ سرگودھا
تعمیراتی محکمہ / کتب خانہ / سرگودھا

مولانا وقار الحق عثمان صاحب دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ مانسہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُحَمَّدٌ وَرَضِیَ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اما بعد نزاغندگ ما دیانی ملعون انگریز کا فود کا شہہ پودا ہے جس کے ذریعے یہود و نصاریٰ اپنی سازشوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوششیں کرتے ہیں ان اہل علاج و تحفوت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع سے فرمایا ہے اور اسی پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ اس قسم کے زندقوں کا علاج قتل ہے اب چونکہ پاکستان میں اس پر عمل موجودہ حالات میں نہیں ہو سکتا اس لیے کم از کم درجے میں برہمنان پر فرض حصیلہ ان کا کھل بائیکاٹ ~~کے ذریعے~~ کریں تاکہ امت مسلمہ ان کے فتنوں سے محفوظ ہو سکے ہذا معذی واللہ اعلم بالصواب

دورانِ حنفیہ

مستقیم دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ
خلیبہ، سرگرمی ماہ سبھانسم (بزرگ)

29-4-2009

محمد رفیق
عثمان

وقار الحق عثمان

مولانا ضیاء الحق صاحب دارالعلوم عثمانیہ مدنی مسجد تبلیغی مرکز ماہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واضح ہو کہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امام الرسل والانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلعم سلسلۃ الرسل والانبیاء کی بالکل آخری لڑی ہیں۔ آپ کے بعد روزِ عیشرتک کوئی رسول اور نبی نہیں آئیگا۔ اگر کوئی ملعون اس بات کو ٹھکرا کر منصبِ نبوت کا موعی ہو تو وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہوگا۔ بلکہ جو اصطلاحات والفاظ شرعیہ کو توڑنے بدلنے لگی متفق علیہ مفہوم کو بدل کر کفر کو اسلام ظاہر کرنے وہ مرتد۔ زندقہ۔ ملحد ہے۔ اور یہی حکم اس کے متبعین کا بھی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے عقیدۂ فتم نبوت کو ٹھکرا کر اصطلاحات والفاظ شرعیہ کی آڑ میں کفر کو اسلام ظاہر کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

لہذا غلام احمد قادیانی اور اسکے متبعین (قادیانی۔ مرزائی) یہ سب مرتد۔ زندقہ اور ملحد ہیں۔ ان کے ساتھ باہمی تعلقات و دیگر معاملات کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان و استاذِ مکرم حفرۃ مفتی ولی حسن ٹونگی نور اللہ مدقدہ نے اپنے دستِ مبارک سے جو تفصیل فتویٰ جاری کیا ہے میں اسکے تمام پہلوؤں سے متفق ہوں۔

تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبود اس میں ہے کہ اس منسلک فتویٰ پر عمل پیرا ہوں۔

حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب
بانی دارالعلوم عثمانیہ
مدنی مسجد تبلیغی مرکز ماہرہ

۲۷ صفر ۱۴۳۰ھ
۲۰ فوریہ ۲۰۰۹ء

مولانا سید اورنگزیب شاہ صاحب جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد حسن ابدال

بسم اللہ

فوت قدس قدس درگم غمزدہ حسن و کرمی مدنی مدنی
 کامنوی جو بیہ اسیر میں کھلی اتحاد زمانوں
 مدنی مدنی کے نام حضرت کا کھلی ہفتات کو
 دنیہ نورت سیمتوں

سید اورنگزیب کا جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد
 حنا ابوالمنعم

مولانا عبدالاحد صاحب مدرسہ عربیہ جامعہ اشرفیہ اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخوں کے متعلق جو بہار میں شہرے فرما دیا
 ان سے کھلی اتحاد کے خصوصاً فوت مولانا محمد دلی حسن و کرمی مدنی
 کامنوی جو بیہ اسیر میں کھلی ہفتات کو
 کا رشتہ میں کائنات اور ہند میں دارک اسلام سے خارج میں
 ان سے یا شہادت اور شہادت

مولانا سید اورنگزیب شاہ صاحب جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد حسن ابدال

1911ء

دارالعلوم جامعہ حسینیہ شکیاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے کہ جو شخص بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ قطعاً کافر ہے ایمان اور مرتد ہے۔
 مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے متبعین (خواہ وہ کسی گروہ سے تعلق رکھے) کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین تعلقات اور دیگر معاملات کے متعلق مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب نور الدین قادری کا فتویٰ صحیح اور معنی برحق ہے اور اس فتویٰ میں قرآن و سنت کی روشنی میں اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی جو تدبیریں اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے جن نجاویز کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔
 اس پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔

دارالعلوم جامعہ حسینیہ شکیاری
 اس فتویٰ کے تمام جزئیات سے متفق ہے۔

السید نور الحسن علی خاں

بانی و صدر جامعہ حسینیہ شکیاری، نائندہ

۲۱ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ
 ۱۹ مارچ ۲۰۰۹ء
 ناظم تعلیمات جامعہ حسینیہ شکیاری، نائندہ



Handwritten signature.

جامعہ اشاعت القرآن ماہنامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرقہ قادیانیہ (لاہوریہ و قادیانیہ) سے متعلق

مفتی اعظم پاکستان مولانا وحید حسن ٹوٹکی قدس سرہ کا فتویٰ

مبنی برحق ہے۔

حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ختم نبوت کا نام لیکر شریف لائے ہیں۔

اے آپ علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے میں ذی شعور انسان شک

نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ایک مسلمان سے اس کا توہم ہو سکے۔

چنانچہ خدمتِ امہ قاریان ارادہ رکھی تمام ذہین دائرہ اسلام سے

خارج ہے۔

ان سے پرہیز کا بائیکاٹ امت مسلمہ کی مذہبی ذمہ داری ہے۔

جامعہ اشاعت اسلام ماہنامہ حضرت مفتی اعظم پاکستان کے فتویٰ کی تمام اجازتیں

متفق ہے۔ - واللہ اعلم۔

کتبہ العبد فضل الہی آلائی
خادم المدارس جامعہ اشاعت اسلام ماہنامہ
۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

تصدیق حضرت امام تعالیم زبیر علیہم

حضرت استاد محترم علوم کی تفصیل تصدیق حضرت مشہور ماہ زبیر علیہم

اور مندرجہ بالا مکتوب سے حروف برف

۱۷/۲/۱۴۲۰ھ



عفا اللہ عنہم

مولانا سمیع الحق صاحب جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

باسمہ تعالیٰ

قادیانیت ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کو حکومتی سطح پر غیر مسلم قرار دینے کے لئے اکابر علماء کرام اور علمۃ الناس نے بہت قربانیاں دی ہیں اور ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت پاکستان کی سہی اور کوشش کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے ان کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔

اس تحریک کے دوران اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت نے اتمام حجت کے لئے مسلمانوں کا موقف قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز اور رقتی محترم علامہ محمد تقی عثمانی کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ اپنے اکابرین حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت اور قائد حزب اختلاف حضرت مولانا مفتی محمود کے حکم پر ”قادیانی فتنہ اور اس کے بارہ میں ملت اسلامیہ کا موقف“ تیار کیا۔ ہر شام تمام اکابرین لکھے گئے مسودہ کو حرف بہ حرف دیکھتے اور اس کی تصویب فرماتے۔ جس کو پاکستان کے قومی اسمبلی میں مردائیوں کے بارے میں امت مسلمہ کے بیان کے طور پر پیش کیا گیا۔ جس کے بعد قومی اسمبلی نے ان کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا امت مسلمہ کا متفقہ موقف ہے کہ مرزائیوں کے دلوں گروہ چاہے قادیانی گروہ ہو یا لاہوری ہر دو دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے ساتھ لین دین کرنے، تعلقات قائم کرنے اور دیگر معاملات کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکنی کا مدلل اور مفصل فتویٰ درست صحیح اور سچی برحق ہے۔ ہم اس فتویٰ کی تکمیل تائید کرتے ہیں آج بھی اسی فتویٰ کی وہی اہمیت و اقدار قائم اور مسلم ہے جس طرح اس کی اہمیت اور اقدار بیت فتویٰ کے اجراء کے وقت تھی۔

قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں ہر برس ہر برس جاری ساری ہیں بالخصوص بیرونی ممالک میں یہ سادہ لوح مسلمانوں کو دامِ موموں میں پھنسا رہے ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ حضرت مفتی صاحب کے اس فتویٰ کی ہر لحاظ سے تفسیر کی جائے اور مسلمانوں تک اس فتویٰ کی آواز پہنچائی جائے تاکہ سادہ لوح مسلمان ان کے فلاح و عافیت اور نظریات سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہر طریقت سالار مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت علامہ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے سایہ رحمت کو ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے جن کی کوششوں سے اس وقت اس عظیم فتنے کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

والسلام

سمیع الحق

(مولانا) سمیع الحق

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا حسین احمد صاحب
سربراہ جمعیت علماء اہلسنت پاکستان لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادریانی فتنہ کا کفر پوری دنیا پر عیاں ہو چکا ہے کیونکہ یہ فتنہ
جھوٹے مدعی نبوت کا زب ابر مرزا غلام احمد قادیانی کو
(نعوذ باللہ) نبی مانتے ہیں لہذا کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے
اور یہ قادیانی فتنہ اسلام کا جعلی لیبل لگا کر (معاذ اللہ) مزہب
اسلام کو اسلام کے نام پر ملنے کی سرتوڑ سازشیں کر رہا ہے
انکے کفر و جمل، فریب اور دین دشمن ناپاک کارروائیوں
کو ناکام و نامراد بنانے کیلئے انکا ہر طرح کا سوشل بائیکاٹ
عظیم مزہب اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے عین مطابق ہے
اور اس جنت میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد ولی حسن
کا فتویٰ تمام مسلمانوں کے لئے انتہائی مسعدی راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(مولانا حسین احمد)

سربراہ
جمعیت علماء اہلسنت پاکستان

لاہور

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

| ذیلی نمبر رجسٹر نمبر | تاریخ نقل فتاویٰ | نام و پتہ مستفیع | مضمون سوال و جواب الجواب علی مسائلہ و مسائلنا | تویب | عنوان |
|-------------------------|---------------------|---------------------|--|------|-------|
|-------------------------|---------------------|---------------------|--|------|-------|

قادیانی عاکفہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کے بے زیادہ خطرناک ہیں۔ ایک تو اس خطے کہ یہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اسلام لانا کہتے ہیں اور اپنے گنہگار چھپاتے ہیں، جس کی وجہ سے سادہ لوح مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ زیادہ ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ لوگ جمہوری طور پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اور موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کب موقع ملے کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ لہذا عاکفہ کے مقابلہ میں ان سے دور رہنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

عاکفہ کے ساتھ خرید و فروخت، شریکت اور دیگر معاملات کے بارے میں اسلام کا اصول یہ ہے کہ بوقت حاجت ان سے تجارتی معاملہ کر سکتے ہیں، لیکن جب کوئی دوسری صورت ملنی ہو مثلاً مسلمان تاجر سے معاملہ ہو سکتا ہو تو پھر عاکفہ سے معاملہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ تو عاکفہ کا حکم ہے۔ اور قادیانی چونکہ ان کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں کے بے زیادہ خطرناک ہیں اس لیے ان کے ساتھ معاملہ یا شریکت کرنے سے اور زیادہ بچنا چاہیے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو کوئی دنیوی نقصان بھی پہنچا دیں۔ اس لیے مسلمانوں کی تجارتی فرامین ان کو شامل کرنے سے بچنا چاہیے۔ نیز ان کے ساتھ شریکت کرنا خطرے کے ساتھ ساتھ غیرتِ اسلامیہ کے بھی خلاف ہے۔ لہذا ان مفاسد کی بنا پر مذکورہ فرم میں ان کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔

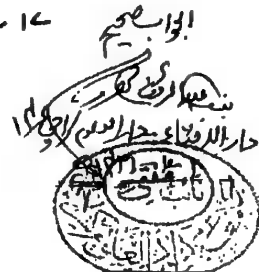
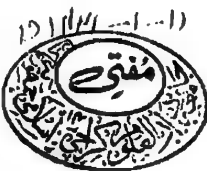
جہاں تک قادیانی بھائی کے مسلمان بھائی کے ساتھ شریکت کا تعلق ہے، تو اگر وہ مسلمان بھائی اپنے قادیانی بھائی سے معاملات اٹک کر دے تو اس کو شریک کرنا جائز ہے۔ اور اگر وہ اپنے معاملات اٹک نہیں کرنا اور مذکورہ قادیانی فرم کے شریک ہیں کی حیثیت سے کاروبار میں شریک ہو رہا ہے تو پھر اس کو شامل کرنے سے احتیاط ہی کی جائے۔ کیوں کہ اس میں بھی قادیانیوں کی تقویت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سید حسین احمد رضا اللہ عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۵

۱۴ - ۱ - ۱۴۲۱ھ

الجواب علی
احقر خدمتہ فی سبیل اللہ علی بن علی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیانی افراد باجماعت کافر ہیں مگر اپنے عقائد کفریہ میں غلط تاویلات کر کے انہیں عقائد اسلام قرار دیتے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں، لہذا وہ زندیق ہیں۔ اور زندیق چونکہ اپنے اسلام میں تلبیس کرتا ہے اس لئے وہ عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اور زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا ناجائز نہیں ہے جن سے انکے دعوئے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو، یا انکے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو، یا انکی خلاف اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو، نیز غیرت ایمانی کا یہ تقاضا ہے کہ انکے ساتھ حتی الامکان خرید و فروخت اور تجارتی معاملات سے بھی مکمل پرہیز کیا جائے۔

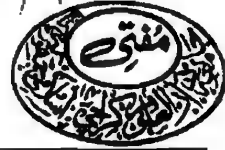
نصف

محمد تقی عثمانی مفتی منہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۳۳ سوال الکریم ۲۹/۱۲/۲۰۰۹



الجواب صحیح

محمد تقی عثمانی مفتی منہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۳۳ سوال الکریم ۲۹/۱۰/۲۰۰۹



الجواب حامد ومصليا

عام کافروں کا حکم یہ ہے کہ ان کے ساتھ دنیوی معاملات تجارت وغیرہ کرنا جائز ہے، تاہم اگر مسلمانوں سے تجارت ممکن ہو تو کفار کے ساتھ تجارت کرنا پسندیدہ نہیں۔

اور زندیق کا حکم وہی ہے جو ہمارے سابقہ فتویٰ میں ذکر کیا گیا ہے، کہ ”زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا ناجائز نہیں ہے جن سے ان کے دعوئے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو یا ان کے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو یا ان کی خلاف اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو“

اس فتویٰ میں ناجائز سے مراد حرام ہے۔ کیونکہ ہر ایسا تعلق جس سے درج بالا مفاسد لازم آتے ہوں وہ حرام

ہے۔۔۔

نصف

(سید حسین احمد)

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۳-۹-۱۴۳۰ھ

محمد تقی عثمانی مفتی منہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۳۳ سوال الکریم ۲۹/۱۰/۲۰۰۹



الجواب صحیح
محمد تقی عثمانی مفتی منہ
۳۳ سوال الکریم ۲۹/۱۰/۲۰۰۹



امجد محمود صاحب چشتی نقشبندی
خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم -

سبحانہ و تعالیٰ علیٰ رسولہ الکریم

حقیقہ نغمِ نبوت پر ایمان رکھنا قرآن مجید اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہشت باغ پر ایمان رکھنا ہے۔
اسی بنا پر یہ حقیقہ تمام سلاطین کا ازل سے ہی معتقد حقیقہ ہے۔ اس حقیقہ کے فضائل
کیلئے خلیفہ اولیٰ قریب البرکات حضرت رضوانہ فرما نے جہاد بالہیئت کرتے اور حقیقہ کے اعانت
اور فضائل کیلئے تمام سلاطین کیلئے ایک راستہ معین ڈرایا۔

ایمان کے فضائل اور تقویٰ کیلئے غارِ یثرب سے راز کا اختتامی اور معاشی باہر نکالنے کا
طریقہ ہے اور اس حقیقہ کیلئے دنیا کا بیخ دکھنے والے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ
تمام سلاطین کا دینی ذمہ نبیانہ کے لئے اٹھادی اور یہ بھی منتظر رہیں اور اجماعی کوششیں
کرتے والی کوششیں کسی جماعت یا فریق سے حصہ دار نہیں۔ اور اجماعی جماعتیں اور فریقیں
جو یہ کام کر رہی ہیں ان کے ساتھ مل کر محبت رکھیں اور اپنے سبب کے مطابق ان کا مالی اعانت
فعاون کریں۔

پر سلطان کے دین اور ایمان کے فضائل اور تقویٰ کا اثر ایک ہی راستہ ہے کہ انہیں حق
کے ساتھ پر حال میں جڑا رہے یعنی ان کے اڑ کوئی بات عقل میں نہ بھی آتے ہیں جس طرح سے حق
بان کر سکیں گے اور اس پر عمل کرنے کے حق الحقدہ کو کوششیں کرے یہ بوجہ دین و ایمان
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت کے وقت کا تقاضا ہے۔
اللہ تعالیٰ ان دستوں کو جو اپنے وعدہ ملازمہ جنہوں کے اجماعی منتظر کے اجماعی
کے خلافی کو بجا کر کے تباہی شکل دی پر سلطان کا ان فتاویٰ اور آراء سے
سوفیہ منتفی ہونا عین ایمان ہے۔

امجد محمود چشتی تارہ نقشبندی خلیفہ مجاز

- ① فتوت علیہم دستار الزعم خلیفہ مجاز ① قرن مازو محمد موسیٰ
- ② فتوت کھوض شاہ آرزو اللہ علیہ نقشبندی مومنینی
- ③ فتوت مولا خلیفہ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی

مولانا محمد ناصر الدین صاحب مدظلہ
خليفة مجاز حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - بحمد الحمد والصلوة نبدہ عتر
محمد مہر الدین اپنے نہایت ہی محترم علماء کے کلمہ برداری میں
جنہ سلوڈ عرض کرنے کی جبارت کرتا ہے کہ قرقرہ رضالہ ملکہ
طائفہ کفر دار تراء ملت قادیانیتہ نہ صرف یہ کہ کافر عربی ہے
بلکہ اس دور میں ہر اعتبار سے عوں کفر دار تراء ہے اور بالفعل
سلی نوں کے استیصال و استحصال میں کفر کے اعوان
والفشارتے ساتھ شریک ہے۔ لہذا ان کے خلاف ملت
اسلامیہ کے علماء و روشائخ جو بھی اقدام اللہ تعالیٰ
لہ کے ماتحت وہ برحق، مبنی برانصاف اور تقاضا
فطرت دین ہے۔ ان کا معاشی، تمدنی یا سیاسی
ہی ان کی اینداز سانیوں کا جواب ہے۔ "فمن اعتمد علیکم
فانعدو"۔ مثل ما اعتمد علی علیکم۔۔۔ (آیہ نصیر صریح ہے۔ فقل لا انا
المعاصی نبدہ مجاز دیکھیں
محمد ناصر الدین غفر نقشبند مجاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
"لا شہ عتیدہ فتم نبوت ہی اسلام کی بنیاد ہے"
ہ کی محمد سے وفاتوں نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و تلم تیرے ہیں
دین و ایمان کی حفاظت فتویٰ پر عمل کرنے میں ہے۔ فتویٰ کی تائید کو راقم دابین میں کامیابی کا وسیلہ
مانتا ہے۔

حاصل سلام
عاجز سید محمد عرفان صاحب مدظلہ
خادم خانقاہ دارالاسلام
بشکوہ برہ

خلیفہ عبدالقیوم صاحب مدظلہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حفت مولانا مفتی ولی محمد لونڈی کے فرمان فتویٰ کحرف بحرف سچ

حق سمجھ کر میرا س پر عمل کرنا خواہن سمجھنا ہوں اور مرزا ہوں

سے مکمل بائیکاٹ کو ایمان سمجھنا ہوں اور پوری امتی کو اس

پر عمل کرنا لازمی کرنا چاہئے۔ ہر قسم کے عین دین کا

مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اپنے اکابرین دیوبند کے

تمام فیصلوں کو حق سچ اور دین سمجھ کر عمل

کرنا خواہن سمجھنا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اہل حق سے

منگے اور دین حق پر عمل میرا رکھے آمین

وسلام
خلیفہ عبدالقیوم

صند ڈیرہ اسماعیل خان

ممبر صوبہ سرحد اسمبلی

سلسلہ عالیہ حشیشہ قادریہ نقشبندیہ

شب 20-4-2008

عمرانی اور قادیانی زندقہ ترقی اور راہب التقل میں تشریح عام
 اس میں حکومت کا یہ کہ مرتد کو شرعی لہذا دے
 عاقبت المسیئین کیلئے ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا
 درست نہیں ہوتا اور ما فرین بھی تعلقات کی
 آمیزش ہے کہ کسی حد تک رکھ جاسکتے ہیں
 شر زندقہ کے ساتھ تعلقات میں حد تک بھی
 جائز نہیں جنکی اجازت کا فرقہ ساتھ لہذا
 علماء و رسم اور شیخ عظیم کی سیرا کے کہ تمام
 مسلمانوں سے ہر قسم کا معاہدہ کریں اور

بیر محمد اکرم اعوان شیخ مسلمہ تقریریں اور لکیر
 دارالعرفان ضلع جیلوال (پاکستان)

مفتی سعید حسن صاحب مدظلہ (خانقاہ جمیلیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت اقدس مفتی ولی حسن نورانی مدظلہ سے اس جامع فتویٰ کی تائید کو

راجم اپنے اور اپنی نسوں کیلئے دارین میں کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے

سعید حسن

خانقاہ جمیلیہ، سلامت پورہ

رائے ونڈ، ضلع لاہور

۱ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸-۲۰۰۹

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کی فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتا
ہوں اور ~~مفتی سعید حسن صاحب مدظلہ~~ پر مسلمان کو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ
رکنا چاہیے۔ یہ عمارت ایمان کا حصہ ہے۔ اور پر مسلمان کا فرض ہے
کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اخلص سے کوشش جاری رکھے۔

از محمد سرور عینی مدظلہ

مدرسہ جامعہ اشرفیہ - لاہور

مولانا عبدالوہاب شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
خليفة مجاز پير ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي تعالى كما شكر به كل مسلمان في كل
حضرة محمد صلى الله عليه وآله وسلم في حبه من كل

بہوئے میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے عاشق
میں مجازی علم الہدیین اور حاضر چیمہ شہید اس کی دلیل میں

بندہ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونگی کے فتویٰ سے
مکمل اتفاق رکھتا ہے اور قادیانیوں سے مقاطعہ کر

مطرف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامت سمجھتا ہے اور اس کو عشق

شاد ص خانقاہ نقشبندیہ فقیر عبدالوہاب بخاری
و دارالعلوم تعلیم و تربیت
بانی سکول اردو حاصل پور پیرانا
ضلع بہاولپور

حضرت مولانا جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ

باسمہ مجاز رتلائے

محمدؐ کہ درفتی علیؑ صلوات اللہ علیہ! سیدہ اکبرین علیہ السلام کی ختم نبوت
ایں اجماعی عقیدہ ہے۔

مہرز اعظام احمد قاریانی انگریزوں کا خود کاشتہ بودا تھا۔ بذات خود وہ ذہنی
اعتبار سے مغلوب، نفسیاتی مریض، مہزوات و بوس کا عادی متفرد خیالات
کا حامل ایب بیہودہ شخص تھا۔ اُس نے حضرت خاتم النبیین علیہ السلام
کے تاج ختم المرسلینؑ پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک اور ناکام کوشش کی۔ طائلہ۔۔

عقیدہ ختم نبوت ضروریاتِ دینِ اسلام میں ہے اور ضروریاتِ دین کا منکر
متردد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ فقہاء نے اس کی فریفتگی ہے۔

مردمِ اللہ سے جو جاہل ہے کہ وہ اس سرزانی ٹولہ سے مکمل بائیکاٹ کریں ان سے

بہتر بہتر معاشرتی، تجارتی اور خانہ دانی تعلقات قائم نہ کریں۔ یاد رہے کہ ایسے ساتھ
اسلام، کلام، نشت و برفاہست، لین دین بائیل حرام، ناجائز اور بیزتِ اصلاحی ملی
کے خلاف ہے اسلئے حقوتہ مولانا مفتی ولی حسن (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فتویٰ کی بندہ مکمل تائید

و توثیق کرتا ہے اور اپنے تمام احباب سے بھرپور امید رکھتا ہے کہ اس پر سو فیصد
عمل کریں گے اللہ جل شانہ! اس زندیق و متردد ٹولے کی سازشوں اور دجل و فریب سے

امتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائیں اور پوری امت کو انکے مقابلہ میں اسلئے اعلیٰ الفاظ

اور بعض فی اللہ کا فرقہ کامل بننے کی توفیق عطا فرمادیں اور ہم سب کو ختم نبوت

میں شامل فرما کر روزِ محشر شفاعت نبوی (عین ماجبا الصلوة والسلام) کی

سعادت سے سرفراز فرمائیں فقط جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

مولانا قاضی سید ارشد الحسینی صاحب خانقاہ مدنی، انگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 حضرت مفتی اعظم ہندوستان مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی
 چتر گڑھ، تھانہ، اتر پردیش

خادم خدمت حضرت
 راجہ ظفر حسین
 مہتمم خانقاہ مدنی
 قندھار

تفویض سرکارش الحسین
 خادم خانقاہ مدنی، مدینہ منورہ -
 رکن شہر
 ۲۳ مارچ ۱۹۶۹ء

مبتدعہ کارخانہ کلاں
 ضلع قانچل
 قاضی محمد اسعد
 ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۹ء
 جامعہ مدرسہ جامعہ مدینہ

پیر محمد عزیز الرحمن ہزاروی صاحب راولپنڈی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مفتی اعظم ہندوستان مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی
 جو پورانا مذکورہ نیکو سادات حاصل فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو ایمان و ثروت عطا فرمائے۔
 آمین جود النبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ اجمعین

توفیق محمد عزیز الرحمن ہزاروی

خادم دارالعلوم ازراہ ماہرہ

مسجد صلیحیہ ابراہیم آباد

۲۳ جنوری ۱۹۶۹ء

حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری مدظلہ درگاہ عالیہ دین پور شریف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فحمدہ وفضلتی علی رسولہ الکریم :

اے بعد ! وجہ تخلیق کائنات، رحمت تعالین، سید الکوثرین صلی اللہ علیہ وسلم (نہا نفسی، ابی واتی) کا آخری نبی ہونا، کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، یہ عقیدہ قرآن مجید کی سینکڑوں آیات بقیات، صدہا احادیث طیبہ، اجماع صحابہ، تصدیقات فقہاء امت اور پوری امت مسلمہ کے قواعد سے قطعی طور پر ثابت و مبہر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر بعد قیام یقین غیر متر ازل طور پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کے ایمان میں شرط لازم ہے۔ اس مسئلہ میں کسی قسم کی تاویل کرنے والا گستاخ رسول اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔

بڑھتی باک و ہند میں ایک گستاخ اور از حد خطرناک فتنہ مرزا شریف نے انگریز کی گود سے شجرہ خبیثہ کی مثل جنم لیا۔ اس کے بانی مرزا قادیانی جنہم مکانی نے نہ صرف نبوت بلکہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔ اعجاز اللہ تعالیٰ من مشورہ۔

مرزا قادیانی اور اس کی اہلیس صفت ذہن نے اپنی زہریلی زبان و قلم سے دیگر حرکات تشبیح سمین، اللہ رب العزت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، انبیاء کرام، قرآن مجید، اہل بیت رضوان، صحابہ کرام، اولیائے کرام اور تمام اہل اسلام کو ڈسا اور ان کی توہین کی۔

اس غلیظ ترین کافروں، زندیق فرقہ کو بیخ و بن سے اکھیرنے اور ان کا منہ ٹور جواب دینے کیلئے اصحابین علماء دیوبند سمیت تمام مکاتب فکر کے علماء، صوفیاء و مشائخ نے عجم اللہ ہر ممکن کوشش کی ہے۔ ان کاوشوں میں مقدمہ بہاول پور خاص فیصلہ کن کڑی ثابت ہوئی جس میں دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ خاص طور پر خانقاہ دین پور شریف کے بانی قدوۃ السالکین آقا بہ معرف بحر شریعت و طریقین حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری نور اللہ قدوۃ نے بھی اپنا دینی منصب سمجھتے ہوئے اس مقدمہ میں حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و حرمت کیلئے شرکت فرمائی، نیز تمام علماء و ائمہ مسلمہ کو بھی اس مقصد سے جبردار کیا، خدام و متوسلین کو بھی ہر طرح تعاون کا حکم فرمایا۔ اور نادم فیصلہ "نبوت کو مرزا شریف" بہاول پور میں میسر سراج الدین مرحوم کی کوٹھی پر قیام فرما کر ہر پیشی پر صبح سے عدالت کے برخاست ہونے تک (باوجود پیرانہ سالگی و عوارض جسمانی کے) کمر عدالت میں تشریف رکھنے اور اپنی تمام تر توجہاں مسلمان شاہدین کی طرف رکھنے۔

ان کے بعد حضرت ثانی سبب میں عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے والد گرامی قدس سترہ کے نقش قدم پر

چلے ہوئے اس فقہ کی سرکوبی کیلئے پوری دلچسپی اور محنت کا ثبوت دیتے ہوئے جملہ ایمان دارین پور شریف سمیت ہر تحریک ختم نبوت میں شرکت فرمائی اور اس فریضہ دینی کو بخوبی سرانجام دیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں شیخ عطاء اللہ مرحوم (چھوٹے داماد حضرت ثانی سینی رحمۃ اللہ) سمیت مختلف حضرات نے گھرناریاں بھی پیش کیں۔

چونکہ مرزائی ہمارے سادہ لوح مسلمانوں کو دام فریب (پیسہ، عمدہ، عورت) میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں ان کا رشتہ رخصت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑ کر انگریز کے درباری اور خود کا شتہ نبی سے جوڑ رہے ہیں۔

لہذا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو غیر سن اسلامی و حدیث دینی کا ثبوت دیتے ہوئے مرزائیوں سے ہمہ قسم تعلقات دینی و دنیاوی، معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سلام کلام، میل جول، شادی غمی وغیرہ کا شرعاً و عقلاً بائیکاٹ کرنا ضروری ہے، یہ مگر وہ کسی قسم کے اخلاق کے لائق نہیں ہے۔

مرزائیوں کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ نے جو تفصیلی فتویٰ ترتیب دیا ہے وہ عین حق ہے۔ اس کی تشہیر اور اس کے مطابق عمل امت مسلمہ کے ایمان کے تحفظ، حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور نجات اخروی و فلاح دنیوی کیلئے ضروری ہے۔ فقط

واللہ دعوا الجہادی لجميع الفرق الضال والمضلل

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

خاکپائے غلام، غلامان محمد

خادم دار حرام علامہ درویش احمد صاحب
فقط اور کتب مطبوعہ

بیمارستان پور شریف
۱۳ مئی ۱۹۵۳ء
دستخط



دستخط
سراج السالکین مرجع خلافت پیہ لائق
عارف باللہ حضرت مولانا
میان سیدنا محمد صاحب دین پوری
دامت بركاتہم العالیہ
سجادہ نشین ادبہ عالیہ دین پور شریف
۲۰۱۰/۱/۲۸ و بیوم الخمیس

دستخط
مفتی احمد علی
مبندہ ناخیز
نذیر احمد دین پوری

سیدی رشیدی جامعہ کالات ظاہری و باطنی رہنمائے دارین
شیخ کامل و مکمل حضرت مولانا
صاحبزادہ میان مسعود احمد دین پوری
انام اللہ فیوضہم
امیو جماعت مسجد و مدرسہ دین پور شریف
۲۰۱۰/۱/۲۸ و بیوم الخمیس

مولانا عبدالرحمن صاحب شاہ عالمی مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہ و نصلی علی رسلہ کریم

بعد حمد و صلوة اور بسم اللہ کے گزارش ہے کہ بہت سے احباب نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ مرزائیوں/قادیانیوں کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، اگلی خوشی غم میں شریک ہونا، انکے ساتھ دوستی پیار کرنا، اگلی دکانوں/بیکریوں سے سودا خریدنا، انکے ہسپتالوں میں علاج معالجے کے لئے اپنے مریضوں کو داخل کرانا، اگلی دیکھوں/بسوں میں سفر کرنا اور کسی قسم کا تعلق رکھنا جوڑنا چاہیے یا نہیں؟ جواباً عرض ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا آج تمام کافر اور جنہیں معاف کرنا چاہیں معاف کر دیں مگر ایک کافر وہ ہے جسے آپ نے معاف نہیں کرنا بیشک وہ خانہ کعبہ کے اندر کیوں نہ داخل ہو جائے وہاں بھی اسے قتل کر دیا جائے اس واسطے کہ میرے حبیب وہ آپکی جو کیا کرتا تھا آپکی توہین میں اشعار اور نظمیں کہا کرتا تھا اس واسطے اسے قتل کر دیا جائے۔ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ پاک کا یہی فیصلہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسے ماننے والے تمام مرزائی/قادیانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے گستاخ ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے اسے مرزائی/قادیانی اس طرح ہی مانتے ہیں جس طرح ہم لوگ قرآن و حدیث شریفین کو مانتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں لکھتا ہے..... "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا اور پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا، گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیونکر ناحق توڑا گیا اور تعداد اذواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار (ترکھان) کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار (ترکھان) کے نکاح میں آوے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریوں ہیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض" (کشی نوح صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

پھر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے..... "حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف (ترکھان) کے ساتھ قبل نکاح پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے" (ایام صلح صفحہ 66 روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے..... "جب چھ سات مہینہ کا حمل ظاہر ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار (ترکھان) سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ اور یسوع کے نام سے مشہور ہوا" (نعوذ باللہ من ذالک) (چشمہ سبھی صفحہ 26 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355-356)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے.....

"ایک اور اعتراض ہے جو ہم نے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ موروثی اور کسی گناہ سے پاک تھا حالانکہ یہ مرتح غلط ہے..... یسوع نے اپنا گوشت و پوست تمام تراپی والدہ سے پایا تھا اور وہ گناہ سے پاک نہ تھی" (نعوذ باللہ من ذالک) (کتاب البدیہ 59 روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 77)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے..... "آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" (نعوذ باللہ من ذالک) (ضمیمہ انجام آہم صفحہ 7 روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

سوال کرنے والے سے میں پوچھتا ہوں کہ مذکورہ بالا عبارتیں بار بار پڑھیں کیا ان سے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ من ذالک نقل کفر کفر نہ باشد یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حلال زادے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور مریم علیہا السلام اور یوسف نجار نکاح سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زنا کرتے کراتے رہے (نعوذ باللہ من ذالک) فرمائیے اگر کوئی ہمیں کہے کہ تمہاری تین نانیاں دادیاں زنا کار کسی عورتیں تھیں تمہاری ماں فلاں آدمی کے ساتھ نکاح سے پہلے پھرا کرتی تھی جب چھ سات ماہ کا حمل ظاہر ہو گیا تو اسی کے ساتھ حمل کی حالت میں نکاح کر لیا۔ اسکے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد تم پیدا ہو گئے۔ کون ایسا بے غیرت ہے جو ایسے شخص کے ساتھ کسی قسم کا تعلق جوڑیگا۔ سچ تو یہ ہے کہ بے غیرت انسان سے بھی اتنی بے غیرتی کی امید نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ اللہ کے نبی کی ماں کو جسکی تعریف میں قرآن شریف کے درتے بھرے پڑے ہیں اور اللہ کے نبی کو ایسے ناپاک کلموں سے یاد کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا جائے کہ ایسوں کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا انگلی خوشنم میں شریک ہونا وغیرہ وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا جوڑنا چاہیے یا نہ۔ میری طرف سے ہی نہیں ہر غیرت منداپنی غیرت سے یہ سوال کرے تو غیرت یہی کہے گی کہ ایسوں کے منہ پر پیشاب کرنا اپنے پیشاب کی توہین کرنا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کسی کے منہ سے ایسے کلمات اپنے ماں باپ کیلئے تو شاید برداشت کر لے حضرت مریم صدیقہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق برداشت کرے این خیال است بحال است و جنوں۔

عبد الرحمن

حافظ عبد الرحمن خان شاہ عالمی مظفر گڑھی

مدرسہ مخزن العلوم و مسجد توحید (قبرستان والی)

بی ون، 9 بلاک، ٹاؤن شپ لاہور

حضرت مولانا شاہ عالم گورکھ پوری صاحب
نائب ناظم کل ہند تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیوبند انڈیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کے سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام مخالف جن خیالات و نظریات کو جنم دیا اسے مذہبی لبادہ میں تبدیل کر کے ”احمدیت“ کے نام سے تعبیر کیا اور دنیا والوں سے انگریزوں کی اس کالی سیاست کو دیگر آسمانی مذاہب کی طرح اُسے ایک ”مذہب“ منوانا چاہا۔ چونکہ مرزا کے اختراعی خیالات و نظریات، اسلام کے ٹھوس عقائد میں تخریب کاری اور مسلمانوں سے محاربت اور ایذا رسانی پر مشتمل تھے اس لئے اُن کو عام زبان میں قادیانی فتنہ اور مذہب اسلام کی زبان میں کفر و نفاق کہا جاتا ہے اور ایسے خیالات و نظریات کے پیروکار، جو خود کو احمدی کہلوانا چاہتے ہیں اُن کو اسلامی دائرہ کار میں رہنے والا دنیا کا ہر فرد بشر اپنی عام زبان میں مرزائی، قادیانی اور مذہبی زبان میں کافر و نذوق کے نام سے یاد کرتا ہے۔

تاریخی شہادتوں سے ثابت یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ قادیانیت اپنے اصل مادہ و نمیر کے اعتبار سے انگریزوں کی ایک سیاسی تحریک ہے۔ اس حقیقت سے انگریز بھی خوب خوب واقف تھے کہ اس قسم کی تحریک کی زندگی مختصر ہوتی ہے، اس لئے اُسے لمبی زندگی دینے کی غرض سے بنام احمدیت مرزا قادیانی کے ذریعہ اُس تحریک میں مذہبی بکھیڑوں کے جراثیم پیدا کئے گئے انہی بکھیڑوں میں سے ایک پہلو یہ نکالا گیا کہ اپنے جدید خیالات کے ساتھ نوزائیدہ احمدیت وہی چیز ہے جو اسلام ہے یا اسلام کے علاوہ کسی جدید دائرے کا نام احمدیت ہے۔ یہ اور اس جیسے دیگر شاخسانوں میں مسلمانوں کو غافل کر کے شاطر دماغوں نے جلد ایک قدم اور آگے بڑھا کر ”احمدی اسلام“ کا پر فریب عنوان تجویز کر لیا اور اس مرحلہ میں خواہی نہ خواہی اسلام کو ”احمدیت“ کا جزو اصلی بنا کر اُس کے تحت مذہبی عنوانات و مباحث کا ایک وسیع و عریض میدان مسلمانوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ دجل و تلمیس کی اس وادی میں انھیں اپنی سیاسی تحریک کے لئے مذہبی اصطلاحات و مذہبی زبان، مذہبی طرز و انداز بھی ہاتھ لگے اور خواہی نہ خواہی قرآن و حدیث کو تختہ مشق بنانے کا موقع بھی ملا۔ اور پھر کیا تھا! بتدریج مذہبی دنیا میں مسلمانوں کو الجھائے رکھنے کا ایک ایسا منصوبہ بند ماحول تیار کیا گیا کہ ”احمدیت“ سے پہلے کی اُس کی اصل حقیقت و حیثیت ہی عموماً لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو چکی ہے۔ لوگ یہ بات بھولتے جا رہے ہیں کہ آج حقوق انسانیت کے سہارے زندگی کی بھیک مانگنے والا، کہیں رفاہی خدمات کی خوشنمایوں میں ملبوس، کہیں جمہوریت کی آرمیں مذہبی پاؤں پسانے والا، انگریزوں کا یہ وہی سیاسی عفریت ہے جو کبھی غیر منقسم ہندوستان کو نکلنے کے

درپے تھا۔

جہاں تک قادیانیت کے کفر و زندقہ ہونے کا سوال ہے تو یہ تو خود اسی کے رگ دریشے سے نپکتی ایک روشن حقیقت ہے۔ اور یہ بھی اسی سے واضح ہے کہ قادیانیت جس جدید دائرے کا نام ہے اس میں نجات و فلاح دین و دنیا کی سیاست و ریاست وغیرہ سب کچھ مرزا قادیانی کی ذات سے شروع ہو کر اسی پر ختم بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جن اختراعی خیالات و نظریات کا نام قادیانیت ہے وہ اسلام کے دائرے میں کبھی داخل ہی نہیں رہے کہ اُن کے نکلنے اور نکلنے کی بات کی جائے۔ اسی لئے مرزا قادیانی نے اپنی تحریک کے پہلے ہی دن سے اپنی مزعومہ تحریک احمدیت کو مسلمانوں کے اسلام سے الگ اور ہمہ جہت الگ کرنے اور قادیانی معاشرے کو روزی روٹی سے لیکر مٹی، قبرستان تک زندگی کے ہر لمحے میں کلی طور پر الگ تھلگ رکھنے کا فیصلہ واضح سے واضح تر الفاظ، موٹے سے موٹا عنوان میں لکھا اور سنایا ہے۔ اور اپنے جنم داتا، انگریز بہادر کی دور حکومت و حکومتی قوانین کی موجودگی میں ہی اپنے اُن فیصلوں پر خود بھی عمل کیا اور فریقین سے بھی اُس پر عمل کرایا ہے۔

چنانچہ قادیانیت کے اسلام و کفر کا مسئلہ ہو یا قادیانیوں سے ہمہ جہت بائیکاٹ و مقاطعہ کا معاملہ ہو دونوں میں مسلمانوں کا یہ ہمیشہ موقف رہا ہے کہ قادیانیت اور اسلام دونوں نہ کبھی ایک رہے اور نہ ایک ہو سکتے ہیں۔ علماء امت نے قادیانیوں کو اسلام سے کبھی خارج کیا نہیں؛ بلکہ اسلام سے خارج مانا ہے، یعنی اسلامی دائرے میں کبھی اُن کے داخل نہ رہنے کی تائید کی ہے۔ قادیانیوں کو کافر قرار دیا نہیں؛ بلکہ اُن کو اسلامی دائرے سے الگ نوازائیدہ قادیانی دائرے میں اُن کے دعوے کے مطابق مان کر اسلام سے اُن کے انکار و فرار کی توثیق کی ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں مقاطعہ اور بائیکاٹ کا اپنی جانب سے کوئی نیا حکم تجویز کر کے قادیانیوں کو مسلمانوں کے معاشرے سے الگ کیا نہیں، بلکہ خود انہی کے فیصلوں کو تسلیم کرتے ہوئے الگ مانا ہے۔ سو سال سے زائد پرانے ان مسلمہ مسائل کے تعلق سے آج بھی اگر کوئی شخص مفتیان کرام سے پوچھے اور وہ دور حاضر کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے انداز میں جواب دیں تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ مسئلہ کوئی نیا ہے یا پرانے مسئلے پر وہ کوئی نیا حکم صادر کر رہے ہیں بلکہ یہی کہا جائے گا کہ انھوں نے قادیانیوں کے کفر و زندقہ کی تائید اور مقاطعہ کی توثیق کی ہے۔

چونکہ ان حقائق کو قادیانی تعلیمات و ہدایات ہی کی روشنی میں جاننا مبنی بر انصاف ہوگا، اس لئے تفصیل کے لئے کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے تو کھلے لفظوں میں مذکورہ حقائق واضح ہو جاتے ہیں کہ:

..... اسلام اور قادیانیت آپس میں دو متضاد دائرے ہیں جن کے درمیان ماضی میں کبھی ایک رہنے کا یا مستقبل میں کبھی ایک ہونے کا تصور بھی گناہ ہے۔ اگر احمدیت اور اسلام دونوں ایک ہی چیز مانی جائیں تو کسی جھوٹے مدعی نبوت کی مستقل بیعت پر قادیانیوں کی تحریک و دعوت کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے اور پھر کس مقصد کے لئے یہ تحریک منظم طور پر کی جاتی ہے؟ کیا حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان کافی نہیں کہ مرزا قادیانی کی بیعت بھی کرائی جائے؟۔

واضح رہے کہ عام بزرگوں کی بیعت پر مرزا قادیانی کی بیعت کو قیاس کر کے مرزائی کسی سادہ لوح کو دھوکہ نہ دیں، اس لئے کہ مرزا قادیانی، بیعت میں اپنی ذات کو مدار نجات منواتا اور بیعت نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے۔ جبکہ دنیا کوئی بڑے سے بڑا ولی نہ اپنی ذات کو نجات کا محور بناتا ہے اور نہ بیعت نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے۔

۲..... اسلامی دائرے سے خروج اور قادیانی دائرے میں دخول کا پہلا اور بنیادی اثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے نہیں بلکہ مسلمانوں سے الگ ”احمدیت“ نامی نوزائیدہ دائرے میں شمار کرنے کرانے لگتے ہیں۔ مرزا کی ذات سے منسلک ہونے پر ابتدائی دور میں ہی جو معاشرہ نظر آتا ہے یہ ہے کہ مسلمان خود کو اب مسلمان نہیں بلکہ احمدی کہے تاکہ پہلے اور بعد کے معاشرے میں واضح فرق نظر آئے۔ کیا دو معاشروں میں بعد و تفریق کا ماحول و مزاج؛ قادیانیت بنام احمدیت کے رگ و ریشہ کی وضاحت کے لئے کافی نہیں جو خود اسی کی پیداوار ہے؟۔

۳..... مرزا قادیانی کی بیعت اور اس کی ذات سے انحراف ایک ایسا ناقابل معافی جرم ہے کہ باضابطہ مقاطعہ اور بائیکاٹ کا سخت سے سخت سزا کا یکطرفہ اقدامی فیصلہ انحراف کرنے والوں پر نافذ کیا جاتا ہے اپنے مخالف کے ساتھ حقوق انسانی کے تحت ایک عمومی رواداری کی بھی یہاں گنجائش نظر نہیں آتی بلکہ مرتد یعنی غیر مسلموں سے بھی بدتر قرار دیا جاتا ہے۔ کیا قادیانی یہ بتانے کی جرأت کریں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم اور شی عبدالحق اکاؤنٹٹ دونوں مرزا کی ذات سے منحرف ہو کر بجائے اسلام کی طرف واپس ہونے کے نعوذ باللہ، عیسائی یا یہودی ہو گئے تھے کہ مرزا قادیانی نے اپنی ذات سے انحراف کو اسلام سے انحراف قرار دیا اور بائیکاٹ کا حکم صادر کر دیا!! دیدہ باید!! ان شخصیتوں کا اسلام سے قادیانیت میں دخول، اس کے بعد پھر اُس سے انحراف، یہ دونوں جس طرح دو مرحلے ہیں اور آپس میں ایک نہیں ہو سکتے ورنہ مرزا کا جھوٹی نبوت کے زعم میں پیغمبرانہ فیصلہ ہی بے سود و باطل قرار پائے گا۔ اسی طرح قادیانیت اور اسلام بھی ایک نہیں ہو سکتے ورنہ اس صورت میں مرزا کا فیصلہ خود اسی کے لئے رسوائی کا باعث ہوگا کہ حیثیت کچھ نہیں اور زبان پیغمبرانہ!!!

ساتھ ہی ساتھ اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی تحریک کے بالکل ابتدائی مرحلے میں ہی خود کو مسلمانوں سے دور رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ نیز اس کی اپنی مزعومہ احمدیت سے منحرف ہونے والوں کے ساتھ بائیکاٹ و مقاطعہ کا جو ماحول و معاشرہ اُس نے تجویز کیا ہے وہی معاشرہ، اسلام سے منحرف ہو کر قادیانی ہونے والوں کے ساتھ تجویز کرنا حق و انصاف کا تقاضا ہے۔ کسی ملک میں اگر حکومتی قوانین ”مقاطعہ و بائیکاٹ“ کے خلاف ہیں تو پہلے اس کی زد میں مرزا کی مزعومہ احمدیت آئے گی نہ کہ اسلام۔ اور ایسی حکومت سے چارہ جوئی کا حق مسلمانوں کو حاصل ہے نہ کہ قادیانیوں کو جو کہ بائیکاٹ میں پہل کرنے والے اور من گھڑت احمدی معاشرے کو مسلم معاشرے سے الگ رکھنے کے دعویدار ہیں۔

قادیانیوں کی تاریخ میں یہ ایک نہیں بلکہ اس طرح کے اور اس سے بھی زیادہ واضح بے شمار فیصلے ملیں گے۔ ایک دفعہ مرزا قادیانی نے اپنی تمام مسلم قریبی رشتہ داروں کے متعلق یہ فیصلہ صادر کیا کہ چونکہ محمدی بیگم (مرزا کی مطلوبہ ایک لڑکی) سے نکاح کے مسئلے میں اُن رشتہ داروں نہ بلکہ پہلی بیوی اور دونو جوان بیٹوں نے بھی مخالفت کی لہذا ”ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں“ (سیرت المہدی ج ۱ صفحہ ۲۹ مطبوعہ ربوہ) مرزا قادیانی کی پہلی بیوی اور اس کے دونوں بیٹے بھی چونکہ مسلمان تھے یعنی مرزا کو باپ تو مانتے تھے اور مطیع و فرمانبردار بھی تھے لیکن اس کی ذات کو اخروی نجات کے لئے مبرا نہیں مانتے تھے بلکہ سابقہ زندگی کے گہرے راز دار ہونے کی بنیاد پر، اہا حضور کو جھوٹا اور فریبی سمجھتے تھے چنانچہ جدی جائداد سے محروم کرنے کے لئے بیوی کو طلاق دیدی اور پوری زندگی تباہ کر کے آخر عمر میں طلاق دی، بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد کو بھی جائداد سے محروم کر دیا اور صرف مسلمان ہی ہونے کے تصور میں اپنے نہایت مطیع و فرمانبردار چھوٹے بیٹے فضل احمد کی نماز جنازہ تک نہیں پڑھی۔ (اخبار الفضل قادیان ۷ جولائی ۱۹۴۲ء) اور یہی فیصلہ مسٹر جناح کے نماز جنازہ کا بائیکاٹ کرتے ہوئے پورے ملک کے سامنے ظفر اللہ خاں قادیانی نے سنایا کہ ”مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر (احمدی) وزیر“ (اخبار، زمیندار لاہور ۱۹۵۰ء)

خلاصہ کلام یہ کہ قادیانیت کے کفر و ندقہ ہونے کے مسئلے میں دریں صورت نہ ہمیں اپنی جانب سے کوئی فتویٰ صادر کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس کے درمیان قرآن و حدیث کو لانے کی یا مسئلے کے حل کے لئے اسلامی دلائل کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے بلکہ خود مرزا قادیانی اور دیگر قادیانی پنڈتوں نے اسلام سے ایک الگ تھلگ ہونے کی اپنی پوزیشن مقرر و متعین پہلے سے کر رکھی ہے بس تسلیم کرنے، کرانے کی ضرورت ہے۔ اگر تقاضا اور ضرورت ہے تو ناواقف اور مداہن مسلمانوں کے دل و دماغ میں اس تہی بر حقیقت فیصلے کو اتارنے کی تو ضرور کوشش کی جائے لیکن یہ خیال رکھ کر کہ مسئلہ کی قدامت متاثر نہ ہو۔

بائیکاٹ اور مقاطعہ کے مسئلے میں ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے حق میں جو معاشرہ تجویز کیا ہے اسی کو مانا اور منوایا جائے کوئی بھی ایسا پہلو اختیار کرنا ہمارے لئے مفید نہیں جس میں بائیکاٹ کی نسبت مسلم علماء حق کی جانب مفہوم ہو۔ مرزا قادیانی کے فیصلے کے مقابلہ میں دور حاضر کے قادیانی پوپوں نے اپنی پوزیشن اگر تبدیل کی ہو یا کوئی جدید فیصلہ کیا ہو تو ظاہری بات ہے کہ وہ دفع الوقتی ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

قادیانیت بنام احمدیت کوئی مذہب نہیں بلکہ انگریزوں اور یہودیوں کی اس کالی سیاست کو لفظ مذہب سے تعبیر کرنا نہ صرف یہ لفظ ”مذہب“ کی توہین ہے بلکہ اس لفظ کے تحت جمہوری ممالک میں جو قوانین اور عزت و احترام کے جو حقوق محفوظ ہیں اُن کا حق دار ماننے کی نفس غلطی بھی کرنا ہے۔ یہ بحث الگ ہے کہ کوئی مذہب حق ہے یا باطل، لیکن مطلق لفظ مذہب کے ساتھ ایک طرح کی پاکیزگی اور تقدس ضرور وابستہ ہے اور اس لفظ کے تحت آنے والے ہر گروہ و فرد کو جمہوری و

غیر جمہوری ممالک نے کچھ نہ کچھ حقوق بھی دیئے ہیں۔ ان حقائق کے پیش نظر تقاضا اس کا ہے کہ چونکہ قادیانیت کا فتنہ ہونا ہی اس کا اصل دائرہ و حقیقت ہے اس لئے قادیانی فتنہ سے خود اسی کے دائرے میں بنام ”قادیانی فتنہ“ ہی نمٹا جائے نہ کہ بنام ”قادیانی مذہب“۔ کیوں کہ فتنہ اور فتنہ انگیزوں کا نہ حقوق انسانی کے تحت کوئی حق ہوتا ہے نہ ملکی قوانین کے تحت کوئی حق دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی حکومت فتنہ کے تئیں عزت و احترام کا کوئی حق محفوظ کرے تو دنیا میں کسی پر اس کی پابندی لازم نہیں۔ بلکہ خلاف ورزی لازم ہے۔

قادیانیت کے فتنہ ہونے اور اس کے کفر و زندقہ کے فیصلے پر سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے ماضی میں پارلیمنٹری اور عدالتی سطحوں پر بھی بارہا اس کے اعلانات ہو چکے ہیں۔ اب قادیانی فتنہ کے خلاف، تعلیمی، رفاہی، سماجی، سیاسی، اقتصادی اور ترقیاتی تقاضوں کے دیگر میدانوں میں اپنے اندر عزم و حوصلہ پیدا کرنا چاہئے، مسلمانوں کو اپنے اصل پلیٹ فارم پر رہتے ہوئے اپنے حقوق محفوظ کرنے کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ قادیانی اگر حیلہ سازی کے طور پر (جیسا کہ کوئی پتتا پڑنے پر وہ کرتے ہیں) اپنی پوزیشن بدل کر مسلم معاشرے میں شامل ہونے یا کرنے، یا خود کو مسلمان کہنے، روزی روٹی سے لیکر مٹی قبرستان تک کسی بھی معاملے میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہونے یا رہنے کی بات کرتے ہیں تو ظاہری بات ہے کہ اپنے سابقہ فیصلوں کے مطابق مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ حملہ کرنے کے مرتکب ہیں۔ اس صورت میں مظلوم مسلمانوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کا اخلاقی اور ملکی دونوں سطح پر حق حاصل ہے۔ حکومت وقت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ قادیانیوں کو خود اپنے فیصلے اور دائرے میں رہنے کا پابند بنائے۔

یہاں ایک بات ذہن نشین رکھنا ہوگا کہ صدیوں پرانا اور فیصل شدہ تکفیری مسئلہ اور مواد آج جدید نسل اور ناواقفوں کو واقف کرانے کے لئے اگر منظر عام پر لایا جاتا ہے تو قادیانی، عوام میں یہ مغالطہ پیدا کرتے ہیں کہ علماء نے پہلے فلاں کو کہا، پھر فلاں کو کہا اور اب قادیانیوں کو کہا فرار دینے میں لگے ہیں۔ کبھی آپس میں اور کبھی اپنے مخالف کو فرار دینا ان علماء کا مشغلہ بن چکا ہے لہذا قادیانیوں کو کہا تو کوئی نئی بات نہیں ہے۔

اس مغالطے کا جواب دینے کے لئے اس تاریخی حقیقت پر نظر ڈالئے کہ مرزا قادیانی کے اسباب کفر اختیار کرنے سے پہلے، علماء دین نے خود پہل کر کے اس کو فرار دیا ہو یا اپنی ذات کی بیعت لینے اور مسلمانوں سے علیحدہ جماعت بنانے سے پہلے، کسی عالم دین نے مسلم معاشرے سے اس کو علیحدہ قرار دینے میں پہل کی ہو، کوئی قادیانی اس کی مستند تاریخ پیش نہیں کر سکتا۔

اپنے جنم و اتا انگریز بہادروں کی ”کالی سیاست“ کو الہامی زبان دینے کا آغاز مرزا نے ۱۸۸۵ء سے پہلے ہی کر رکھا تھا، اس پر احمدیت کا کھوٹا اس نے تقریباً ایک دہائی بعد ۱۸۸۹ء میں تجویز کیا، اس کے بعد تیسرے مرحلے میں جا کر اُس کھوٹے کے تحت اس نے مذہبی جراثیم بتدریج پیدا کرنے شروع کئے۔ اس درمیان غور فرمائیے کہ مرزا قادیانی، الہام

سازی اور الہام بازی کا کھیل پوری خرمستی کے ساتھ تقریر و تحریر کے میدان میں فرنگی حکومت کے زیر سایہ تنہا بغیر کسی نام کے کھیلتا رہا۔ ایک دہائی سے زائد عرصہ تک عام لوگ تو کیا، اس کے قریبی دوست بھی اُس کی حقیقت اور اُس کے رخ و مزاج کو سمجھ ہی نہ پائے تھے۔ حالات سے گہرے واقف کار مقامی علماء نے بے لگام دیکھ کر اُس کی ناک میں شریعت کی نکیل ڈالنے ضرور چاہے لیکن بیشتر اکابر نے توقف کا ہی دامن تھامے رکھا تھا۔ بالآخر اپنی تقریر و تحریر میں اسباب کفر کھل کر اختیار کر کے جب مرزا نے اسلام سے نکل جانے کی پہل کی تو علماء اسلام نے بھی اسلام سے اُس کے نکل جانے کی تائید کی اور اُس کو اسلام کا منکر و کافر مان لیا۔ پھر جب مسلمانوں سے الگ جماعت بنا کر بیعت کرنے والوں کو مسلمانوں سے الگ رہنے اور کرنے کا اعلان مرزا نے کیا تو علماء اسلام نے اس کو بھی مان لیا گویا مرزا نے جب کسی کام میں پہل کی تو علماء اسلام نے اس کی تائید و توثیق کر دی۔ علماء اسلام نے کسی بھی کام میں پہل کب کی جو قادیانی گماشتے علماء اسلام کے سر، کافر قرار دینے اور بائیکاٹ کرنے کا ٹھیکرا پھوڑتے پھرتے ہیں۔ احمدیت کے مکھوٹے پر اسلام کا لیبیل لگا کر وہ تو خود اصل اسلام سے نکلے ہوئے ہیں پھر اس کو علماء کی جانب ”نکلنے“ کی نسبت کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول کب تک جھونکتے پھریں گے!

علاوہ ازیں اس پر بھی غور کیا جائے کہ اسلام میں داخل مکاتب فکر، دیوبندی بریلوی غیر مقلد وغیرہ اگر آپس میں تکلیف بازی کرتے ہیں اور غلط فہمی یا دلائل کی بنیاد پر کسی کو اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں تو ان کی یہ بنیاد تو مسلم ہے کہ وہ اسلام میں داخل ہیں کسی کے نکلنے سے کوئی نکلا یا نہیں یہ تو بعد کا مسئلہ ہے۔ جو دلائل کے قبول و عدم قبول، قوت و ضعف وغیرہ پر موقوف ہے۔ لیکن قادیانیوں کا مسئلہ تو بالکل اس سے جداگانہ ہے وہ اسلام میں داخل کب رہے جو عوام کو بیوقوف بنانے کے لئے اسلامی فرقوں پر خود کو قیاس کرتے پھرتے ہیں۔

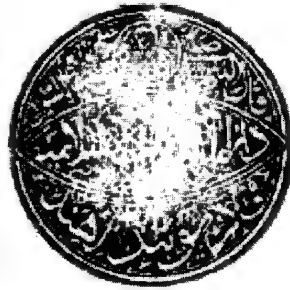
یہ تو ایسا ہے کہ ایک مکان کے چار واجبی حقدار ہوں، جو آپس میں حصہ داری پر جھگڑ رہے ہوں، اُن میں کوئی ایک، دوسرے کو حقدار و حصہ دار نہ مانے اور یہ کہے کہ فلاں دلیل کی بنیاد پر اب تم اس مکان سے خارج ہو جاؤ، کیوں کہ اب تمہارا اس میں حصہ نہیں رہا۔ اسی درمیان کوئی راہزن اور ڈاکو، مکان میں جبراً داخل ہو کر اُن کے جھگڑے میں خود کو شریک کر لے اور اپنی حصہ داری کا بھی دعویٰ شروع کر دے کہ صاحب آپس میں تم سب لڑ رہے ہو لہذا اب مکان کا مالک میں ہوں، اور دلیل یہ دینی شروع کر دے کہ فلاں نے فلاں کو کہا کہ مکان کی حصہ داری سے خارج ہے۔ ہر ایک، ایک دوسرے کو اسی طرح کہتا ہے لہذا ہمارے متعلق بھی مکان کی حصہ داری سے خارج ہونے کا اُن سب کا فیصلہ غلط ٹھہرا اور اس طور پر میں مالک مکان ٹھہرا۔ تو کیا اس راہزن کی دلیل مان لی جائے گی؟ یا سب سے پہلا سوال یہ ہوگا تمہاری پوزیشن تو چور ڈاکو کی ہے، حصہ داری اور ملکیت کی بات تو بہت دور کی ہے، حقدار ہونے کی تو تمہارے اندر اہلیت بھی نہیں، تمہارا تو اس مکان میں داخلہ بھی جرم ہے۔ تم کدھر سے آئے ہو اور کیسی بات کرتے ہو۔

بالکل یہی معاملہ ایمان اور اسلام کے ڈاکو قادیانیوں کا ہے کہ اسلام کا ٹھیکہ دار یا حصہ دار ہونے کی بات تو بہت دور کی ہے وہ تو واجباً حقدار ہونے کی اپنے اندر اہلیت بھی نہیں رکھتے، تقسیم ہند سے قبل تک خود ہی مسلمانوں سے الگ پارسیوں، یہودیوں کی طرح مستقل اقلیت ہونے کا اپنے جنم داتاؤں (انگریزی حکومت) سے مطالبہ کرتے رہے ہیں بلکہ مردم شماری میں بھی اپنا اندراج الگ کراتے رہے ہیں۔ آج انگریزوں کی کالی سیاست پر احمدیت کا مکھوٹا چڑھالینے اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا فائدہ اٹھا کر اس مکھوٹے کو مذہب میں شمار کرانے اور ”احمدی اسلام“ کا تلبیسی بینر لگالینے سے سیاست کا بدبودار اور نخس مادہ پاک کب ہو جائے گا کہ وہ خود کو اسلام کے دائرے میں شامل جماعتوں پر قیاس کرتے ہیں۔ بلکہ حق و انصاف کی رو سے تو ان کا یہ قیاس کرنا بھی جرم اور دجل و تلبیس ہے!

آج جب مرزائیوں پر خدا کی وسیع و عریض زمین تنگ ہوتی جا رہی ہے تو دفع الوقتی کے طور پر کہیں یہود و نصاریٰ کی طاقت کے سہارے کہیں جمہوریت کی آڑ لے کر اور کہیں انسانی حقوق کی دہائی دے کر تو کہیں عوام و خواص کو مغالطہ دے کر قوم یہودی طرح ذلت و عکبت کی ہر ماسپنے کے لئے تو آمادہ ہیں لیکن ان حقائق پر غور کرنے اور ان کو تسلیم کر کے اپنی اصلاح کرنے اور آخرت کی فکر کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں کفر کی ضلالت میں قلب و دماغ کا مسخ ہو جانا اور یہی ہے مرزائیت، قادیانیت۔

ان حقائق کی روشنی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی کے استفسار پر حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جو اسلامی دلائل کا پہلو لئے ہوئے قرآن و احادیث اور شرعی دلائل و براہین پر مشتمل ہے، حرف بحرف درست اور دور حاضر میں رہنمائی کے قابل ہے اور مسلمانوں کے لئے واجب التعمیل بھی۔ امید کی جاتی ہے کہ حسب سابق انشاء اللہ دور حاضر کے لئے بھی اس کی اشاعت عوام و خواص کے لئے مفید ہوگی۔

والسلام
مہتمم کراچی
۱۲۱۹ھ
۸ رکنبر ۱۳۰۰ھ



حضرت مولانا محبت اللہ صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
میرزا غلام احمد قادیانی جو وہابیوں نے اللہ تعالیٰ سے لیکر سب شعائر اسلام کا توہین کیا ہے
ان کا کتابوں میں موجود ٹیٹلا میں نے قیاب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں تعین
کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ میں خود محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوں بنی ہوں دوبارہ دنیا
میں آیا ہوں میں شہداء پرہم علیہ السلام شہداء ثانیہ علیہ السلام شہداء تیسری علیہ السلام ہوں
قرآن پانچ دنیا سے اُتھا گیا ہے دوبارہ مجھے پرنازل ہوا ایسی گھمراہی امر المؤمنین، قادیانی میں
خافر ہو ناظمی صحیح سے پتھر ہے یہاں تک کہ جو لوگ میرے فوج پر ایمان نہیں لاتے ہیں
وہ کافر زندوں کے بچے ہیں وغیرہ وغیرہ

بہاؤ فریضہ : ماں باپ کے توہین برداشت کرنا مشکل ہی اللہ تعالیٰ سے

لیکر سب شعائر اسلام کا توہین برداشت کرنا کسی طرح ممکن ہو

علاج : قادیانی کافر اور مرتد کے علاوہ زندیق بھی ہیں اپنی کفریہ باتوں
پر اسلام کا ناز رکھتے ہیں اسے کو اسلام کہتے ہیں ان کے حکم عام کافر اور مرتد سے سکتے ہیں

شرعی حکم حکومت پر یہ ہے کہ وہ اب القتل ہے عوام پر یہ ہے کہ وہ واجب

القطع ہے۔ ان سے تعلق یعنی دینی سلام اللامران کو ملازمت میں لگانا یا ان کے ساتھ

ملازمت کرنا ان سے منبت برداشت ان سے فریڈروف سب حرام ہے

حکومت پر ہے کہ اسکو گرفتار کرے سزائی موت دی کہ فتاری کے بعد اگر وہ کیا بھر بھی

سزائی موت جیسا شادی شدہ زانی قوبہ سے سزائی موت فتح نہیں ہوتا۔ اور اگر فتاری سے

پہلے قوبہ کیا تو قبل ہوگا۔ اما اگر ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی منہب ہے۔

عام مسلمان پر آسان علاج ان کے کہہ کو قہورن والاعلاج انکو نیست نابود کرانے والاعلاج

قادیانوں سے مکمل بایکام ہے ان کے منبت برداشت سے ان کے فریڈروف ان کے حکاؤں

کارخانوں، سپلاؤں، ان کے ملنے جلنے سے ان کے کلامِ سلام ملازمت سے اور ان کے مصنفین سے۔

یہ انکو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج ہے۔ قادیانوں کے عبادت کا بہت بڑا واسطہ

کیونکہ جب ان کے دوکانیں کارخانے کاروبار بند ہو گیا تو ضرور توبہ کرنے لگیں

انشاء اللہ تعالیٰ۔ قادیانوں سے مکمل پائیکافی ایمان آگیا ہے نصرتِ دین ہے

اللہ تعالیٰ کے رضامندی کا ذریعہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ ہے اور

سرما ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمتِ دین میں قبول کرے

در رضانا ابیاب

شہ نایض و ائدہ عنہ فام مدبر سیر سعیدہ لولہ الائی بلوچستان

حضرت مولانا گل حبیب صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدا کا و نصو علی رسولہ الکریم

حمدا و در صلوة کی بعد عقیدہ ختم نبوت

قرآن اور احادیث نبویہ اور اجماع سے ثابت ہے اس کا انکار کرنا کفر بواح

ہے تو قادیان اور ان کے عقیدہ رکھنے والا بالکل کافر ہے واجب القتل

ہے اس سے جہاد فرض ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)

مباشرةً مالا انسانان سے تعلق رکھنا میل جول

قطع حرام ہے تو خلاصہ یہ ہے کہ بندہ فقیر حضرت مفتی و لی حسن ٹونگی

کی فتویٰ صرف حاضر فاتا تیکر تا ہوں فقط

والسلام فقیر گل حبیب عنہ

خادم احادیث نبویہ ریاض العلوم

پشین بلوچستان

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ
خليفة مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اَمْتِہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وفضل وسلام على عباده الذين اصطفى خفوا على سيد المرسلين وخاتم الانبياء
و على آله واصحابه اجمعين

منقذ اعظم حضرت آدم سے منقذ اول حسن و حسنہ فرشتہ مرقدہ

کامیاب فتویٰ نیاں تے جاتے اور مسئلہ کے پر پیلور حادی ہے۔ حضرت سرور نے یہ فتویٰ
جاری فرمایا کہ مسئلہ کے ایمان کے تحفظ کا بہترین سامان فراموش نہ کرنا ہے۔

فجر امامت ائمہ اہل البیزار - اس پر خاص دعا مسلمان پر فرمائی ہے کہ اس فتویٰ پر
من و من۔ جو یہ طریقہ عمل کرے اپنی آفت فرار اور اسو حق تعالیٰ کی رضا اور حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت کے حصول کا ذریعہ بناوے۔ جو نادانوں کی مسرت
یہ قسم کے بائیسات میں نظر ہے۔ اور نہ مدح مناقب نبی علیہ بائیسات میں بعض

فی ائمہ میں کی اور فقہ جیسے کی تقویت اور اسلوب میں معاشرت کا ذریعہ بننا
جس کا وبال ظلم ہے یا یہ با شعور انسان پر چھنی نہیں۔ ایمان غیرت کا قضا اور

ایمان کی نفاذ فرار و کفار کے یہ قسم کی تمہید۔ نفرت اور بائیسات میں ہے
قادیانیوں۔ مرزا یوں کا کفر آپ اللہ فوجیت کا کفر اور یہ فقہ آپ علیہ آفت ہے

ائمہ تقاضی پر مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں اس کے بچنے کی میت اور توفیق
عطا فرمائیں۔ تاہم ایمان بھاری دنیا سے رخصت ہے۔ اور اس فرقہ ضالہ کو یہ

ولادت پاک تائب نہیں توفیق عطا فرمائیں۔ آپ نے آسمان سے
کتبہ حکم الغفور علیہ خان مدظلہ کے ہرگز نہ جانے سمجھ سکے
۲۷۲۹

عبد الغفور علیہ السلام
کے ہرگز نہ جانے سمجھ سکے

حاجی محمد عبدالرشید صاحب مدظلہ
خليفة مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علمائے حق کا مندرجہ بالا فتویٰ بالکل صحیح اور باصواب ہے۔ قادیانی / مرزائی فتنہ جو حضور سرور کو نبین

شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی صریح بغاوت

ہے۔ اس فتنہ اور مشرک کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے ان قادیانیوں / مرزائیوں سے بائیکاٹ کرنا

انتہائی ضروری ہے۔ اور جملہ علمائے حق اور صالحین نے اس بارے میں جو فتویٰ دیا ہے میں اس

کی پوری تائید کرتا ہوں اور جملہ اہل اسلام سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس فتویٰ کے مطابق بے دین

قادیانیوں / مرزائیوں کا مکمل اقتصادی و سماجی بائیکاٹ کریں۔

(حاجی) محمد عبدالرشید (لقبندی مجددی)

خليفة مجاز خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

مکان بزرگ 228/8 سٹیلٹ ٹاؤن رحیم یار خان

حضرت مولانا نذر الرحمن صاحب مدظلہ (تبلیغی جماعت)
خليفة مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہوا کہ ہر ایک بلاشبہ واضح اور مسلم اور ہے کہ حضرت محمد صلعم آخری نبی ہیں
آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا آپ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت
کا دعویٰ کرے تو وہ بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے اور یہی حکم ایک
متبعین کلیہ اور پھر فرقہ قادیانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ زیادہ
خطرناک اور سخت ہے جن کے ساتھ باہمی تعلق اور دیگر معاملات
کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ ٹوٹکی
نے جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے یہ عالم ہے اور آج بھی اسکی اجمیت و افادیت
اسی طرح قائم اور مسلم ہے جس طرح بوقت اجراء مفتی اور یہ برہنہ بنھوں
شرعیہ اور مدلل بعبارات فقہیہ ہے عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی
حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار و مرتدین کیساتھ عموماً اور فرقہ قادیانی کے
ساتھ خصوصاً منسلک فتویٰ کے موافق عمل کریں۔ بندہ کو اس فتویٰ کے غام
پہلووں کیساتھ اتفاق ہے۔ اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل

باطلاً وارزقنا اجتنابہ

العبد نذر الرحمن

مدظلہ عمریدہ

تبلیغی مرکز رائے ونڈ

تبلیغی جماعت کا متفقہ موقف

حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ کی اجازت اور مشورہ سے مولانا نذر الرحمن صاحب مدظلہ نے یہ تحریر
لکھی اور حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ نے اسے اپنا اور تبلیغی جماعت کا متفقہ موقف قرار دیا

بریلوئے مکتبہ فکر

علماء کرام، مفتیانِ عظام کا متفقہ فیصلہ

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیا نیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے مرتب کیا گیا استفتاء

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو با تفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

- 1- وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔
- 2- مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔
- 3- ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔
- 4- ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔
- 5- دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قومی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6- حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

- الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔
- ب۔ ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔
- ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟
- د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بایکٹ) کیا جائے۔
- ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟
- ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟
- ز۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بایکٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بایکٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین. واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب
وهو المستول الملهم للحق والثواب.

المستفتی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا
 قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ
 پر عالم باعمل اور محقق حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب
 دامت برکاتہم العالیہ کے تفصیلی اور تحقیقی جواب پر تبصرہ



Dr. Muhammad Sarfraz Naimi Azhari

Ph.D., M.O.L. (ARABIC), L.L.B.
 M.A. (Arabic), M.A. (ISLAMIC STUDIES)
 Hon'ble in Arabic (GOLD MEDDLIST)
 FAZL-JAMIA AZHER, (EGYPT)
 FAZL-JAMIA NAIMIA
JAMIA NAIMIA
 Garhi Shahu, LAHORE. Off: 9306892
 PAKISTAN Res: 9364523

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازہری

○ عالم باعمل جامعہ نعیمیہ گرامی شاہو، لاہور

○ عالم باعمل عظیم المدارس (المسجد) پاکستان

○ سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

قادیانی قلمی طور پر امت مسلمہ کے دشمن ہیں اس لیے وہ مسلمانوں کو معاشی اور مالی نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں ان کے
 نزدیک مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ان کے مذہب کا حصہ ہے۔

عالم نظریہ فیصلہ کر چکا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو مسلمانوں کو شکست سے دوچار کیا جائے چھٹکان کی تمام تر گامیں تواریخوں پر جمی ہوئی
 ہیں اس لیے وہ ان کی اقتصادی معاشی معاشرتی یعنی سیاسی اور ہر اعتبار سے کہیں پس دیوارہ کر لہ کہیں اعلانیہ اقلیت کے نام پر مدد کر رہے ہیں
 چاہے وہ طاقتیں بال بھروسے ہوں یا بال نصابی سے یا بال ہنواہد مشرکین میں سے ہوں اس لیے ہمیں ان کے منصوبوں اور پروگراموں سے ہمہ
 وقت آگاہی حاصل کرنے رہنا چاہیے تاکہ انہیں ناکام کر سکیں اس ناکامی کی ایک شکل ان سے مکمل بائیکاٹ بھی ہے جس کی تفصیل سے آپ آئندہ
 صفحات میں آگاہی حاصل کر سکیں گے جس پر سوا عظیم اہل سنت و جماعت کے محقق اور عالم باعمل حضرت علامہ ابو سعید مفتی محمد امین صاحب دامت
 برکاتہم العالیہ نے تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔

سرفراز نعیمی
 16/8/08

عالم باعمل اور محقق حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
کا محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ سے متعلق مرتب کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده. اما بعد

حدود و قصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم و معاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے معاشرہ کو برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلقی (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کر دینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُر اسن بے ضرر اور مؤثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ وھكذا كان دأب الصحابة ومن بعدهم من المؤمنين في جميع الازمان فانهم كانوا يقاطعون من حاد الله ورسوله مع حاجتهم اليه وآثروا رضا الله تعالى على ذلك. (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 10 صفحہ 290) ”یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں و دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضا جوئی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

یہ بایکٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سیددو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوہ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلدی کا میا بی ہوگی۔ اس پر سیددو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ فسار رسول اللہ ﷺ مائهم فقطعه عليهم فلما قطع عليهم خر حوا۔ (زاد المعاد ابن قیم جلد 3 صفحہ 234 علی حاشیہ مواہب للورقانی جلد 4 صفحہ 205)

اور ایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی اور ان کے ساتھی دو اور صحابی رضی اللہ عنہم غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ واپسی پر سیددو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کر دی جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامی وکلام صاحبی (صحیح بخاری صفحہ 675 جلد 2 باب وعلى الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اور میرے دو ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔

فاجتنب الناس کلامنا (صحیح بخاری صفحہ 675 جلد 2 باب وعلى الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ہمارے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔ اور اس بایکٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہو گئی بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے۔ حَتَّىٰ اِذَا ضَاغَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاغَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَكَلْتُوْا اَنْ لَا مَلْجَاۤءَ لَہُمْ اِلَّا اِلَیْہِ (توبہ: 118) یہ بایکٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہو جائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ (روح البیان)

تنبیہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجات بلند کیے، لہذا اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی رکھے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اور دین کی بربادی ہے۔ خدا تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قطع تعلقی (بایکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (هود: 113)

یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمہیں نارِ جہنم پہنچے گی۔

نیز قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (انعام: 68)

یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور حدیث پاک میں ہے عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنہتہم علمائہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی

مجالسہم واکلوہم وشاربوہم فضرَب اللہ قلوب بعضہم علی بعض ولعنہم علی لسان داؤد

وعیسی بن مریم ذالک بما عصوا وكانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وكان متکنا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ 135 باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کو ان کے علماء

نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے

رہے، (بایکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر لگائے تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس

کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔“

مذکورہ بالا بایکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے

ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت پر حملے کریں ایسے بد مذہبوں

کے لیے سخت حکم ہے ان کے ساتھ بایکاٹ نہ کرنا، میل میلاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگرچہ وہ ماں باپ ہوں یا

بیٹے بیٹیاں ہوں، بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَوْلِيَاءَكُمْ أُولِيَاءَ إِنَّ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبہ: 23)

”یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔“ نیز قرآن پاک میں ہے۔

لَتَجِدَنَّ قَوْمًا يُمُونُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ
هُمُ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحِهِمْ فَمَنْ يَبْدُلْهُمْ
جَزَاءً تَجَرَّبُ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَلِبِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ
حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورة المجادلة: 22)

”یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برادری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور ان کی روح سے مدد فرماتا ہے اور انہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، خدا تعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت ہی دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔“

آیت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

والکلام علی مافی الکشاف من باب التخییل خیل أن من الممتنع المحال أن تجد قوما مؤمنین یوآدون المشرکین (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم مومن بھی ہو اور کفار و مشرکین کے ساتھ اس کی دوستی و محبت بھی ہو یہ محال و ممنوع ہے۔“ نیز اسی میں ہے۔

مبالغة فی النهی عنه و الزجر عن ملاہستہ و التصلب فی مجانبة أعداء اللہ تعالیٰ۔

(روح المعانی جلد 28 صفحہ 35)

یعنی آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لئے زجر و توبیخ ہے اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کر دیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی خواہ وہ باپ

ہو کہ بیٹا بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ ابو قحافہ کی زبان سے سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مارا سید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا افعلت یا ابا بکر اے ابو بکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ قال لا تعد، قال: واللہ لو كان السيف قريبا مني لضربتہ (روح المعانی نمبر 28 صفحہ 37) ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو مار دیتا، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو انھوں نے باپ کو قتل کر دیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

عن انس قال كان أى أبو عبيسة قتل أباه وهو من جملة أسارى بدر بيده لما سمع منه فى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما يكره ونهاه فلم ينته۔ (روح المعانی جلد 28 صفحہ 37)

یوں ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عقبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

خدا تعالیٰ ان پاک روحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، جنھوں نے امت کو عشق مصطفیٰ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفیٰ کے سامنے سب بیچ ہیں۔ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے نہ مال و دولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ سبحان من كتب الايمان فى قلوب المومنين وايدهم بروح منه.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق و محبت ہی کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے

أَشَدُّ أَوْ عَلَى الْكُفَّارِ رَحْمًا بَيْنَهُمْ (الفتح: 29) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق و محبت کا نکھار ہوتا ہے جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض و عداوت نہ رکھے وہ محبت میں سچا نہیں ہے وہ محبت محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (ابوداؤد شریف جلد 164 باب حجابہ اهل الاہوا)

یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دربار الہی میں یوں دعا کرتے ہیں۔

اللّٰهُمَّ اجعلنا هادین مهتدین غیر ضالین ولا مضلّین سلما لا ولیک وعدّ ولا عدائک

نحب بحبک من احبک ونعادی بعد عداو تک من خالفک اللّٰهُمَّ هذا الدعاء وعلیک الاجابة۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 179 باب ما یقول اذا قام من اللیل)

”یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ! ہم کو گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ! ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ! ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔“

ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ حضور تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ارشاد مبارک **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ** (التوبة: 73) کے مطابق حکم الہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں کر سکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنا بریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے لے کر نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”قام رسول صلی اللہ علیہ وسلم یوم جمعة خطبیا فقال قم یا فلان فأخرج فانک منافق أخرج یا فلان فانک منافق فأخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم یک عمر بن الخطاب شهد تلک الجمعة لحاجة كانت له فلقیهم وهم یخرجون من المسجد فاخبا منهم استحياء أنه لم یشهد الجمعة وظن أن الناس قد انصرفوا واختبأوا هم منه وظنوا أنه قد علم بأمرهم فدخل المسجد فاذا الناس لم ينصرفوا فقال له رجل: أبشر یا عمر فقد فضح اللہ تعالیٰ المنافقین الیوم. (تفسیر روح المعانی جلد 11 صفحہ 10، تفسیر مظہری جلد 4 صفحہ 289، تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 384، تفسیر خازن

جلد 3 صفحہ 125 تفسیر بغوی علی الخازن جلد 3 صفحہ 115 تفسیر روح البیان جلد 3 صفحہ 493)

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہو گئی ہے، شاید جمعہ ہو گیا لیکن منافق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے پھر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے خوشخبری ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔“ اور سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔ طرد المنافقین من مسجد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر کہا فامر بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجوا من المسجد اخرجوا عنيفا. (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ، خالد بن زید رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے اف لک منافقا خبیثا (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) ارے خبیث منافق تجھ پر انسوس ہے۔ اے منافق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑا زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا اے عمارہ رضی اللہ عنہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے تو صحابی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے دفع کرے جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔ فلا تقربن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529) آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعود رضی اللہ عنہ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمرو کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹنے لگے۔ مسجد سے باہر نکال دیا۔ وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث رضی اللہ عنہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ ادھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زوی بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529)

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالَ لَوْلَا أَلْفُ مِائَةٍ مِنْكُمْ يَرْجُؤُنَا مِنْ دُونِ اللَّهِ نَكْفُرْنَا بِكُمْ وَيَبْدَأُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَّثَا
(سورة ممتحنہ: 4)

”یعنی اے ایمان والو! تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکاری ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔“

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔ بقول اللہ تبارک و تعالیٰ و عزتی لا ینال رحمتی من لم یوال اولیائی و یعاد اعدائی۔ (صفحہ 35 ج 28) ”یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔“

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبوٹی نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔ وروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام قال یا موسیٰ هل عملت لی عملا قط قال الہی صلیت لک وصمت لک و تصدقت لک و ذکرک لک فقال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ ان الصلوٰۃ لک برہان و الصوم لک جنۃ و الصدقۃ لک ظل و الذکر لک نور فای عمل عملت

وعلامت کمال محبت کمال انقض است بائند او صلی اللہ علیہ وسلم (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)
یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

دشمنوں کے ساتھ کمال انقض و عداوت ہو۔ نیز فرمایا

وَالْكَفَّارَةُ دُشْمَانُ خَدَائِكَ عَزَّ وَجَلَّ نَمُو دُشْمَانِ سَوَّلٍ مَعَكَ وَعَلَىٰ إِلِهِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامَاتِ دُشْمَانٌ بَائِدٌ يُّو
وَرُؤُلٌ دُخْوَارِي الْإِثْنَانِ سَمِي بَائِدٌ يُّو دُشْمَانِ سَمِي بَائِدٌ يُّو دُشْمَانِ سَمِي بَائِدٌ يُّو دُشْمَانِ سَمِي بَائِدٌ يُّو

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے
میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان بد بختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہیے۔

نیز فرمایا، در رنگ سگان ایشان را دور باید و آشت (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)
”یعنی خدا و رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔“

نیز فرمایا ”پس عزتِ اسلام و نجاری کفر باہل کفر است کیسکہ اہل کفر اغریز و آشت اہل اسلام را خوار ساخت۔“
(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

”یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ
حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔“

نیز سید امام ربانیؒ نے فرمایا، ”راہیکہ سبحانِ قدسِ جذبِ رگوارِ شماعِ بیکِ علیٰ آلہ الصلوٰۃ و السَّلَامَاتِ مَبْرَسَانَا
نیست اگر باین راہِ رِقْمَہ نَشُو و وصول بآن جنابِ قدسِ دشوار است۔“
(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

”یعنی رسول اکرم شفیق معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے
دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔“

اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر سراقبال مرحوم نے کیا
خوب کہا ہے۔

بمصطفیٰ برسائِ خویش را کہ دین ہمہ دست

اگر با و ز سیدی تمام بولسی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہنچا دے اور اگر تو ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی بولہب ہے۔

بد مذہبوں (قادیانیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے

حدیث نمبر 1: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاہم لا یصلونکم ولا یفتونکم. (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 10 باب النهی عن الروایۃ الخ)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی لہذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“

سبحان اللہ! کیا شان ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نور نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو ان سنی اور بتاؤٹی باتیں سنا کر اپنے دجل و فریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہذا اس شقیق امت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی امت کو نپچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بد مذہبوں (قادیانیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹریچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بدین ہو گئے۔ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اے میرے مسلمان بھائیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار غیروں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل و اخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرینؒ کے متعلق منقول ہے۔ عن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الہواء علی ابن سیرین فقالا یا ابا بکر نحدثک بحدیث فقال لا فقالا فنقرء علیک آیۃ من کتاب اللہ فقال لا لتقومان علی اولائکم من قال فخر جا فقال بعض القوم یا ابو بکر وما کان علیک ان یقرأ علیک آیۃ من کتاب اللہ

قال انى خشيت ان يقرا على آية فيقرا ذلك فى قلبى - ”يعنى حضرت ابن سيرينؒ بیٹھے تھے کہ دو بد مذہب (اہل بدعت) آئے اور انھوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انہوں نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر دونوں خائب و خاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سيرين قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ دونوں بد مذہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں لچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بد مذہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ! وہ امام ابن سيرين جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا ٹھکانہ، مارتا سمندر، وہ تو بد مذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے ان پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

یونہی حضرت سعید بن جبیرؒ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ فقیل لہ فقال از ايشان کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ بد مذہبوں میں سے تھا۔ حدیث پاک نمبر 2.... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجوس هذه الامة المکذوبون باقدار اللہ ان مرضوا فلا تعود وهم وان ماتوا فلا تشهد وهم وان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰۱ باب فی القدر) ”یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضا و قدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں) (قادینیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہو اگر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

بزرگان دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا من صحح ایمانہ و اخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشار بہ ولا یصاحبہ ویظہر لہ من نفسه العداوة والبغضاء (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی بد مذہب (بدعتی) سے انس

و محبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا۔“

نیز فرمایا من ضحك إلى مبتدع نزع الله تعالى نور الايمان من قلبه ،ومن لم يصدق فليجرب (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جو شخص کسی بد مذہب (بدعتی) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خدا تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔“

تفسیر روح البیان میں ہے۔ روی عن ابن المبارک روی فی المنام فقیل له ما فعل الله بک فقال عاتبني وواقفني ثلاثين سنة بسبب اني نظرت باللطف يوما الى مبتدع فقال انک لم تعاد عدوی فی الدین. (روح البیان صفحہ 419 جلد 4)

”وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؓ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بد مذہب (بدعتی) کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔“ یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔ فکیف حال القاعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (روح البیان جلد 4 صفحہ 420) پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقیؒ کا ارشاد مبارک ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحله دار البوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحبة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتی لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء و عملهم السی (روح البیان جلد 4 صفحہ 419) ”یعنی براہمنشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیے کہ وہ کافروں منافقوں اور بد مذہبوں (بدعتیوں) کی صحبت سے بچے تاکہ اس کی طبیعت میں ان کا بد عقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔“

نیز عارف باللہ علامہ حقیؒ نے فرمایا فی الحدیث من احب قوماً علی عملهم حشر فی زمرتهم و حوسب بحسابهم و ان لم یعمل بعملهم (روح البیان جلد 9 صفحہ 494) ”یعنی حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب

میں شریک ہوگا۔ اگرچہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔“

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔ ان الغلظة على اعداء الله من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا كان مأمورا بالغلظة عليهم فما ظنك بغيره فهي لاتنا في الرحمة على الاحباب كما قال تعالى اشداء على الكفار (روح البیان جلد ۱ صفحہ ۶۷) ”یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔ لہذا دشمنانِ دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا ہے: ”دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔“

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الايمان من قلبه (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی جس کسی نے بد مذہب (بدعتی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کر دے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا۔“

نیز فرمایا واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت الله تعالى ان يغفر ذنوبه وان قل عمله (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بد مذہبوں (بدعتیوں جیسے قادیانیوں) سے بغض رکھتا ہے مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔“

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے من تبع جنازة مبتدع لم يزل في سخط الله تعالى حتى يرجع (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی جو شخص کسی بد مذہب (بدعتی) کے جنازہ میں گیا وہ لوٹے تک خدا تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔“

سرکارِ غوثِ اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی کا ارشاد مبارک وان لا یکائر اهل البدع ولا یدانیہم ولا یسلم علیہم (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی بد مذہبوں (بدعتی جیسے قادیانی) کے (جلسوں وغیرہ میں شرکت کر کے) ان کی رونق نہ بڑھائے اور ان کے قریب نہ آئے اور ان پر سلام نہ کرے۔“

نیز فرمایا ولا یجالسہم ولا یقرب منہم ولا ینیہم فی الایاد و اوقات السرور ولا یصلی علیہم اذ ماتوا ولا یترحم علیہم اذ ذکر و ابل یتثنہم و یعادہم فی اللہ عزوجل معتقدا بطلان مذہب اهل بدعة محتسبا بذلك الثواب الجزیل والاجر الكثير. (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی بد مذہبوں (جیسے قادیانی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان

(جیسے قادیانیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔“

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد میں تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آؤ وہ لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اس کو نکال دیا۔ (ملفوظات مولانا احمد رضا خان حصہ اول صفحہ 107)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور مخالفوں (قادیانیوں / امرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ **وَسَأَلْتَهُمُ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ (الاعراف: 163)**

”یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا تیسرا خاموش آخر فرمانبردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کر دی نہ یہ ادھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔“

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف صفحہ 476، تفسیر روح المعانی سورۃ اعراف جلد نمبر 9 صفحہ 82)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے۔ **وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مِنْ يَفْجُرُكِ يَا اللَّهُ** ہم ہر اس شخص سے قطع تعلقی کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربار الہی میں کھڑا ہو کر مودبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ **يَا اللَّهُ** ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں سے اپیل

میرے مسلمان بھائیو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولے بھالے امتیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار اپنے ایمان کو بچاؤ۔ اپنے بیگانوں کو پہچانو اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو

مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو خدا تعالیٰ دوست و دشمن کی پہچان نصیب کرے۔ ان اریسہ
الاصلاح ما استعطت وما تو فیقی الا باللہ.

طالب دعا: سنگ دربار سلطانی

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ

3 جمادی الآخری 1394ھ

تمہ نمبر 1..... یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کے
ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَسِبْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا ورائكم
فالتبسوا نوراً فضرب بينهم بسوراً له بابٌ باطنه فيه الرحمة وظاهره من قبله العذاب

(حدید: 13)

”یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گذر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق
مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا
اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔
اس کے اندر ایک طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔“ یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے گا
کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر 2..... جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

وَأَمَّا تَرَأَىٰ الْيَوْمَ آيَاتِنَا لِلْمُؤْمِنِينَ (یسین: 59) یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔

خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں کی دعاؤں کا محتاج

فقیر ابو سعید غفرلہ ولوالدیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

حائداً وعلیاً وسملاً۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ تاجدارِ مدینہ علی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ
 کے بعد کسی و نبوتِ یکتا جو مائل ہو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
 وَلَٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ دَخٰتِمُ الْبَنِيْنَ اود حضرت رسد عالم علی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ۔
 انا خاتم النبیین للذی بعدی۔ قادیاں ایسا مرتد اور کافر جس کی نسبت
 تمام علماء کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا۔ من شك فی كفره فقد كفر
 اے معاذ اللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا
 خود کفار جو اس کے کفریہ اقوال پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں عقوڑا سا بھی شکیلے
 وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ قادیاں عقیدے والے کو کافر و مرتد نہ ماننے والے مرد عورت
 کا نکاح کسی مسلمان کے ساتھ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر ہوگا زینۃ خالص ہوگا۔ اولاد ہوگی
 نوحہ رام کی ہوگی۔ فتاویٰ علیٰ ملکہ یہ میں ہے۔ لاجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا سلمۃ
 ولہ ما فرقة اصلیۃ وذلک لاجوز نکاح المرتدۃ مع احدیٰ لذل فی المبسوط
 جس مسلمان عورت کا دعویٰ یا غلطی سے یا جہالت سے ایسے شخص کے ساتھ نکاح ہو جائے
 جو قادیاں ہو۔ اس پر فرض ہے۔ کہ فوراً اس سے جدا ہو جائے۔ تاکہ زنا سے بچے۔
 ایسے طلہ کی بھی ہرگز نہ ہے۔ کہ تو تم طلہ کی تو لب ہو۔ کہ پہلے نکاح منعقد ہو۔
 ان برائیں سلطہ کی رد دینی میں ہر اہل سنت واجب ایمان مسلمان پر لازم ہے۔ کہ وہ قادیاں
 کے ساتھ ہر قسم کے دینی دنیاوی تعلقات منقطع رکھیں
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اہل اسلام کو
 دینی جمعیت اپنانے کی توفیق انفق سے نوازے
 ۲۲/۱۰/۲۰۰۸ آ من بحسب طہ النبیین .

محمد اسحاق علی غنی
 دارالافتاء دارالعلوم ضیاء
 شمس الاسلامیال شریف
 (سرگودھا)



040-4466685

040-4466985

040-4460985

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جامعہ فریدیہ ساہیوال

تاریخ 07-7-09

قادیانیوں کے نظریاتی افساد اور فکری ظلم و ستم کا فطری رد عمل

قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ

اسلام امن و آشتی اور رواداری کا علم بردار ہے جس طرح اہل اسلام کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اسی طرح غیر مسلموں کی بھلائی کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم والدین کے ساتھ بھی اسلام حسن سلوک چاہتا ہے (۱)۔ حضور ﷺ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو انکی مشرک والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا صلہ رحمی کا حکم فرمایا (۲)۔ بالکل اسی طرح جن مشرکین نے مسلمانوں کے ساتھ قتال کیا نہ کوئی دوسرا ظلم، ان کے ساتھ بھی نیک سلوک کو روا رکھا گیا (۳) تاہم کفار و مشرکین کے ساتھ دوستی کرنا اور محبت کا رشتہ رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے (۴) مصلحت (جلب منفعت و دفع مضرت) اگر کافروں، مشرکوں اور زعمانیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کا تقاضا کرے تو ہنگامی حالات میں اس ہتھیار کو استعمال کرنا بھی اسلام جائز قرار دیتا ہے (۵) جب کہی مصلحت نے بعض مسلمانوں کے خلاف بھی سوشل بائیکاٹ کا ہتھیار استعمال کرنا مناسب قرار دیا ہے تو یہ ہتھیار استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہما اور دیگر دو اصحاب کے ساتھ بات چیت تک کرنے سے منع کر دیا تھا (۶) فرض یہ کہ اصلاح کے لیے اسلام سوشل بائیکاٹ کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

قادیانی جو کہ اپنی تمام تر توانائیاں اہل اسلام کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ عالمی سطح پر عیسائیوں اور یہودیوں کے مقاصد و اہداف کو قریب کرنے کے لیے آگے کاربہ ہوئے ہیں ضروری ہے کہ اہل اسلام اپنے بھرپور مدنی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے قادیانیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور انکے ساتھ قلبی میلان سے سخت اجتناب کریں قادیانیوں کے خلاف اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو صرف کرنا فرقہ واریت نہ سمجھا جائے بلکہ اسلام کی صحیح شناخت کے اظہار کا ذریعہ قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ ان سے ظلم ستم نہیں ہے بلکہ قادیانیوں کے نظریاتی افساد اور فکری ظلم و ستم کا فطری رد عمل ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

فخر فریدی
نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

4 جولائی 2009ء

(۱) لقمان 31=15

(۲) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث 2620

(۳) المستعینہ 60=8

(۴) المائدہ 5=51

(۵) ہود 11=113

(۶) التوبہ 9=118

دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
بانی حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

حَمْدًا وَمَعْلِيًا دَسَلَمًا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

مزا غلام احمد قادیانی سمیت ہر وہ شخص جو بھی مدنی نبوت کا ذبہ ہو
اور ایسے کاذب بنی کر جو بھی اللہ تعالیٰ کا سچا بنی سمجھ رہے کافر و بے دین ہے اور دائرہ
اسلام سے خارج ہے۔

آقائے مدجہان حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ السلام کے بعد جس کسی
نے بھی دعویٰ نبوت کیا امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہے
اور وہ اس کے کافر و بے دین ہونے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔
ایسے لوگوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور ان سے محبت کا رشتہ استوار کرنا
شرعاً ممنوع ہے
ادشاد خدادادی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ
عَلَى الْإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَوَلَّيْكُمُ الْكُفْرُ وَالظَّالِمُونَ سوره نوبہ

اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن اور بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو
ان سے محبت اور دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا
نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کریم علیہ السلام سے دشمنی اور مخالفت کرنے والے کے پیارے
میں اور شاد فرمایا

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَن حَادَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ
كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَأُوتُوا بِهِمْ بَرُوحًا مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عِنْدَ اللَّهِ ذَلِكَ حِزْبُ اللَّهِ

الا ان حزب الله هم المفلحون .

سورۃ المملکہ -

یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی لہہ مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں بیٹے ہوں۔ یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے کنبہ والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں نقشب کریم اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان اور تقویت بخشی ہے انہیں اپنے فیض خاص سے اور داخل کرے گا انہیں باطن میں دواں، پس جن کے نیچے نہریں۔ وہ ہمیشہ برس گئے ان میں اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ (بلند اقبال) اللہ کا گروہ، پس سن لو! اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہو گیا۔

اس آیت میں بڑی ملاحظہ سے اس حقیقت کو بیان فرمایا جا رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور ازقیامت پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اگر وہ اس دعویٰ میں سچے ہیں تو یہ ناممکن ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی محبت پائی جائے۔ جس طرح باک اور پلید پائی ایک برتن میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اسی طرح نور ایمان اور دشمنان اسلام کی دوستی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ جو ایمان کا مدعی ہے کہ کفار و منافقین کیساتو بھی دوستی کے تعلقات رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو فریب دے رہا ہے۔ اللہ کا بندہ اللہ کریم کے دشمنوں سے خواہ وہ اس کے قریبی رشتہ دار بھی کیوں نہ ہوں ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لیتا ہے۔ ان میں سے چند قریبی رشتہ داروں کا ملاحظہ ذکر فرمادیا۔ اولاد کو اپنے والدین سے محبت بھی ہوتی ہے اور ان کا ادب اور لحاظ بھی ہوتا ہے۔ لیکن اگر باپ دین کا دشمن ہو تو بیٹا اس کی پرواہ تک نہیں کرتا اسی طرح باقی رشتے بھی اللہ تعالیٰ لہہ اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ

میں کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ چنانچہ دیکھنا کہ جب غلامان مصطفیٰ علیہ السلام النساء بیروا آمد کے میدانوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے سامنے صف آوار ہوئے تو جو بھی ان کا مقابل بنا۔ انہوں نے بلا تامل خاک و خون میں ملا دیا۔ حوت ابو عبیدہ جب میدان بدر میں گئے۔ تو ان کا باپ عبید اللہ ان کے سامنے آیا۔ آپ نے اپنی تلوار کے دار سے اس کا سر قلم کر لیا۔ ایک دفعہ حوت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحزاف نے شاہ رسالت میں گویا گستاخی کی تو آپ نے اسے اس زرد سے

دھکایا کردہ منہ کے بل زمین پر پڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو ابو بکر نے عرض کیا۔ میرے آقا اگر اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اس کو قتل کر دیتا۔ بعد میں حضرت ابو قتادہ شرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ بدر کے دن صدیق اکبر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو لٹکایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا جعنی اکون فی الرملة الاوتی۔ میرے آقا مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں تمہارا کہے گروہ میں داخل ہو جاؤں۔ حبيب كبريا عليه الصلوة والسلام نے فرمایا

متعنا بنفسك يا ابا بکر ما تعلم انك عندی بمنزلة سمی و بصیری -

اے ابو بکر! میں اپنی ذات سے مانہ اٹھانے دے تو نہیں جانتا کہ تو میرے نزدیک میرے کان اور میری آنکھ کی طرح ہے۔ اسی طرح حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عبید کو احد کے بعد قتل کیا۔ بدر کی جنگ میں ایک انصاری نے ان کے بھائی ابو سزین بن عمیر کو گرفتار کر لیا۔ وہ اسے رسی سے بانڈو رہا تھا۔ تو حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ لیا اور پکار کر کہا اس کو خوب کس کو مانڈھنا اس کی ماں بڑی مالدار ہے گران قدر فریاد کرے گی۔ ابو سزین نے کہا مصعب تم بھائی ہو کر ایسی بات کہہ رہے ہو کہ آپ نے جواب دیا تیرا میرا بھائی چاہہ ختم۔ اب یہ انصاری میرا بھائی ہے جو نہیں بانڈو رہا ہے۔ حضرت فاروق العظیم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاصم بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا۔ اہ سیدنا علی سیدنا حمزہ اہ سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہم نے اپنے قریبی رشتہ داروں متبہ شیبہ اور دلید کو تہہ تیغ کیا۔ شمش نبوت کے پردانوں نے عملی فوج پیش کیا۔ اور دنیا کو بتا دیا کہ ان کے دلوں میں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور بس۔

تفسیر ضیاء القرآن

اسی آیت کریمہ کے تحت حضرت صدر الاماثل نے حاشیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں
مسد اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد دینوں اور بد مذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے عودت اور اختلاف جائز نہیں۔

② وَاذْهَابِ الذَّنْبِ - نحو ضوفی 'ایاتنا فاعرفنا عنہم حتی یخوہوا فی حدیث غیبرہ
واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکر مع القوم الظالمین۔

اور (کے منہ درجے) جب تو دیکھے کہ وہ بد مذہب ہیں اور بد مذہب ہیں تو
منہ پھیرے ان سے یہاں تک کہ وہ الجھنے لگیں کسی اور بات میں اور اگر (بیس) جھل دے تجھے
شیطان تو مت بیٹھو یا د آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس۔

حضرت زیاد لاث اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں صحبت کا اثر مسلم ہے۔ انہاں اپنے ہم نشین کی عادات اخلاق اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ جن کا رات دن کا مشغول اسلام پیغمبر اسلام اور قرآن حکیم پر طعن و سفینچ کرنا ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا دل بھی ان کی باتوں سے متاثر ہونے لگے۔

آج کل کی نام گزراہی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ اس حکم پر عمل نہیں کرتے اور بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے میں کوئی ضرر نہیں سمجھتے نتیجہ وہی نکلتا ہے کہ مستوری مریض کے مریض کے پاس بیٹھنے والا بھی اس مریض کا مشکار ہو جاتا ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن۔

اسی آیت کے تحت حضرت مرد اللافضل اپنے حاشیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں ”اگر ان کی ہمنشینی ترک کر۔ مسند اس آیت سے سلام ہوا کر بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو۔ مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس کے ثابت ہر گیا کو کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا، سنانے کیلئے شرکت کرنا جائز نہیں۔ اور رد و جواب کا یہ جانا مجالست نہیں بلکہ اظہارِ حق ہے۔ وہ ممنوع نہیں۔ جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے“

اسی آیت کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب اپنی تفسیر نعیمی صفحہ 576 کے تحت فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ظالم قوم کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے۔ چران کو تبلیغ و ہدایت کیلئے کی جائے گی۔ قریب رہ کر تبلیغ آگے ہے دور کی تبلیغ سے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عقلم صحبت و الفت سے کفار کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ جبکہ وہ اسلام کے خلاف بلکوس کوڑے ہوں۔ تبلیغ کے لیے ان کے پاس آنا جانا ان سے الفت کرنا تا کر نرمی اور اخلاق سے مشرف باسلام ہو جائیں یہ عبادت ہے۔ جیسا کہ آیت کی روشنی سے

(3) وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ابان اللہ بکفر بما و یستہزأ
بما فلا تقعد معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مسلمتم ان اللہ جامع

المنافقین والکافرین فی جہنم جمیعاً

اد مرتین امارا اللہ تعالیٰ سے تم پر یہ حکم کتاب میں کہ جب تم سنو اللہ کی آیتوں کو کہ انکار کیا جا رہا ہے ان کا اور مذاق اڑایا جا رہا ہے ان کا تمہیں بیٹھو ان (کو فرد استہزاء کرتے والوں کی) یہاں تک کہ وہ مشغول ہو جائیں کسی حدس کی بات میں۔ درہم تم بھی انہی کی طرح ہو گئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ انکسار کرنے والا ہے سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اس آیت کے تحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسی مجالس جن میں کتاب الہی کا انکار کیا جاتے اور اس کی آیتوں کا مذاق اڑایا جاتے شرکت کرنے سے منع کی گئی تھی۔ اس حکم کی یاد تازہ کرائی جا رہی ہے۔ جو شخص مجلسوں میں شرکت کرتا ہے وہ بھی گناہ میں برابر کا شریک ہے۔ تمام گمراہ فرقوں کی مجلسوں اور جلسوں میں جا کر بیٹھنے کا یہی حکم ہے کیونکہ صحبت کا اثر ہونے بغیر نہیں رہتا

لغذا مردائی قادیانوں سے نکاح ناجائز ان کی غلاز جواز پڑھا ممنوع ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ ایمان بجانے کیلئے سادہ لوح اور نابلد لوگوں کا اجتناب از حد ضروری ہے کیس ان کی مجالست و معاشرت سے ایمان ہی ضائع نہ ہو جائے۔ ان کی مالی معاونت کرنے سے پرہیز لازمی ہے تاکہ ان ذرائع کر لینے عقائد باطلہ کی ترویج کیلئے استعمال نہ کر سکیں اس ناپید ہونے کی طرف سے بھی مسلمان بیانیوں کا فرسٹ میں بھی اپیل ہے جو حضرت علامہ مفتی ابوسعید خدری امین صاحب مدظلہ العالیہ نے کہ ہے میرے مسلمان بھائیو! تاجدار مدینہ کے بولے بھالے امتیو! ہر شیار، خبردار، ہر شیار، خبردار۔ لینے ایمان بچاؤ لینے بیٹھانے کو دیکھا تو۔ اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو منہ پر بلا اور شادک کو بار بار پڑھو۔ خدا تعالیٰ دوست دشمن کی دیکھا نصیب کرے۔ ان ارباب الاصلاح ما استطعت و ما توفیق الا باللہ تعالیٰ

هذا ما عندنا والله اعلم بالصواب
شمیر محمد خان

خادم دارالافتاء الحمدیہ الغوثیہ بمیرہ ضلع سرگودھا

۱۹-۱۰-۵۸

مفتی دارالافتاء الحمدیہ
الغوثیہ بمیرہ ضلع سرگودھا

محمد امجد علی صاحب
کتابت دارالافتاء الحمدیہ
بمیرہ ضلع سرگودھا
۱۹-۱۰-۵۸

سید محمد نبیل الرحمن شاہ بخاری صاحب کرمانوالہ شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بلاشبہ قادیانی کافر، مرتد منافق، بطور اور زندگی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لعین اور اسکی ذریت سے لیکر عام قادیانی اور انکی آنے والی تمام نسلوں میں اللہ عزوجل، انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص، کارود عالم آقائے دو جہاں رحمۃ لعالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کرنے کا جرم پایا جاتا ہے۔ قادیانی / مرزائی تمام صحابہ کرام اور اہل بیت علیہم الرضوان کی توہین کے بھی مرتکب ہیں۔ ان گستاخوں کے بارے میں کسی قسم کا نرم رویہ رکھنے والا خود بھی غیرت ایمانی سے محروم ہے اور اسکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق مشکوک ہے۔ آپکے سوالات کے جوابات یہ ہیں۔

الف..... امت اسلامیہ اس فریاد جماعت کے ساتھ ہر قسم کے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب..... ان سے سلام وکلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت قطعی حرام ہے۔

ج..... ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

د..... ان کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں سے مال بالکل نہ خریدا جائے اور انکا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بایکٹ) کرنا فرض عین ہے۔

ہ..... انکی تعلیم کا ہوں، ہسپتالوں، ریستورانوں، ہسپتالوں میں جانا اور انکے ڈاکٹروں سے علاج کرنا حرام ہے۔

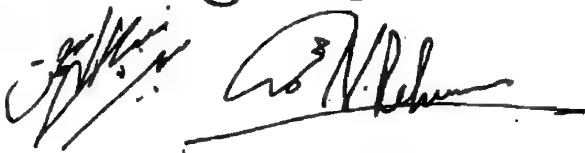
و..... ان سے کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے یہی شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ز..... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات ہرگز ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ غرض ان سے مکمل بایکٹ یا مقاطعہ ہم خود بھی کرتے ہیں اور تمام امت مسلمہ سے اس مقاطعہ یا بایکٹ کی اپیل کرتے ہیں۔ کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ہمارے پاس بہترین نسخہ یہی ہے۔ یہ ہمارے ایمان کی بنیاد اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی علامت ہے۔ عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری اپیل ہے کہ اگر ہم قادیانیوں / مرزائیوں کا مکمل مقاطعہ یعنی بایکٹ نہیں کرتے تو ہم سرکار مدینہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضریٰ میں دل دکھاتے ہیں اور شانی محشر و ساتی کوثر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سامان کرتے ہیں جس سے اللہ عزوجل بچائے۔

امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں بہت سخت تھے۔ آپ نہ صرف قادیانیوں / مرزائیوں کے مکمل بایکٹ کا حکم جاری فرماتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے بایکٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور ان سے میل جول چھوڑنے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ اس سے قادیانی نواز اپنی

حیثیت کا اندازہ لگائیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

سید محمد نبیل الرحمن شاہ بخاری



دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور

دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحجاب، مسئلہ ہجرت میں زندگیوں کا فرہے جو
 حق تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اگر ایمان ظاہر کرے میں تو درحقیقت
 باطن میں کافر ہوتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا
 اعتراف کرنے کے باوجود کافر نہ ٹھکانا کھتا ہے، تو اس سے شخص کے متعلق نقل کا حکم ہے
 لا اذ الحتار فتاویٰ شامی میں ہے، (تو لہذا لظاہر سبب الذنوب) قال العلامة ابن کمال باسناد صحیح
 الذنوب من لسان العرب یطلق علی من ینفی الباری تعالیٰ علی من ینفی الشریک علی من ینفی حکمہ علی من
 والاعتراف بنبوة نبینا علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اسی میں ہے تہذیب ان لم یسلم لانه منہ فتاویٰ افہوم میں
 ہے، منہ از خواہ عورت سے دنیا جہ میں کسی سے لایا، میں ہو سکتا، جو عورت اور اولاد ہوں اولاد اولاد
 نہیں ہو سکتی، فتاویٰ حندیہ میں ہے، لا يجوز للرجل ان یتزوج من ذواتہ الاسلامہ والا فزادہ اور اللہ
 لا يجوز لایا، الرتقہ مع احرا، لہذا جب لایا میں باطن تو اولاد کیسے حلال ہو سکتی ہے،
 تہذیب اورہ بالا مرآل قادریاں گراہے گو معجم التعمیرۃ لجان بتاتے ہیں نگران کے ٹھکانا کفر ہے، میں
 جیسا کہ سوال کے ساتھ لف نبوت سے ظاہر ہے، لہذا ایسے بے دین و بے عقیدہ لوگوں
 سے متکل معاطعہ کیا جائے، قرآن مجید میں ہے، **وَلَا تَجِدُ عِدَّةَ لِلذَّيْنِ**
فَلَا تَعْتَدْ بَعْدَ الذَّكْرِ كَالَّذِينَ اتَّخَذُوا لِقَوْمِ آلِ فِرْعَوْنَ عِدَّةً فَكَانُوا لَهَا غُلَامًا فَاذْهَبُوا بِهَا فِي يَوْمِ نَبَأِ آلِ فِرْعَوْنَ
فَلَمَّا تَوَلَّوْا الْخَلْقَ كَذَّبُ كَذِبًا عُظْمًا وَقَالُوا لَوْلَا رَبُّنَا الَّذِي أَلْهَمَ الْاِنْسَانَ
وَالْقُرْآنَ مِثْلَ حُمِقِ الْهَمَقِ، یعنی اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مرتد کے اور ناسق داخل ہیں
 ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں، دوسرے مقام پر ہے، **وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا**
الذَّيْنَ عَدُوًّا فَتَمْسِكُ الْعُنُقَ، یعنی ظالموں کی طرف میل نہ کر کر کہ جسوں کو آگ جھوٹے
 معجم شریف میں ہے، کہنی حکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **اِيَّاكُمْ وَ اِيَّاكُمْ** اور فرمایا
وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا، یعنی ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور رکھو، میں وہ تمہیں نگران
 نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں قاتل نہیں نہ ڈال دیں، ایک اور حدیث ہے، فرمایا، **لَا تَوَلَّوْا**
الظَّالِمِينَ اور فرمایا، **وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا**، یعنی نہ ان کے ساتھ نہ آنا کھاؤ، نہ نہ ساتھ پانی پیو
 نہ پاس بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو، اور فرمایا، **وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا** اور فرمایا، **وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا**
الذَّيْنَ عَدُوًّا فَتَمْسِكُ الْعُنُقَ، یعنی وہ بیمار ہیں تو پوچھنے نہ جاؤ مر جائیں تو جنازے میں حاضر
 نہ ہو، اور فرمایا، **لَا تَقْرَبُوا**، یعنی ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ
 ان کے ساتھ نماز پڑھو، اور فرمایا **وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا**، یعنی ان سے ملاقات
 ہو تو سلام نہ کرو، الغرض کہ ان سے ہر قسم کا بائیس کاٹ لازم ہے، جب ہر قسم کا بائیس کاٹ
 لازم تو سوال میں مذکور تمام جزئیات کے متعلق بائیس کاٹ لازم، اور اگر ان کا حکم بالعلم ہے



خادم حسین رضوی صاحب مدظلہ
۲۰ ستمبر ۲۰۰۸ - ۱۰ - ۱۲
مدرسہ اہل سنت (نائب مہتمم) جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

جواب سوال هو العج والعراب البرار صحیح
مدرسہ مشائخ تالبعہ قادیان
البدرب صبح ۱۸
۱۲-۱۱-۰۸
جامعہ نعیمیہ لاہور
خطبر کلمہ سرور رضوی

شہید ڈاکٹر محمد رفرائی رحمۃ اللہ علیہ

خادم حسین رضوی صاحب مدظلہ
۲۰ ستمبر ۲۰۰۸
مدرسہ اہل سنت (نائب مہتمم) جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

عندم نصر الدین
۲۸ ستمبر ۲۰۰۸
بسم اللہ الرحمن الرحیم



الجواب صحیح والمجیب صحیح
مدرسہ سیدنا خان
جامعہ نعیمیہ لاہور

حزب دینا مفتی تنویر القادری صاحب مدظلہ کا جواب حق و عراب پر مبنی ہے
اسکی تصدیق کی جاتی ہے۔
مدرسہ اہل سنت
جامعہ نعیمیہ لاہور

الجواب صحیح
قوت مکتوبہ نقشبندی

جوابہ بدست ہے
صدر پیر مفتی محمد امجد علی صاحب مدظلہ
مفتی مرکز اہل سنت نیک آباد کراچی
مدرسہ اہل سنت لاہور

الجواب صحیح والمجیب مصیب واللہ اعلم بالعلویب
عبدالستار سعیدی جامعہ گزنی شاہ لاہور
۱۹ - ۱۰ - ۲۰۰۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جواب صحیح صحیح۔ اے اور جانہ حق
یگر اہل قادری صاحب مدظلہ

المجیب فیما أجاب فقدا
أصاب من أکر فعلیہ السان
عبد الفتاح صاحب مدظلہ
دار العلوم محمدیہ نعیمیہ کراچی

البرار صحیح والمجیب صحیح
۲۸-۶-۲۰۰۸
جامعہ رضویہ لاہور



وماذا بعد الحق الا الضلال۔ فقط واذن ان
لکبہ الحق لیرجع الی صاحب مدظلہ
مفتی محمد امجد علی صاحب مدظلہ
مدرسہ اہل سنت لاہور

مولانا صاحبزادہ رضاع مصطفیٰ نقشبندی صاحب مدظلہ
جامعہ رضویہ لاہور
صدر تحفظ ناموس رسالت محاذ

مولانا مفتی محمد اشرف القادری صاحب مدظلہ کراچی
مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب مدظلہ لاہور

مولانا مفتی محمد جان نعیمی صاحب مدظلہ
دار العلوم محمدیہ نعیمیہ کراچی

محمد امجد علی صاحب مدظلہ

محمد امجد علی صاحب مدظلہ

چٹش (ر) مہتمم پراختیاری لاہور ہائی کورٹ

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مدظلہ
پرنسپل جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور

مولانا سلیم اللہ اویسی صاحب خطیب جامعہ مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کے بارے میں اکابرین اہل سنت کی کبھی دورائے نہیں رہیں ملت اسلامیہ کے مسلمہ عقائد سے انحراف، بغاوت و غداری کے سبب قادیانیوں کے ارتداد اور کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان کے مکرو فریب سے بچیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے جملہ معاملات حیات میں ان کا مکمل بائیکاٹ کریں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم
۲۰-۱۰-۲۰۰۸

دارالافتاء منہاج القرآن



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الفتن

662

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تحریر منہاج القرآن

تاریخ: 7-9-00

365- کما نزل لاہور

۱- اذنتی - مخلوق کو قید ماننے والی - جو آفتِ یقین نہ رکھے - غار میں قید ہے - جو عید ایمان نہ رکھتے
 عادل - عرب اس کا مشرف ملحد ماننے ہیں - دعوتِ نبی اسے کہتے ہیں ، ایک طبع زیادہ ہے - ۹۲
 عدو ابن سطریم اللہ - لسان العرب ۶
 علیہ برکت -

۲- فرقہ سے دین - کافر - باطن میں کفر ظاہر میں ایمان -
 یوسف یوسف / المہذب ۵۲۳

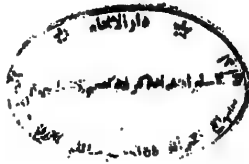
۳- جو نادانی سے مسلمان کے بعد سے نادانی ہے وہ مرتد ہیں ، ان کی اولاد اور نادانی دعا کو نبی مانیں

تو کافر و زندیق - اور زندیق - ان سے دعا سہم رکھتا - تعلق سے قائم کرنا - ان کا نام
 ۴- مسلمانوں کا کفار و مرتدوں کے ساتھ کیا تعلق - ان سے دعا سہم رکھتا - تعلق سے قائم کرنا - ان کا نام
 کھانا پینا - ان کی خدمت میں شریک ہونا - لین دین - سب الام والام قطع الام - ان سے مکمل بائیکاٹ
 یا بیو سے انقطاع کلی عرض ہے - اسی لئے ان کی اولاد اگر انہی کے مذہب پر چلے گی تو ان کے بارے میں کوئی بھی حکم ہے
 ان کے ادا میں سے تقسیم دنیا یا دنیا - ان سے عدو نہ مانا کرنا - اور ان سے سلام دعا - دیکھو -
 ان کے ادا میں سے تقسیم دنیا یا دنیا - ان سے عدو نہ مانا کرنا - اور ان سے سلام دعا - دیکھو -

۵- دن سے رواداری اسلام سے ہونے والی اور دین سے غدار ہے ، انعام ان سے دینے والی اور دین سے غدار ہے ،

7-9-00

ملک محمد رفیع



دارالافتاء دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب لبعون الوهاب - التعمیر ہدایۃ الحق والاصواب
 رب انی اعوذ بک من صغائر الشیطن واعوذ بک رب ان یحضرن

زندیق کا معنی ہے جہ دین ، بد اعتقاد - باطن میں کفر اور ظاہر میں ایمان رکھنے والا (المہذب ۵۲۳)

ہے ہیں حرنا، دوزخ اماننا۔ باطنی مافز ہونا۔ ظاہری ایمان و باطنی کفر اسکی جمع زیادہ اور زیادہ ہے۔
(مصباح اللغات ص ۳۲)

۲۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت (الشاہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فناوی رضویہ شریف جلد ۶، فہم ص ۱۲۷) میں تحریر فرماتے ہیں "قادیانی مافز و مرتد نما ایسا کہ ناکام علماء حرمین شریفین نے بالانفاق تحریر فرمایا کہ "من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر" جو اسکے مافز ہونے میں شک کرے وہ مافز ہے جو لوگ پہلے مسلمان تھے بعد میں قادیانی بنے ضرور ضرور مافز و مرتد ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضوانہ تعالیٰ علیہ منہ منزلتے ہیں۔ "واللہ واللہ وہ یقیناً مافز اور جو اس کے اقوال یا ان کے افعال پر مطلع ہو کہ اسے مافز نہ کہے وہ مافز۔ مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الاہوال کے معنقد نہ بھی ہوں مگر جبکہ صریح کفر و کھلی ارتداد دیکھتے سنتے ہیں مرزا کو امام اور پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔ شفاء شریف میں ہے "نکفر من لہ یکفر من دان بئیرملۃ المسلمین من الملل اور وقف مبہم اور شک" یعنی ہم ہر اس شخص کو مافز کہتے ہیں جو مافز کو ظنہ کہے یا اسکی تکفیر میں تعسف کرے یا شک کرے۔

شفا شریف نیز فناوی بزازہ و درر و غرر و فناوی فزیہ و در مختار و فتح الہند و مبرہا میں ہے "من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر" جو اسکے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود مافز ہے۔ اور جو شخص باصفا کلمہ گوئی و ادعا نے اسلام کفر کرے وہ مافزوں کی بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ فناوی طبعیہ و طریقہ مجدد و حقیقہ مذہب، برجندی مخرج نقاب و فناوی صدہ میں ہے "خوالد القوم خارجون عن ملتہ الاسلام و احکامہ احکام المرتدین" یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ (فناوی رضویہ شریف ج ۶، حرم ص ۱۲۷)

۳۔ اگر خاندان قادیانی ہو گیا اور یہی مسلمان ہے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "اولاد صفار ضرور اسکے قبضے سے نکال لی جائے گی، حد را علی دینہم الا تری انہم صرحوا بنزع الولد من اللہ

التشقیقۃ المسلمۃ ان کانت ماسقۃ والولد یعقل یحشی علیہ التعلق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد والعباد باللہ تعالیٰ۔ (فناوی رضویہ شریف ج ۶، ص ۱۲۷) یعنی نابالغ بچوں کے دین کے غلطہ کی وجہ سے۔

کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر ماسقہ ہو تو اس سے بچہ کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے۔ بچے کے سمجھدار ہونے پر اسکی ماں کے بڑے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے۔ تو مرتد باپ کے بارے میں تبر کیا آگیا ہے والعباد باللہ تعالیٰ۔ اور آنے والی اولاد اگر قادیانیوں

کے عفا کر کے تو وہ بھی مافز و مرتب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ان سے قبل جو قطعی حرام، ان سے سلام و طہر حرام، انہیں پاس بیٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو انکی عبادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا بسا انہیں غسل و کفن دینا حرام ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام۔ مناوی رضوی ہنزنب ۱۴۴ ص ۷۰ - ان سے تجارت و لین دین خرید و فروخت مار خانوں فیکٹریوں وغیرہ سے مال خریدنا، تعلیم لگایا جانے والوں ہسپتالوں میں جانا علاج کروانا حرام ہے۔ ان سے مکمل بائیکاٹ کرنا بر مسلمان پر موزن ہے۔ ان سے کسی قسم کی رواداری جاتی نہیں ہے جو تجارت وغیرہ سے کیا نہیں گئے وہ اسلام کے خلاف ہی استعمال کر میں گئے۔ لہذا ان سے ہر قسم کا معاملہ لازم ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **وَأَمَّا يَنْسِفَنَّ الشَّيْطَانَ فَلَا تَعْدُ بَعْدَ الذِّكْرِ** مع التوہ الظالمین (پتہ ۶) اور اگر مجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ اور فرمانا ہے

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَمْسِكُ النَّارُ (پ/۱۱۳) اور نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ جھوٹے گی۔ حضور سید عالم **صلی اللہ علیہ وسلم** فرماتے ہیں ”فایا کم وراہد لا یضونکم ولا یقتنونکم (مسلم) یعنی ان سے دور بھاگو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کیونکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر رہتے ہیں

نہ ڈال رہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا لا تجالسوہم ولا توکلوہم ولا تشاربوہم واذامرہوا

لا تودوہم واذامرہوا فلا تمشروہم ولا تملو علیہم ولا تملوا معہم (کنز العمال) یہی

ندان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ بیٹھو۔ بیمار پڑیں تو انکی عبادت نہ کرو۔ مرجائیں تو انکے جنازے پر نہ جاؤ۔ نہ ان پر نماز پڑھو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔ جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح مافز ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ** ”ومن یتولہم منکم مائتہ مضد۔

(پ/۱۰۵) تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔ اور اس کا عشر انہیں مافزون مرتدوں کے ساتھ ہو گا۔ اور فرماتے ہیں **صلی اللہ علیہ وسلم** من أحب قوما حشرہ اللہ فی زمرتہم (البحر المکبر)

جو کسی قوم سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اسکا مشر کرے گا۔ اور فرماتے ہیں **صلی اللہ علیہ وسلم** من ہوی الکفرۃ فہو مع الکفرۃ (صحیح ابوداؤد) جو مافزون سے محبت رکھے لا وہ انہیں کے ساتھ ہو گا۔

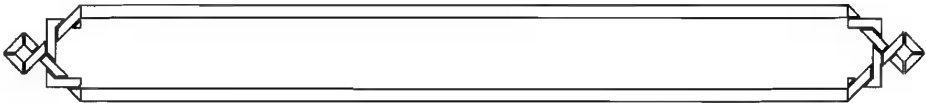
اللہ عزوجل سب خبیثا کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن کو پہچاننے کی تیز دے۔ افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست و دشمن کو تو پہچانے اپنے

دشمن کے ساتھ سے بھی بھاگے اسکی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اتر آئے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں، ان کے بدگوہوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں، ہم پیالوں سے بل جوں لگے۔ کیا ہیامت نہ آئے گی، کیا عسر نہ جوگا، کیا رسول اللہ ﷺ کو منہ دکھانا نہیں، کیا ان کے آگے شفاعت کیلئے ہاتھ پھیلا نہیں۔ ملاؤ! اللہ سے ڈرو رسول اللہ ﷺ سے جبارو۔ اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۰۸)

سید عثمان علی شاہ
 هذا جواب صحیح
 غلام رسول اللہ ﷺ

دارالافتاء
 دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
 عمیر التذریع

کتبہ!
 محمد حسین
 ۸ شوال ۱۴۲۶ھ
 ۱۴ شوال ۱۴۲۹ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 تحفہ وصالی رسول اللہ ﷺ
 لاجورب۔ ختم نبوت کے منکر شرز کی قادیانی و کافر
 کفر و مرتد بے ایمان دار شر و ایمان و بدعت
 خارج ہیں مرتد اور کفر احرام جو میں ہیں
 کو معلوم ہیں ان سے ملنا ملنا رستم واری عبادت کرنا
 نماز جنازہ پڑھنا اور نہ ساقی کھانا پینا و اجماع
 شدید و عام ہے۔
 محمد حسین

جامعہ رضویہ ٹرسٹ لاہور

زندیق کی تعریف: شریعت مطہرہ میں زندیق کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے ”و اما اللندیق فهو الذی يظهر الاسلام و يسر الكفر فاذا عثر عليه قتل و لا يستاب و الا يقبل قوله في ادعاء التوبة الا اذا جاء ثابها قبل ظهور ذنوبه“ زندیق کا مفہوم ہے جو (مسنوی) اسلام کو ظاہر کرے اور (اپنے حقیقی) کفر چھپائے۔ پھر جب اس کا بھید کھل جائے گا تو قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے عوائق توبہ کو قبول کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اپنی زندگی عقیقت کے ظاہر ہونے سے پہلے توبہ کرے (الفقہ الاسلامی: ۶: ۱۸۳)

زندیق کا حکم فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زندیق کو بالاتفاق قتل کیا جائے گا۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے ”انسق العلماء علی وجوب قتل المرتد لقوله ﷺ من بدل دينه فالقتلوه و قوله عليه السلام لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى الثلاث: الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کرے تو اسے قتل کرو اور دوسری حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا خون (قتل) کسی کے لئے حلال نہیں مگر تین وجوہات سے (۱) شادی شدہ زانی (۲) اور قتل کے بدلے قتل (۳) اور اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا (ج: ۶: ۱۸۶)

زندیق کی آئندہ اولاد کا حکم:

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی شریف نے اپنے فتاویٰ اخطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں لکھا ہے کہ اولاد صفار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی۔ ”حذر اعلیٰ دینہم الا تری الہم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان كانت فاسقة والولد یعقل یحشی علیہ التخلی بسرائرہا اللمیمہ لما ظنک بالاب المرتد والعباد باللہ تعالیٰ قال فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد یبقی عندہا الی ان یعقل الادیان کما سیاتی خوفا علیہ من تعلمہ منها ما تفعلہ فکذا الفاجرة الخ، و انت تعلم الولد لا یحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا و ذالک عم العقل قطعاً فبحرم الدفع الیہ و یجب النزاع منه و اما احوجننا الی هذا الان الملک لیس بید الاسلام والا فالسلطان امین یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانتہ الا تری الی قولہم لا حضانتہ لمرتدة لانہا تضرب و تحبس کالیوم فانی تطرغ للحضانتہ فاذا کان هذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول و لکن انا لله و انا الیہ راجعون ولا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم“

تا بلخ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر قاسمہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے بھدار ہونے پر اس کی ماں کے برے اخلاق سے متاثر ہونے کے وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ رد المحتار میں فرمایا کہ قاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا۔ اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے۔ تو قاجر عورت کا بھی یہی حکم ہے۔ اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو اس کے

پہرہ کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور ہم یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے۔ آپ نے نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کی پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں مزایافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو محتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم۔

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعومے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب لمخون سے توبہ کی تو وہ تو تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے۔

”فی الدر المختار یبطل منه اتفاقا ما يعتمد الملة و هی خمس النکاح و الذبیحة و الصید و الشهادة الارث و یتوقف منه اتفاقا ما يعتمد المساواة و هو المفاوضة ، او ولاية متعلیة و هو التصرف علی ولده الصغیر ، ان اسلم نفلو ان هلک او لحق بدار الحرب و حکم بلحقه بطل منحصرا نسال الله الثبات علی الایمان و حسبنا الله و نعم الوکیل و علیه التکلان و لا حول و لا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا اله و صحبه اجمعین ، آمین۔“

درمختار میں ہے کہ مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے مختصر آہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعا گو ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی مجروسہ ہے، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا اله و صحبه اجمعین ، آمین۔“

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایاکم و ایہامکم لا یصلونکم و لا یفتونکم (ج ۱: ص ۱۰)“ تم ان سے دور رہو اور انہیں بھی اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”لا تؤاکلوہم و لا تشاوروہم و لا تجالسوہ و لا تناکحوہم و اذا مرضوا فلا تودوہم و اذا ماتوا فلا تشہنوہم و لا تصلوا علیہم و لا تصلو معہم“ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے رشتہ نہ کرو، وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ، نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کیساتھ نماز پڑھو۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد اقدس نبی ﷺ میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کھا کر شایہ خلافت میں لے آئے اس کے لئے کھانا منگوایا، جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بد مذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھالیا جائے اور اسے نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوا دیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے آکر عرض کی۔ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے، فرمایا: لا تقر آسنی السلام فانی سمعت انما حدثت ہیری طرف سے اسے سلام نہ کہا کہ میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بد مذہبی نکالی۔

سیدنا سعید بن جبیر شاگرد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو راستہ میں ایک بد مذہب ملا، کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ، اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا "و لا نصف کلمة" "آدھانظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے فرمایا ازیشاں منہم ہے۔

امام محمد بن سرین شاگرد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس دو بد مذہب آئے، عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، عرض کی کچھ احادیث نبی ﷺ سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اے امام! آپ کا کیا حرج تھا کہ اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے، فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں گا۔

آئمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ایسی جگہ مال دنیا وہی پسند کرے گا جو دین نہیں رکھتا جو عقل سے بہرہ نہیں، یکے نقصان مایہ دیگر شامت، ہمسایہ (ایک تو مال نقصان اور دوسرے ہمسایہ کی خوشی) ہمسایہ کون؟ وہ ہنس القرین شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کرشمے میں دونوں جہان کا نقصان پہنچایا، مال بھی گیا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوا۔

”خسر الدنيا والأخرة ذالک هو الخسران المبین“ دنیا اور آخرت دونوں کا گھانا، یہی ہے صریح نقصان۔ ان دلائل سے ثابت ہو اور حاضر کے تمام عمر، نسل اور اقسام کے قادیانی اور مرزائیوں کا وہی حکم ہے جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(الف) امت اسلام یہ اس فریاد جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

(ب) ان سے سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و بی شادی میں شرکت نہ کی جائے۔

(ج) ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت جائز نہیں ہے

(د) ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور بیکریوں سے مال نہ خریدا جائے بلکہ مکمل اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج بھی نہ کروایا جائے۔

(ر) ان کے ساتھ رواداری نہ برتی جائے۔

(ذ) ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال نہ کی جائیں غرضیکہ مکمل ان کا مقاطعہ کیا جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

حافظ رب نواز

نائب مفتی جامعہ رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور



صحیح
الجواب صحیح
مورحیہ قادری

الحوا صحیح
8
22
مجلس الشوریٰ پاکستان

محمد وسیم شوکت صاحب دربار عالیہ نیریاں شریف

حامداً ومصلياً بعمون المملک الوهاب . اللهم اجعل لی التور والصحف
 قادیا نی، احمدی، باجماع امت، قرآن و حدیث کی روشنی میں کافر
 ہیں، اور امت مسلمہ کے لیے زہرِ قاتل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا
 فرمانِ نرہی، "ماکان محمدٌ اباً احد من رجالکم و لکن رسول اللہ
 و خانم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما"

اس بارے واضح اور موثر ترین دلیل ہے۔ ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے
 میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خانم النبیین ہیں۔ اور اللہ
 تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں جانتا والا ہے۔

لہذا قادیانیوں، مسزائیوں، احمدیوں سے کسی قسم کا تعلق رہنا
 حرام و طہی ہو گا اور اللہ کے اس فرمان کی واضح مخالفت ہو گی۔

وَلَا تَرْسُدْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا افْتَسَلُوا النَّارَ فَتُرْجَمُ : - تم ظالموں
 کی طرف متاثر نہ ہو جاؤ کیسے پس تم کو آگ بکھڑے گی۔

تمام مکاتبِ فکر کے علماء اسلام کا اس پر اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ
 سب مسلمانوں کو فتنہ و قادیانیت سے محفوظ رکھے اور جو لوگ اس فتنہ کی بیخ
 کنی کے لیے معروف و معروف عمل ہیں انہیں اپنی اور اپنے پیارے جناب صلی اللہ
 علیہ وسلم کی رضا عطا فرمائے۔

محمد وسیم شوکت
 محی الدین اسلامی بورڈ، نیریاں شریف
 دربار عالیہ نیریاں شریف، نیریاں شریف
 سداھنوی

Principal
 Al-Farooq College
 Jangshahi, Jhang

دارالافتاء اہل سنت جامع مسجد کنز الایمان کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے جتنے بھی قادیانی ہیں سب اسلام سے خارج ہیں اور ایسے کافر و مرتد کہ ان کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مسلمان کا بچہ بچہ جاتا ہے کہ جناب رحمۃ اللعالمین سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں قرآن و احادیث کی کثیر خصوص اس پر شاہد و دال ہیں اور یہ ایسا اجتماعی مسئلہ ہے کہ ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار کرنے والا اس میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے اور جو ایسے کے کفر میں شک کرے وہ بھی اسی کی طرح کافر و مرتد ہے اس مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام کے اس عقیدے کا انکار کیا ہے، نہ صرف یہ بلکہ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی شان عالی شریفیت، پیامی کے ساتھ سخت اشد گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان طیبہ میں وہ بیہودہ کلمات استعمال کئے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں۔ چنانچہ

ضرورتاً آپ کے سامنے ان کے چند کفریہ عقائد نمونہ ذکر کئے جا رہے ہیں، خود مدعی نبوت بننا کافر ہونے اور اہل اباد (ہمیشہ، ہمیشہ) جہنم میں رہنے کے لئے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے مگر اس بے عقل و بد نصیب نے اتنی ہی بات پر استغناء نہ کیا بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب و توہین (جھٹلانے اور ان کی توہین کرنے) کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ سیکڑوں ٹکڑوں کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستغلاً کفر ہے اگرچہ باقی انبیاء و دیگر ضروریات دین کا قائل بننا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے۔ چنانچہ

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم فرمانِ حید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور نوح کی قوم کو، جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔“ (پارہ 19 سورۃ الشعراء آیت نمبر 105) کو دیکھئے کہ فقط سیدنا نوح صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے کے سبب سب نبیوں کو جھٹلانے والے کہلائے ایسی بہت سی آیات اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو سیکڑوں کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بنایا۔ ایسے بد بخت شخص اور اس کے پیغمبرین کے کافر ہونے میں کسی بھی حقیقی مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے اقوال پر مطلع ہو کر ایسے کو کافر جاننے میں جو شک کرے خود کافر، اب اس کے چند اقوال بدتر از ابوال پڑھئے۔

ازالہ اوہام صفحہ 533 خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمّتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

انجام اٹھ صفحہ 52 میں ہے، اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جن آیات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں نازل فرمائیں انہیں اپنے اوپر جھالیا۔ چنانچہ

انجام صفحہ 78 میں کہتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ جھوٹا تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔

تیزیاً یہ کریمہ وَمُنشِرًا بَرَسُوْلٍ يَّاتِي مَنۢ بَعْدَ اِسْمٰعٰلَہٗ اَحْمَدُ سے اپنی مراد لیتا ہے۔

دافع البلاء صفحہ 6 میں ہے جھوٹا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَنْتَ مَنۢ بَسُوْلًا وَّلَا دِيۡنًا اَنْتَ بِنۡوِيۡ وَاَنَا بِنۡكَ لَعْنَتِيۡ اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو

مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

ازالہ اوہام صفحہ 688 میں ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہام و وحی غلط ہیں۔

صفحہ 8 میں ہے: ”حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید

یا مدعی حقی غایت مافیٰ الباب میں ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

ازالہ اوہام صفحہ 775 میں ہے: ”سورہ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوئیاں نیش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا

پتہ دے دیا تھا یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علم مسریر تھا۔

اسی کے صفحہ 553 میں لکھتا ہے: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے بچے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا سسریم کا عمل تھا۔

صفحہ 269 میں ہے: ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سونبی نے اس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے لکھے اور بادشاہ کی شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔

اسی کے صفحہ 26، 28 میں لکھتا ہے: ”قرآن شریف میں گندی گالیاں بھی ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت از الہاد ہام صفحہ 533 میں لکھتا ہے: ”براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔ اور یسین نمبر 2 صفحہ 13 پر لکھا: ”کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ غور کریں کہ اس بد بخت نے ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی ہونا تو ایک طرف رہا پورسید مگر راہ والا بھی نہ بنا۔ اب خاص حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ معیار صفحہ 13: ”اے عیسائی مشرک، اب رہنا کسج مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس کسج سے بڑھ کر ہے۔

صفحہ 13 اور 14 میں ہے: ”خدا نے اس امت میں سے کسج موعود بھیجا جو اس کے پہلے کسج سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے کسج کا نام غلام احمد رکھا تاکہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا کسج کیسا خدا ہے۔۔۔ وہ احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا کسج ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔۔۔؟

کشتی صفحہ 13 میں ہے: ”مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔ نیز صفحہ 16 میں ہے: ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ کسج محمدی کسج موسوی سے افضل ہے۔

دافع البلاص صفحہ 20 میں ہے: ”اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید کسج ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہوتو میں جھوٹا ہوں۔ دافع البلاص 15: ”خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے نقتہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

”دافع البلاص“ کا سٹیل ویج مضمون میں لکھا۔ ”کسج کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر نہیں ثابت ہوتی بلکہ سچی کواں پر فضیلت ہے کیونکہ وہ (سچی) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں سچی کا نام ”حضور“ رکھا مگر کسج کا نہ رکھا کیونکہ ایسے نقتہ اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ضمیمہ انجام بہت کم میں لکھا: ”آپ کا بچہ یوں سے میلان اور محبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان بچہ کو کہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر لے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر لے جھنڈے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ نیز اس رسالہ میں اس مقدس ویرگزیہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کے مشاشر مدکار، بد بخت، جس کو بد زبان، جھوٹا، چور، غلط دماغ والا، بد قسمت، زانیہ، بی و شیطاں۔

حدیہ کے صفحہ پر لکھا: ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورت میں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور

دوسری جگہ یعنی کشتی مٹھی ۱۶ میں تصریح کر دی۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔“

حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔ انجام آہستہ آہستہ ۶ میں لکھتا ہے حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔
غرض اس دجال قادیانی کے خرافات کہاں تک گنائے جائیں اس کے لئے دفتر چاہئے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے مکار دجال کے پیروی کر رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جنم کے گڑبگوئیوں میں گر رہے ہیں کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔

حَاشَ لِلَّذِي مَنَّ شَيْئًا فِي عَذَابِهِ وَكَفَّرَهُ فَقَدْ كَفَّرَ

جو ان خیانتوں سے مطلع ہو کر اس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

ان کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کیلئے بہار شریعت حصہ اول اور فتاویٰ رضویہ جلد 15، 14 کا مطالعہ کریں۔

بہر حال مذکورہ عقائد و عبارات سے روشن و واضح ہو گیا کہ بلاشبہ قادیانی فرقہ کے ماننے والے کافر مرتد ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا، اور تعلقات رکھنا اور ان سے کسی بھی قسم کی مدد لینا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کہ اس سے دنیا و آخرت بر باد ہونے کا سخت سخت اور سخت اہم ریشہ ہے اور آج کل کے نازک دور میں تو اور بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ قرآن پاک میں واحادیث کریمہ میں کافروں بد مذہبوں سے دور ہونے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ

اللہ عزوجل قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَمَا يَسْتَشِئِكُ الشَّيْطَانُ فَلَا تَعْقُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور جو کہیں تجھے شیطان بہلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔“ (پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 68)
ایک اور مقام پر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ لَعَنَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 51)

مزید ارشاد فرمایا ﴿وَلَا تَرَكَوْا الْاٰلِیَ الدِّیْنِ ظَلَمُوْا فَمَسْكُمُ النَّارُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ظالموں کی طرف نہ بھٹکو کہ تمہیں آگ چھوئیں گی۔ (پارہ 12، سورۃ ہود، آیت 113)

اسی آیت مبارکہ کے تحت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی اپنی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔“

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مرتد کے احکام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام ہے اس سے سلام کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کا داغ منہ حرام، وہ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجانے تو اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، جنازہ اٹھانا حرام، جنازہ کے ساتھ چلنا حرام، اس پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے مسلمانوں کی طرح دفن کرنا حرام، اس کے لئے دعا بخشش کرنا حرام، الخ۔“

(فتاویٰ رضویہ خزینہ شدہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 278 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک اور مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”مرتد کے یہاں کھانا کھانے جانا اس سے میل جول سب حرام ہے زیرا کہ اگر جامل ہے اور ناواہی میں یہ حرکت اس سے ہوئی اور اب معلوم ہونے پر علانیہ توبہ کرے تو خیر و نذرہ امامت کے قابل نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ خزینہ شدہ جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 647 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اور پچھلے قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کر وہ دنیا سے دوستی رکھیں کہ جنہوں نے ارادہ کیا اور اس کے رسول کی
من لعدا کی اگرچہ ان کے باپ۔ دادا یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے قبیلے کے لوگ ہوں گا اور ہم ہر زمانہ دنیائی
تولیدیاں تر مندنا فوق ہے جس کے بارے میں تمام علماء عربین کفر لعین نے باہر تہذیب فرمایا ہے من شکک فی
کفرہ فقد کفر (جو اللہ کی طرف سے ضروری ہے) جس نے عادیائی کے کفر میں شک کیا وہ بے گناہ ہے، جو اس
باطل فرقے کو یقیناً کافر جانتا ہے پھر اس سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ وہ اس قدر کافر نہ ہو گا مگر فاسق
ضرور ہے اور اسے امام بنانا اس کا بھٹے غار مکروہ کفر ہے قریب الاحرام کفر ہے جو کفار کے لیے اور لوگائی واجب
اور عداۃ اللہ بالذکر اس پر اندیشہ کفر ہے تو اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت
رحمات کے سبب عداوت سے قطع کر لیں یا رٹ جائیں تو پھر چھنے جانا حرام ان میں سے کوئی م
جائے توجہ بازہ پر جانا حرام جسے مسلمانوں کے قبضہ میں دفن کرنا حرام اور اس کی قبر پر جانا
حرام اللہ تعالیٰ فرماتا ولا تاتصل علی احد منکم مات ابد اولا تم علی قبیرہ (القرآن ۱۱۶/۹)
اور ان میں سے کسی کی میت پر نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر گویا ہونا واللہ اعلم بالصواب

خاتم الملح فی غنیمتہ صلی اللہ علیہ وسلم

1-7-2009

جناب محمد ندیم کھوکھر سراجی صاحب مدظلہ سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہ شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ پر سلسلہ
نبوت و رسالت کی تکمیل ہو چکی ہے اور اب کسی قسم کا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اگر کوئی
ایسا دعویٰ کرے تو وہ اور اس کہ تمام ماننے والے کافر ہیں۔ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ عقیدہ ختم
نبوت پر کامل ایمان رکھے، اس کا اعلان کرے، اس کا پرچار کرے اور ایسے لوگوں سے کسی قسم کا
کوئی تعلق یا لین دین نہ رکھے۔

چند نادان اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ لوگ نصاریٰ سے دوستی رکھی جاسکتی ہے تو ان
لوگوں سے کیوں نہیں۔ اول تو ان سے بھی دور رہنا چاہیے مگر عرض ہے کہ غیر مسلم اقوام کی
اسلام دشمنی تو روز روشن کی طرح عیاں ہے مگر یہاں تو لوگ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے
ہیں اور اس پردے کی آڑ میں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔
ایسے لوگ تو کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ اللہ تمام مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو
ایسے عقائد خبیثہ کے حامل لوگوں سے محفوظ فرمائے، آمین۔

محمد ندیم کھوکھر سراجی حقانیہ

۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۹ مئی ۲۰۰۸ء



حضرت صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب مدظلہ صدر جمعیت علماء پاکستان

حضرت مولانا انس نورانی صاحب مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان

حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دشمنوں نے نبوت کرنے والا کذاب ہے دجال ہے
اسلام کا عذر ہے خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے دشمنان اسلام
یہود و نصاریٰ و مشرکین کا بیعت ہے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ حضور علیہ السلام
پر دشمنی رکھے اپنا دشمنی جان لے اس سے نفرت کا اظہار کرے

اس سے یہ قسم کا تعلق توڑ دے اس کا مشکل باب نکالتے کہ
قادیان عذر رسول اسلام مسلمان پاکستان کے اشد ترین
دشمن اور مخالف ہیں یہ مسلمان کھانے کا سرگرمیوں پر کوشش
نہیں کرتے اگر فریاد ہے

علماء اسلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کوشش کی ہے وہ دین ملت
حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ
کے قادیانیوں کے متعلق فتوے پر عمل کرنا مسلمان
پر واجب ہے

قادیان ملت اسلامیہ حضرت علامہ امام شاہ احمد نورانی صمدی

صدر جمعیت صلاہت کا ایک خاص دستو در مجلس عمل فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اللہ ہائے کہ کرم سے اصرار ہے کہ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کے خلاف میں سے ہم کو جوہر کے عہدے سے سبب جمع حضرت خاتم النبیین صل اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے خوا

فتیر
 ۱۱۱
 MAJANA S.A. NOORANI STREET
 RESIDENCE: WORLD ISLAMIC MISSION

تدریس ماحول کی جس نے حفاظت اس جہاں میں کی
 صل و دونوں جہاں میں اس کو عزت یا رسول اللہ

مفتی جامعہ محمدیہ رضویہ فروس مارکیٹ گلبرگ III لاہور ۱۵ ارب المرجب ۲۰۱۲
 قلم زور مبارک
 مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ گلبرگ فروس مارکیٹ

۱۴
 ۲۳
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

مولانا سید شبیر احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی نائب صدر جمعیت علماء پاکستان

۷۱۶

تا دیا کی امت دجال قادیان کی امت ہے یہ مذہبیا طور پر مرتد
 یہ ہے کہ وہ پر خدا رہیں انہوں نے اسلام کو اتنا نقصان پہنچایا
 جتنا مسیحیوں نے دنیا پہنچائی نہیں دینا کے سرزاق و مانی عدم خان
 تا دیا کی دوستی سے ۹۰ لاکھ کوٹا مریاں ضلع گجران سہلہ پرانڈیا
 میں سرگیا شکر اس کی چھوڑی پہنچی امت دجال
 عالم اسلام کیلئے ہفتہ بن گئی جو دہم میں پاکستان میں
 تا دیا نیوں کے مفرد تو رب چلی یہ یہ پہلو کھلی تھا کہ
 تا دیا نیوں سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے یہ فکر
 صحیح الاسلام قادیانیوں کے خلاف ہے اللہ اعلم

قدس سرکہ نے حمی استاذ العالیٰ محمد مفتی محمد اسحاق نقشبندی
مدظلہ نے ~~صحیح~~ اس پر یہ عجائب محققہ پر مدخل
فرمایا بہترین رسالہ سے علیٰ کی (منکلی) (تسباک) کو
مہوتے تا ویاسیوں سے باسکاک کو جو نہ مینا
ہا ہے دعا ہے کہ اسہ تسائی فیا بہتلم مفتی محمد اسحاق
کو اسلیٰ خبر اتہ فری عطا فرمائے آریں میں وہ
اس عجائب زبردست تاسیہ کرنا یوں

والسلام
سید شہید اللہ صاحب نقشبندی
نا سب لہدر قسمت علیٰ پاکستان
وہ طیب الجالیہ میاں رتھا دیکھی ضلع
پانچنگ ۱۰/۱۰/۲۰۲۰

مفتی محمد حدایت اللہ پسروری صاحب جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

- (۱) زندیق کی تعریف :- من یسطن الکفر ویظہر الایمان یعنی وہ شخص جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔ (تاج العروس ۳۷۳/۶) بظاہر ایمان کا اظہار کرتا ہو اور دل سے اس کی تکذیب کرتا ہو، وہ شخص جو کتاب و سنت کی بجائے اپنے عقل و خرد کو عقائد اور افکار و نظریات کی بنیاد بناتا ہو خدا اور رسول کے ارشادات و فرامین کی بجائے وہ اپنی عقل و خرد کو معیار ایمان تصور کرتا ہو (المنجد ص ۳۰۸) زندیق کا حکم :- مناقق اعتقادی کی طرح زندیق بھی کافر ہے کیونکہ ایمان میں تصدیق قلبی ضروری ہے اور یہ اسکا انکار کرتا ہے
- (۲) دور حاضر کے مرزائی لاہوری ہوں یا قادیانی سب زندیق و کافر ہیں اور جو نعوذ باللہ من ذالک مسلمان ہو پھر وہ مرزائیت کو قبول کر لے ایسا شخص مرتد ہے اور جو لوگ کلمہ پڑھ کر اس کی تشریح کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف کرتے ہوں وہ زندیق ہیں ان کا حکم مناقق اعتقادی کی طرح کافر والا ہے۔ ایسے عقائد و نظریات رکھنے والے کوئی بھی ہوں کسی بھی عمر یا علاقے کے ہوں کافر و زندیق ہیں اور دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔
- (۳) قادیانیوں کی اولاد اگر بالغ ہونے کے بعد اسلام قبول کر لے تو مسلمان ورنہ وہ بھی قادیانیوں کے حکم میں ہیں یعنی کافر و زندیق۔
- (۴) ان سے میل جول، نشست و برخاست، خوشی و غمی کی تقریبات میں شریک ہونے یا ان کو شریک کرنے سے گریز کیا جائے تمام شوشل تعلقات ان سے قطعاً درست نہیں۔ (سوال کے اجزاء کا مفہوم ایک ہونے کی وجہ سے ایک ہی جواب دیا گیا ہے)

مفتی محمد حدایت اللہ پسروری

مہتمم جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن

ممتاز آباد ملتان

صاحب زادہ افتخار الحسن شاہ صاحب آستانہ عالیہ نقشبندیہ الہیہ شریف

مرزا ایسوں کے ساتھ میں دینا کرنا اور صلاح
 کرنا اور ان کے ساتھ تو کس نائیب کا ہونے
 کیسے نام قتم نبوت کے مندرجہ اوپر
 مرزا محمد احمد کوئی متاخر ہے وہ درگاہ
 رسد کے قاری ہے آستانہ یلم ایسوں
 کی طرف سے سپرد و بی بیوں کی رہ کر ہے
 ہے اس آستانہ کالوف سے حکم ہے کہ
 مرزا ایسوں کا مکمل بیگ سے کر لیں
 روز اس وقت ہر شہار رہیں -

حاجی دہ سے نقلہ بن
 آستانہ یلم نقیبہ الہیہ شریف
 ۲۸ شعبان ۱۳۸۸ھ

حضرت علامہ ناصر جاوید سیالوی صاحب
نائب مفتی اہلسنت وجماعت میرپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بتوفیق بلہم الصدق والھواب

سرزائی، قادیانی ^{اعد} اور ہر وہ جماعت یا فرد جو عقیدہ فتح نبوت کا منکر ہے یا جامع امت کافر ہے اور اگر وہ پہلے مسلمان تھا پھر یہ عقیدہ باطلہ اختیار کیا تو مرتد واجب القتل ہے۔ ان کے کفر و ارتداد میں شک کرنا بھی کفر و ارتداد ہے۔ ان سے دوستی، محبت و عورت حرام قطعی اور ان سے قطع تعلق کر لینا شرعی لازم و واجب ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوْا اٰبَآءَكُمْ وَاٰخِيَآءَكُمْ اَوْ اٰبِيَآءَ اِيۡمَانِكُمْ اِنْ كُنُوْا عَدُوًّا لِّمَا جِئْتُمُوْا بِهٖ الْبَيِّنٰتُ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اور ایمان والو! اپنے باپ دادا اور بہن بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔

فَلَا تَتَّبِعُوْا بَعْدَ الَّذِيْ نَزَّلَتْ اِلَيْكُمْ الْبَيِّنٰتِ (الانعام: ۶۸)
پس یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

وَلَا تَرْكَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَمِنْكُمْ النَّارُ (ہود: ۱۱۳)
اور ان لوگوں کے طرف سے جو کفر سے کفر کو جھوٹا ظلم بنا کر نہ تھپیں جہنم کی آگ جلائے گی۔

ان تمام آیات میں کفار و ظالموں سے قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے اور عقیدہ فتح نبوت کا انکار کر کے کفر و ارتداد کے ارتکاب سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں قرآن پاک میں ہے:

اِنَّ الشِّرْكََ زَلْمٌ عَظِيْمٌ (لقنن: ۱۳) بیشک شرک ظلم عظیم ہے۔
اللہ تعالیٰ کفر ایسے ہمارے اور عقیدہ اہل سنت وجماعت پر قائم رہنے کے قوانین مطابقت آمیز اور اللہ ورسولہ وسلم بالھواب: ناصر سیالوی

علامہ ناصر جاوید سیالوی

شعبہ مفتی اہلسنت وجماعت میرپور

Mob: 9345-5250706

۶-۶-۲۰۱۸

حضرت مولانا خواجہ فرید احمد کوریچہ صاحب مدظلہ
درگاہ عالیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سائیں کوٹ ٹھن شریف

قادیانی اہل لادھوری ختم التورے قائل نہیں ہیں اہل
آقا نامہ ارسہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری
نبی نہیں مانتے میں لہذا ان کا اسلام میں کوئی تعلق نہیں
ہو وہ غیر مسلم ہیں اہل مسلمان ان سے توبہ سنا رہے ہیں
ان کا سوتل ٹیکہ کیا گیا اور قادیانیوں سے ہولو؟ کا سینہ دین کر ام
3 (عید غم) فریڈ کوریچہ

حیدر علی کوئل فریڈ کوریچہ مسابراہ
سنی سیریم کوئل بالکائن درگاہ عالیہ
مسلمان العاصفین حضرت خواجہ غلام فریڈ کوریچہ
کریٹ ٹھن شریف 13-7-2009

حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی صاحب معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا

حامد اور صلیبا - بلد شہد و شہد قادیانی کافر تہذیب ان کے لغزشوں سے جو شہادت کے وہ
بہن کا فر ہے - جو تصدیق حضرت مومنہ صدیقہ اولیٰ حسن نے فرمائی جو یہ کہیں
اس کا تعلق ہے - احمد سعید ہاشمی مدد ۳۲ سرگودھا

713416-717047
احمد سعید ہاشمی
مہتمم معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا / بلاک نمبر 32 سرگودھا

يا رسول الله صلى الله عليك وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يا الله جل جلالك

تحفظ ختم نبوت اور ردّ مرزائیت کے سلسلہ میں

عالم اسلام کی عظیم علمی و عملی شخصیت، نامور بزرگ عالم ہائل و روحانی پیشوا، پاسبان مسلک رضا خلیفہ، مجاہد مفتی اعظم عالم اسلام خلیفہ اول و نائب محدث اعظم پاکستان، فیض یافتہ امیر ملت محدث ملی پوری، پروردہ نگار و فقیر اعظم محدث کوٹلوی، یادگار اسلاف، تفسیر علامہ اشخ، برکت الزمان، مفتی اعظم پاکستان، صحراۃ اعلام

شیخ ابوالورث محمد صادق
مفتی اعظم پاکستان

(امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان) کا

تاریخی فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علامہ دین حسین مفتیان کرام حسب ذیل مسئلہ کے بارے میں

مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے ساتھ بائیکاٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس کے بدلے کی چند مثالیں بھی بیان فرمادیں؟

(فجوا کہہ اللہ احسن العزاد)

(یکے از فدا یان ختم نبوت)

جواب:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یاد رہے: کہ لغات میں وجال کا معنی مکار و فریب کار اور کذاب کا معنی بہت مجموعاً و دروغ گو مذکور ہے اور تمس و جال و کذاب والی حدیث کے مطابق چونکہ مسیلمہ کذاب کی طرح مسیلمہ پنجاب غلام احمد قادیانی بھی ایک وجال و کذاب ہے اس لیے اس کی ساری زندگی اور ساری تصانیف کذب و کفر و جھوٹ فریب اور ہیرنگییر و قلابازوں سے بھر پور ہے اور مرزا غلام احمد اور اس کے لاہوری و قادیانی پیروکار ختم نبوت کے انکار و توہین رسالت کے ارتکاب اور تحریف قرآن کے باعث علماء عرب و عجم کے فتویٰ شرعی کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں اور جو شخص ان کو ادنیٰ مسلمان کہے یا ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی ویسا ہی کافر اور مرتد ہے اور اس کے ساتھ رشتہ طائر و ستانہ میل ملاپ سب ناجائز۔ مکمل بائیکاٹ۔

چند مثالیں: مرزا قادیانی کے کروہیات ذمہ و کذب کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“
(دافع الجلاہ ص ۱۱)

”صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۶)

حالانکہ سچے خدا نے اپنے سچے محمد ﷺ پر نبوت و رسالت فتم فرمادی ہے۔ مرزا کہتا ہے:

ع..... تم محمد و احمد کہتے ہیں، میں ہی محمد و احمد کہتی ہوں“ (درشین ص ۳۲۸)

حالانکہ اس گستاخ کا نام محمد و احمد نہیں بلکہ صرف غلام احمد ہے۔ غلام ہو کر خود آقائی کا دعویٰ کرنا، نوکر ہو کر گمراہی کا مالک بن بیٹھنا اور چڑا اسی ہو کر

بادشاہی کا مدعی ہونا کس قدر جمعوت و بغاوت اور فساد ہے اور مرزا قادیانی کی یہ جرأت کس قدر حماقت و شقاوت ہے۔

☆ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں نازل شدہ آیات قرآنی کے متعلق غلام احمد قادیانی لکھتا ہے ”ایک یہودی اللہ ہے

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا“ (پارہ ۲۶، سورہ الحج، آیت ۲۸)

اس میں صاف طور پر اس عاجز (غلام احمد) کو رسول کہہ کر پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہودی اللہ ہے

مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَجِدَ لَهُ عَلَى الْاِكْفَادِ رُحَمَاءَ مَبِينَةً“ (پارہ ۲۶، سورہ الحج، آیت ۲۹)

اس وحی الہی میں میرا (غلام احمد کا) نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳) لَا تَحْزَنْ وَلَا تَأْتِ بِاللَّهِ

اس سے بڑھ کر ذمہ و کذب چوری و فریب کاری قرآن پاک میں تصرف و تحریف اور محمد رسول اللہ سے عداوت و بغاوت اور کیا ہوگی کہ آپ کی شان میں

نازل شدہ صریح آیات پاک کو ایک ناپاک شخص یعنی اپنی طرف وحی الہی بیان کرے۔ ایک نام کا منی آؤر کوئی دوسرا شخص وصول کرنے پر اگر مجرم اور مکار

ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی آیت نام اور رسالت اپنی طرف نسبت کرنے والا غلام احمد کیوں مجرم و مکار اور باغی و فساد خیز نہیں۔

☆ اور پاکستان میں وزیر اعظم اور صدر روزیر علی اور گورنر ڈی سی اور ایس بی کے مقابلہ میں اگر کوئی دوسرا جعلی صدر اور وزیر اعظم گورنر اور وزیر علی ڈی سی اور ایس

بی بی ناقابل برداشت مجرم ہے تو ایک امت میں سب سے سچے اور سب سے بڑے رسول و نبی ﷺ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا جعلی و باغی رسول و نبی کس طرح

برداشت ہو سکتا ہے؟

☆ اگر پاکستان کی محکور شدہ رائج الوقت کرنسی و سکہ کے مقابلہ میں کوئی جعلی کرنسی و سکہ ناقابل معافی جرم ہے تو قیامت تک ہر زمان و مکان کے لئے رسالت محمدی

ﷺ کے رائج الوقت کمرے سکہ کے مقابلہ میں قادیانی نبوت کا جعلی و کھوٹا سکہ کیوں ناقابل معافی جرم نہیں؟

☆ اگر حکومت پاکستان ہر شہری کی جان و مکان اور آبرو کے تحفظ کی ذمہ دار ہے تو نبوت کے عظیم عمل اور ناموس رسالت کے تحفظ کی حکومت کیوں ذمہ دار نہیں

جیکہ پاکستان کا قیام اور ارباب حکومت کا اقتدار سب کچھ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر ہون منت ہے۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لاله الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

خادم الہ سنت: الفقیر ابو داؤد محمد صادق

ابوداؤد محمد صادق

اہل حدیث سے متنبہ فکر

علماءِ کرام، مفتیانِ عظام کا مُتفقہ فیصلہ

مرکز سراجیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے پیش کیا گیا استفتاء

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو با تفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

- 1- وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔
- 2- مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدر کوتاہی نہ کرتے ہوں۔
- 3- ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔
- 4- ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔
- 5- دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6- حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

- الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔
- ب۔ ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔
- ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟
- د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بایکاٹ) کیا جائے۔
- ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہسپتالوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟
- و۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟
- ز۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بایکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بایکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین۔ واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب
وهو المسئول الملمہم للحق والثواب.

المستفتی

ہر کنز سراجیہ لاہور

حافظ محمد عمر صدیق حفظہ اللہ تعالیٰ کا مرکز سراجیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق پیش کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

بسم الله الرحمن الرحيم

مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ من اللہ ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت و رسالت، کفریہ و شرکیہ عقائد، گستاخانہ ہفتوات، باطنی تلمیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان و اسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

- (1) مشرک (بت پرست، آتش پرست وغیرہ)
- (2) منافق
- (3) کتابی
- (4) مرتد
- (5) عام کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے، نیچری، منکرین حدیث وغیرہ)
- (6) زندیق، وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملة) کافرانہ عقائد و اعمال بد کا مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات، عقائد، دعویوں کی وجہ سے مرتد، کافر، مشرک، زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر، زندیق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے قرآن مجید، احادیث رسول، صحابہ کرام، آئمہ دین، نماز، روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ کبرت کلمہ تخرج من

الفواہم ان يقولون الا كذبا (الكهف) جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف جیلوں بہانوں سے (کہیں حیات، وفات عیسیٰ علیہ السلام، مجدد، مثل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم کر دانا ہے۔ حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مصنوعی مذہب ہے۔ یہ فتنہ ابتداً مذہبی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء الہمدیہ شیخ النکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، صحافی اسلام مولانا محمد حسین بنالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محدث عبدالرحمن مبارکفوری، مولانا محدث شمس الحق عظیم آبادی، مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی، مولانا محدث محمد بشیر سہوانی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابراہیم کبیر پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، شہید ملت مولانا علامہ احسان الہی ظہیر وغیرہم (کنز اللہ امثالہم ورحمہم اللہ رحمتہ و اسعہ) بالاتفاق جماعت الہمدیہ اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر زندیق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دارالمدعوۃ السلفیہ لاہور، مرزائیت اور اسلام، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ وغیرہا۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی بلغااری کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں، حربوں سے ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں جیسا کہ مستفی کی تحریر سے بھی عیاں ہے۔ زندگی کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا ظلمات بعضہا فوق بعض کا مصداق کامل ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں اس جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات جس میں سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ
(ال عمران: 28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی

کسی حمایت میں نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ دُوْنِكُمْ هٰزُوْا وَاَوْلِيَاءَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الْكٰتِبَ

مِن قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارُ أَوْلِيَاءُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

(المائدہ: 57)

مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو کسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ وہ ان میں سے ہوں

جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

(ہود: 113)

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَسْكُمُ النَّارُ

اور ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ

(مجادلہ: 22)

إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالف کرنے والوں سے

محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخِذُوا عَٰدُوِيَّ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْحُودِ وَقَدْ كَفَرُوا وَإِنَّمَا

(ممتحنہ: 1)

جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام

بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں۔

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا قَوْمًا عَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَسُؤُوا مِنَ

(ممتحنہ: 13)

الْآخِرَةِ كَمَا يَبِغِ الْكَفَّارِينَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح باپوس

ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافرنا امید ہیں۔

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْآبَاءَ كُفْرًا وَلَا تَتَّخِذُوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِنْسَانِ

(التوبہ: 23)

وَمَنْ يَتَّخِذْهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم

میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمہارے

باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور ہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔“
(صحیح مسلم جلد اول صفحہ 10)

مزید تفصیل کے لئے سنن ابی داؤد کی کتاب السنہ الملئ احکام المرتدین ملاحظہ فرمائیں

مزید برآں زندقہ کے ساتھ سیدنا علیؑ کا سلوک:

سیدنا علیؑ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد و جنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علیؑ کے سامنے پیش کئے گئے۔ آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا ”لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد و جنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟“ لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا ”میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا“ پھر آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ (فقہ حضرت علیؑ صفحہ 349 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب کی جائے لیکن زندقہ کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؑ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کیلئے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑادی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؑ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندقہ تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انہوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اڑادی۔ پھر آپ نے فرمایا ”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو یا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔“ المغنی ابن قدامہ 141/8

ڈاکٹر محمد رسا حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندقہ تو پہلے اظہار اسلام کر رہا ہے اس کی توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔ (فقہ حضرت علیؑ صفحہ نمبر 346)

حافظ محمد الیاس الاثری صاحب حفظہ اللہ مرکز الاصلاح الحدیث گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن و حدیث کی روشنی میں اور دستور با کسنان کے مطابق تاویلی غیر مسلمین
ان کے ساتھ مزید داری یا ہودت و محالوت کا معاملہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے

ان سے قطع تعلقی اور با شکاک کرنا صحابہ ایمان کے تقاضا ہے اس کے دلائل

مزید ملاحظہ فرمائیں حافظ محمد سعید سلمہ نے ادریلہ دینیہ میں ۱۵ ص ۱۰۰

طور پر رقم کر کے اس قافلہ میں ایک عورتا سعادت سمیٹا ہوں

احب العالمین ولست منہم
واللہ اعلم
سید محمد ہیر زنی جلد ۱

الرحم العظیم
سید محمد الیاس الاثری
مدرسہ اسلامیہ گوجرانوالہ

۲۶ سوال ۱۴۲۹ھ طحا ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۸

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مندرجہ جوابات سے متفق ہے واللہ اعلم

سید محمد الیاس الاثری
دارالافتاء
۲۵ سوال ۴۲۹
۲۶ اکتوبر ۲۰۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مہزرائی، بلر دو انواع خواہ نادیاں ہوں
 یا لہ پوری کافر مرتد دائرہ اسلام سے
 خارج ہیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں ان
 کیساتھ دوستی ناظم کاروبار، کھانا پینا
 لین دین سرسری حرام ہے۔ ان کے جناب
 پر عینا بھی ناجائز ہے۔
 اللہ تعالیٰ اہل اسلام میں دینی غیرت و حمیت
 بیدار رکھے۔ کیونکہ وہ ہمیں دہلیزم کو مسلمان
 نہیں سمجھتے۔

دارالافتاء
 جامعہ اسلامیہ اہلحدیث
 گلشن آباد گوجرانوالہ، پاکستان

الرافع الاثم - فاروقی احمد منہ جامعہ اسلامیہ
 گوجرانوالہ

یہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو منع کرتے اور دین کو ایک نیا مفہوم دینے کی کوشش کرتے ہیں ان سے لاتعلقیہ کا اظہار کرنا قرآن و سنت کی تعلیمات سے واضح طور پر ثابت ہے۔

سورۃ نساء آیت نمبر ۱۳۵ میں اللہ رب العزت بیان فرماتے ہیں۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيَسْتَفْتَىٰ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْ حَدِيثٍ ظَاهِرٍ أَوْ رِجْمٍ (مومنون) یہ اللہ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے کہ جب تم سُنو کہ خدا کی آیات کا انکار کیا جا رہا اور ان کا حق اڑایا جا رہا ہے تو جب تک وہ لوگ اور مباحثہ نہ کرنا لگیں ان کے پاس حد بیٹھو۔

اسی طرح سورۃ انفام میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

وَإِذْ آتَيْنَا الَّذِينَ يَحْزَنُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرَضُوا عَنْهَا (سورۃ انفام: آیت 68) اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو بیماری آیات کا مذاق اڑاتے ہیں تو ان سے کنارہ کشی کرنا اور اختیار کرو

قرآن مجید نے سورۃ المائدہ میں اہل کتاب اور کافروں

جو شخص کسی مجموعہ صریح تیسوت کے دعویٰ نبوت
 کے تصدیق کرے وہ قرآن مجید اور احادیث طیبہ
 کا منکر اور زندقہ لہی ہے۔ گروہ لاکھ دہائی
 کر کے کہ وہ جھوٹے اور کذاب کو نبی نہیں مانتے
 بلکہ مصطلح باری اور امانک مانتے ہیں۔ اسی صورت
 میں میں اس کو اس لیے زندہ لہی سمجھتا ہوں گا کہ اس نے ایک کذاب
 اور مفسدی کو صلح اور باری مانتا ہے۔

قادیاہنیوں کی دو اقسام ہیں ایک قسم وہ ہے
 جو صلح باری اور مفسدی قادیان کو نبی مانتے ہیں اور اس
 کا اہل رہے کرتے ہیں اور دوسری قسم ان قادیانیوں کے ہے
 جو مرزا کو نبی کی بجائے صلح اور باری اور مرزا کو نبی ہے
 دوسری قسم کے قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد بھی مرزا کو
 نبی ہی سمجھتے ہیں لیکن زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتے۔
 قادیانیوں کی دونوں اقسام سے تعلق رکھنے والے
 تمام افراد خولہ وہ مرد ہیں یا کور نہیں ہو سکتے ہوں
 یا بچے زندہ لہی ہی سمجھے جاتے ہیں۔

ان کی کمر لوں اور بچوں کی لاعلمی
 ان کو بے گناہ قرار دینے کے لیے کافی نہیں گوان بر دین کے دلائل

ان کو بے گناہ قرار دینے کے لیے کافی نہیں گواہان پر دین کے دلائل
 کہ پیش کرنا عمل کے دین کی ذمہ داری ہے لیکن جہالت کہ ان کی
 نجات کے لیے دلیل بنانا درست نہیں ہے

(۳) قادیانیوں / مسزافٹیوں کی آنے والی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیسائیوں قادیانیوں کی زیر تربیت رہنے والے بچوں سے
 اپنے بچوں کو علیحدہ رکھنا مسلمانوں کی ذمہ
 داری ہے۔ مسلمان والدین اگر اپنے بچوں کو
 قادیانیوں کے بچوں سے کھیلنے مینے کی اجازت
 دیں گے تو ان کے گھروں میں بھی مسلمان بچوں
 کی آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ چونکہ قادیانی
 اسلام اصطلاحات ہیں گو اپنے
 روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں اس
 لیے بچوں کے حضور دینوں پر غلط اثرات
 مرتب ہونے کے امکانات موجود ہیں اس
 لیے مسلمان والدین کو بچوں کی دوستی اور رفاقت
 کے لیے مسلمان گھرانوں میں کما انتہای کرنا ہے۔

سوال نمبر ۱۱۱۱ فاعل پانچوں / ممبر ایشوں سے متعلق متدرج ذیل سوالات کے مجموعہ
مجموعہ جوابات اور انہی وجوہات بیان کریں۔

الف کیا اہل اسلام اس فرد یا جماعت کے ساتھ اور انہ
تعلقات منقولہ کے پارہ کرے؟

جواب نمبر ۱۱۱۱ الف) قرآن مجید سورۃ الحجرات میں اللہ سے نہ و تعالیٰ
نے واضح طور پر اعلان فرمایا ہے

انما المؤمنون اخوة "یہ شک مومن آپس میں
بھائی ہیں۔"

اس لئے سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۵ میں اللہ تعالیٰ

نے ارشاد فرمایا ہے

انما ولیکم اللہ ورسوله والذین آمنوا

یہ شک تمہارے دوست تو اللہ ایک اور صوفی

لوگس ہیں

آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو

واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ مومنوں کے ساتھ اور انہ نسبت اور

دوستانہ تعلقات صرف مومنوں ہی سے ہو سکتے ہیں ایسے

دشمن جو اللہ اور ایک رسول کی تعلیمات کا انکار

کرنے والے اور کفر اور کفر کے لئے نبوت

کو جھٹلانا اور ایسوں ان کے ساتھ کسی بھی طور
 برابر اور برابر اور دوستانہ تعلقات کو استوار کرنا
 درست نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 رسالت میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور مسلمان
 اس کے ساتھ دوستی کی بنیادیں نہ رکھے اور اس سے
 بدشکری اور الجھے کی بات نہ ہو سکتی ہے۔

سورۃ النحلہ (ب)۔ کیا ان سے سلام و کلام میں وجہ
 نفرت و بیزاری، شادی اور نجی میں شرکت
 کی جائے یا نہ کی جائے۔

جواب:- جن لوگوں کی شادی نجی، نکاح اور

جذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی ہے؟

ایک مجموعے اور خودسفرہ نہی کے طریقے کے مطابق
 یہ ان کے پیرواروں میں یا لقیماً ان کے حوصلہ

افزار کی کرنے کے مترادف ہے۔ جب تک ایسے لوگوں
 کسی حوصلہ شکنی نہیں کی جائے گی اسوقت تک ایسے لوگوں
 کا اسلام قبول کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اسلام نے تو اس کتاب سے سلام میں
 پہلے کسی اجازت نہیں دی تو ایسے لوگوں کے ساتھ معاملہ اور
 معاملہ کرنے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے۔ جب تک ان
 کا سوشل بائیکاٹ نہیں کی جائے گا اسوقت تک یہ
 لوگ اپنے عقائد اور اعمال پر سزا ٹانگے کے لیے آمادہ
 نہیں ہو سکتے۔

سوال پوچھا:۔۔ ان سے توبہ لینا اور فریاد و فریفت جاری

ہے یا نہیں
 جواب: (مذکورہ بالا) کوئی بھی ایسا کاروبار جو مسلمان کر رہے ہوں اس
 کاروبار کو تو ان لوگوں کے ساتھ کرنے کی سزا ہے فروری
 یہ نہیں اور اگر یہ لوگ ایسی مصنوعات بیچ رہے ہوں
 جو مسلمان نہیں بچتے تو مسلمانوں کو ان مصنوعات
 کی توبہ سے بچاؤ شروع کر دینا ہے تاکہ مسلمانوں

سے کمیشن کرنی ہے کچا ہے کہ ان کو اگر ادنیٰ رت
 کا موقع فراہم کیا جائے۔ جب وہ ٹاک آرائن اور رٹ
 کا لپٹے ہیں اور مفہوم اور مدد کا اس کے بائبل بریکس بیان کرتے
 ہیں تو ان کو تجارت میں اگر اسی چیز کا مطلب ان
 کی فضا اصول کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

۱۹۷۷) انکم ڈرگاہوں، پینٹوں، لٹورٹوں اور ہسپتالوں میں
 بنانا، بننے سے بائبل اور انکے کو اکٹروں سے ملنے کو ان کا کیا ہے؟

جواب (۱۹۷۷) رزق کا حصول اور علاج کی جستجو انسان کے
 دو بنیادی حق ہیں، پر ان کو زندہ رہنے کے لیے
 غذا اور علاج کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
 نے مسلمانوں کو حلال غذا اور حلال طریقے سے اپنی
 بیماریوں کا علاج کروانے کی اجازت دی ہے۔
 شراب اور فسنت پر گناہ گناہ نہ ہو کھانا جائز
 ہے اور نہ ہی ان کے ذریعے علاج جائز ہے۔
 اہل کتاب کا بھی ذیہم جائز ہے اگر وہ
 جھکا کر دیں تو ایہ صورت میں اسکا استعمال حرام ہوگا۔
 نادہانتوں کے حلال اور حرام کے اصول وضو ابلیس

سے میرا پس پیمانہ ان کے پاس سے کھانا کھانا اور ان
سے میرا کھانا لینا اپنے آپ کو حرام کہہ دیا ہے
وہ کہنے کے مترادف ہے

(۱۲) وہ کہا ان سے رواداری برتی جاسکتی ہے ؟

جواب (۱) رواداری کا مطلب ہونا ہے کسی دوسری تعلیم
کو قبول نہ کرنے کے باوجود اسکا اطلاق کرنا ہے

اور نہ ہی اطلاق
اسلام دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو
اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے سے نہیں روکتا لیکن
اسلام کے قبول کرنے والوں کو وہ اللہ اور رسول کی تعلیمات
کا پابند بنانا ہے۔ کوئی بھی ایسا شخص جو تمام اللہ، رسول
مراکھ و سنت کے لیے لیکن ان کے باہر برفلاف زندگی
کا تصور پیش کرے تو اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی رو
رہایت کی کوئی گنجائش اسلام میں موجود نہیں ہے
ایسے لوگوں کے ساتھ رواداری اختیار کرنا کا مطلب یہ
ہے کہ آئندہ کے لیے بھی ایسے لوگوں کو طہی و تعلیم دینی
کے وہ اسلام اور مراکھ و سنت کے ساتھ کرنا ہی مستعمل
کر کے اپنے من مانا جان کر رہیں

اگر آپ کو یہ مسئلہ ہونے لگا تو اس سے بچنے کے لیے ان کو براہ راست پرانا لگا
 لے ان کا ہاتھ پکڑ لیں؟

جو ابھی لائن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امن اور سلامتی کے
 پیامبر تھے اور آپ نے ساری زندگی رحمت اور
 محبت کا درس دیا، آپ کسی ہر حالت میں یقیناً ہر کس
 کو ناکس کے لیے تھے لیکن آپ کسی ہر حالت اور محبت
 نزع اور ضبط کے خلاف نہیں تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کے
 فرشتوں سے روگردانی کی بات ہوئی تو آپ نے خیریت
 اور جلال کا مظہر بن جانے سے گمانوں سے محفوظ رہنے
 والوں کے گھروں کو آگ لگانے کی فرمائش کا اظہار
 فرمایا کہ آپ نے اپنی اس دنیا کی کھیرت کا تیوٹ دیا۔ خود
 تیوٹ سے پیچھے رہ جانے والوں سے ہاتھ پکڑ کر آپ
 نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ اللہ پر ایمان کا دل کوئی
 کرنے کے بعد کہہ چھ کفن کو احکامات الہیہ سے روگردانی
 کرنے کا حق حاصل نہیں۔ ~~بظاہر کے ساتھ~~ اگر

چاہو کہ ایک عرصے سے پیچھے جانے والے ہاتھ پکڑنے کے
 مستحق ٹھہریں تو جہاں کا مطلق انکار کرنے والوں کا بلا لیں

بانچکٹ بیونا چاہیے۔ قادیانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے تصور ہمارے گونہیں مانتے اور اس کے باوجود ڈھکائی سے
 اپنے آپ کو رسول اللہ کا پیروکار بھی کہتے ہیں۔
 قادیانی اگر سب مسلمانوں سے بانچکٹ کر زوری
 ضیال کرتے ہیں تو ہمارے بھی پر ضروری ہے کہ ان کا بانچکٹ کریں
 اس وقت تک کریں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی ضمیمہ بندت پر ایمان نہیں لے آتے
 حافظ اہم الہیٹم

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبداللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ

تسبیح الحدیث والتفسیر مفتی عبداللہ عقیف حفظہ اللہ

میں نے بغور غور سے حافظ اہم الہیٹم اور جناب مفتی
 مولانا حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کو براہ کرم پڑھا ہے ہیں
 مکمل طور پر عزتیں اہم الہیٹم اور مرحوم مفتی مولیٰ
 حسن دہلوی کے موصوف سے اتفاق کرتا ہوں
 اسلام میں تبلیغ کے نہایت سے اسلوب ہیں۔ قطعاً
 تعلق کا طریقہ (یعنی محرم طریقہ تبلیغ نہیں ہے۔ لیکن زنادم، مرتبین

ملحدین اور سیرانہ نفس کے بھی رویوں کی اصلاح کے لیے جو خطے تعلق
 اپنے لیے مراد بنا کر خبیثہ کن طریقے تبلیغی یہ امور تمام مسلمانوں
 کو قیادہ بنیوں کے ساتھ با کھنڈ میں اپنے نظریات پر مطمئن رکھو اور
 متعصب قادیانیوں کے ساتھ اس طریقہ کو اختیار کرنا چاہیے
 از علم حافظ انام الوطن

مولانا مبشر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ جامع مسجد قباء اقبال ٹاؤن لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله
 من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له
 و من يضلل الله فلا هادي له و اشهد ان لا اله الا الله و هده
 لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله ارسله
 بالحق بشيرا و نذيرا اما بعد!

قال الله تعالى (ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله
 و خاتم النبيين و كان الله بكل نبي عليما سورة الاحزاب
 محمد صلي الله عليه وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی سے باپ نہیں ہیں
 لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو
 جاننے والا ہے

قرآن مجید میں کائنات کے امام خاتم النبيين صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا قطعی
 ثبوت موجود ہے۔ اس لیے جو شخص بھی اپنی نبوت کا دعویٰ کرنے لگا وہ جھوٹا
 مرتد اور کذاب ہے

اللہ تعالیٰ نے روز اول ہی عالم ارواح میں تمام انبیاء سے یہ

دعدہ لیا تھا۔

اگر میرے آخر الزماں پیغمبر کائنات کے امام تمہاری نبوت میں آجائیں تو تم نے اپنی نبوت کے تاج اتار دینے میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور نبوت کو تسلیم کر لیا ہے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم فاسقوں میں سے ہو جاؤ گے ، حالانکہ ایسا جو نہیں سکتا کہ کوئی اللہ کا سچا پیغمبر اللہ کی حکم عدوی کرے بالضرر حال اگر ایسا ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کو یہ گوارا نہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے پھوٹے ہوئے کوئی نبی ایسا دعویٰ کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور یہی امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے

جب اللہ تعالیٰ کے سچے نبیوں کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں ، تو جو شخص مفتری اور جھوٹا اور کذاب ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اتنی بڑی جسارت کرے ، اور نبوت کا دعویٰ کرے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قد اخبّر اللہ سبحانہ و تعالیٰ فی کتابہ در رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المقواترہ عنہ انہ لاینبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی هذا المقام بعدہ فمخو کذاب

آفات و جال سے ضلال مضل

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں یہ ظہر دیا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے تاکہ لوگوں کو علم ہو جائے ، کہ ہر وہ شخص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا مفتری و جال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

کانف بنو اسرائیل قسّموا سعم الانبیاء فلما حلت نبی خلفاء نبی وانہ لاینبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے ، جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفاء و فرز ہونگے بکثرت ہونگے

(صحیح بخاری و مسلم)

اور آپ نے سوزِ روشن کی طرح دو ٹوک انداز میں اور بھی واضح کر دی
انا اضر الایضیاء وانتم اضر الاعم

مترجم فرمادے
لائی بعدی ورا امتہ بعدکم
میں افری نہیں ہوں اور تم افری امت ہو۔

میرے بعد کوئی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں آئے گی
آپ نے یہ بات دو میر کے چمکتے سورج کی طرح بیان کر دی اور مثال دے کر
سمجھا دی تاکہ کسی کو کوئی شک و شبہ نہ رہے

ان شئی و مثل الایضیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاھنہ واجلہ الہ
موضع لبنیۃ من فجع الناس یطوفون بہ ویجیبون لہ ویقولون
حلا و ضعت ہذہ اللبنة؟ قال فانما اللبنة وانا خاتم النبیین
(متفق علیہ)

میری اور مجھ سے پہلے ایضیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے حسین و حمیل
گھر بنایا، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ جموڑ دی، لوگ اس عمارت
کے ارد گرد گھومتے ہیں اور اس کی عمدگی پر اظہارِ حیرت کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ اس اینٹ کی جگہ پڑیوں نہ کر دی گئی؟ پس وہ اینٹ
میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹوک فیصلہ صادر فرما دیا کہ آپ خاتم النبیین ہیں
اور آپ کے بعد کوئی نہیں آئے گا۔ اور نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے
اور اس میں کوئی گنجائش باقی نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا رخنہ
باقی ہے

اور رب العزت نے یہ فیصلہ صادر فرما دیا
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دنیا
(سورۃ المائدہ)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمتوں
کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس دین حنیف کو ناقص نہیں رکھا، اور نہ ہی کسی اور دین کی ضرورت ہے۔ ان دلائل کی روشنی میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی کسی دین کی ضرورت ہے لہذا مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا اور مفتری ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج کافر اور مرتد ہے۔

اس کے پیروکار قادیانی اس کو نبی ماننے والے اور لاچوری اس کے مجدد ہونے کا دعویٰ کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں، ان سے سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی بھمی، تجارت لین دین فرید و فروخت بند کی جائے اور ایسے مرتدوں کا مکمل مقاطعہ کیا جائے،

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انگریزوں کا تقابلاً ہوا پودا ہے جو تناور ہو رہا ہے، اس ناسور کو جھڑ سے کاٹ دینے میں ہی معافیت ہے، اسلام نے ایسے مرتد اور زندقہ کو توڑنے کی سزا قتل رکھی ہے اور اسلامی حکومت کا اولین فریضہ ہے کہ ان کو ارتداد کے زمرے میں قتل کر دیا جائے۔

جس طرح امیر المؤمنین حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ نے مسکین زبیر اسود النسی اور شامی نامی داعیان نبوت کو قتل کر دیا تھا اور ان کے ہاتھ کے لیے باقاعدہ لشکر کشی کی گئی تھی۔ اور اسی طرح مانعین زکوٰۃ کے خلاف بھی جنگ لڑی گئی اور ان کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہ برتی۔

اس کے باوجود کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المؤمنین ان کے خلاف کیسے جہاد ہوگا حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

فرمان پیش کیا آپ نے ارشاد فرمایا

أمرت ان اقاتل الناس حتی يشهدوا ان لا اله الا الله وان

محمد رسول الله و يعقموا الصلاة و ليوتوا الزكاة فاذا فعلوا
 على ما امنى دعاهم و ادوا لهم الا الحق الاسلام و كما بهم على الله تعالى
 (مشفق عليه)

آپ نے فرمایا
 مجمع حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں جہاں تک وہ اس
 بات کا اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ
 ہیں اور غارت خانم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ کر لیں گے تو انہوں نے
 مجھ سے اپنے فون اور مال بچا لے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا
 حساب اللہ تعالیٰ پر ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا
 تو فرمایا امیر المؤمنین میرا سینہ کھل گیا ہے۔ چلو ان سے جہاد کریں
 سب سے آگے میں ہوں گا
 یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے مرتدین کے خلاف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کے فرامین واضح ہیں

قرآن و سنت کی روشنی میں علماء حق نے ان کے خلاف واضح موقف
 اختیار کیا اور ان کے خلاف فوشر تحریک چلائی جس میں انہیں کافر
 قرار دیا گیا۔

جماہ ملت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ
 نے انہیں دندان شکن جوابات دیئے

اور یہاں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے، کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے
 مولانا ثناء اللہ علیہ السلام کو مباہلہ کا چیلنج کیا کہ جیسا کہ جیسا کہ آپ کی زندگی میں حلوک
 سر جاتا، اتفاق کی بات کہ مولانا اسی دوران سخت بیمار ہو گئے اور موت و حیات
 کی کشمکش میں تھے، جب ہوش آتا تو پوچھتے کہ مرزا ابھی زندہ ہے
 جواب ملتا کہ زندہ ہے تو فرماتے کہ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے گا
 اور مجھے موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مرزا حلوک نہیں ہوگا
 انہیں نچائی پر اس قدر اعتماد تھا، اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ تھا۔
 اور ایسا ہی ہوا، کہ مولانا کو اللہ تعالیٰ نے مکمل صحت و تندرستی سے نوازا،
 اور مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں بدترین حالت میں اپنی غلاطت میں لٹ پٹ

پوکر جمعہ رسید ہوا
اور حضرت طلحہ ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پاکستان آکر 1968ء کو
سرگودھا میں اپنے خالق حقیقی کو جا ملے
قادیانی اسلام، صاحب اسلام خاتم البیناد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اہل اسلام کے بر لحاظ سے دشمن ہیں اور دشمن میں کوئی موقع ضائع
نہیں ہونے دیتے، اس لیے ان کا با بیعت واجب اور ضروری ہے بلکہ اسلامی
تواضع کی روشنی میں ان کا قتل واجب ہے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو نزلت دُم امری مسلم الا باحدی ثلاث
الشیبة الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ بالمعارق بجماعت
متفق علیہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اسباب میں سے کسی
ایک سبب کے بغیر کسی مسلمان کا خون بہانہ حلال نہیں ہے
۱۔ شاہ شدہ زانی

۲۔ نفس کے بدلے نفس

۳۔ اپنے دین کو چھوڑ جانے والا اور جماعت سے کٹنے والا۔

مسلمانوں کی جماعت سے کٹ جانے والا واجب القتل ہے اور جو لوگ
اپنا دین نبی تعلیمات ہی مسلمانوں سے الگ کر لیں اور ہر وقت اور
ہر میدان میں مسلمانوں سے نبرد آزما ہوں تو ہر ایسے لوگوں کا
با بیعت ضروری ہے، اور خلیفہ مسلمان ایسے لوگوں کو ہلا قتل کرے گا
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ بَدَلَ دِينَهُ فَاَقْتُلُوهُ

جس نے اپنے دین کو بدل لیا اس کو قتل کر دو

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص اسلام جیسی عظیم کلمت
کو چھوڑ دے وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا اسلام نے قتل رکھی ہے

حقیقت تو یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جائے تاکہ فتنہ ختم ہو جائے
جیسا کہ قرآن ہے

والفتنة أشد من القتل
فتنہ قتل سے بہن زیادہ خطرناک ہے ،
مکویت اسدیم کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو جہراً قتل کر کے تاکہ فتنہ و فساد
ختم ہو جائے ، لیکن انہوں نے پوری دنیا میں ایسا نظام خلافت موجود نہیں ہے
ان حالات میں اب ملت اسدیم کا فریضہ ہے کہ ان لوگوں کا مکمل یا ٹیکہ لگا
کھا جائے تاکہ اس فتنے کی عرصہ شدہ شکنجہ ہو اور ان کے ساتھ ہر قسم کا لین دین
شاید بیاہ اور میل ملاپ ، تجارت و زراعت کو ختم کیا جائے
کیونکہ ایسے لوگوں سے تعلقات قائم کرنا بہت بڑا جہم اور خسارہ ہے
اور تقاضی کا یہ قرآن اس پر دلالت کرتا ہے

قال الله تعالى (لا تتخذ المؤمنون الیہود اولیاء من دون المؤمنین ومن
یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئ) (سورۃ آل عمران 28)
مؤمنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں
اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کی طرف سے کچھ بھی نہیں ہے
اس آیت میں واضح اشارہ ہے کہ ایسے کافروں سے مواصلت اور تعلقات
رکھنا حرام ہیں

قال الله تعالى (یا یہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
تلقون الیہم بالموءدۃ وقد کفروا بما جہادکم من الحق
(سورۃ الممتحنہ ۱۰)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو
دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ
جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہو

قال الله تعالى (یا یہا الذین امنوا لا تتخذوا اباؤکم و اخوانکم اولیاء
ان استحبوا الیکفر علی الایمان ومن ینولہم صلتکم فاولئک هم الظالمون
(سورۃ نور))

(سورۃ نور)

اے ایمان والو اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ
 کفر کو ایمان پر ترجیح دیں اور جس نے یمن تم میں سے ان کو
 دوست بنایا وہی لوگ ظالم ہیں
 اور یمن بہت سے آیات اہل احادیث میں پر دلالت کرتی ہیں، لیکن اس پر اکتفا
 کیا جاتا ہے۔ ملحد حق نے اس بار میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے
 اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس سوال کی روشنی میں جو صفحہ 1
 پر لکھا ہے اور جب کہ صورت حال بھی ایسی ہو
 کہ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا
 رہے ہوں اور وہ ان کے سیاسی اور اقتصادی وسائل پر قابض ہوں
 اور ان کی سکری اور سیاسی تنظیموں میں شامل ہوں اور بین الاقوامی
 سطح پر ان کے لیے بہت بڑا فطرہ ہوں، اور یہود و مسیحیوں اور
 نصاریٰ کے آلہ کار ہوں
 اور حکومتیں سطح پر کسی قسم کی توقع نہ ہو کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی
 عمل میں لائی جائے گی
 تو ان حالات میں ملت اسلامیہ پر واجب اور ضروری ہے، کہ وہ ان
 کے ساتھ پر قسم سے تعلقات اور حالات منقطع کریں
 اور ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین اور کاروبار و تجارت نہ کیا جائے

بیشرا احمد مدنی

خطیب جامع مسجد قبا

74 - چٹاب بنگلہ

مدیر اقبال ٹرانس لٹریچر

بیشرا احمد مدنی
 قائد المسلمین اسلام آباد
 محمد علی جناح روڈ، اسلام آباد

مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحسن لائبل الحدیث لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصاب والیوم المرجع والمآب
 عقیدہ ختم نبوت تمام عالم اسلام میں مستحکم و مصدقہ ہے۔ اس عقیدہ پر کسی بھی
 بہت سے نقب لگانا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور دشمنی ہے
 جو شخص امام الانبیاء والمرسلین، سید الاقرین والآفرین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر قطعی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
 اور جو ایسے مدعی نبوت کی لقب تہ کر کے اس کے متبعین میں شامل ہو جائے
 وہ بھی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ عمر حاضر میں قادیانی، داعری
 سزائی جو اپنے آپ کو مسلمان باور دیکر کے اہل اسلام کو دھوکہ دیتے ہیں
 یہ اپنے کفر پر ڈس کر کلمہ عقائد کی وجہ سے مرتد بن دنگار کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں
 اور ان کا بطلان اعلیٰ دین نے اس فرقے کی ابتداء میں ہی تکفیر کر دی تھی
 جس پر خود مرزا قادیانی ملعون کی کتب شاہد ہیں۔ اور یہ اپنے کفر و عقاید
 کو اسلام کا لبادہ اور زخانی کے لیے بڑے عجیب و غریب قسم کے دلائل
 وضع کرتے ہیں ایسے لوگوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔
 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: «سبکون فی آفراسی اناس یحذونکم ما تم تبصھوا انتم
 ولا آباءکم فایاکم وایاہم» [صحیح مسلم ۶/۶۶ سنن ابی داؤد ۳۲۱]
 میری اختیر امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تم سے ایسی باتیں بیان کریں گے
 جن کو تم نے سنا ہو گا مگر نہ تم سے سنا ہو گا باپ و دادا نے سنا ہو گا

توان میں بیخ کے رخصا۔

ابو عمر بنہ اخی الخضر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا :

« یكون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم
فيايكم وياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم »

آخر زمانے میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسے حدیثیں لائیں گے جو تم نے نہ سنی ہوگی اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے بچ کے رخصا کیسے ایسا ہو رہے ہو گے
مگر انہوں نے اپنے دماغ سے ڈال دیں۔

[شرح صحیح مسلم ۷/۷ شرح شکل الآثار (۲۹۵۴) ۲۹۷/۲ ۳۹۸]

سہرورد بن جندب اخی الخضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا :

« ان تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالا كذابا كلهم يكذب على الله عز وجل واوله
اخرهم الامور الدجال ممسوح العين ابليس كائنا عين ابى رجبى »

[شرح شکل الآثار (۲۹۵۵) ۳۹۸ صحیح ابن خزیمہ (۱۴۹۷) ۳۲۶، ۳۲۷]

المعجم الكبير للطبراني (۶۷۹۸) ابن حبان (۲۸۵۶) وصحة الحافظ في الإصدار (۲۷/۴)

مگر مباحث قائم نہیں ہوگی لیکن یہ ہے کہ تیس دجال اور کذاب نکلیں گے ان میں سے ہر ایک
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولے گا ان میں سے آخری کا نام دجال ہوگا

جبکہ دائیں آنکھ چھوٹی ہوگی اور بائیں آنکھ بڑی ہوگی (یہ ایک انصاری شیعہ)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ و مفیدہ متصلہ سے واضح ہوا کہ روایات واضح کرنے والے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے افراد سے اپنے آپ کو

پچانا چاہیے یہ مگر اسی لئے ہلاکت کا باعث ہیں فرقہ کا فرقہ قادر یا نہیں ہیں

یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ان کے بانی نے اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے ہیں

جس کے ثبوت ان کی کتب میں موجود ہیں اور بڑے بڑے علماء جیسا کہ
 مولانا نثار الدوام شری رحمہ اللہ، مولانا محمد حسین بیالوی رحمہ اللہ وغیرہما نے ان کے
 صحیح اور بیسیات کو اپنی کتب میں طبعاً از باہم کیا ہے جن کے دھرانے کی
 دہکان چند ان ضرورت نہیں ہے۔ ایسے افراد کے ساتھ مخالفت، مناکحت،
 تجارت و معاملات اور مسلم مکہ) سے بالکلہ اجتناب کرنا چاہیے۔ مرزا قاسم بانی نے
 اپنی نبوت کو نبوت کا زینہ فراہم کرنے کے لیے قرآن و سنت میں تحریفیات و بیسیات
 کا راستہ اپنایا ہے اور مادہ ہلاک بارہ، افترا آتشخاں، اھوارے کا سدرہ
 اور مفاہیم باطلہ کا لبادہ اوڑھ کر عوام الناس کو اسلام سے برگشتہ کیا ہے۔
 ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے «حوالہ انزل علیک الکتاب منہ آیات حکمات، ایھی اولوالالباب
 تک شلوات کی ہے فرمایا: «فاذا رأیتم الذین یسبعون ما تشابہ منہ
 فاوثلک الذین سمی اللہ فاخذوہم» جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو
 تشابہات کے پیچھے تلخے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ڈرا یا ہے۔
 [سنن ابی داؤد کتاب السنہ (۴۵۹) در لآمل النبوة بلقیع ۱۴۵
 کتاب الاعتقاد ص ۱۱۸، ۱۱۹، صحیح البخاری کتاب تفسیر (۱۴۵۴)]
 امام ابو داؤد صاحب السنن نے اهل الأھواء (مبتدعین و فطرم) سے
 سلام مکہ) کے ترک کا یوں باب بانڈھا ہے «باب شرک السلام

علمی اہل الاہواء - اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کی اس معانی تفسیر کے
ایسا مطلب کشید کرنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے۔ لہذا زیادہ بانی نے
قرآن حکیم کی ختم نبوت والی آیات کو اپنی اہوا اور ارادے کے ساتھ لبادہ پہنا کر
اپنی جعلی نبوت کشید کرنے کی سعی حاصل کی ہے۔

اور ایسے لوگ جو مرتد کفار، مخالفین، منافقین ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے تعلقات قائم کرنے
اپنی دل دوست بنانے سے منع کیا ہے۔ ارسا دباری تعالیٰ ہے۔

و یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم عزوا ولبعض من الذین ادنوا الیکم
من قبلکم و الیکم اولیاء و اتقوا اللہ ان کنتم مسلمین ۱۱ [سائدہ: ۵۷]

۱۱ ایمان والو جو تم سے پہلے کتاب رکھنے لگے لہذا ان کو دوست نہ بناؤ۔ انہوں نے

سحارے دین کو کعبیل کو دین بنا رکھا ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے ڈر جاؤ اگر تم ایمان والے ہو۔

ولاء و براد اہل الکفر و اللہ تعالیٰ سے جس کے نبی ایک مسلم کا رشتہ، تعلق ایک مسلم سے جو

چاہے اہل کفر کا لڑکھنیاں سلجھنے پر تیار رہے، سائیدہ اس کا سکل طور پر رشتہ نام

منقطع ہو جانا چاہیے کیونکہ یہ رشتہ کفار اسلام اور اہل اسلام کا استیزادارتے ہیں

لہذا ان کے صلوات میں کوئی دقیقہ فرزندت نہیں آرتے۔

ارسا دباری تعالیٰ ہے « و قد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکرہا

و یستعزأ بہا فلن تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا سئلتم -

[النساء: ۴۰] اور یقیناً اللہ نے کتاب میں سحارے اور پیر نازل کر دیا ہے کہ

جب تم اللہ کی آیات کے ساتھ منکر کفر کیا جا رہا ہے لہذا استیزادارتے مذاہب کیا جا رہا

ہو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو ایمان نہ کہہ کہ کسی حکمرانی بات میں مشغول ہو

۱۱

بے شک تم اس وقت ان جیسے ہو گے۔

دوسرے جگہ فرمایا « فلن تقعد بعد الذکر فی بعض التعمیرات علیہم ۱۱ [انعام: ۶۸]

بھیجتے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ صفت بیچھو۔ لہذا ظالم لوگوں کے ساتھ
مجاہدت، نشت و برخاست نہیں کرنی چاہیے یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عاقبت فرمادی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بائیکاٹ کر دیا تھا
جو ہمدان سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جن کے بارے اللہ نے قرآن میں فرمایا:

وَدَعَا الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ خَلَقُوا - حَتَّىٰ إِذَا ضَلَّاتْ عَلَيْهِمُ السَّاعَاتُ لِيُؤْمِنُوا - مَا رَجَبُ

وَمَا ضَلَّ عَلَيْهِمُ الْغُفْرَانُ ﴿١١٨﴾

یہ ہیں صحابہ کلب بن مہدی، رارہ بن ربیع اور عدیل بن ابیہ تھے۔

یہ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں جا کر نہیں ہوتے تھے لہذا بازاروں میں جس جگہ گھنٹے تھے

لیکن ان سے کوئی شخص بات نہیں کرتا تھا مسلمانوں نے ان سے سلام کہہ

نشت و برخاست کو ختم کر دیا تھا۔ لہذا حکیم قرآنی ان پر زمین اپنی وصفتوں

کے باوجود تنگ کر دیئے تھے۔ کتب تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ۴/۳۳۷ ۴۳۷

مطبوعہ دار السلام مدینہ منورہ

یہ شاطعیان پر ۵ دن رات جاری رہا۔ وہ تو مسلمان تھے صرف مختلف جہاد

کی وجہ سے ۵ دن ان سے قطع تعلق (اسلام کہہ) بند جو اللہ جو اپنی

بنوت کا دعویٰ ہے جو اللہ جل جلالہ کا ہے اور انگریزوں کی حمایت و نفع چاہیے ہے

شرک جہاد کا فتویٰ دیکھا ہے تو اس کے ساتھ قطع تعلق

اور بائیکاٹ بالاولیٰ لازمی، حتمی لہذا فروری ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کے متبعین خواہ

وہ مہجور مرزائی ہوں یا قادیانی ہو دو گروہ کفار درمیان ایمان سے تعلقات رکھنے والے

انہیں کے مثل ہیں۔ ان سے سلام کہہ کرنا، نکاح، شادی، بیابانہ اور فوسل اور تہنیت

میں شرکت کرنا، ان سے درسی و تعلقات قائم کرنا اور اپنے کاروبار میں شرکت اختیار

کرنا بیک وقت حرام محض ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کسی وقت بھی تعلقات

کی بنیاد پر مجاہدت و سناکت ناجائز اور قطع لازم ہے۔

ان کی مادی معاونت، وسائل و ذرائع میں تعویب اور اقتصاد و کاروبار میں شرکت،

مکری و منطقی معاملات میں حسہ داری، اسلام اور اصل اسلام کے ساتھ نفاذ ہے۔ ان کے کاغذوں، فیکٹریوں اور دکانوں سے فریم و فرخت بند زوری جائے۔ ان کے سکولوں، کالجوں، اکیڈمیوں اور سنٹرز میں تعلیم و تعلم سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ ان کے اسٹیوڈنٹوں، سٹوڈنٹوں اور تعلیم کاروں کو کفار و کفریوں کے ادارے سمجھ کر انتہائی محتاط رہنا چاہئے اور ادارہ داروں اور احسن سکول قائم کیا جائے۔ اہل یہ کہ داعیان اسلام ان کو صحیح اسلام کی دعوت دیں اور انہیں ان گندے مذہب اور فاسد عقیدہ سے نکالنے کا جہد و جہاد کریں۔

حفظا معندہ والہ العظیم باللہ سبحانہ واکمل
نقشہ ابوالحسن علیہ السلام علیہ السلام



۹/۴/۷۹

۱۴۲۰/۵/۳

مولانا عبد الولی صاحب حفظہ اللہ دار السلام لاہور

مجھے شیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کے جو ابابامہ اب سے اتفاق ہے۔

عبد الولی
دار السلام لاہور

حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ
مشیر و فاتی شرعی عدالت پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عام کفار کے ساتھ تاجرانہ تعلق اور دیگر بعض معاملات میں میل جول کا جواز ہے لیکن قادیانیوں کی حیثیت دوسرے کافروں سے یکسر مختلف ہے۔ یہ لوگ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن یہ چونکہ استعمار

کا پورا ہے اور استعماری قوتیں اور ان کے ایجنٹ اب بھی ان کے پشت پناہ ہیں، اس لیے یہ اپنے آپ کو نہ صرف یہ کہ کافر اور اہت مسلمہ کے مقابلے میں مرزائی یا قادیانی امت تسلیم نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو با لخصوص مغربی ممالک اور یورپ وغیرہ میں اپنے کو اصل مسلمان باور کراتے ہیں۔

بنا بر میں ان سے معاشرتی و تجارتی تعلقات رکھنے میں ان کو سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ اور مرتد بنانے کا موقع مل جاتا ہے اور اس طرح مغالطوں اور فریب دہی مسلمانوں کو دین اسلام سے منحرف کرنا ان کے لیے آسان ہے۔

اس لیے عام مسلمانوں کو ان کے دام ہم رنگ زمین سے بچانے کے لیے سداً اللذریعہ کے طور پر ان سے تعلقات رکھنا، ان کی معاشرتی تقریبات میں شرکت کرنا اسی طرح ان کی مصنوعات وغیرہ کی خریداری، یہ سب ناجائز ہیں۔ ان سے نفرت و کراہت کا اظہار ضروری ہے، یہ ہماری دینی غیرت کا تقاضا بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی دسپہ کاریوں سے بچانے کے لیے بھی ناگزیر۔

بعداً ما عندی و ائمتہ اعلم بالصواب

حافظ صلاح الدین یوسف

مشیر و قاضی شرعی عدالت پاکستان
خطیب جامعہ الحدیث شاہ فیروز مصطفیٰ آباد لاہور

صلاح الدین یوسف
مدیر شعبہ تحقیق و تالیف دارالاسلام لاہور
مشیر و قاضی شرعی عدالت پاکستان

۲ جون ۲۰۰۹ء

شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ وسلم علی خاتم الانبیاء و المرسلین
محمد و علی آلہ و صحبہ المؤمنین
کے تحسیر کر رہے قسوی سے اتفاق کچھ ایوں الجوان کس کس اللہ کو نفا سے جو کس

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - منشی سردار حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ
 قادیانہوں سے قطع تعلق اور ان سے معاشرتی تعلقات کو دارالسلام
 جو کہیں لکھا ہے وہ بالکل درست ہے - ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب صاحب حفظہ اللہ مولانا آصف اقبال صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتے ہیں، تاہم جہاں انہوں نے
 ناجائز کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں "حرام" کا لفظ زیادہ مناسب ہے اور جہاں ضروری
 کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں لفظ "فرض" زیادہ موزوں ہے - محمد عثمان منیب
 دارالسلام لاہور

مولانا عبدالحق صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

مجھے فضیلت الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے،
 ابوالحسن عبدالحق
 دارالسلام لاہور

مولانا محمد عبد الجبار صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن کریم ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری آسمانی کتاب اللہ عزوجل محمد کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول سے - قرآن مجید کے نزول آمد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ان دونوں کی بین و بین اطاعت و نسیام ، تاقیامت پر
 مرد اور عورت پر فرض ہے - جو کوئی ان دونوں میں ، یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے
 سر مو انحراف اور روگردانی کرے گا اس کے ایمان میں خلل ہے - کجا یہ بات آمد
 کجا یہ کہ کوئی شخص جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء والمرسلین
 ہونے کا انکار کرے اور انکے ایسے شخص کو نبی تسلیم کرے جسے ایک شریف
 انسان کہنا بھی مشکل ہے - قیلاً للعجب!

ہمارے عقیدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرنے والا شخص دجال، کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج، نیز پکارتا ہے۔
اب جو شخص ایک دجال و کذاب کو ہی نبی تسلیم کرے وہ بھی مرد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے تا آنکہ وہ دوبارہ کلمہ شہادت کا خلوص دل سے اقرار کرے۔

مرزا قادیانی نے قرآن مجید فرقان حمیدی میں مانی آرد دل پسند لکھیں کہ میں اردو میں "کافی ثبوت" کسید کرنے کی تسبیح حریت کی ہے۔ تاہم اس کی "ابت کافرو و مرتدہ" کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات و معاملات شرعی و اخلاقی طور پر ناجائز اور حرام ہیں۔ صرف ایک صورت میں ان کے ساتھ تعلق رکھنا درست ہے کہ انہیں دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دینا مفروضہ ہے۔

میں نے مزمع الاثر الشیخ ابوالحسن بیشر احمد ربانی حفظہ اللہ، مزمع و مبع جناب حافظ جلال الدین حفظہ اللہ اور مزمع جناب محمد بن عبد اللہ حفظہ اللہ کے فتوے بالتفصیل جمع کیے ہیں۔ دیکھیں علماء کرام کے فتاویٰ حیات کا یہ کس حد تک مطالعہ کیا ہے۔ میں علی وجہ البصیرت ان تمام علماء کرام کے فتووں سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور حق سے ہٹے ہوئے تمام الم گتہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیدہ توحید و عقیدہ ختم نبوت پر کما حقہ ایمان لانے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اسی عقیدہ پر ہمیں زندہ رکھے اور آئی شیخ، شیخ اور کفر سے عقیدہ پر ہی ہمارا موت آئے۔ آمین یا رب العالمین۔ وصلى الله على النبي محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وعلى أزواجه أمهاتهم إلى يوم الدين.

العبد المذنب الفقير لغفران ربه الفقير

۲۰۰۹ م / ۱۴۳۰ھ / ۱۶/۹/۲۰۰۹
ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار، دار السلام للہی

حافظ محمد عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ مرکز اہلحدیث راوی روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

موجودہ دور مفتوں کا دور ہے ان میں سے ایک بہت بُرا فنم "قادیا نیت ہے" ہر مسلمان مرد و عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ لوگ بلا مشیم کافر و مرتد ہیں راقم الحروف اس مسئلہ میں اپنی جماعت کے جمید کبار علماء کرام کے مدلل تفصیلی فتووں سے متفق ہے

مثل : الشیخ مفتی حافظ صلاح الدین یوسف صاحب
الشیخ مفتی حافظ عبدالستار صاحب
الشیخ مفتی بشرا محمد ربانی صاحب
حفظہم اللہ

العبد
حافظ محمد عثمان مدنی
خطیب مرکز اہلحدیث
۱۰۶- راوی روڈ لاہور

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، آپ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید آخری کتاب اور امت مسلمہ، آخری امت ہے۔ آپ کے بعد نبوت کا ہر دعوے دار جھوٹا ہے، کذاب اور دجال ہو سکتا ہے۔ اس کا صداقت و نبوت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، ایسے میں کسی جھوٹے دعوے دار سے نبوت کی دلیل طلب کرنا بھی غلط اور کفر کے مترادف ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ دین ہدیٰ آپ ﷺ پر مکمل ہو چکا۔ آپ پر دین کے اکمال و اتمام کے بعد رشد و ہدایت کی خاطر کسی اور کی

طرف رجوع کرنا بھی صحیح نہیں، مرزا غلام احمد قادیانی لعنہ اللہ علیہ نے بہت بڑی جسارت کی کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے پیارے رسول کے تاج ختم نبوت کو چرانے اور دین کی تکمیل کے اعزاز کو چھیننے کی کوشش کی۔ علماء اہل حدیث نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی خباثوں اور فتنے کا احساس کیا اور پھر اس پر پورے برصغیر کے علماء کرام کے منفقہ فتویٰ کو جاری کیا۔ بعد ازاں ہر دور میں مرزائیت کے حربوں، فتنوں اور خباثوں کے مقابلے میں مصروف کار رہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے اسلام اور مسلمانوں کے دلی دشمنی طور پر مخالف، دشمن اور ضرر رساں ہیں وہ ہر ہر قدم پر اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کو نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں، ان حالات میں مرزائیت کے فتنے کو سمجھنے، عوام کو سمجھانے کی اشد ضرورت ہے۔ خصوصاً عوام کو ان کی چالوں اور بیٹھے زہر سے بچانے کی خاطر ان کے مقابلے یعنی ان سے علیحدگی اور بچاؤ کی مہم ضرور چلانی چاہیے۔ ان کے ارتداد و کفر اور اسلام و ملک دشمنی سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ انہیں بتانا چاہیے کہ مرزائی شرعی اور قانونی طور پر کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم اقلیت کے حکم میں ہیں۔ ان سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے تاکہ وہ مرزائیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو سکیں۔

والسلام

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

۱۶/۸/۲۰۱۶ء
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

دارالافتاء جامعہ الہادیث چوک دالگرن شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ

الحمد لله الذی انزل علی عبدہ الکتاب فیما بلا اعواج و جعلہ عصمة لمن تمسک بہ و اعتمد علیہ فی الاحقاج و اوجبت فیہ مقاطعة اهل الکفر والشک باصباح المشرعة و المنعاج والصلوة والسلام الاتمان الاکملان علی لہاتم النبیین والمرسلین فہم الذی منقذ اللہ ظلام الکفر والشک بمامعہ من السراج و علی آلہ واصحابہ الذین جامعوا اهل الکفر والنزقة و باینہم من غیر استراج۔ اما لہذا

المجاہد بعون اللہ الملک الفتح الوهاب منہ (الصدق والصواب)
سوالات کا جواب تحریر کرنے سے قبل نامناسب نہ ہوگا کہ مرزا قادیانی نے کہ اسلام دشمنی تحریک کا پس منظر اور اس کے سیاسی افکار و کردار پر ایک چمکھلائی ہوئی نظر ڈال جائے تاکہ جو اسکی لیم اور اہمیت کا پتہ سامنے آدراک ہو سکے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہر صغیر ہندوستان میں ہر شہر سماراج کے خلافت مشاہد ولی اللہ رحمہ اللہ متوفی ۱۷۵۰ء کے مسلسل جد و جہد رواں درواں متوجہ (اور اس کے نتیجے میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں استخلاص وطن کے جسوشنور ہر و انوں اور مجاہدین نے اسلام کی حمایت کا ایسا فقید المثال جوش و خروش دکھلایا کہ ہر شہر سماراج سٹ پٹا کر رہ گیا اور اسے اپنے تاریک مستقبل کے لائے ہر پر گئے اور اسے جنگ آزادی کے اسباب سے جو خیر ہو رہا ہو گیا۔ چنانچہ دس سال کے تحقیق کے بعد اہل حدیث کے ازلے دشمن ڈبلیو ڈبلیو ہنڈ نے ہر شہر حکومت کو یہ رپورٹ پیش کی۔

مہندختان میں بیماری بغاوت کے پس پشت اپنے علماء کو کر رہے ہیں جو عام مسلمانوں کی روش سے ہٹ کر اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طریق پر چلنے والے ہیں اور عام لوگ ان کو واپس کہتے ہیں اور میرے نزدیک واپس اور باغی دونوں ہم معنی الفاظ ہیں جہاں حکومت کو چاہئے کہ ان علماء کے اثر کو ختم کرنے کے لئے اقدام کرے

ہمارے اللہ ہیں مسلمان مگر صہاب و علی

ٹکڑی ٹکڑی کے اسے مشورہ کے بعد برٹش سامراج نے اپنے مستقبل کے تحفظ کے لئے ان علماء کو کم اور ملت اسلامیہ کے خلاف کئی ایک سازشیں تیار کیں۔ مجھ کو مجھ ان کے ایک یہ قادیانی مؤلفا قادیانی نے ملت اسلامیہ اور مسلمانان عالم کے خلاف برطانوی سامراج کے استحکام اور دوام کے لئے اپنے ساری قلمی، فکری، مالی اور سیاسی قوتوں سے تیار کیا اور بے وقف کر دیے۔ برٹش سامراج کو اپنے وفاداری اور اخلاص کا یقین دلانے کے لئے نہ صرف جہاد گاہکے نسخہ کا دعویٰ کر دیا۔ بلکہ سلف و خلف کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے سے گریز تک نہ کیا۔ مرزا قادیانی نے برٹش سامراج کے استحکام اور دوام کے لئے کس قدر بیتاب، انتھک و مخلص مگر مگر برٹش و وفادار تھا۔ ملاحظہ فرمائے۔

۱۸۹۱ء کو اپنے وفاداری کا یقین دلانے کو نوڈر کو چیلنج بھجوائے جس میں لکھا مرزا صاحب نے ہم فروری ۱۸۹۱ء کو اپنے وفاداری کے ختم کر دیا ہے جو حضرت (یعنی گورنمنٹ) کے خدمت میں مع استاء مریدین روانہ کرنا ہے۔ مرزا صاحب کہہ کہ اگرچہ میرے ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے بعض صدقہ دل اور اخلاص اور جوش و وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں عنایت خاصہ کا مستحق ہوں۔۔۔۔ صرف اتنا سوئے کہ کہ سرکار دولت مدار اب خاندان کے نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار، جانثار خاندان ثابت کر چکے ہیں۔ جس کے نسبت گورنمنٹ عالیہ کے مسز حکام نے ہمیشہ مستحکم رات اپنے چیلنج میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے بیکہ خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اسے خود گانتہ پروردگی کی نسبت نہایت حزم و احتیاط سے کام لے۔

نوڈر کو چیلنج میں مزید لکھیے ہیں
بہرجماعت احمدیہ؟ ایک ایسے جماعت ہے جو سرکار انگریزی کے نمک بہروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد احترام گورنمنٹ ہے۔

تبلیغ رسالت جلد ۱

گورنمنٹ سے وفاداری۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ اول والد صاحب کے اثر نے۔ دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، تیسرے خد تعالیٰ کے الہام۔ میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ گورنمنٹ مسلمان کی خیر خواہی اور بہبودی مجھے زیادتی ہے یا میرے والد کو۔
عاجزانه درخواست، ۲۴ ستمبر ۱۸۹۹ء

گورنمنٹ انڈیز کی حمایت۔

اسلامی جہاد جو کہ تبلیغ اسلام اور اسلامی ریاست کی حفاظت کا ضامن اور اس کی توسیع کا باعث ہے کے خلاف اپنی سعی نامشکوہ تکررہ کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں۔
میں نے صد ہا کتا بیرہ جہاد کے مخالف تحریک کے عرب اور مصر اور بلات آ اور افغانستان میں گورنمنٹ انڈیز کی نائید میں شائع کیں۔ باوجود اس کے میری یہ خواہش نہیں کہ اس شخص کو آزادی کی گورنمنٹ کو اطلاق دے یا اس سے کچھ صلہ مانگوں۔ تبلیغ رسالت جلد ۶ ص ۶۶

قادیانی تحریک کی ڈھال :-
کافی واقعات گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے۔ جس کے نیچے احمدی حمایت آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے۔ جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت پھیلتی جاتی ہے۔ ہمارے لئے تبلیغ کا ایک میدان نکلتا ہے۔ قادیانی آرگن۔ الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵

نہ مکہ میں نہ مدینہ میں۔ مرزا صاحب کا وضاحتی بیان :-

میں اپنے نام کو نہ مکہ میں اچھی طرح جلا سکتا ہوں۔ نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل میں اس گورنمنٹ میں۔ جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔ تبلیغ رسالت جلد ۶ ص ۹۶۔

بیک جان دو قالب :- خلیفہ قادیان کا وضاحتی بیان :-

سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ ہمارے حالات اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک جگہ ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کے ترقی کے ساتھ ہمیں بھی آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور اس کو خدا نخواستہ اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس صدمہ سے ہم صحیح محفوظ نہیں رہ سکتے۔ الفضل ۲ جولائی ۱۹۱۱

گویا۔ کون کہتا ہے ہم تمہیں جہاد ہی ہوگی۔ یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔

مجاہدین ۱۸۵۷ کے خلاف مرزا صاحب یوں زہرا لکھتے ہیں۔

جب ۱۸۵۷ کے سوا کچھ دیکھتے ہیں (اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں کو دیکھتے ہیں جنہوں نے عام طور پر ہمیں لگادی تھیں۔ جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہتے۔ تو ہم جس نراہت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ ایک برسوں تک اور کیے ان کے فتوے تھے۔ جن میں نہ رحم تھا نہ عقل تھی، نہ اخلاق نہ انصاف، ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور عرابوں کی طرح اپنے حسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔ بلاشبہ ہم یہ داغ مسلمانوں خاص کر اپنے مولویوں کی پیشانی دمو نہیں سکتے کہ وہ مذہب کے پردے میں ایک غلبہ گناہ کے منکب ہوئے۔ جس کی ہم کسی قوم کی تاریخ نہیں دیکھتے۔ ازالہ اوہام ص ۳۹۰ و ۳۹۱

غلام مرتضیٰ گکوار
مرزا غلام احمد قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے خلاف انگریزی حکومت کو بچاس لاکھ روپے بطور امداد پیش کئے تھے۔ تحفہ قیام ص ۱۶

ڈھال اور تلوار :- قادیانی آرگن الفضل کے حوالے سے ص ۳۳ پر ڈھال کا ذکر آچکا ہے۔ اب تلوار کا حوالہ دیکھتے ہیں جب انگریزی افواج نے عراق پر حملہ کیا تو مرزا کے بیٹے اور خلیفہ بشیر الدین ہود نے اس خوش میں بیان دیا۔ کہ عام ۱۸۵۷ میں کوہنہ دیتے ہیں کہ ہم انگریزی حکومت کا تعاون کرتے اور اس کا فوج پر خوش مناسبتے ہیں ہم کیوں خوش نہ بنائیں۔ ہمارے امام (مرزا قادیانی) نے فرما دیا ہے کہ میں ممدی ہوں اور حکومت برطانیہ

میری نکواری ہے۔ اس لئے ہم خوش مناسبتیں حق بجانب ہیں۔ ہم اس تلوار کی عارف میں جنگ دمک دیکھنا پسند کرتے ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ یہ تلوار آئیں اور ہمیں یہ تلوار چھٹی دکھائی دے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر طاقتور حکومت کے لئے ہی تائید و نصرت فرشتے نازل کر دیے۔ الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء

علامہ احسان الہی غیر شیعہ ترقی ۳ ماہ ۱۹۸۷ء اور علامہ اختر کے مطابق قادیانی خود ایک برصغیر پاک و ہند میں انگریزی (انڈیا) کے سرپرستی میں شروع ہوئی۔ اور اس کی مشابہت پر جوئی نبوت کے گواہ اور حجابا انگریزی حکومت نے اسے ہر طرف سے محفوظ دیا اور اس کے سایہ عاطفت میں یہ خوب چلی چھولی اور پروان چڑھی۔ اس کا مقصد وحید قرآن و رسالت کی اساس پر مسلمانوں کے اندر انتشار و اشتقاق پیدا کرنے اور امت کی وحدت کو بارہ بارہ کنزنا ہے۔ اس ناپاک مقصد کے تکمیل کے لئے مرزا قادیانی قرآن مجید کا سہارا لے کر انگریزوں کو اولی الامر قرار دیا اور اس سے وفاداری کا جنرہ قرار دیا، جناب السیف کو منسوخ اور امام قرار دیا تاکہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے حریت و آزاری کے خیالات اور اسلامی عزت و جمعیت کو ختم کر کے ان کو بیہوش کر لے انگریزوں کے غلام بنایا جاسکے۔ مرزا قادیانی نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جاناکہ اکناف عالم مسلمان ہیں انگریزوں کے تابع ہو جائیں۔ اس کے لئے اس نے ہزار ہا روپے خرچ کر کے کتابیں طبع کروائیں اور انہیں مہر شام، عرب اور افغانستان بھجوا دیا اور انگریزی حکومت کے انتظام اور دھم کے لئے مسلم ممالک میں انہما سوس لاکھ فوجیں بھیجی اور حکومتی سٹراٹجی کو مہیا کیا جانے تاکہ مسلمانان عالم انگریزوں کی سیاست کے آلہ کار بن جائیں علامہ انبال نے سچ فرمایا۔ قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کے دشمن ہیں۔

علامہ اقبال کیسے کہتے تھے
فتنہ ملت بیضا ہے اما مت اس کی۔ جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے
یہ ہے مرزا قادیانی کی تحریک سیاسی میں منظر اور کردار۔ اب سوالات کا جواب پیش خدمت ہے۔

مذکورہ بالا سچ نظر میں

مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ اپنے دعوائے نبوت و رسالت، کفر سے عقائد، شرعی عقائد میں من مانی تاویلات فاسدہ، شرعی احکام میں تغلیسات، کاسیہ و مدیم اللہ کے خلاف کفر و کفران اور پھونان۔ علماء حق کے خلاف ہرزاسی، عالم اسلام کی خلافت کا بے ادب اور براہ عمل وغیرہ اسلام دشمن حکومتوں اور تنظیموں کے ساتھ مواضع پیدا میں اور حربی حربہ کی وجہ سے خود اور بہت کئی لوگوں کو مرتد اور واجب القتل اور ان کی نسلیں، دائروں سے خارج اور بیکار کا شہر ہیں اور ان کو مسلمان سمجھنے والا نہیں کہتے ان کو جو کچھ اقدار سمیٹے اور شیعہ کے وجہ سے حاجات احمد کے بیٹوں اور اہل قادیانے، لائبریری اور بیوی کے ممکن تقاطع، دستوں بائیکاٹ، نہ صرف جان بچا بلکہ شرعاً فوج میں ہے۔

عقیدہ ختم نبوت = عقیدہ ختم نبوت تمام عالم اسلام میں مسلمہ، مصروف اور اجتماعی عقیدہ ہے۔ اس (اس عقیدہ) پر کسی جہت سے یا تاویل سے فتنہ لگانا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور سنت ترین عداوت ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے جو قرآن و احادیث کے لفظوں صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے اور ان میں کسی تاویل کے سوا سے کوئی گنجائش نہیں چنانچہ قرآن مجید میں نص جلی ہے

ماکان محمد اباً احد من رجائکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل نبی علیہم الاحزاب و فرض علیہ علیہ کلیم، تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور فتنہ کرنے والا نہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر یوں ارقام فرماتے ہیں

فمنظور لایق نص فی انہ لاینبی بعدہ و اذا کان لاینبی بعدہ فلا رسول بالظرف الاولی والاخری

لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوت فان کل رسول نبی ولا ینفلس و بذات و درت

الاحادیث المتواترۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جامعۃ من العجاہ

یہ آیت اس عقیدہ ختم نبوت میں نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جب کسی نے نبی کا امکان

نہیں تو رسول بالاولی والا حویٰ نہیں ہے گا کیونکہ مقام رسالت نسبت مقام نبوت کے اخص ہے صحابہ کی ایک جماعت سے مروی احادیث متواترہ اس معنی کو ثابت کر رہے ہیں۔

اعتراض۔ خاتم ناکا دبر کی وجہ سے گھر کے معنی میں ہے۔ میں خاتم کا ترجمہ ختم کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ مرزا صاحب کو اعتراض ہے کہ خاتم کا معنی ختم کرنے والا معنی چنانچہ لکھتے ہیں

فوصلی اللہ علیہ وسلم ختم میں سے کسی مرد کہا ہے نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے فتح کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت صاف ہے دلالت کرتی ہے کہ بعد ہمارے ہی صلیم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ ازالہ اوہام ص ۲۲ طبع اول مصنف مرزا صاحب مرید لکھتے ہیں

ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وخاتم النبیین الا تعلم ان رب الودیم المتفضل ستمی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ذی استثناء وفسرہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله لا نبی بعدی بیان واضح للخالقین للطالین۔ حماة البشرک مصنف مرزا طبع لا نور ص ۳۲۔

اعتراض۔ خاتم کا معنی نبوت کو بند کرنے والا نہیں بلکہ خاتم کا معنی افضل ہے۔ جواب۔ خاتم کا معنی بند کرنے والا نہیں ہے ورنہ معترض مرزا صاحب کے درج ذیل بیان کے وضاحت فرمائیے اس کی طرح پر میری پیش کش میں ختم کا معنی ابھرنے والا ہے اور یہی ہے۔ میرے ساتھ ایک لڑکے پر اہل حقین کا نام جنت تھا چلے وہ لڑکے بیٹے میں سے نکالے تھے اور بعد اس کے میرے نکلا تھا اور میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں پڑا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا۔ ترمذی و ترمذی ص ۳۹ اب معترض بتاتے کہ مرزا صاحب نے اپنی اس عبارت میں خاتم کا معنی بند کرنے کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ یا افضل کے معنوں میں مگر

معم جانے پہلے آپ کو اور آپ کی زبان کو۔ وعدوں میں ہی گذر کر دیکھتے موسم بہار کا۔

اسی ایک نص پر اکتفا کرتے ہوئے احادیث صحیحہ حافضیہ۔ ص ۱۱۱ اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل الانبیاء من من امری منی بنی بیتا حسانہ واملہ الامونج اللبنة من زادیہ فعمل الناس بطوفون بہ وشعبون له ولیقولون هلا وضعت خلفہ اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبیین صحیح البخاری باب خاتم النبیین ج ۱ ص ۱۰۷ و صحیح مسلم باب کونہ خاتم النبیین ج ۲ ص ۲۸۔

و تفسیر میں کثیر ج ۳ ص ۳۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میری اور محمد سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس کے بڑا اجماع اور خوبصورت عمل بنایا ہو مگر ایک رینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ توگت اس کا وہ طواف کرتے اور تعجب کرتے ہوئے کہتے کہ یہ جگہ کیوں چھوڑ دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا میں وہ آئینہ ہوں اور میری بعثت اسے یہ عاقلان ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا یعنی خود بہ نبوت ختم ہو چکی اور میں خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہوں۔

ابن جبرین مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غمۃ السماء انا محمد وانا احمد وانا العاقب الذی یحیی اللہ فی الکلف وانا الحاشرا الذی یحشر الناس علی قدیم وانا العاقب صحیح البخاری باب اسماء الذی ج ۱ ص ۵۶ و زاد یونس فی روایتہ الذی لیس بعدہ نبی وقال فی الفیح لکن عن الترمذی وغیرہ بلفظ لیس بعدہ نبی۔ حاشیہ بخاری ص ۱۰۵۔ ابن کثیر ج ۳ ص ۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں نے فرمایا میرے باپ کا نام ہے میں قرہ ہوں۔ احمد ہوں۔ میں مٹا ہی ہوں کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کو کوئی متا دے گا۔ میں وہ حاضر ہوں کہ میرے قدم ہرگز گونج جائیں گے۔ میرا نام عاقب ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(میں) عن ابی ہریرۃ عن اللہ منہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل علی الانبیاء بست (اعطیت جوامع الکلم و نزلت بالتریب واحلت لی الخنایم وجعلت لی الارض مسجدا وطورا وارسلت الی الخلیفین الخلق کافۃ وختمت بی البیوع۔ رواہ الترمذی لابن ماجہ من حدیث اسماعیل بن جعفر وقال الترمذی

حسن صحیح۔ تفسیر میں کثیر ج ۳ ص ۹۳ و مسلم ج ۱ ص ۱۰۷۔ باب فضائل سید المرسلین ص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے چھ باتوں میں جملہ انبیاء علیہم السلام کو فضیلت دیا گیا ہے (۱) کلمات جامع مجھے بھی ملے ہیں (۲) فتح دیا گیا ساتھ عرب کے (۳) حلال لکے گئے ہیں (۴) میرے لئے غنیمتیں (۵) روئے زمین میرے

لئے مسجد اور تیم بنا گئی۔ (ابن مسعود کا کافیہ الناس کے لئے رسول بنا دیا گیا ہوں اور وہی) ختم کئے گئے میرے ساتھ تمام انبیاء
 دئی کا منت بنو اسرائیل تو سب سے امام اللہ بنی خلفہ بنی وازنہ لاینبی لہدی و سبکون الخلفاء بکثرتوں
 صحیح بخاری ص ۱۹۱ ج ۱۔ مسلم کتاب النبیان ج ۱ ص
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو اسرائیل
 سیاست انبیاء کے بارے میں جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اس کے جانشین بنی ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔
 عنقریب خلفائے مسلمہ ہوں گے

مرزا قادیانی نے اس کے تشریح میں لکھا ۴۔ وہی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت، امامت و خلافت ختم ہو گئی۔ شیخ عبداللہ بن جابر
 لہ من رتبہ مالک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقضت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ سند احمد کذا فی
 تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۹۳۔ ذیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہیں۔ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور وہ نبی
 مخلص اس حقیقت کے تشریح میں لکھتے ہیں۔ اس میں ثابت ہو چکا کہ اب وہی رسالت ناقیامت منقطع ہے۔ ازالم ادھام من کلمۃ
 مزید کہتے ہیں۔ ما کان اللہ ان یرسل نبیا بعد نبینا خاتم النبیین وما کان یردث سلسلۃ النبوة ثانیاً بعد انقطاعہا۔

یہ فریضہ میرا اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلعم خاتم النبیین کے بعد کسی کو بھی نہیں کرے۔ میرے بعد کوئی رسول ہوگا کہ سلسلہ نبوت
 کو رکن کے منقطع ہو جائے کہ بعد پھر جاری کرے۔ آئینہ کمال ص ۳۷۷
 جامعہ الشریعہ میں لکھتے ہیں۔ قد انقطع الوہی بعد وفاتہ و ختم اللہ بہ النبیین۔ جماعۃ الشریعہ ص ۳۳۔
 بیشک آپ کے وفات کے بعد وہی منقطع ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتم کر دیا۔
 مزید لکھتے ہیں ان رسولنا خاتم النبیین و علیہ انقضت سلسلۃ المرسلین۔ حقیقۃ الوہی عنیمہ عربی ص ۲۶
 تحقیقی حمارت رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر رسولوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

۱۶ عن ابی امامۃ العابدی عن الامامہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث طویل انما آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔
 سنن ابن ماجہ باب ثقتہ الرجال ج ۱ ص ۱۷۱ فریضہ و الخاتم۔ حضرت ابو امامہ باعلی نے ایک طویل حدیث
 میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔

عن صفوان بن یوسف عن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاینبی لہدی ولا یمہ بعد امتی۔ یہی کتاب الرضا عن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے کوئی نئی امت نہ بنائیں ہوگی۔
 اعراض۔ لاینبی لہدی سے لائن جس کا نہیں
 جواب۔ جب کہ یہ حدیث صحیح ہے نیز یہ لائن جس کا ہے ۴۲۲۔ اعتبار نہ آئے تو بیچے پڑھنے
 لکھتے ہیں لاینبی لہدی میں دلائل کافی ہیں ۴۔ علیہم السلام ص ۱۲۔ مزید تفصیل کے لئے یہ کتاب تک ص ۱۰۰ تا ۱۰۳ ص ۱۰۰

۱۷ عن ابی حنیفہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اناس من صحبہ یقولون علیکم السلام ولا یأبأکم
 فایأکم وایأکم مقدمہ صحیح مسلم ص ۹۔
 حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے
 وہ تم کو ایسے حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوئی اور یہ تمہاری آباؤ اجداد بنی ہوگی۔ پس آپ ان سے متناظر ہیں
 حضرت ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکون فی آخر الزمان۔ جالون کذابون یا تو تم
 من الہادیت عالم تسمعون ولا یأبأکم وایأکم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔ مقدمہ صحیح مسلم ص ۱۵
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمان میں بہت سے دجال اور کذاب لوگ پیدا ہوں گے جو تمہاری پاس
 آکر تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے اور تمہاری آباء و اجداد سنی نہ ہوگی۔ پس ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا
 ایسا نہ سمجھو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنہ میں ڈال دیں۔

۱۸ عن ثریان بن عبد اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلیم
 منہم انہ بنی اللہ وانا خاتم النبیین لاینبی لہدی۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن ج ۲ ص
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں ہاڑھارک دعوئی
 کہے گا کہ وہ اللہ ہی ہیں ۳ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔
 امام ابن کثیر و توفی ان آحایثہ کو ارفاق فرما کہ بعد رطلہ ازہبہ
 وقد اخبہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لاینبی لہدی لیسلموا

لہذا ان حضرت مولانا بشاوی نے قادیانیت کے کفر پر مبنی یہ فتویٰ اپنے اخبار "اشاعۃ السنۃ" میں شائع کر دیا تھا جس میں مفتیان اہل حدیث کے فتاویٰ کے علاوہ تمام کتابت فکر کے علماء کے فتاویٰ شامل ہیں۔ یہ سب سے پہلے فتویٰ جو مولانا بشاوی کی مساعی و انتہام مرتب ہوئے۔ اب یہ فتویٰ دارالافتاء السلفیہ پیشین محل روڈ لاہور کے زیر انتظام دوبارہ شائع ہو چکا ہے۔

اسی مفتیان اہل حدیث - حضرت شیخ الکل اور مولانا بشاوی رحمہما اللہ کے فتویٰ پر حسب ذیل اہل اہل حدیث مفتیان کرام تصدیقات ثبت ہیں ہیں۔ حافظ عبداللہ محدث غانی پوری - مولانا شمس الحق صاحب خون المعبود - حافظ عبدالرحمان محدث مبارک پوری صاحب حفتہ الاحری - حضرت مولانا عبدالعزیز رحم آبادی - ولی کامل عبدالرحمان بن الدین تلعوی - مولانا مفتی محمد یونس صاحب والا - محمد احمد بن قریب دہلوی صاحب القیاس حسن التقاسیر و مولانا ابو القاسم بنارس - ترجمان مسک اہل حدیث - مولانا شریف الدین پورٹ دہلوی - مولانا عبد الاحد غانی پوری - رحمہما اللہ

تقسیم ملک سے پہلے قادیانیت
 شیخ الاسلام - فاتح قادیان ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری مفتوی نے ایک رسالہ بنام "فتح ننگاہ مرزا شیخان" لکھا کہ کوشاں فرمایا اس رسالہ عدلیت مقالہ پر ہندوستان بھر کے تمام اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی مکاتب فکر کے اہل علم کے مہر تصدیق ثبت ہے۔ اس رسالہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ مرزا شیخ خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری دونوں گروہ کافر ہیں اور ان کو کفر ب محتاج بیان نہیں۔

اس وقت تقسیم ملک سے پہلے اور بعد ہیاد پور سے جے اور ملو پٹنہ کی جے

اسلامیوں پاکستان کا تاریخی فتویٰ اور اس کا متن
 الجوہنہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور اراکین قومی اسمبلی کو تفویق الہی نصیب ہوئی کہ انہوں نے مرزا شیخ کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد کاٹ پیٹھا۔ یہ فیصلہ صرف پاکستان میں کے لئے خوش کن نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے باعث حمد اطمینان اور وجہ مسرت ہے۔ کیونکہ ان کا سازش وجود صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں۔ پورا عالم اسلام ان کے کیمسہ کاریوں کا ہدف ہے۔

اس کے تاریخی فیصلہ کا متن

آئینہ کی دفعہ ۲۶۰ میں مندرجہ بالا کے بعد حسب ذیل نئے شقیں درج کی جائیں گی
 جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطع اور غیر مشروط پر ایمان لے کر لے گا۔ یہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مضمون یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئینہ یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان و اغراض

جیسا کہ تمام ایران کے خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا کہ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئینے میں اسے طرہ ترمیم کرنا ہے۔ تاکہ پیروہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

کسی ایسے مدعی کو نبی یا مصلح تسلیم کرنا ہے۔ جو اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

عبدالغنی ظہیر زائدہ وزیر خارجہ - سنہ ۱۹۷۷ء
 غرضتہ مرزا خاں قادیانی ہوں یا لاہوری اور رومی ہوں تینوں گروہ قرآن و حدیث کے ہمارے مفاد - اجماع امت، پاکستان کے آئینے و قانون، عدالتی فیصلوں اور بعض اسلامی حکموں کے عدالتی فیصلوں کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ صحیح متفق علیہ امر ہے کہ ان کو مسلمان سمجھنے والا شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے اور کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات، سلام کلام - نشت و برخاست، شادی، نجی میں شرکت، معاشرت، تجارت ان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا - فیکٹیوں میں ملازمت ان کے معنوعات کے خرید و فروخت اور ان کے ساتھ رواداری سے پیش آنا وغیرہ شرعاً حرام ہے۔ اب آپ کے ان سوالات کا مدلل اور مفصل اور

مرتب جواب حسب ذیل ہے۔

سوال نمبر ۱۱ جواب ۱۱ کفار کھوسا ہوا ہے کفار کے ساتھ برادرانہ تعلق از روئے قرآن مجید حرام ہے چنانچہ فرمایا
 اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ - الحجرات ۱۰۔ مسلمان تو آپس میں (بھائی بھائی) ہیں۔ اس آیت سے واضح ہوا کہ مسلمان کے بھائی نہیں ہو سکتا۔
 اِنِّيَا بھائی الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم وَاٰخُوَاکُمْ اَوْلِیَاءَ اِنَّ الْعَشْرَیْرَ الْکٰفِرَیْنَ عَلٰی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَتَوَلَّھُمْ فَاِنَّھُمْ
 ھُمُ الْاَقْرَابُ - النورہ ۲۳۔ اے ایمان والو! اپنے بالوں کو اور اپنے بھائیوں کو اپنا رفیق مت بناؤ اگر وہ لوگ
 کفر کو بمقابلہ ایمان عزیز رکھیں۔ اور جو شخص تم میں کماں کے ساتھ رفاقت رکھے گا۔ سو اسے لوگ بڑے ظالم ہیں۔
 ۱۱۔ اَلَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَھُمْ فَاِنَّھُمْ اَوْلِیٰؤُھُمْ فَاُولٰٓئِکَ اَوْلِیٰؤُھُمْ اَبَآءُھُمْ اَوْ اٰخُوَاھُمْ اَوْ اَقْرَابُھُمْ
 اَوْ اَوْلَادُھُمْ اَوْ اَنْھُمْ عَلَیْھِمْ - النورہ ۲۳۔

جولوگ اللہ پر اور قیامت کے دن ہر دمکمل ایمان رکھتے ہیں۔ آپ ان کو نہ پائیں گے کہ وہ ایسے اشخاص سے دوستی رکھیں رکھے
 ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں۔ گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کلب ہی کیوں نہ
 ان نینو آیات بینات سے معلوم ہوا کہ کفار سے ساتھ بزرگوارانہ تعلقات استوار رکھنا بھڑکنا جہنم میں۔ اور ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات
 رکھنا معصیت اور ظلم ہے۔

۱۲۔ جواب۔ کفار پر اور کفار کے ساتھ سلام کلام کی پہل لازم ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ اور دھارنی سے سلام سے پہل کرنے سے منع
 سرور کیا ہے۔ عن ابی ہریرۃ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدُوْا الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارَیْنَ بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اِحَدَھُمْ
 فَاَضْمُرُوْہُ اِلٰی اَھْلِیْہِ۔ رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب السلام ص ۳۹۸۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو اور جب تم ان میں
 سے کسی کو ملو تو ان کو رکتہ نہ دو۔ تاکہ وہ دیور سے نکل کر گریں۔ پس جب یہود اور نصاریٰ جو تمہارے بھائی ہیں ان کے متعلق یہ حکم ہے تو قادیان
 ماخوذوں کے ساتھ ملاؤ سلام کلام کو جائز سمجھنا ہے۔

منافقین کے بارے میں فرمایا۔ فَاَعْرِضُوْا عَلَیْھُمْ اِحْسٰنًا رَّحْمٰتًا مِّنْ رَّبِّکُمْ وَمَا لَھُمْ بِجَھَنَّمَ - النورہ ۹۵۔
 پس تم ان منافقین سے منہ پھرو کیونکہ وہ گندے اور پلید لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

امام محمد بن علی المشورکلی اس آیت کی تفسیر میں ارفاق فرماتے ہیں
 قال لما النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للمؤمنین لا تکلموھم ولا تجالسوھم تجالسوھم فاعرضوا
 عنھم کما امر اللہ - تفسیر فتح العزیز ج ۲ ص ۱۶۱۔ سدی کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ
 تبوک سے واپس تشریف لائے تو منافقین جو شے فخر پیش کرنے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 موہموں کو حکم دیا کہ تم ان منافقوں سے ہاتھ کرو اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست کرو۔ بلکہ ان
 سے منہ پھرو۔

مشورہ حضرت سعید بن جبیر بن عبد الرحمن بن عوف بن مرقیہ نے ۲۸۳ھ رقمطراز ہیں۔
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قالوا ثمانین من المنافقین امرنا حیث قد رما المدینۃ بان لا تکلموھم
 ولا تجالسوھم - جامع البیان ص ۲۸۳۔ کہ غزوہ تبوک سے پہلے جو جانے والے منافقین کی تعداد انہی
 افراد پر مشتمل تھی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے تو ہم کو حکم دیا گیا کہ ان کے ساتھ نہ کھڑے اور نہ بیٹھا کرنا بند کر دیں۔
 اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ منافقین سے سلام کلام اور بیٹھا بیٹھا منع فرمایا۔ چنانکہ قادیان میں یہ منافی
 اور کافر ہیں لہذا ان کے ساتھ سلام کلام وغیرہ نہ کرنا جائز نہیں۔

۱۳۔ جواب ۱۱ اگرچہ اوپر ذکر کیا کہ قادیان میں کہ تیلوں گروہوں کے ساتھ نشست و برخاست جائز نہیں تاہم مزید بھی سن لیجئے
 وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سئمتھم ایت اللہ یکفرنما ولست نصر ارجا فلا تقعدوا متخفم حتی یخوضوا فی حدیث
 فیسروکم اذا سئمتھم - النساء ۱۰۱۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس یہ فرمایا نازل فرما چکا ہے کہ جب تم احکام الہیہ
 کے ساتھ استغناء اور کفر ہو تو ان سے تلوں کو لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔ جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کر دیں۔
 اس حالت میں تم ان ہی جیسے ہو جاؤ گے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ متوفی ۷۰۰ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ اے انکے اذہا ہوا اور انکے اللہ ہی ہوا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بالعبوس معہم فی مکان الذی یکفر فیہ بجماعا بایات اللہ ولست نصر ارجا فلا تقعدوا متخفم حتی یخوضوا فی حدیث
 مع فیہ فلو ان قال تعالیٰ (اذا سئمتھم) فی الہام۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۶۶۷۔

جب کفار کے ساتھ نشست و برخاست کی عادت تمہارے پاس پہنچے جی پر تم اس عادت کے بعد اس سے ہم نہیں اس وقت
 ان کے ہم نشین بنے رہو جہاں اللہ تعالیٰ کی آیات کے کفر کیا جا رہا ہو۔ امتیاز کیا جا رہا اور ان کی چوسہ ہو۔ تم ان کو
 اس حالت پر برقرار رکھو تو تم ہی ان کے اس جرم میں حصہ دار بن گئے۔ اس لئے فرمایا اس حالت میں تم ہی

ان ہی جسے پہنچاؤ گئے۔
 وَإِذْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ يَبْكُونَ فِي آيَاتِنَا فَاتَمَّخَطْنَا بِهِمْ صَخْرَٰتٍ يَخْتَوُونَ حَيْثُ وَجَّهْتُمُوهَا ۖ وَاتَّخَذُوا آلَ إِبْرَاهِيمَ مَثَلًا لِّمَن كَانَ يَكْفُرُ ۚ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ
 اے نبی صبا! قدام لوگوں کو جبکہ جو چاہے اور یوں کو کر دیتے ہیں تو ان سے اٹک جہاں۔ یہاں تک کہ وہ (اس کو جوڑ کر) کسی
 دوسرے کلمات میں تک جا نہیں
 امام قرظی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی آیات اللہ پر نکتہ چینیوں کرتے ہیں اور اللہ کے سیدھے سننے پہنچا کر ان کے مذاق اڑاتے ہیں۔
 ان آیات میں صاف واضح ہے کہ ان کا وہاں اور اور ہیں کا فرق ہے ساتھ ساتھ اور نسبت و ہر ہر اسٹ اور ان کی مخلوقوں میں شرکت پر شکر
 جائز نہیں

جو اب ہر حال میں = عزائموں کے نتیجوں کے لیے چونکہ ما فرس اور کافروں کے ساتھ اور قرآن معاشرت اور منکثت ناجائز اور حرام ہے لہذا اب
 ان میںوں ٹولہ کے ساتھ نہ معاشرت جائز ہے اور نہ ان کے ساتھ منکثت اور خلا ملاحظہ ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں
 وَلَا تَجْرِمُوهُمَ لَعْنَةُ الْكَافِرِينَ ۚ إِنَّهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ كَلِمًا تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ لَا يَعْلَمُونَ لِمَا قَالُوا وَلَٰكِن يُرِيدُونَ لِيُكْفَرُوا بِكُمُ الْإِسْلَامَ ۚ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
 رشتہ دینا مال اللہ حرام ٹھہر چنانچہ قرآن میں دوسرے جگہ فرمایا۔ وَلَا تَجْرِمُوا الْمُشْرِكِينَ ۚ ابقرہ یعنی مشرکوں کا ذوقوں کو
 نکاح نہ دو۔ ان دونوں آیات کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عزائموں کے ساتھ معاشرت منکثت قطعاً جائز نہیں
 اور جو شخص ان کے ساتھ منکثت کرتے ہیں داریں کرتا ہے وہ بھی کافر ہے اس کے دعویٰ اسلام کے قطعاً اعتبار نہیں کیا جاسکتا
 کیونکہ وہ اپنے اس عمل سے قرآن مجید کے نصوص صریحہ کی تکذیب کر رہا ہے۔

جس طرح ان کے ساتھ منکثت اور معاشرت جائز نہیں اسی طرح ان کی شادیوں بہر اتوں اور دیگر فیصلہ نشینوں
 میں شمولیت ہرگز جائز نہیں کہ یہ بوجہ ان کے حوصلہ افزائی میں شامل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں متعدد
 نصوص صریحہ اور جلیہ میں کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی کرنے سے سختی کے ساتھ روک دیا گیا ہے
 وَلَا تَجْرِمُوا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجِدُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ ۚ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
 اسی کا اندازہ نہ دیتی اختیار کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ وہ تو ایسا دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو
 شخص ان کے ساتھ دوستی کی پیٹنگ بڑھائے گا تو وہ (اپنی) میں گاہوگا

امام شروانی اس آیت کے تفسیر میں لکھتے ہیں کہ۔ الظاهر انه خطاب للمؤمنين حقيقة..... پر مبنی ہے
 ووجه تسمیة (الضمی) بحدثة الجملة (ببعضهم اولیاء بعض) انما تقتضى ان هذه الموالاة هي شان هؤلاء
 الكفار لانسانکم فلا تفعلوا ما هو من فعلهم فتكونون مثلمهم ولهذا عقب هذه الجملة التعليلية بما
 كما النتيجة لما فقال (ومن يتولهم منكم فهو فانه منهم) اسی فانه من جماعتهم وفي عدلهم وهو شديد
 شدید۔ فتح القدر ج ۲ ص ۲۹۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کافروں کی دوستی سے روک دیا ہے۔ اور وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ کافروں کے ساتھ
 دوستی کرنا کسی کافر سے گاہم ہے۔ نہ کہ کسی مسلمان کا۔ لہذا تم ان کے ساتھ دوستی اور ربط منقطع کر دو
 ورنہ تم میں اپنی کے حکم میں شامل ہو جاؤ گے اور یہ دوستی ایسا کبیرہ گناہ ہے جو کہ لوگوں کو مستلزم ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجِدُوا آيَةَ الْإِيمَانِ إِلَّا بِالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ
 مَا ظَلَمْتُمْ ۚ إِنَّكُمْ بِعِندِ اللَّهِ كَٰفِرُونَ ۚ (التوبہ ۳۶)۔ اے اہل ایمان نہ دوست کر دو تم اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں
 کو اگر وہ کفر کو ایمان کے مقابلہ میں پسند کریں اور تم میں سے جو شخص ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو ایسے
 لوگ ظالم ہیں۔

ان آیات مقدسہ سے واضح ہے کہ عزائموں کی سہارا اور خوشی کے دوسرے فنکشنوں میں شرکت ہرگز جائز نہیں۔
 سوال یہ ہے جواب۔ جس طرح ان کی شادیں اور خوشی کی مخلوقوں میں شرکت جائز نہیں۔ (اسی طرح ان کی غمی میں
 ان کی حوصلہ افزائی میں جائز نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجِدُوا آيَةَ الْإِيمَانِ إِلَّا بِالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ
 ان کافروں سے منافقوں میں سے کون مر جائے اس کے جنازہ کی ہرگز غماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کوڑا بھوننا
 کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور مرتے دم تک بدکار رہے اطاعت رہے۔ مزید فرمایا۔
 مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّاتِ أَنْ يَقْبَلُوا الْوَيْلَ ۚ وَأُولَٰئِكَ فِي سُنَنِ الْقَوْمِ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجِدُوا آيَةَ الْإِيمَانِ إِلَّا بِالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ وَالْحَقِّ
 ان کافروں سے منافقوں میں سے کون مر جائے اس کے جنازہ کی ہرگز غماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کوڑا بھوننا

الغیب سزا۔۔ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اور در سرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ شریعت دار ہیں کیوں نہ ہوں (اس امر کے ظالم ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوستی میں ان دونوں آیات قرآنیہ سے واضح ہوا کہ کسی کافر زانی وغیرہ کے جنازہ میں شرکت پرگز جائز نہیں خواہ لوئی بڑا مرزا ہی ہو یا نابالغ بچہ ہو کسی جگہ جنازہ میں شمولیت جائز نہیں۔ اور اسی طرح تعزیت کرنا بھی جائز نہیں۔

معاویہ کا جواب۔۔ عام کنارے کے ساتھ مار دیا اور تجارت و بیخوشلان چیزوں کی خرید و فروخت جائز ہے مگر مرزا محبتوں کے تینوں گروہوں کے ساتھ تجارت اور خرید و فروخت جائز نہیں کہ یہ لوگ عام کفار سے زیادہ خطرناک اور اسلام کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ بہر حال لوگ سماج کا خود کا شتہ لہذا اچھا ماہر ہو کر کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور طریق ہمالک وغیرہ میں اپنے اصل مسلمان کی تبدیل کرتے ہیں۔ اور اپنی تجارت کی آمدنی مرزا ثبوت کی تبلیغ پر خرچ کرتے ہیں۔ اور ان کو نہ عقیدہ اور بے علم مسلمانوں کو سمجھانے کے لئے انہوں کو دیکھ کر لڑھکیں چھایا بڑا اور ہم دشمن قوتیں ان کی بیخوشیوں تک رہی ہیں۔ اس لئے ان کیساتھ تجارت کرنا اتقادان علی المعصیۃ اور ان سے ملنا مفہم کرنا ہے۔ جو کہ کسی طرح بھی جائز نہیں۔

سوال لکھ گیا جواب۔ اس سوال کا جواب سوال کے جواب سے آچکا ہے۔ بہر ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرنا اور ان سے کامی معنوعات خریدنا اتقادان علی المعصیۃ ہے اور اتقادان علی المعصیۃ اسلام۔ تجارت ہے جو ہرگز جائز نہیں۔ خوب سوال ہے۔ ان کی تعلیم کا نہیں اور بیورشیاں دراصل مرزائیت کے ترہیبی ادارے ہیں ان میں اپنے معصوم اور طالی اذہن بچوں کو تعلیم دلانا اور ان کی عاقبت خراب کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ حلا ملاء۔ ان کی مہالست اور ان کے ان اداروں اور مجلسوں میں شرکت سے منع فرمایا۔

محمود اللہ انزل علیک اللقب مینہ ایت حکمت حق ام الكتاب واخر مشیخت فلما ایزین فی قلبہم کتبہم یتبعون ما تقابہ مینہ ابتداء الفتیۃ۔ آل عمران ۷۔ اسی نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ اس میں بعض آیتیں کھل صاف مضمون کی ہیں وہ قرآن شریف کی اصل اور بنیاد ہیں جن کو محکم کہے ہیں اور بعض آیتیں گول گول مضمون کا ہیں جو حق کے دل پرے ہوتے ہیں یعنی کچھ ہیں

ان کا من اکثر اس آیت کے تفسیر میں رقمطراز ہیں۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت تلی صلی اللہ علیہ وسلم هذه الآية قالت تمل رسول اللہ علیہ وسلم فاذا راہ تجادلون یتبعون ما نشاءوا باہ منه فالتکت الذین صماح لہم فاضوہم سستی ولی سورۃ ابی داؤد الطماسی فالک الذین صمی اللہ فاحذروہ۔ تفسیر

ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۵ ۳۴۶۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو منشا بہ آیات کا پیچھا کرتے ہوں تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے جن کی مذمت کی ہے۔ لہذا تم ان کے مجلسوں سے بچو۔

مشہور اور نامور مفسر امام شوکانی فرماتے ہیں۔ ولفظ ابن جریر وغیرہ فہم الذین صمی اللہ فلا تجالسوہم

فتح القدیر ج ۱ ص ۳۱۸ و ۳۱۹۔ (۱) ابن جریر وغیرہ کے مطابق منشا بہ آیات پر بحث کرنے والے ہیں اللہ نے اس آیت میں مراد لیتے لکھتا ان گروہوں کے ساتھ میل ملاپ اور بیٹھنا اعمقنا نہ رکھو۔

اس تفسیر اور صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل زلیخ اور نتنہ جو مروہ سے شرعاً ائن تعلق رہنا فرما گیا ہے اور منشا بہی اپنے عقائد باطلہ اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا قائل اور داعی ہونے کی وجہ سے بلاشبہ ابن ربیع۔ فتنہ جو اور کافر میں لہذا ان کے بھونڈے شیعوں میں بچوں کو تعلیم دلانا قطعاً جائز نہیں۔

جولہ اللہ کے نام سے۔ ان کے ساتھ دروا دارن ہر زمانہ اور ان کی معصومات کا استعمال مباح جائز نہیں جیسا کہ لڑایا ولا ترکوا الی الذین فاکلوا فہم مشابہ الذناب وما لکم من دین اللہ بین اولیاءہم لا تظہرون۔ سورہ ہود ۱۱۳۔ اظہر لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مت جھکو (رواداری سے پیش نہ آؤ) جو اگر ایسا کہو گے تو جس دوزخ کی آگ چٹ جائے گی۔ اور اللہ کے سوا تم ہمارے کوئی مددگار نہ ہوگا۔ بہر حال تم ظالموں کے شرک پر جسے تو تم کو اللہ کی مدد نہ ملے گی۔

امام شوکانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی جو لوگ فاسق اور ریکل میں ان سے کوئی دیکھ کر اور صحبت نہ رکھو۔ چاہے وہ کافر ہوں یا نامت مسلمان۔ فتح القدیر للشوکانی۔ اشرف المباحث ص ۲۸۱۔

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا نے جو کلمہ کافرین لہذا ان سے تہ رواداری رکھنا جائز نہیں۔ اسی لیے کہ اس میں ان کی حوصلہ افزائی اور بلوئی ہوتی ہے اس طرح کہ مصنوعات کا استعمال بھی ان کا تعاون ہے لہذا ان کے ساتھ تعاون بھی حرام ہے۔
 خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کے نصیحت کثیر و زناجت ہوا کہ یہ اسلام دشمن اور انگریزوں کے سامنے لڑکھٹ اور اس میں خود کاشت پورا ہے۔ جو اس نے جماد الاول سے جان چھڑانے اور نہ ہونے والی مسلمانوں سے دلچسپی جذبہ جماد سر کرنے کے لیے اور یوں اپنے اقتدار کو کھول دینے کے لیے اس خبیث اور شجر ممنوم کا

کاشت کی: یہ مرزا قادیانی کا اسلام دشمنی پر سیاسی پس منظر تھا اس کا عقیدہ اور عمل تو مذکورہ نصوص صریحہ۔ دلائل قطعیہ، برہانین جلیہ، اجماع امت اور پاکستان آئین و قانون۔ عدالتی فیصلوں سے مطابقت قادیانی صاحب اور جوبھی خود کافر اور کفر سے مرید بھی کافر اور خارج از اسلام ہیں۔ اور مرتد ہیں۔ اب مرزائیوں کی لادروہ قادیانی اور ربوبی نہیں کافر ہیں اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے ان کو مسلمان سمجھنے والا یا ان کے کفر میں شک کرنے والا ہے دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ اور کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات۔ سلام کلام۔ نشست و برخاست، مناکحت، معاشرت، شادی، علمی میں شرکت اور غمی میں تعزیت، تجارت، ان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ ٹیکٹیوں میں ملازمت، ان کی مصنوعات کا استعمال اور ان کے ساتھ رواداری بہتر تا غریبیکہ زندگی تمام شعبوں اور مراحل و مظاہر میں جلوہ دکھاتا ترک مولات اور سوشل ہائیٹیاٹ اسلامی فریضہ ہے اور یہ ایسا ناگزیر فرض ہے کہ اس کے ترک پر عذاب الہی کا خطرہ خارج از امکان نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس خطرے کا

الذم سے مکالمے ملاحظہ فرمائیے۔
 قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَاَسْئَلُكُمْ فَاْتَمَرْتُمْ بِهَا وَتَجَاوَزْتُمْ عَنْهَا فَاصْبِرْوا كَمَا صَبَرَ اللَّهُ فَاَنْتُمْ بآيَاتِهِ لَآتِيْنَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ سورۃ توبہ ۲۴۔

اس عذاب الہی سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لیے مرزائیوں کے تینوں گروہوں کا سوشل ہائیٹیاٹ کرنا ہوگا ورنہ ...

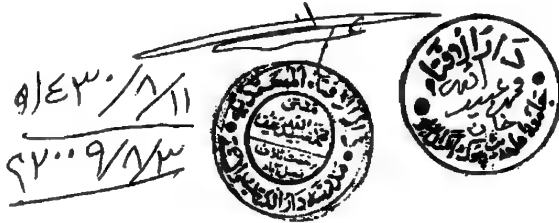
خُذْ اَوْصَالَ دَنَا اِبْرَادَةَ فِي الْجَوَابِ بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ الوصایا والیہ المرجح والکتاب فی یوم الحساب وبنعمتہ تتم الصلوات والصلوة والسلام الايمان الاکلان علی نبیہ محمد عبدہ ورسولہ وآلہ وصحابہ الی یوم الایمان

العبد الضعیف محمد سعید خان عفیض بن الشیخ محمد حسین بلوچ۔ غفرلہ ولوالدیہ۔

ان دار الافتاء المحمدیہ۔ سید امۃ العزیز اہل حدیث۔ رحمت ٹاؤن۔ ذیصل آباد۔

۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ھ میں جامعہ اہل حدیث لاہور۔

۱۳۱۲ھ میں جامعہ اہل حدیث پاکستان۔



پروفیسر شہاب الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث کشمیر

قرآن و حدیث کی مدنی میں اور دستور پاکستان کے مطابق تادیبانی غیر مسلم ہیں۔
 ان کے ساتھ عزیز داری، عیالیت کا معاملہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے
 ان سے قطع تعلیق اور بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے،
 اس کے رد میں عزیزیم یعنی بشریاتی حفظہ اللہ نہ مدنیہ ذیل لکھ دیے ہیں
 دائم کھل آفتاب کرتا ہے، دائم ہی عین مسطور رقم کر کے اس تانہ
 میں شریک ہونا سعادت سمجھتا ہے
 احب العالمین دولت سفح
 والند اعلم
 لعل اللہ برزقنی صلاحاً

نبیہ جوابات سے سفح ہے۔

پروفیسر شہاب الدین مدنی مہتمم جامعہ محمد سعید

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث کٹر المرحۃ ڈاکٹر حسین عیالیت نوح نوح
 آزاد ریاست جوں و کسٹم



جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی، آزاد کشمیر

الجواب لحن الوهاب والیہ برقعہ والیہ حاکب!

موزائی، قادریان، لادھوری یا کسی بھی اور نام سے کوئی طبقہ یا کوئی فرقہ جو کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر ہے، یا اس کے بعد کسی اور نبی کی
 نبوت کا مدعی ہے اس فرقہ یا شخص یا گروہ کی طرف سے لعینت کی عقوبت

عے کا فریجہ۔ اس کے گزینے شکر کرنے والا خود بھی سلوک اور نجات عن
اعلم الاسلامیہ ہے۔

ایسے لغوات کے ساتھ کہ یہی قسم کا تعلق، خواہ وہ سماجی بنیادوں پر
بیرونی اور بنیادوں پر قطعاً ممنوع اور حرام ہے۔ اسلام میں ایسے شخص
کیا کہ تعلق کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

لہذا ایسے تمام فرق اور لغوات کا ہر طرح سے بائیکاٹ کیا جائے ان سے کسی قسم
کا تعلق نہیں، خوشی، لین، دین مکمل طور پر قطع کیا جائے۔

کیونکہ آقا علیہ السلام کی صحبت ہجو والا بیان ہے۔ اور آقا کے دستوں سے لغت بھی
امیان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اور صفحہ مطاوف فرمائے اور آقا علیہ السلام کی نسبت
لعیب فرمائے۔

میر میں اپنے تمام شیخی کے وقت وہی سے سو سفید متفق ہوں
انہوں نے جو لکھا ہے بالکل حق اور سچ اور صحیح لکھا ہے۔

اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے اور دشمنان اسلام اور

منکرین نبوت کو نصیبت دنا بود فرمائے

آمین یا رب العالمین

کتبہ اوج العباد وأحقہم إلى الله

محمد صالح المنجد

مدیر التعلیم جامعہ لتعلیم القرآن کربلا اترکستمبر

پرنسپل

جامعہ التعلیم القرآن کربلا اترکستمبر

ادب حدیث مسئلہ

7/6/2009

مفتی عبدالرحمن رحمانی رحمۃ اللہ علیہ
دارالقضاء والافتاء جامع مسجد القادسیہ چورجی لاہور

حاکم سرحدیں لاہور لکھنؤ سے فوج و تدارک قادیانوں کے ساتھ معاشرتی مقاطع یعنی
سوشل بائیکاٹ کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر دریافت کیا گیا ہے یہو انعام کتابت
حند علیہ السلام سے عقائد کی توحید اور جنسین قادیانوں کے سوشل بائیکاٹ کو موجودہ
حالات کے تقاضوں میں نظر رکھ کر اور دیا گیا ہے۔

قادیانوں نے اسلام کے ثابت شدہ بنیادی عقائد ختم نبوت وغیرہ کے انکار کیا ہے اور قرآنی آیات کی
من مانی تاویلات پیش کی ہیں لہذا مندرجہ ذیل آیتیں ان کے صریحاً قرآنی مخالف اور
مخالف ہیں۔ ~~قَدْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ فَذَرْهُنَّ وَمَا يَفْقَهُنَّ إِلَّا الضَّرْبَ وَمَا أَفْقَهُنَّ إِلَّا الضَّرْبَ وَمَا أَفْقَهُنَّ إِلَّا الضَّرْبَ~~
سمعتم آیات اللہ بکفر بها ولسیتفراء بجاف لا تقصدوا المعجم حتی یخوضونی حریت غیرہ
انکم اذا فقلتم (الافتاء، ۱۶) تو ظاہر ہے کہ جب قرآن اور مستحق نہیں کہا تو نسبت پر
تذکرہ منہ لیا گیا ہے تو اس کے برعکس ان سے جو معاشرتی روابط معطل ہو جائیں گے
تو کفار سے بنا کر ان کو اسلام کا دارالافتاء قرار دیا جائے گا بالاعتراف ہی کہ ان کے عقائد و تصویب
ترجمہ میں مسلمانوں کو قادیانوں کے معاشرتی روابط ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے



مفتی عبدالرحمن رحمانی
رئیس دارالقضاء والافتاء

مسجد القادسیہ چورجی لاہور

شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب حفظہ اللہ دار الحدیث محمدیہ ملتان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ط (المحل ۴۳)

سوالی میں مذکورہ عقائد کے حامل گروہ کے ساتھ مسلمانوں کو کل طور پر بائیکاٹ کرنا لازم ہے۔
 ان کے ساتھ کسی بھی انداز میں معاشرتی تعلق کا سائیکائی تعلق اس بنا پر ممنوع نہیں کہ یہ کافر ہیں اور ملت اسلامیہ
 سے خارج ہیں۔ گناہ کے ساتھ بغیر تعلق قائم رکھنے کی صورتیں کئی کیفیت سے اخذ کی جاسکتی ہیں
 یہ جوئے اسلامی شاعراستعمال کرتے ہیں، قادیانی کی بیویوں کو اہلیات المؤمنین، اس کے خاندان کو
 اہل بیت اور اس کے درجہ مرتدین کو محال دعوئے دہیے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ بین الاقوامی سطح
 پر یہ فرقہ اسلام اور ممالک اسلام کو صحیح فلاح سازشوں میں مصروف ہے، ان کا شرعی حکم
 سے بڑھ کر ہے۔ بنا بریں باہر اور یہ ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کی جاسکتی ہے۔
 سلام دیکھا، فردو جامعہ کے ساتھ برادرانہ تعلق، شادیاہ و خوشن و غمی میں شرکت
 تجارت لین دین اور ان کی صفو عمارت کا بائیکاٹ کرنا، ختم نبوت، اس کے ماننے والوں پر الزام
 ہے کہ ان کے ساتھ کسی بھی انداز کا تعاون اسلام، پاکت ن اور پوری ملت اسلامیہ کے لئے
 نقصان دہ ہے۔ دلائل کا استقصا دیکھ کر علماء کے فتاویٰ میں واضح نہیں ان کی تائید کرتا ہوں۔
 البتہ ان کے کسی فرد کو ان کے گزریہ عقائد سمجھانے کے لئے اس سے کلام کرنا کہ مجلس میں آئیے
 بیعت کرنا عاقبت ہے بلکہ فرد ہے۔ ہر گز اس کا اصلاح پر جانتے۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب

محمد رفیق

۴/۴/۲۰۱۳ء
 شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ
 صدر لہ پور، پاکستان
 صلح حدیث

دارالحدیث محمدیہ
 جلال آباد، پاکستان
 061-4210363

مولانا ابو عمر عبدالعزیز النورستانی صاحب حفظہ اللہ جامعہ الاثریہ پشاور

No: ۵۱۸/۲۰۱۵
الرفعات ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Date: ۲۹-۰۳-۲۰۱۵

الحمد لله رب العالمين ولاعدوان الا على الظالمين والصلاة والسلام على من ختم به النبوة الى يوم الدين وعلى اله الذين اعتقدوا على ختم نبوة محمد ﷺ وعليه قاتلوا مسيلمة والأسود الكذابين الدجالين . وعلى من تبعهم بهذه العقيدة الى يوم الدين . (ما بعد

واضح ہو کہ عام کفار کیساتھ تعلقات و معاملات میل جول بغیر محبت قلبی کے اگرچہ جائز ہے بشرطیکہ محارب نہ ہو لیکن قادیانوں کا معاملہ بالکل اور کفار سے قطعاً جداگانہ ہے، کیوں کہ یہ مرتدین کے زمرے میں آتے ہیں اگرچہ کلمہ کا اقرار کر کے نماز بھی ادا کرتے ہیں مگر اسلام کے اہم عقیدہ سے جو ختم نبوت ہے منکر ہیں اور ہر وقت اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں رہتے ہیں، غیر مسلم قوموں اور سادہ لوح مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ حقیقی پاپے اور سچے مسلمان تو ہم ہیں لہذا عام مسلمانوں کو انکے دجل اور فریب سے بچانے اور اسلامی غیرت و حمیت کو بروئے کار لانے اور رسول اللہ ﷺ سے حقیقی محبت کے اظہار کیلئے منکرین ختم نبوت سے ہر قسم تعلق لین دین غمی و خوشی میں شرکت تجارتی تعلقات اور انکے ہوٹلوں، ہسپتالوں میں ان سے تعامل کرنا اور انکے کارخانوں کی مصنوعات اور انکے افراد و جماعات سے مکمل مقاطعہ کرنا فرض ہے یہی اسلام اور حقیقی محبت رسول ﷺ کا تقاضا ہے۔

یہ کوئی جذباتی فیصلہ نہیں بلکہ اس پر قرآن و سنت سے بہت دلائل موجود ہیں جو کہ علماء کرام نے اپنے فتوؤں میں زیب قرطاس کئے ہیں، میں بھی قادیانیوں کے دشمنوں اور مجانب رسول ﷺ اور داعیان ختم نبوت کے سلک میں منسلک ہونے کی غرض سے چند دلائل درج کرتا ہوں۔

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

ومن ادعى النبوة ، او صدق من ادعاه ، فقد ارتد ، لأن مسيلمة لما ادعى النبوة وصلفه قومه صاروا بذلك مرتدين وكذلك طليحة الأسدي ومصدقوه، وقال النبي ﷺ لا تقوم الساعة حتى يعث دجالون كذابون قريبا من

ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله (رواه البخاری ۵۰۹/۱ و مسلم ۳۹۷/۲ المغنی لابن قدامة ۲۹۸/۱۲)

اور مرتدین کا حکم شرعاً قتل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ومن يرتد منكم عن دينه فيمت وهو كافر فأولئك حبطت أعمالهم في الدنيا والآخرة وأولئك هم فيها خالدون . سورة البقرة ۲۱۷ . اور رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ہے،

من بدل دينه فاقتلوه، رواه ابو داود ۲/۲۵۰ وصححه الألبانی.

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

وأجمع أهل العلم على وجوب قتل المرتدين۔ روى ذلك عن ابى بكر، وعلی، ومعاذ، وأبى موسى، وابن عباس،

وخالد، وغيرهم، رضى الله عنهم، المغنى لابن قدامہ ۱۲/۲۶۴

اور مرتدین کیساتھ قتال حاکم وقت کا کام ہے جیسے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کیا۔

چونکہ قتال حاکم وقت کا فریضہ ہے لہذا مسلمانوں پر ان سے مقاطعہ فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولا تتركوا الى الدين ظلموا فتمسككم النار. سورة هود ۱۱۳

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا آباءكم واهوانكم اولياء ان استحبوا الكفر على الايمان ومن يتولهم منكم

فاولئك هم الظالمون. التوبة ۲۳

لا تتجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباءهم او ابناهم هم او

عشيرتهم. سورة المجادلة، ۲۲

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين. سورة النساء ۱۳۳

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوى وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالموودة وقد كفروا بما جاءكم من الحق

يخرجون الرسول واهلكم ان تؤمنوا بالله ربكم ان كنتم خرجتم جهادا في سبيلى وابتغاء مرضاتى تسرون

اليهم بالموودة وانا اعلم بما اخفيتم وما اعلنتم ومن يفعله منكم فقد ضل سواء السبيل. سورة الممتحنة ۱

فاما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله. سورة آل عمران، ۷

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسکی تفسیر میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

اولئك الذين ساءهم الله فاحذرهم، رواه البخارى ۲/۶۵۲

لہذا ان حالات میں اہل اسلام پر واجب ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم تعلقات منقطع کریں اور ان سے نفرت اور کراہت

کا اظہار کریں کیونکہ یہی اسلامی فریضہ اور لازم ہے۔

ههنا والله اعلم۔ کتبہ ابو عمر عبدالعزیز النورستانی



مدیر الجامعۃ الأثریة بیٹنفس

حافظ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ مدرسہ اہل الحدیث حضور، انک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الأمين: خاتم النبيين أي آخر النبيين ورَضِيَ رَضِيَ عَنْهُمْ مِنْ تَبِعَهُمْ يَاحَسَنَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، أما بعد:

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے لہذا آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی پیدا ہوگا۔

اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام تبعین: قادیانی، مرزائی اور لاہوری مرزائی سب کے سب کچھ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں، تفصیل کے لئے دیکھئے مولانا محمد ثار شاہ الحق اثری حفظہ اللہ کی کتاب ”قادیانی کافر کیوں؟“ اور کتب متعلقہ۔ اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کا مختصر اور جامع جواب درج ذیل ہے:

سورۃ الممتحنہ (آیت: ۴) اور دیگر دلائل کی رُو سے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ قادیانیوں، مرزائیوں اور تمام کفار و مرتدین سے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔ ان سے میل جول، نشست و برخاست اور شادی غمی میں شرکت نہ رکھے اور سلام و کلام منقطع کر دے۔

تنبیہ: اگر قادیانیوں، مرزائیوں اور کفار و مرتدین کو دعوت اسلام اور ان کے شبہات کا رد مقصود ہو تو اہل علم حضرات شرائط شرعیہ کے مطابق ان سے کلام کر سکتے ہیں۔

ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ ان کفار و مرتدین سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت نہ کرے، ان کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں کا کھل بائیکاٹ کرے۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں اور ہسپتالوں میں ہرگز نہ جائے اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج بالکل نہ کروائے۔

یہ لوگ یہود و نصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں لہذا ان کے ساتھ کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے بلکہ اپنے تمام وسائل کے ساتھ ہر طریقے سے ان کفار و مرتدین کی پوری مخالفت کر کے ان کی دعوت کو ختم کرنے اور دین اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کی جائے۔



حافظ زبیر علی زئی صاحب
مدرسہ اہل الحدیث حضور۔ ضلع انک، پاکستان

(۳۱/ مارچ ۲۰۱۰ء)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علیؑ سے فرمایا:

ایسا تم اس بات پر زراعتی نہیں کہ تمہارا میرے لئے دوسرا درجہ ہے جو فوت نہیں ملے گا
 کیتے عبادن علیہم کما تمہا مراکے دس کے میرے ہم کوئی بن نہیں ہوگا (ابن ماجہ السنۃ : ۱۲۱)
 ان احادیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر موعی نبوت کا فراموش دین سے خارج ہے جیسا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایسا دفع میں مسویا ہوا تھا، میں نے خوب میں دیکھا کہ میرے عاقل میں سونے کے دو ٹکٹن ہیں
 رہیں دیکھو میں بہت برکتناں ہو گیا، خوب ہی میں مجھے حکم دیا گیا کہ ان پر چھوٹ
 مارو، میں نے جب ان پر چھوٹ مارا تو دونوں دفعہ حیرت برکت میں اس خوب
 کی قبیر یہ کہ گھر میرے بعد دو حجوتے مشنیں پیغمبری ما و لوسی کریں گے ان میں
 ایک مسود یعنی ہے اور دوسرا مسیلہ کذاب (یحییٰ بن یزید، الغازی : ۱۳۷۹)

جیسا کہ ایک مدرس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد نبوت میں مسیلہ کذاب مدنیہ طیبہ آریا اور کینے
 ثناء اور حمد میں اللہ تعالیٰ اپنے لیے جانشین بنا دیں جو ان کی فرمائشوں کرنے کو بنا رہے ہوں، اور مسیلہ کذاب
 اپنے ساتھ پیشا سے گریں کوئی لیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت تک پہنچا ہوا تھا کہ میں نے
 اس وقت آج کے جانکے میں ایک چھتری تھی، آپ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا

و اگر تم مجھ سے یہ چیزیں سناؤ تو میں نہیں دے گا
 جانشین تو دور کی بات ہے اللہ تعالیٰ ہی تمہاری تعمیر میں
 جو کچھ دیا ہے تو اس سے نہیں بچ سکتے گا اور تو دور کی بات
 تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بتا کر دے گا کہ میں تو کتنا ہوں کہ
 تو اس دشمن ہے جس کا حال مجھے اللہ تعالیٰ نے خوب سنا دیا
 ہے (یحییٰ بن یزید، الغازی : ۱۳۷۹)

پھر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق حضرت وحی اللہ کے جالوں جنم واصل ہوا، ایک دور کے خاتم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مقتدب پرے میرے ہتھن کذاب پیدا ہوں گے، سب کے سب اپنے بن ہونے کا
 دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی بن نہیں
 ہوتا (ابو داؤد، السنن : ۱۳۷۹)

عبدالعزیز اور بلوٹ گھنسی چتر مرگ تو اس کے سب سے زیادہ تعداد صحابہ کرام تھے جبکہ عبدالحکیم کی جانب
دنیاء سے شریاب برکت تھے۔

پھر مولانا عبدالحکیم شاعر نہ تھے وہ نہ ہی شاعر اور نہ ہی ادیب کے شاہانہ شان تھے لیکن مرزا قادیانی شاعر تھا اس کے
دور میں وہ ان کا سر میں بیٹ سے اشعار وہ تصدیق لکھے، اور مرزا قادیانی، مولانا عبدالحکیم کا نکل وہ ہر روز ہے
تو ادیب تو شاعر نہ تھے یہ عکس میں شاعر اور ادیب سے آگے، اس کا مطلب ہے مرزا قادیانی مولانا عبدالحکیم
وہم کا عکس تھا نہیں ہے۔

۲۔ مولانا عبدالحکیم کے متعلق اعداد و کتاب میں بڑے ادیب فحش تو مولانا عبدالحکیم نے نہیں تھے جبکہ مرزا قادیانی انتہائی
بد زبان اور فحش تھے، اس نے غنا لکھنے کو دلا لڑنا اور دلا لڑنا لکھا ہے جبکہ مولانا عبدالحکیم نے آئینہ کلامت میں لکھا ہے
یہ جن لوگوں نے میری نقدیں نہیں کی وہ جب لکھنؤ کی اولاد ہیں۔

مولانا عبدالحکیم نے اپنے غنا لکھنے کے حق میں لکھا، ایسی زبان و سہالی نہیں کی ہے، اس بناء مرزا قادیانی متعلق طور
پر مولانا عبدالحکیم کا عکس نہیں ہے۔

۳۔ مولانا عبدالحکیم نے اپنی زندگی میں جہاد کیا اور سترہ فیروزات میں خود شریک برکتے اور بڑے زہاد اور
جہاد تھا کہ جہاد میں رہے، ان کا کہنا ہے کہ مرزا قادیانی جہاد کی مخالفت کا فتویٰ جاری کیا، اور پاکستان
مولانا عبدالحکیم کا عکس لکھا ہے، اگرچہ نہیں، کہم ایسا معلوم کرتا ہے کہ اس نے مولانا عبدالحکیم کی عقائد
کو مٹانے کیلئے وزارت اعلیٰ کیا، چارے نزدیک مرزا قادیانی، اندیشہ کا خود کا مشہور اور انشاء جس نے معاشروں
میں پھوٹ گئی اور جہاد کو حرام قرار دیا کہہ اس نے ڈیڑھ گھنٹہ معاشروں کو حاضر کر دیا تھا جس پر یہ ہے
بانی پاکستان محمد علی جناح جب فوت براتے تو مشہور قادیانی ظفر اللغات نے ان کے جنازہ میں شرکت نہ کی
خود کہے جھوٹا برکتے تھے درج ذیل ذرا لکھتے قابل غور ہیں۔

۴۔ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں پہلی بار لکھی کہ اس کا نکل محمدس بیگم سے ہوا۔ لیکن ہوا ہوں کہ محمدس بیگم
کے مدبریت جو مرزا قادیانی کی ہڈوں سے تھے، انہوں نے دہشتہ دینے سے صاف انکار کر دیا اور محمدس بیگم کا نکل
کس مدبریت کہ مرزا قادیانی اس کے نکل کی حسرت دل میں لئے برکتے آئے جہاں روانہ ہوا
پھر مرزا قادیانی نے مولانا شادیم اور شریک مریم سے بیانیہ کیا اور میں جھوٹا اور فحش ہوں تو میں
تھا وہ ان زندگی میں ہرگز ہر جاؤں، چنانچہ وہ اس بیانیہ کے برکتے ہوا بیگم بیگم کی ہمارے سے مدبر
میں مرا جیکہ مولانا شادیم اور شریک مریم نے ۱۹۴۵ء میں مرزا قادیانی کی وفات سے
پانچسویں سال بعد زندہ رہے، ہیں وہ متعلق تھے جنہیں بنا دیر حکومت پاکستان نے ۱۹۶۶ء میں قادیانیوں
کو قید مسلم قرار دیا، اور محمد ادیب لکھنؤ

پہر حال عقیدہ ختم نبوت بنیاد عقائد میں سے ہے۔ چارے درجہ ان کے مطابق اس کا منکر مرتد اور واجب القتل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن لوگوں نے بس دوسری نبوت کیا، چھاپا اور ان کے ان سے عقیدہ کی تکمیل اس عقیدہ ختم نبوت پر انجام نہ دے دی چنانچہ میرا لہ سنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا کعب بن سعید رضی اللہ عنہ جیسے مدینہ نبوت کو تعلق کر دیا اور ان کے خاتمے کیلئے باقاعدہ لشکر کشی کی گئی، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قادیانی، اسلام صاحب اسلام اور اہل اسلام کے ہر اعتبار سے دشمن ہیں اور دشمنی کا کوئی موقع ملتا ہے نہیں جانے دیتے اس لئے ضروری ہے کہ ان سے معاشرتی اور تجارتی تعلقات کے ختم و مصلحت کر دی جائے جیسا کہ سردار کے دوسرے حصہ کے متعلق استفسار کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے کے لئے مسلم توحید باری تعالیٰ کے ساتھ اس امر کا اقرار کرنا اور امتحانی عقیدے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر بنی ہیں اور آپ پر مسلم نبوت ختم ہو گیا ہے نیز آپ کے بعد کسی قسم کا شریعتیں، بزرگساری، ظلمی یا برہمنی کوئی بنی نہیں آسکتا۔ اسی مقدمہ عقیدہ ختم نبوت و اجماع کا دیکھنا ضروری ہے جبے انکار سے ایمان ہی قائم نہیں رہتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی، جس نے قرآن و حدیث کی حریف اور مخالف نعروں کے خلاف دوسری نبوت کیا، اس بنا پر مرزا قادیانی اور اس کی تمام ذریت دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ ہر طور عقلی نعروں کی مخالفت کرتے ہیں لہذا یہ ماضی میں ہم مرتد اور واجب القتل ہیں۔ ہر ایسے مارتد استہن ہیں جو مکہ کی آڑ میں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان کی حمایت کرنا بہت برا جرم ہے، ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے متعلق اسد تعالیٰ نے سنت و حدیث سنائی ہے اور سادہ باری تعالیٰ ہے

اور یقیناً اسد تعالیٰ نے کتاب میں تم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب تم میرے سامنے
اسد کی آیات کے ساتھ منکھلی کفر کیا جا رہا ہو اور وہیں قطعیت کا نشانہ بنا یا
جاری ہو تو وہیے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو تا آنکہ وہ کسی دوسری بات میں ملوث
ہو جائیں، یہ حکم تم اس وقت دن جیسے ہرے (النساء: ۱۰۰)

آپ دوسرے حکام کو فرمایا کہ یاد آؤ کہ ہر آپ حکم بیٹھ لوگوں کے پاس مت بیٹھو (الانعام: ۶۵)
اس بنا پر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جو آیات قرآن کے ساتھ استفسار و مذاق کرتے ہیں
ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور ان سے تعلقات استوار کرنا حرام ہے، اسد تعالیٰ نے اس کو مصلحت
کر دی ہے، ان سے کسی قسم کا معاشرتی یا تجارتی تعلق رکھنا و سلاخی بیزاری کے خلاف ہے اور مسلمانان
کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے؟

ان مرتدین کے ساتھ آرزوی جہاد و نادانی کی وجہ سے تعلقات رکھنا ہے، اگرچہ اس قسم کا فہم تو کم از کم نہیں تاہم خطرہ ہے کہ ان کے تعلقات اسلحہ اور تے کرتے، ان کے ساتھ شامل نہ ہو جائے لہذا ایسے آدمی کو جس اپنے شوقِ فطرتاً ہی کرنا چاہتے۔ نیز یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ کفار کے ساتھ تعلقات کی تین اقسام ہیں جنکی رہنمائی حسب ذیل ہے

میراث: یعنی ان سے دوسری مذہب کی تعلقات رکھنا، یہ تو کسی حالت میں درست نہیں ہے، قرآن کریم نے اس قسم کے تعلقات رکھنے سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے اور بار بار تاکید ہے

موتوا! کس فہم کو دنیا را از دین نہ بناؤ (آئی عمران: ۱۱۵)

علاوہ اور براہ ایک اسلامی مقصد ہے جسکی بناء پر ایک مسلمان یا دلی تعلق ایک مسلمان سے ہو کرنا چاہیے مدارات: ظاہر طور پر خندہ پیشانی اور فرسوں اخلاقی سے پیش آنا، دنیوی فہم اور مصلحت دینی کے پیش نظر وسیع کرنا جائز ہے، ذاتی مفاد اور دنیوی منفعت کیلئے گریزائیوں کے ساتھ مدارات جائز نہیں ہے مواصلات: ضرورت مند پر جان فہم نفع رسانی کا اقدام، یہ صرف ایسے کفار کے ساتھ کیا جاسکتا ہے جو پہر حرب تہ تیو میں مصدوم اور اسلام کو ہتھیار کھانے میں معروض نہ ہوں، اور مخالفت کرتے ہوئے میران میں دترائی نہیں اور اسلام کو تکلیف دینے کیلئے مصلوب سازوں میں سرگرم عمل ہوں تو ایسے کفار کے ساتھ مواصلات بھی جائز نہیں ہے، سورہ ممتحنہ کے مدغم سے پتہ چلتا ہے کہ کافر دشمن اور کافر دشمن کو دیکھ کر وہ جہ میں رکھنا درست نہیں ہے سب دن میں فرق رکھنا چاہیے، قاد پانی ٹروپ، اسلام کا چہرہ دشمن رجا ہے لہذا ان کے ساتھ کسی قسم کی مواصلات جائز نہیں ہے۔

مذاقہ دہانی نے اپنی فرد مسافہ نبوت کو سپرد دینے کیلئے قرآن و حدیث میں ترمیم کی ہے اور بے سرو پا تادم بیلات کا دروازہ کھولا ہے۔ دوسری مدد صدم و صدم کا ارتداد اور ایسے کو جب ترمیم سے کوئی فائدہ نہ ہو جو شکمات کے پیچھے گئے رہتے ہیں تو وہ ہیں تو وہ ہیں جن سے مدد مانا نے، جتنا بارنے کی تعلیق فرما کی ہے (صومچیاں، تطبیق: ۱۷۷-۱۷۸)

دوسری مدد صدم سے کسی کی فہم بنا دینا ہے وہ جانے والوں کا بائیکاٹ کرنا تھا جہاں قرآن مجید میں حدت کتب بنامک مددوں کو مسموئوں مادمہ بیان ہوا ہے، جو بدعت و کفر ترمیم حمایت میں ترک جہاد کا نمونہ ہے تو ایسے صحیحہ کسٹن کے ساتھ بائیکاٹ انتہائی ضروری ہے اور اسکی حمایت کرنے والوں سے ترک مدارات کرنا ضروری ہے۔ حد ماہندوں مدد اسم با لغوب

ابن ادریس محمد نعمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ مدیر ماہنامہ ضیاء حدیث

بے (الکلام) (۳۱۵)

الجواب بعون الرهاب :

مرزائیوں کے ارتداد میں ذرہ بھر میں شک نہیں اور ایسے مرتد کی سزا قتل ہے۔ ان دو باتوں کی دلیل عہد نبوی کا یہ واقعہ ہے۔ سیدہ کذاب نے اپنے دو قاصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت میں بھیجے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم مسلمانوں کے بارے میں کہتے ہو؟ وہ بولے: ہم وہیں پہنچے ہیں جو وہ کہتا ہے۔ فرمایا: ((أَمَا ذَا لِمَ لَوْلَا أَنَّ الرَّسُولَ لَا يَقْتُلُ الْقُرْبَةَ أَغْنَانَا كَمَا)) اگر پھر دستور نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔ (سنن ابن داؤد: 2761) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنے مبارک ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے دیکھے تو ناگواری محسوس کی کہونکہ اسون کے تعبیر دو صورتیں مدعیان نبوت سیدہ کذاب اور اسود غنسی تھے۔ (صحیح بخاری: 3621) یہی وجہ ہے کہ مدعیان نبوت اور ان کے پیروؤں کا مقابلہ مجلس شوریٰ میں نہیں بلکہ جہاد کے محاذوں پر ہوا۔ مگر مرزائیت کے حوالے سے بروقت صحیح فیصلہ نہ ہو سکا اور مرزائی مسلمانوں کے ساتھ عمل کر رہے تھے اور مسلمانوں نے اسے رواداری خیال کیا اور نسبت جان تک پہنچے ہیں کہ مسلم خواتین مرزائی بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔ اور ان سے تعلقات کے باعث بہت سے مسلمان ارتداد کاوش کار ہو چکے ہیں۔ حالانکہ شریعت اسلام میں کافر کے برعکس مرتد کی سزا قتل اسی ہے جو کفر کی گتہ ہے کہ اگر ایک مرتد شخص مسلم معاشرے کا حصہ بنا رہے گا تو وہ دوسرے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کا باعث بنے گا کیونکہ ہر ایک کا ایمان مستحکم نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزائی امت مسلمہ میں نقب لگانے پہلے ہیں۔

ایک فقہی ماحدہ ہے کہ حرام نفلے جانے کا ذریعہ میں حرام ہونا ہے۔ اس اصول کے مد نظر اگر لوگ حرام کہا بلا کر زنا، سے میل جول کے باعث ارتداد کاوش کار ہو رہے ہیں تو ان سے تعلقات بالادلی حرام ٹھہرے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ((إِنَّ بَيْنَ بَيْتِي وَالسَّاعَةِ كَذَا يَمِينٌ فَأَخَذُوا رُءُوسَهُمْ)) "ببینا مناسبت سے پہلے جوئے ترین لوگوں کا ظہور ہوگا، جتنا تم ان سے بچ کر رہنا۔" (السلطة العصبية: 252/1) اس حدیث مبارکہ پر عمل کی صورت اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے جوئے ترین لوگ اور ان کے چیلے معاشرے میں شنگے ہوں اور (یا) مسلمان ان سے بچ کر رہیں اور اس وقت ممکن نہیں جب تک مرزائیوں سے سوشل بائیکاٹ نہیں ہو جاتا۔ ایک اور حدیث ہے: ((بَلَّوْنِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَجَاءُوا نِي كَذِبًا لَوْ أَنَّكُمْ بَأَدُّ لَكُمْ مِنَ الْأَعْدَابِ بِمَا كُمْ تَسْعُرُوا أَنْتُمْ وَلَا آيَاتُكُمْ فَيَأْتِيَكُمْ كَلَامٌ يُجِئُكُمْ وَلَا يَفْقَهُوْكُمْ)) "آخری زمانے میں جوئے ترین دلیل و فریب کرنے والے لوگ ہوں گے وہ تمہارے پاس ایسی نئی نئی باتیں لائیں گے کہ انہیں نہ تم نے نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا، لہذا تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھنا۔ وہ تمہیں گمراہ نہ کر جائیں اور نہ کسی شخص سے ہوں ڈالیں۔" (صحیح مسلم، حدیث: 7) گو یا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ ہی ہے کہ مرزائیوں سے دور رہا جائے اور انہیں جو اپنے آپ سے دور رکھا جائے۔ سابقہ حدیث میں "حذر" اور اس حدیث میں "آیاکم" کے الفاظ سے زیادہ بلیغ الفاظ کسی خطرے سے بچنے کے لیے ہیں جنہیں کہ شہر سے تحفظ کے لیے "آياتك والاشد" بولا جاتا ہے۔ دراصل ایسے لوگ ہماری تمام ایمان کے انتہائی خطرناک دشمن ہیں۔

اور جب یہ بات اظہار من الشمس ہو کر بر مرزائی اپنی آکھوں کا کچھ نہ کچھ حصہ مرزائیت کے فروغ میں مسلمانوں کو مرتد بنانے پر خرچ کرنا ہے تو ایسی صورت میں بر غیر مسلمان اور سیکھے امیٹ کے لیے واجب ہے کہ وہ کسی نادانی فرد یا ادارے کے نفع کا باعث نہ بنے کیونکہ اس کا دبا دبا نفع عمل نبوت میں نقب زنی کا باعث اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کا سبب بنے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صہبہ منورہ میں جہاں مسلمانوں کی معاشی حالت بہتر کرنے کے اقدامات کیے وہاں دین کے دشمنوں کی معیشت کو کمزور کرنے کا کوشش بھی کی کیونکہ دین دشمن عناصر کا نفع اللہ کے راستے سے اونکے باہر گشتہ کرنے کے لیے استعمال ہونا ہے۔ غرض ہر وہ پہلے کہ سراہا اور خود فردہ بدر اس کی روشنی دلیل ہے۔ مرزائی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ آپ کی ذات والاصفا کے میں دشمن ہیں، ایسے حالات میں ان سے تباہی اور معاشی بائیکاٹ ہمارے ایمان کا نقصا ہے۔ اور ہر اس وقت واجب ہو جاتا ہے جب آپ کے دے ہوئے حقو سے یا زیادہ نفع کے بدولت لوگ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے برگشتہ ہو کر ایک نئے دین کو قبول کر رہے ہوں۔

اسی طرح مرزائیوں سے رشتے کے لین دین میں بہت سے خرابیاں لازم آتی ہیں کیونکہ رشتے کی وجہ سے ادب و احترام اور محبت قائم ہونا ایک فطری امر ہے اور کس مسلمان کا بھرا بہ قبول کر سکتا ہے کہ وہ مرزائی جیسے گستاخ رسول جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک فاجر العلیل شخص کو لاکھوں روپے، اس کا ادب و احترام کرے۔ مستتر ادبران ہے کہ مرزائی فتوے میں بر سرِ صحت موجود ہے کہ وہ مسلمانوں کو اہل کتاب کی جگہ رکھتے ہیں کہ ان کی تہذیبوں سے شادی جلائز ہے مگر انھیں کسی لڑکی کا رشتہ بنا نہیں جاسکتا۔ مگر مسلمان اپنے "رودادار" ہیں کہ ان کی لڑکیاں مرزائی بچوں کو جنم دے رہے ہیں۔

اس بارے میں سب سے دہم مسئلہ دینی غیرت و حجت کا ہے۔ درز ہم اپنے ذاتی معاملات اور ان کے نتیجے میں ہونے والے بائیکاٹ کے لیے تو کسی مفتی کے فتوے کے منتظر نہیں رہتے اور اپنے ذاتی دشمن کو ہر لحاظ سے کمزور کرنے اور دنیا دکھانے کا کوشش کرتے ہیں اور دنیا کو بتاتے ہیں کہ بر سرِ اد دشمن ہے۔ اگر ہم اپنے ذاتی غیرت کے مقابلے میں دینی غیرت و حجت کو اہمیت دین تو کسی فتوے کا ضرورت ہے نہ کسی شرعی راہ نامائی کی کیونکہ ہر جگہ گو شخص جاننا ہے جس ذات سے وابستگی کا نام ایمان ہے اس کا دفاع بھی اس کے ذمے ہے۔ اور نادانانہت کی لاف سے انتظار کہ تو ہیں، قرآن پاک کی تو ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہرزہ سر اٹھانے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی گستاخیاں کوئی ڈھکی چھپی بات ہیں۔

لہذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ نادانانہت کے خلاف ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے ہم کریں اور اس کی ایک ادنیٰ سی مگر استثنائی کارگر اور موثر صورت ہے کہ ان سے حوشل بائیکاٹ کریں۔

دائرہ ولی الفرضی

ابن ادیس محمد خان فاروقی

30 مئی / 26 جمادی الثانیہ
2011ء / 1432ھ

دارالسلام، لاہور

مفتی امین اللہ پشاوری صاحب جامعہ تعلیم والقرآن والسنتہ پشاور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلوة والسلام على خاتم الانبياء وآله فاجب دابعا مع الهم الدين
 انا بعد : مسئله ختم نبوت ههرا اسلام وبيسا ما ههج مسئله هه
 جيسا اور روشن ، اور به مسئله اختلافي نهين بلكه به بهات اور ضوابط مي
 سے بهن اسلئے به بگان نه كرنا كه شاه اس مي اختلاف كه كهني گنجا شده به
 معهود الرسول صلى الله عليه وسلم پر ايمان لانے كى كئي بهلو به
 ۱- آپ صلى الله عليه وسلم كو رسول الله ما نارا ، آپ صلى الله عليه وآلهم كو بشر ما نارا
 عربى هاشمى ما نارا (اور معوث الى الانس والجن - الى الاسود والاحمر ما نارا
 بين عالمى رسول قيات تلكه انسايت ليلاد رسول ما نارا جيسا قرآن مي به
 قل يا بها الناس الى رسول الله اليكم جيتا ، وفي الهده وبنت الى الناس كما لله
 دره البخارى وغيره .

۲- اور آپ صلى الله عليه وسلم كو اخري رسول اور نبى ما نارا خاتم النبىي ما نارا .
 آن سے بعد كوئى نبى نهين ههرا عرب مي صلى الله عليه وسلم كے نزول سے به ختم نبوت
 كے ساني نهين جيسا ههرا شيخ عبدالمصطفىؒ نے اپنى كتاب ~~فصل في~~ انكار حديث
 سے لكر انكار قرآن تلكه ، كتاب مي داخل لكها به
 ختم نبوت پر ههرا اهل هديه علماء نے كتابيں لكهي بيں
 ههرا مذكور شيخ كى كتاب ختم نبوت كى نام سے شهور به
 اُسے ميں دلائل ذكر كيا گيا به اهر ههرا مختصر فتوى لكها معصوم به
 اور به قاديانيوں كے معاملات كے بار مي به

كنا رد قسم بر به (اصلى) ان كى حكيم به به كے دل مي نبض ركنا اور لهماوى
 معاملات مي ان كے سانه شريك هونا (ممكن تفصيل شرط) "

۳- دوسرا قسم بر تدين به ان كى حكيم وحب التل به جيتا صح صحه به به
 مي بدل دينه فاقول وطلا كجرا مي به بياش انى الله نه
 لكن مقل كرنا به اهل اقتدار كى كام به اور به مشروط بالقرآن به هم عوام لوگوں
 پر ان مرتبين سے هر قسم اجتناب لازم به
 قرآن سوره ممتحنه (۱) مي جار فرانشن الله تبارك و تعالى نے هم لوگوں پر عائد كيا به
 ۱- برائت كرنا (۲) ان لوگوں مرتدين - سے انكار كرنا سر كرنا نكهم (۳) عهدهت الله تبارك و تعالى

ظاہرنا (رج) اور دل میں بغض رکھنا . . . قیادیا نیوں کے فساد کو یہی شک نہیں اور یہ لوگ یہود اور نصاریٰ کی آلہ کار ہے۔ یورپی ممالک میں ان کی دعوت شیزی سے چلتے ہیں . ان کی ٹی وی - کی چینل بھی ہے - (سادہ لوگوں - ارنٹی سلانزہ - ایلا بہت بڑا دجائی فتنہ ہے

اس فتنہ کے ختم کرنے کے لیے یہ حکام اور علماء اور اہم بھاری سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کی منہ بند کیا جائی اور ہفتہ ہفتی سے ہفتہ نیستی پر بند ہیں کرنا ضروری ہے . اور یہ ممکن ان کی مقابل کرنا ضروری ہے اور عوام ان کے سے درخواست اور یہ بات شرعاً ان پر مہذوں ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کرنا . ان سے مکمل بائیکاٹ لازم ہے اگر کسی شخص میں ایمان باللہ ^{وہ} وبارسوں ^{وہ} علیہ وسلم ہے تو اپنی ایمان کے قضا کو پوری کریں .

قادیانیوں سے قطع تعلق - اور ان کے ارتداد اذکار - اور جو بقتل کے بارے میں علماء نے دلائل الحکمہ الٹی ہیں ہے - اس پر اکتفا کرتا ہوں

اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کو جزا فرمادے کہ انہوں نے غیرت ایمانی ظاہر کیا اور کراچی کے رہنے والے ہیں شکر کرتا ہوں اس جہد محدود پر خواجہ احمد فراز

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ قادیانیوں کے فتنہ اللہ ختم کریں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت اور شریعت کے جھنڈا بلند کریں ، مسلمان اس پر اکتفا کریں و سادیک علیہ السلام بجز و صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و صلی اللہ علیہ وسلم

دکترہ ابو سعید امین اللہ ابدری



جماعتِ اسلامی کا مُتفقہ فیصلہ

جناب لیاقت بلوچ صاحب
جناب فاروق احمد صاحب

جملہ اہل ایمان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں نص قرآن میں ہے کہ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن سُرْمَتًا مِّنْ آلِهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ لہذا جو شخص اس نص کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی کو نبی مانتا ہے اس کا فرعون نے من کوئی شدہ نہیں نیز یہ تکرار قرآن و سنت میں کفار و مشرکین لوگوں سے دوستانہ تعلق سے منع کیا گیا اور قرآن و سنت کے واضح احکامات کے باوجود ایسے لوگوں سے تعلقات رکھے تو وہ بھی نہیں میں سے ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کی فریفتگی میں شریک ہونا اور معاملات و مسائل اور کاروبار میں شرکت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

فاروق احمد صاحب
لیاقت بلوچ صاحب

جناب فرید احمد پراچہ صاحب جماعت اسلامی

مجھے محمد تم شیخ القرآن مولانا عبدالملک صاحب محترم حافظ محمد ادریس صاحب اور تمام علمائے کرام کے خیالات اور قادیانیوں کے بائبلیکات کی کھلی تجاویز سے مکمل آفتاب ہے

فرید احمد پراچہ

۱۲۰۱۱۰۰۹

قاضی حسین احمد صاحب سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَحْمِداً وَتَسْتَعِیْنَةً وَتَسْتَغْفِرُهُ وَتَسْتَعِیْرَهُ وَتَصَلِّیْهِ وَتَسَلِّیْهِ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔
 انا لیلہ - کوئی ایسا شخص یا گروہ جو رسد م کی آڑ میں کفر پھیلانے کا اصطلاح میں نزدیک
 اور ملکہ کہلائے۔ قادیان دائرہ اس سے خارج ہیں بلکہ وہ اس کا باہرہ
 دور و دور مسلمانوں کو کافر بنانے، مسلمانوں کے عقائد کفار کی باتوں کو کھلی جارہنے کا گوشہ
 مکتبہ اور جاسوسی کرتے ہیں۔ دینہ جبرک نظاموں اور ان میں کا سلسلہ ہے کہ تخریب کا دیکھنے
 تو خود کچھ نہ ہوگا، اپنا مقصد اور نہ سبب انتظام کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اسی بنا پر کہ تحت
 فقہانہ قرآن و سنت کی روشنی میں مختلف قسم کے مکتبہ کے بائیکاٹ کا فتویٰ دیا ہے۔ تاکہ
 امت مسلمہ کو انکی تخریب کاروں اور دستبرد سے بچایا جاسکے۔ قادیان جبر و زبردگی اور اجہاد کو
 کہہ رہا اور مذہب میں پیشوا بنانے میں امت مسلمہ کیلئے، انکی حیثیت تخریب کار اور دھشت گرد
 ہے۔ انکی شر سے بچنے کیلئے، نو دین ترین خلیفہ ہیں، جو انہیں مسلمانوں کے مشہوروں، مولوں اور
 آباء دیروں سے دور رکھا جائے، انہیں تسمیہ کی طرح انکے مخالف اور اس پر دیرینہ ہلاک
 کو فرما کر دیا جائے کہ وہ خود پکارا انہیں کہ ہم دائرہ رسد م میں عدنی دل سے دایسی
 آتے ہیں، بعد پکارا انہیں قبول کر کے مسلمانوں میں واپس کار اسلئے جمالی کیا جائے
 اگر قادیانوں کا ملکہ بائیکاٹ ہوتے، اسکا نتیجہ انکی بددیت کا شکل میں ظاہر ہوتے اور
 اسکی نتیجہ میں دونوں فائدہ - (انکی شر سے بچنے کے لئے انکی بددیت کا راستہ ہموار کرنے کے فائدہ)
 بدرجہ اتم حاصل ہونگے۔ مبنی دل و صراحتہ اللہ (رکتہ ہیں) - دینہ تقاطع یا بائیکاٹ
 ظلم نہیں بلکہ رسد م عدل و انصاف کے عین مطابق ہے جو کہ رسد م کا مقصد یہ ہے کہ
 مسلمانوں کو انکی عمارت اور ایذا اور صحت سے محفوظ کیا جائے اور انکی اجتماعی
 کو اور تہاد و نفاق کی دستبرد سے بچایا جائے۔ اسکی سائیکہ میں مسلمانوں کی عمارت
 کے لئے بھی رسد م میں جو کچھ ہے کہ وہ رسد م یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح
 پذیر نہیں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر رسد م قبول کریں۔ رسد م طرح ان شرک و کفر
 اور اہل کفر سے انکو نجات مل جائے۔ حورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئتہ اجتماعیہ
 انکی صحت کوئی تادیب اور اقدام نہ کرے، قزوہ اپنا موجودہ حالت کو متحسناً سمجھکر
 اس پر مدد نہیں کرتے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

اس لئے بائیکاٹ کی ہمیں جبرہ پیمانہ پر شروع کرنا مناسب ہے تاکہ قادیان تادیب ہونے یا
 مسلمانوں سے لکھ جائے پر مجبور رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان بزرگ مسلمانوں کی تادیب
 کیلئے اور تمام مذہبی، سماجی اور سیاسی تنظیموں کو متحد ہو کر اس ہم کو کامیاب اور پائیدار
 بنائے۔ اللہ تعالیٰ کو فریضہ بطرفاً - آمین۔ قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان

© Hussain Ahmed
Amir Jamaat-e-Islami
Pakistan

پاکستان - لاہور

سید منور حسن صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر: 3331
تاریخ: 9-5-10



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت اسلامی پاکستان

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور اپنے پیروکاروں کو مسلمان قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اپنے ایک الگ گروہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ وہ خود بھی اپنے گروہ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتا ہے اور مسلمان بھی اسے الگ سمجھتے ہیں۔ اس کے وجود پر ایک صدی گزر چکی ہے۔ پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر قادیانیوں کے تمام گروہوں کو ملت اسلامیہ سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ ان کے لئے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے لئے امتناع قادیانیت کا قانون نافذ العمل ہے۔ لیکن یہ ایلچی گروہ تہلیس سے کام لیتا ہے۔ آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اندر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتا ہے، طاغوتی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتا ہے، مغربی استعمار کے خلاف اسلام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ اس وقت مسلمان مختلف ممالک میں جس بد امنی اور مصیبت کا شکار ہیں۔

اس میں اس قادیانی گروہ کا بڑا حصہ ہے۔ ایسے گروہ کے لئے شریعت کا پہلا حکم یہ ہے کہ اسے کافر اور زندیق سمجھا جائے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسے اپنی صفوں سے عملاً نکال باہر کیا جائے۔ اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے ساتھ کوئی بھی معاملہ نہ کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کی آبادیوں، شہروں اور دیہات اور بازاروں میں رہائش نہ رکھ سکے آمد و رفت اور خرید و فروخت نہ کر سکے۔ قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں واضح اور صریح ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اس شیطانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ میں مفتی دلی حسن اور اس کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشت پودا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر اس کی سرپرستی کی۔ اس کی یہ سرپرستی پہلے دن سے لے کر آج تک قائم ہے بلکہ اب تمام طاغوتی قوتیں اس کی پشت پر ہیں اور اپنے اسلام اور مسلم دشمن منصوبوں کو اس کے ذریعہ عملی جامہ پہناتی ہیں۔ الحمد للہ علمائے امت نے ایک صدی پر محیط تحریک کے ذریعہ اس شیطانی گروہ کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اب آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں اور ان کے لئے اسلامی شعائر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ سے اس گروہ اور اس کی سرپرست طاقتوں کو بڑا دکھ پہنچا ہے۔ یہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ یہ فیصلہ کا لحد قرار دے دیا جائے۔ دوسری طرف دینی جماعتیں اور علماء ملت اس کوشش میں اس گروہ کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا دیا جائے۔ اس کے لئے پہلے مرحلے میں اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ ہے۔ ہم پہلو بائیکاٹ کے ذریعہ اسے ملت اسلامیہ کی صفوں سے نکال باہر کرتا ہے۔ اس سے لین دین اور تعلقات کا خاتمہ ہے تاکہ یہ مسلمان آبادیوں، شہروں اور دیہات میں قیام نہ کر سکے۔ اسے ملازمتیں نہ دی جائیں۔ ایسی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے کہ یہ یا تو تائب ہو کر دائرہ اسلام میں آجائیں یا پھر اپنے آقاؤں کے پاس چلے جائیں اور مسلمان آبادیاں اور ممالک ان سے پاک ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی دلی حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتا ہوں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ان فتاویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

منور حسن
(سید منور حسن)
امیر جماعت اسلامی پاکستان

تنظیم اسلام کا مُتفقہ فیصلہ



سابقہ 9 جولائی 2010ء قادیانیوں کے بارے میں تنظیم اسلامی کا موقف

نبوت کا جھوٹا دعویٰ اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی/مرزائی کافر ہیں اور ان کے کفر پر ملت اسلامیہ کے جمیع مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ ان کی تکفیر کے دلائل پر اہل علم کی سینکڑوں کتب موجود ہیں اور اب تو ریاستی سطح پر بھی ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے، لہذا ان کا کفر قطعی ہے۔ اب صرف یہ بات وضاحت طلب رہ جاتی ہے کہ ان کا کفر کس قسم کا ہے؟ یعنی یہ اہل کتاب کی طرح کے کافر ہیں کہ جن کے ساتھ کسی قدر معاملات کی شریعت اسلامیہ میں اجازت موجود ہے یا ان کا کفر مشرکین، زنادقہ اور مرتدین کا سا ہے کہ جن کے ساتھ خصوصی نوعیت کا معاشرتی بائیکاٹ ہونا چاہیے؟

قادیانیوں اور مرزائیوں کا شرعی حکم سمجھنے کے لیے آسانی کی خاطر ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلی قسم کے قادیانی تو وہ ہیں جو مسلمان سے قادیانی ہوتے ہیں۔ ان کا حکم مرتدین کا ہے اور مرتد کی سزا سنت اور اجماع امت کی روشنی میں قتل ہے۔ قتل کی یہ سزا ریاست جاری کرے گی اور اس سزا کے اجراء سے پہلے علماء کی طرف سے مرتدین پر اتمام حجت کیا جائے گا تا کہ وہ دین اسلام کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لیں۔ اس اتمام حجت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو پھر اس کی سزا قتل ہے۔ پس جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل مقرر کی ہو اس کے ساتھ معاشرتی تعلقات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ پس مرتد قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کے خاندانی، کاروباری، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دوستانہ تعلقات روا رکھنا جائز نہیں ہیں اور اس کی وجہ ان کا ارتداد ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

”من بدل دینہ فاقطوہ“ (صحیح بخاری، کتاب استیابہ المرتدین والمعاندین وقتالہم، باب حکم المرتد والمتردہ واستبائہم)

”جس نے اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر دیا اس کو قتل کر دو۔“

دوسری قسم کے قادیانی وہ ہیں جو نسلی (By Birth) قادیانی ہیں۔ ان کے بارے میں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب کا ہے یا

نہیں؟ ان قادیانیوں کا حکم جاننے سے قبل علماء کرام کی بیان کردہ اقسام کفر کا اجمالاً ذکر مناسب ہوگا:

- 1- مشرکین یعنی بت پرست اور آتش پرست وغیرہ
- 2- اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ
- 3- منافقین یعنی اعتقادی
- 4- مرتدین یعنی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کرنے والے مثلاً قادیانیت، عیسائیت وغیرہ
- 5- زندیق، جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خفیہ طور پر کفریہ عقائد و اعمال کا حامل اور داعی ہو

6- وہ مسلمان جنہیں اصول دین میں سے کسی اصول کا انکار کرنے کی وجہ سے بالاتفاق کافر قرار دیا گیا ہو جیسا کہ منکرین حدیث وغیرہ

دوسری قسم کے قادیانی درحقیقت پانچویں قسم میں شامل ہیں یعنی یہ زنادقہ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں کے شعائر یعنی قرآن، نماز، مسجد، زکوٰۃ وغیرہ کو اپناتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ قانون اور شرع کی روشنی میں ان کا خود کو مسلمان کہلوانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے زنادقہ کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط عوام الناس کے ایمان کے لیے خطرہ کا موجب ہیں۔ چنانچہ زنادقہ کے بارے میں اہل علم کا یہ موقف بالکل درست ہے کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ ہوگا جیسا کہ بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث علماء کے فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں ان جمیع مکاتب فکر کے اس موقف سے اتفاق ہے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ ہاں اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدے اور علم میں پختہ ہو اور وہ ان میں دعوت کا کام کرے تاکہ یہ اپنے کفریہ عقائد اور نظریات سے توبہ تائب ہو جائیں تو ہمارے نزدیک اس قسم کے داعی و مدعو کے تعلق کی رخصت بعض اہم علم کے لیے موجود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

اور عالمی مسجد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فدحی نبوت اور اس کے ماننے والے

تحریر: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

حَضْرَتِ مَوْلَانَا مُحَمَّدُ سَرْفَرَاذْخَانَ صَفْدَرِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نصوص قطعیہ، احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع امت سے مسئلہ ختم نبوت کا اتنا اور ایسا قطعی ثبوت ہے کہ اس میں تاہل کرنے والا بھی کافر ہے بلکہ صحیح اور صریح احادیث کی رو سے مدعی نبوت اور اس کو نبی ماننے والے واجب القتل ہیں مگر یہ قتل صرف اسلامی حکومت کا کام ہے نہ کہ رعایا اور افراد کا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ (المتوفی ۳۲ھ) سے روایت ہے:

قال قد جاء ابن النواحة وابن اثال رسولين وه فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے دو سفیر عبداللہ بن نواحہ اور اسامہ للمسیلمة الى رسول الله صلى الله عليه بن اثال انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وسلم فقال لهما رسول الله آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں اس کی صلى الله تعالى عليه وسلم تشهد ان انى گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ رسول الله؟ فقال تشهد ان مسيلمه رسول گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں آمننت بالله ورسله لو كنت قاتلاً رسولاً پر ایمان لایا اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔ حضرت لقتلتكم قال عبد الله فمضت السنة بان ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بین الاقوامی دستور اور سنت الرسل لا تقتل فاما ابن اثال فكفانا الله يوں جاری ہے کہ سفیروں کو قتل نہیں کیا جاتا رہا۔ ابن اثال کا معاملہ واما بن النواحة فلم يزل في نفسى حتى تو اللہ نے خود ہی اس کی کفایت کر دی۔ (اسمہ بن اثال بعد کو امكننى الله تعالى منه. مسلمان ہو گئے تھے۔ البدایہ والنہایہ، ج ۶ ص ۵۲) اور ابن نواحہ کا معاملہ میرے دل میں کھلکتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی قدرت دی اور میں نے اسے قتل کر دیا۔

(ابو داؤد الطیالسی ص ۳۴ والفظ لہ، و متدرک ج ۳ ص ۵۲، قال الحاكم والذہبی صحیح و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۴۷ و مسند احمد ج ۱ ص ۳۹۰ و نحوہ فی الدارمی ص ۳۳۲ طبع ہند)

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرنے والا واجب القتل ہے۔ رکاوٹ صرف یہ پیش آئی کہ اس وقت اسامہ بن اثال اور عبداللہ بن نواح سفیر تھے اور سنت اور اس وقت کے بین الاقوامی دستور کے مطابق سفراء کو قتل نہیں کیا جاتا تھا تا کہ پیغام رسانی میں کسی قسم کی کوئی کمی اور کوتاہی باقی نہ رہ جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر تھے تو عبداللہ بن نواح ان کے قابو آ گیا اور وہ اپنے باطل عقائد سے باز نہ آیا اور توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا کہ ابن نواح کی گردن اڑا دے چنانچہ ایسا ہی کیا۔

(مستدرک ج ۲ ص ۵۳ قال الحاکم والذہبی صحیح)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ابن نواح سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

فانت اليوم لست برسول فامر قرظة بن كعب فضرب آج کے دن تو قاصد نہیں ہے پھر انہوں نے عنقه في السوق ثم قال من اراد ان ينظر الى ابن حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا اور انہوں نے کوفہ النواحة قتيلاً بالسوق . کے بازار میں ابن نواح کی گردن اڑا دی۔ پھر فرمایا

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴) کہ جو شخص ابن نواح کو بازار میں مقتول دیکھنا چاہتا

ہے تو دیکھ لے۔

من وعن اتفاق

قادیا نیت (منکرین ختم نبوت) کے بارہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی نور اللہ مرقدہ نے جو فتویٰ دیا ہے ہم اس سے من وعن اتفاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو مسلمانوں کے لئے نافع و مفید بنائیں اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کا موثر ذریعہ بنائے۔ (آمین)

دبر مرزا ہدیر محمد مرزا
کتاب خانہ